۱ شہرۂ آفاق	۲ فیض رحمانی	۳ نور احمدی	۴ میخانۂ عشق	۵ نشۂ عرفان
۶ اسرار محبت	۷ گنجینۂ فقر	۸ نسخۂ حکمت	۹ نظر مرشد	۱۰ حسن معاملہ
۱۱ صلای عام	۱۲ ذکر خیر	۱۳ گلشن وحدت	۱۴ نقد وقت	۱۵ نکات سلوک
۱۶ مطلع قرب	۱۷ قوت ارشاد	۱۸ نغمۂ شہود	۱۹ شاہد غیب	۲۰ حاصل کلام
۲۱ عالم خیال	۲۲ ساقی جذب	۲۳ طریقۂ تلاوت	۲۴ علم نافع	۲۵ جواہر قدس
۲۶ ذوق طاعت	۲۷ وسعت بیان	۲۸ غنیمت بارده	۲۹ شرح صدر	۳۰ بزم نشاط
۳۱ انوار المشارق	۳۲ مناقب الخلفا	۳۳ برکات محمدیہ	۳۴ لمعۂ نور	۳۵ سند حدیث
۳۶ اوراد شاذلیہ	۳۷ رسالۂ سلوک	۳۸ اشعار منتخب	۳۹ وادی الفت	۴۰ عرصۂ ظہور
۴۱ شراب طہور	۴۲ فیض صحبت	۴۳ صحیفۂ راز	۴۴ حدیث نعت	۴۵ خزانۂ غیب

در مطبع شاہجہانی واقع بھوپال مطبوع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین
امابعد واضح ہو کہ ہمارے شیخ المشائخ امام الطریقہ کاشف الحقیقہ غوث
زمان محبوب خلاق حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کو اپنے
بزرگون سے اجازت جملہ سلاسل متعارفہ اولیاء اللہ کی حاصل تھی اور
طریقہ آپ کا جامع برکات جملہ طرق اور باعتبار سہولت سلوک کے اقرب الطرق
الی اللہ اور مناسب اس دور آخر زمان کے ہے اور نسبت آپ کی نہایت
عالی ہے کہ زبان اور قلم اوس کی شرح سے قاصر ہے اور آپ کے خلیفہ
اعظم ہمارے حضرت قطب الاقطاب مجدد العصر خلیفۃ اللہ نائب جناب رسالت پناہ
سیدنا و مولانا حضرت فضل رحمن مدظلہ الاعلی رونق افزای طریقہ آنجناب
اور فیضرسان خاص و عام ہین چنانچہ رجوع عالم کا آپ کی طرف شرفا و غربا
ہے اور وارث اتم حضرت قبلہ کے اونکے خلف الصدق پیر و مرشد برحق محبوب الٰہی
وارث جناب رسالت پناہی ولایت پناہ عالی مناقب حضرت سید احمد میان

صاحب مدظلہ الاقدس ہین اگرچہ حضرت شاہ آفاق رح کا قبول عام تہا اور
ولایت کابل تک آپ کا نام تہا مگر حضرات موصوف سے ہر طرف مشہور
خاص و عام ہوا اللہم زد فزد و بارک برکتہ و اسعتہ چونکہ یہہ رسالہ بیان مین
سلسلہ اور طریقہ اور سلوک اور علو نسبت اعلیٰ حضرت کے ہے لہذا نام اسکا
شہرۂ آفاق رکہا اور راقم الحروف فقیر **نور الحسن** احمدی کہ گدائے
آستانہ ان حضرات کا ہے یہہ رسالہ اوس کی اول تصنیف ہے جو فیض سے
اون کے مرقوم ہوتا ہے **فیض در بیان سلسلہ** فی زماننا جو سلاسل
اولیاء اللہ شائع ہین منجملہ اون کے سلسلہ ہمارے حضرات کا جامع برکات
اکثر طرق ہے اور جس قدر شعبہ اس سلسلہ مین پیدا ہوئے ہین اور طرق
سے نہین نکلے منشا اس کا یہ ہے کہ یہہ طریقہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
سے ملتا ہے جن کو ضمنیت کبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل تہی اور
کمالات آنحضرت کا بسبب ضمنیت کے آپ مین ظہور ہوا ہے لہذا مناسب
ہر وقت و حال و استعداد زمانہ کے کمال خاص اس طریقے مین پیدا ہوتا
ہے بالجملہ بعد حضرت امام جعفر صادق کے جو بواسطۂ امام قاسم و حضرت سلمان
فارسی رضی اللہ عنہم نسبت صدیقی رکہتے ہین اور سلسلۂ آبائی سے نسبت آپکی
علوی ہے اول حضرت سلطان العارفین ابو یزید بسطامی رح سے طریقۂ
اویسیہ پیدا ہوا بعد ازان حضرت خواجۂ عبد الخالق غجدوانی رح سے طریقۂ
خواجگان شائع ہوا آپ کو ذکر نفی اثبات حضرت خضر علیہ السلام سے پہونچا
تہا اور ایک سلسلہ آپ کا حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رض سے ملتا ہے
بعد ازان خواجۂ خواجگان حضرت خواجۂ بہاء الدین محمد نقشبند رضی اللہ عنہ
سے طریقۂ نقشبندیہ جاری ہوا آپ کو علاوہ اپنے شیوخ کے حضرت عبد الخالق
غجدوانی رح سے بہی بطور اویسیت فیض پہونچا ہے یہہ آپ کے ملفوظات مین
ہے مرا آن کرامت کردہ اند کہ بواسطۂ من بلا برگردد التجا بما کن حاجت روا ببین



در بہشت نروم تا یاران خاندان خود را نیارم کمینہ یاران من تا پنجاہ قدم شفاعت کند سی سال ست کہ انچہ بہاء الدین می گوید خدا می کند انتہی اصول طریقۂ نقشبندیہ کے تمام متاخرین نے اختیار فرمائے ہین بعد ازان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ سے طریقۂ مجددیہ کا ظہور ہوا آپ کو علاوہ طریقۂ نقشبندیہ کے جملہ سلاسل متعارفہ مثل سلسلۂ قادریہ و سہروردیہ و چشتیہ وغیرہ کے اجازت حاصل تھی منجملہ آپ کے ملہمات کے یہہ الہام ہے کہ غفرت لک ولمن توسل بک بواسطۃ او بغیر واسطۃ الی یوم القیامۃ انتہے اس طریقہ مین بھی بہت سے مشارب پیدا ہوے چنانچہ طریقۂ حضرتین یعنی حضرت ایشان وحضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ عنہما اور طریقۂ احسنیہ حضرت سید آدم بنوری کا اور طریقۂ زبیریہ اور مظہریہ اور طریقۂ حضرت شاہ ولی اللہ رح کا اور طریقۂ محمدیہ حضرت خواجہ ناصر عندلیب رضی اللہ عنہ جس کے مروج حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ ہوے بعد ازان ہمارے شیخ المشائخ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ سے طریقۂ جامع برکات جملہ طرق بمزید معاملات خاصہ پیدا ہوا آپ دعاسی حضرت میرزا مظہر جانجانان قدس اللہ سرہ کی پیدا ہوے سلسلۂ آبائی سے فرزند ارجمند حضرت مجدد رض وخازن الرحمۃ محمد سعید رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد مین ہین والد ماجد آپ کے جناب احسان اللہ خان صاحب فرزند نواب ظہر الدین خان صاحب جو زمانۂ اورنگ زیب شاہ عالمگیر رح مین منصب دار شاہی تھے اور خطاب خانی اور نوابی کا رکھتے تھے وہ فرزند حضرت شیخ محمد تقی علیہ الرحمہ فرزند حضرت شیخ عبد الاحد شاہ گل المتخلص بوحدت فرزند حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ تعالی عنہم کے تھے اور از روے ارادت وخلافت سلسلہ آپ کا حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم رض فرزند سجادہ نشین حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے حضرت شاہ آفاق کو اپنے مرشد بزرگوار حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ

سے جو اعاظم خلفای حضرت قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر اور اولاد امجاد حضرت
خواجہ نقشبند بخاری رضی اللہ عنہما سے تھے کمال و تکمیل حاصل ہوئی حضرت
شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ جس نے نسبت مجددی مجسم
نہ دیکھی ہو حضرت خواجہ ضیاء اللہ کو دیکھے الغرض حضرت شاہ آفاق بعد
حضرت خواجہ کے صحبت بابرکت حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ مین
مدت دراز رہے اور بشارت منصب قطبیت کی پائی کابل تک سب آپ کے
زیر نگین ہوگیا اور جب آپ کابل تشریف لے گئے تھے وہان بھی قبول عام
ہوا حتی کہ زمان شاہ بادشاہ کابل بھی آپ کا مرید ہوگیا اور کرامات عظیم الشان
آپ سے ظاہر ہوئین حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنے
مریدون کو بعد تعلیم کے حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین بھیجا کرتے تھے
جو وہ صادر فرماتے مسلم کرتے تھے **فیض در بیان طریقہ** طریقہ نقشبندیہ
کتب و رسائل طریقہ سے ظاہر ہے چنانچہ رسالہ انسیہ حضرت یعقوب چرخی
رحمۃ اللہ علیہ کا ناقل و دال ہے اور طریقۂ قادریہ مین غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب
مشہور ہے اور طریقۂ سہروردیہ آداب المریدین اور عوارف المعارف مین مذکور
ہے اور طریقۂ چشتیہ مین فوائد الفواد ملفوظات حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ
کتاب مستند ہے چونکہ طریقہ ہمارے حضرات کا لبّ لباب جملہ طرق اور جامع برکات
ہے اصول اس طریقے کے باقی تمام فروع سے بے نیاز کرتے ہین اور جیسا کہ
روش علائی طریقۂ نقشبندیہ مین اقرب الطرق ہے اور حضرت ایشان نے
سلوک طریقۂ مجددیہ سہل کردیا تھا ایسا ہی ہمارے حضرت نے طریقہ حضرت
شاہ آفاق کا اپنے تصرف باطن سے اقرب اور آسان فرمایا ہے اور ہمارے
حضرت کو سند حدیث شریف کی حضرت شاہ عبد العزیز صاحب علیہ الرحمۃ سے ہے
اور صحاح ستہ بطور درس مولانا محمد اسحاق رح پر کہ بڑے عالم باعمل تھے
گذرانی تھی بالجملہ بیان اس طریقۂ عالیہ کا یہی ہے کہ مرشد کی نظر اور صحبت اور

کلام اور توجہ باطن سب سی فیض پہونچتا ہی ایک بار چند شخص امید وار بیعت تھے بعد نماز کے حضرت نے اون سے بیعت لی بعد ازان توجہ دی اور فرمایا کہ تم سب کے دل ذاکر ہو گئے تم کو معلوم ہو یا نہو پہر فرمایا کہ ہمارے حضرت فرماتے تھے جس کی استعداد عالی ہوتی ہے جلد معلوم کر لیتا ہے پہر زبان مبارک سے یہ اشعار فرمائے ؎ جائیے کس واسطے ای درد میخانہ کے بیچ ✤ اور ہی مستی ہے اپنے دل کے پیمانہ کے بیچ ؎ کیا کرین سیر چمن یان آرزو کچہہ اور ہے گل کو کیا سونگھین دماغ اپنے مین بو کچہہ اور ہے ✤ ؎ بسان کا غذ آتش زدہ مرے گل رو ✤ ترے جلے بہنے اور ہی بہار رکہتے ہین ✤ ؎ دل ڈہونڈہنا سینہ مین مرے بوالعجبی ہے ✤ اک ڈہیر ہے یان راکہہ کا اور آگ دبی ہے ✤ پہر اس کے معنے فرمائے یعنی اگرچہ ہم بوڑہے ہو گئے ہین لیکن حرارت عشق کی ویسی ہی باقی ہے ؎ ارض و سما کہان تری وسعت کو پا سکے ✤ میرا ہی دل ہے وہ کہ جہان تو سما سکے ✤ اور سند القای نسبت کی توجہ باطن سے یہہ حدیث ہے کہ ما صب اللہ فی صدری شیئا الا صببتہ فی صدر ابی بکر اس حدیث کو علما صوفیہ لکھتے آئے ہین جو نقاد حدیث بہی تھے اور علاوہ اس کے آنحضرت ؐ کو حضرت جبرئیل نے سینہ بسینہ فیض الٰہی پہونچایا ہے اور ہمارے حضرت بجز قال اللہ اور قال الرسول کے اور کچہہ نہین بتلاتے ایک بار اس آیۂ کریمہ کا ترجمہ فرمایا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کہہ تو اگر تم چاہتے ہو اللہ کو تو میری چال چلو کہ اللہ تمکو چاہے پہر فرمایا کہ یہ معنے ہوے اب مطلب سنو یعنی مجہہ مین اس قدر محبوبیت ہے کہ جو میری چال چلتا ہی وہ بھی محبوب ہو جاتا ہے اور صحبت سنت ہے آنحضرت ؐ کی اور حدیث شریف مین ہے کہ لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتھم الملائکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ وذکرھم اللہ فیمن عندہ ؎ صحبت مردان اگر یک ساعت ست ✤ بہتر از صد خلوت وصد طاعت ست ✤ اور حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ خدا نے

آپ مین یہ قدرت دی ہے کہ نظرون مین مقامات طی کراتے ہین۔
فیض در بیان سلوک الحمد للہ کہ محض نظر عنایت حضرت پیر و مرشد
مدظلہ الاقدس سے مقامات سلوک ہر طریقے کے جو فی زماننا شائع ہین اور
جو مذکور کتب و رسائل موجودہ تصوف ہین راقم پر ادراکاً و کشفاً و حالاً و ذوقاً
ہر طرح سے کہلے چنانچہ اگر کوئی شائق تحقیق کا ان مطالب کی ہو تفصیلاً دریافت
کرلے ایک شمہ اوس کا تحریر ہوتا ہے کہ مقامات سلوک ہر طریقے کے فی الحقیقت
معاملات الٰہی ہین جو اون اکابر سے درمیان مین آئے ہین کہ العلماء ورثۃ الانبیاء
اور بنائے معاملہ فیض پر ہے تو فیضان الٰہی چار طرح پر ہے **ایک** فیض وجود
جو تمام کائنات پر علی الاتصال ہر آن وارد ہے اور رب العالمین اوس سے
مشعر ہے **دوسرا** فیض رحمت جو مخصوص بہ اہل ایمان و اسلام ہے اور
الرحمن الرحیم اوس سے عبارت ہے **تیسرا** فیض افعال اور حامل اس فیض کے
اولیائے عزلت ہین اور مالک یوم الدین اس کی طرف اشارہ ہے اور یوم الدین
اس واسطے فرمایا کہ اوس دن سب بے پردہ افعال الٰہی دیکہین گے **چوتہا**
فیض اسرار کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین اس سے مخبر ہے سو یہ علم و حکمت ورثۂ انبیاء
ہے جو متعلق بہ کمال و تکمیل ہے اور حامل اوس کے اولیائے عشرت ہین اور یہ
سب فیض بواسطۂ جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فائز ہوتے ہین
تو حاصل سلوک وصول الی اللہ اور قرب آنحضرتؐ کا ہے اور بقدر معاملہ علو نسبت
معلوم ہوتا ہے اہدنا الصراط المستقیم وہ صراط مستقیم وصول الی اللہ ایک ہے جیسا
آنحضرت صلعم نے خط کہینچا تہا لیکن اوسی ایک راہ کو ہر ایک اوضاع متنوعہ سے
بحسب استعداد و مشیت الٰہی سلوک کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہر ایک کو مناسب اوس کے تعلیم جداگانہ فرماتے تہے اور منشا طرق اولیا اور
انواع سلوک کا یہی ہے لہذا فرمایا کہ صراط الذین انعمت علیہم تاکہ اوس مرتبۂ وحدت
سے یہہ جو ظہور کثرت ہوا ہے اوس کو باطل نہ سمجہین جب یہ مضمون ذہن نشین ہوگیا

تو اب تفصیل انعام سنا چاہیے کہ سب سے بڑا انعام پیدا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے دوسرا اوتارنا قرآن شریف کا بڑا انعام ہے جس سے کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معلوم ہوتے ہین تیسرے منجملہ نعمای عظیمہ احادیث آنحضرت صلعم ہین اور تمام اولیاء اللہ نے اتباع کتاب وسنت کیا ہے اور کوئی طریقہ اون کا برخلاف قرآن وحدیث نہین کہ سب اونہین اصول سے ماخوذ اور اوسی اجمال کی تفصیل ہین چوتھا انعام مرشد کامل مکمل ہے چنانچہ خود انعمت علیہم سے ظاہر ہے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین

فیض در بیان نسبت چونکہ اصول جملہ طرق سلاسل اربعہ نقشبندیہ وقادریہ وسہروردیہ وچشتیہ ہین اور باقی تمام طرق شعبہ انہین چار کے ہین لہذا نسبت ہر سلسلہ کی مذکور کی جاتی ہے کہ ان اصول سے بہت سے فروع نکلے ہین سو واضح ہو کہ بزرگان نقشبندیہ مین نسبت صدیقی کا ظہور ہے لہذا یہ طریقہ اقرب الطرق اور سہل الوصول بہت ہے کہ معاملات صدیقی شاہد اس معنی کے ہین اور نسبت حضرت صدیق اکبر رض کی ابراہیمی تھی اور ضمنیت کبری حاصل تھی کہ ما صب اللہ فی صدری شیئا الا صببتہ فی صدر ابی بکر لہذا القای سینہ بسینہ حضرت نقشبند رضی اللہ عنہ سے شائع ہوا اور نسبت معیت کی روشن ہوئی اور بزرگان قادریہ مین نسبت فاروقی کا ظہور ہے اور نسبت حضرت فاروق اعظم کی موسوی تھی اسی واسطے جلال آلہی اور تصرفات عظیم الشان کا ظہور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے بہت ہوا اور قرب شہادت مین بڑا رتبہ پایا اور بزرگان سہروردیہ مین نسبت عثمانی کا ظہور ہے لہذا اس طریقے مین عبادات اور تعمیر اوقات کی طرف بڑا التفات ہے کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین کمال اقربیت بسبب وظائف طاعات کے بہت ہے اور نسبت آپ کی نوحی تھی اور حضرت نوح کی دعوت کو قبول کم ہوا اور امت نے ایذا پہونچائی تھی حضرت بھی مظلوم شہید ہوے اور طریقہ سہروردیہ کا

رواج بہت کم ہے اور بزرگان چشتیہ مین خاص نسبت علوی کا ظہور
ہے اور وہ فیض عنیبت کہ علی منی وانا منہ اوس سے عبارت ہے اس
طریقے مین بہت ہے اور فنافی الشیخ کا یہی منشا ہے اور آپ کی نسبت
عیسوی تہی تو اوسی نفخت فیہ من روحی کی مناسبت ہے کہ چشتیہ کا درد
بے سماع کے آرام پذیر نہین ہوتا اور اوسی کا دم بھرا کرتے ہین ۔ ای درد
اس جہان مین آکر صدای غیب ✤ بے پردہ جس سے ہو وے وہ پردہ ہے
ساز کا ✤ اور حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ لم اعبد ربا لم اره
اور فرمایا ہے کہ لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا حضرت سلطان نظام الدین
اولیا قدس اللہ روحہ سے کسی نے پوچہا تہا کہ آپ مین اور حضرت محبوب
سبحانی مین کیا فرق ہے آپ نے فرمایا وہ بیاہی تہے اور مین آنکہہ لگی ہون
حضرت پیر و مرشد مدظلہ نے اس تذکرہ مین عجب نکتہ فرمایا کہ آنکہہ لگی مین
ایک چوٹ ہوتی ہے کہ بیاہی مین نہین ہوتی ۔ سحر مین سامری کے کیا
قدرت ✤ تیری آنکہون مین جو اثر دیکہا ✤ بالجملہ معرفت آلہی کا پایان نہین
علم سینہ بہ از علم سفینہ اس بیان سے علو نسبت حضرات کا ظاہر و باہر ہے اور
جامعیت پر اونکی دلیل نمایان ہے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ یہ رسالہ دوسرا ہے جو فیض سے حضرات کے راقم الحروف تحریر کرتا ہے
اور تبرکا نام اس رسالہ کا فیض رحمانی رکہا کہ ایک جزو بر نام مبارک حضرت مدظلہ الاعلی کی مشتمل
ہے للراقم ۔ کی جب دعا تو عشق سے اوس کی زبان پر ✤ نام خدا بہی آیا
تو رحمان آگیا ✤ اور یہ رسالہ مشتمل ہے چند فوائد پر ف حضرت فاروق اعظم
رضی اللہ عنہ نے جو حدیث جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے اوس مین دین کی تفصیل ساتہہ اسلام و ایمان و احسان کے فرمائی
ہے تو معلوم ہوا کہ جیسے بے اسلام و ایمان کے دین ناقص ہے اسی طرح بغیر

احسان کے بہی نقصان دین ہے اور اسلام سے تعلق اعمال کا ہے اور
ایمان سے عقاید کا اور احسان سے عرفان کا اور جس کو علم اسلام و ایمان
و احسان حاصل ہے وہ علماء راسخین مین سے ہے تو علم اسلام مسمی بفقہ ہے
اور علم ایمان یہی تفصیل عقائد ہے اور علم احسان مسمی بہ علم تصوف ہے اور
جامع ان علوم ثلثہ کا علم حدیث ہے کہ یہ سب علم اوس سے مستخرج ہین اور
اصل حدیث قرآن ہے بالجملہ جو کچھہ ہے سو قرآن و حدیث ہے تو ہر ایک
کو لازم ہے کہ اسلام و ایمان پر استقامت کرے قل آمنت باللہ ثم استقم
تا کہ مقام احسان پر فائز ہو سے بحریم کعبہ رفتم بحرم رہم نداد ند ۞ کہ برون در
چہ کردی کہ درون خانہ آئی ۞ اور اسلام ارکان خمسہ اسلام کا ادا کرنا ہی
جو ہر مسلمان پر فرض ہے اور ارکان مذکورہ مین کوئی اختلاف نہین الا فروع
مسائل مین جو مضر اسلام نہین اور ایمان مجمل الایمان باللہ و ملائکتہ و کتبہ و
رسلہ والقدر خیرہ و شرہ ہے اور اس مین بہی کسی مومن کو اختلاف نہین
البتہ تفصیل ایمانیات مین کسی قدر اختلاف ہے کہ اپنی دید و فہمید کے موافق
ہر ایک نے فرمایا ہے اور وہ اختلاف بہی مضر ایمان نہین. اور اہل عرفان
جن پر انکشاف حقائق ہوا ہے اون کے سامنے وہ سب مختلفات تطبیق کرتے
ہین اور اہل عرفان مین جو ظاہراً اختلاف معلوم ہوتا ہے اوس کا منشا بہی
علماء راسخین پر جن کا عرفان جامع اور نسبت عالی ہے کہلا ہوا ہے سے ہر
سخن وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد ف حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ قائل
اس کے ہین کہ ایمان گہٹتا بڑہتا نہین اور علما اس کے قائل ہین کہ گہٹتا بڑہتا
ہے سو یہ دونون قول صحیح ہین ظاہر ہے کہ ظاہر ایمان اعمال ہین اور باطن
ایمان تصدیق قلبی ہے سو وہ تصدیق قلبی جو باطن ایمان ہے زیادت و
نقصان پذیر نہین اور اعمال جو ظاہر ایمان ہین کم اور زیادہ ہوتے ہین اور
چونکہ ظاہر و باطن مین ملازمت ہے لہذا یہ بہی صادق آتا ہے کہ ایمان گہٹتا

بڑہتا ہے اور جب اوس اعتبار سے دیکھو تو فی الحقیقۃ گھٹتا بڑہتا نہین کہ
تصدیق قلبی ہر حال مین قائم ہے جیسے باطن انسان روح ہے اور ظاہر
انسان بدن ہے روح ہمیشہ یکسان رہتی ہے اور بدن مین زیادتی اور
نقص ہوتا رہتا ہے باوجود اس کے مین کا لفظ دونون پر صادق آتا ہی
تو اجتہاد حضرت امام اعظم رح کا طرف باطن کے بہت متوجہ ہے اسی واسطے
اہل ظاہر اوس کی کنہ سے واقف نہین ہوتے اور اجتہاد دیگر ائمہ رحمۃ اللہ
علیہم کا ظاہر سے زیادہ تعلق رکہتا ہے وجہ یہ ہے کہ حضرت امام اعظم دو
برس صحبت مین حضرت امام جعفر صادق علی جدہ وعلیہ السلام کے رہے جو جامع
نسبت صدیقی وعلوی بقوت تمام تہے لہذا اجتہاد اون کا جامع ظاہر و
باطن بلطف تمام ہے چنانچہ بعض ائمہ کے نزدیک تارک صلوۃ کافر ہے اور
امام اعظم کے نزدیک کوئی مومن کافر نہین وہ ظاہر حدیث من ترک الصلوۃ
متعمدا سے استدلال کرتے ہین اور امام اعظم یون معنی فرماتے ہین کہ جو ترک صلوۃ
کرے جان کر یعنی حلال جان کر سو وہ کافر ہے تو انکار فرض سے کافر ہوا نہ
صرف اوس کے ترک سی اور کفر بمعنی کفران نعمت بہی آیا ہے اور تکفرن العشیر
لفظ حدیث ہے اسی پر جملہ مجتہدات کو قیاس کرلو ف جملہ مختلفات اکابر امت
وعلماء اہل سنت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اقربیت رکہتے ہین
اون سب کے درمیان مین حق دائر ہے اور اگر دائرہ حق سے باہر ہون تو
اس خیر الامم کی فضیلت کیا ہوئی اور اہل مذہب حنفیہ و مالکیہ و حنبلیہ و شافعیہ
کو سے ضلالت مین نہین اور طرق اولیا سب موافق کتاب و سنت اور
واسطے اون اہل طریقہ کے موصل الی اللہ ہین اور حقیقت شناس اون کی حقانیت
سے خوب واقف ہین اور تفاوت استعداد منشا اس اختلاف کا ہے
الناس معادن کمعادن الذہب والفضۃ اور اجتماع اہل حق اور مقبولان خدا
ورسول کا ان مذاہب اور طرق پر دلیل قاطع ہے اون کی حقیت پر اور خلافت

خلفاء راشدین کی اجماع اہل حق سے ہوئی ہے ورنہ صریحاً کوئی خلافت پر
اون کی نصوص دالہ نہیں اور کس حدیث مین آیا ہے کہ حضرت ابوبکر سے
بعد از ان حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہم سے بیعت کرنا
اور وہ بیعت جو آنحضرت صلعم سے سب نے کی تھی کافی تھی لیکن صحابۂ کرام
عدول اور طائفۂ مقبول ہین اون کا اجماع دلیل صریح خود ہے کہ وہ سراپا
نور حدیث اور آیتہ من آیات اللہ تھی کہ الحق ینطق علی لسان عمر لیکن یہہ ظاہر
ہین کہان اس راز سے واقف ہین کہ درمیان بندہ اور خدا کے کوئی رسم و
راہ بھی ہوتی ہے تو مذاہب اربعہ خصوصاً مذہب حنفی مین ہزارہا اولیائے
کبار کہ مصداق العلماء ورثۃ الانبیاء ہین گذرے ہین چنانچہ تمام پیران طریقۂ
نقشبندیہ اسی مذہب مین ہوئے ہین اور اب تک موجود ہین تو وہ بزرگ
جن کو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت حاصل ہو گئی ہے اور
حضوری سے مشرف ہوتے ہین اون کو آنحضرت صلعم نے کیون نہین تبلا دیا
کہ تم مذہب باطل پر ہو بلکہ اون کو رسائی آنحضرت صلعم تک کیونکر ہوئی الغرض
حاصل کلام یہ ہے کہ جو مذہب مانع وصول جناب خدا و رسول مین نہ ہوا اور
جو طریقہ کہ اون کی طرف موصل ہو محبت دنیا اوس کے برتاؤ سے کم ہوا اور
محبت خدا و رسول و توفیق طاعت مقبول پیدا ہو یہی دلیل حقانیت
اوس طریقے کی کافی ہے وما بعد الحق الا الضلال **ف** اکثر لوگ جو فی زماننا
اپنے کو موحد کہتے ہین آنحضرت صلعم اور انبیا کو بنظر انما انا بشر مثلکم اپنے مساوی
زعم کرتے ہین نعوذ باللہ منہا اور چونکہ اصل سے فروع کی رونق ہے لہذا
صحابۂ کرام و اولیائے امت کو جو بمنزلۂ اجزائے جناب نبوت ہین اونکو
بھی نظر تعظیم سے نہین دیکھتے بلکہ اکثر افراد اوس گروہ کے وعظ وغیرہ مین
انبیاء اور اولیاء کو الفاظ پست سے یاد کرتے ہین اور اون کو بندہ عاجز
وغیرہ الفاظ سے خطاب کرتے ہین عجب احمق ہین خدا تو یون فرماتا ہے کہ

ولله العزة ولرسوله وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون اور یہہ جو لوگ جو انچہ
کو نفاق سے مبرا جانتے ہین بجاے عزت ذلت کا اطلاق کرتے ہین البتہ
حقیقۂ امکانی آگے رتبۂ الوہیت کے سرافگندہ و شرمندہ ہے اور یہہ دیدہ
اکابر کو اپنے نفس کی طرف ہوتی ہے لیکن یہ کب روا ہے کہ ہم اون کو ایسے
الفاظ سے یاد کرین جو وہ خود اپنی طرف نسبت کرتے ہین اور ما بہ الاشتراک
بشریت پر نظر کرکے ما بہ الامتیاز جو اون کی مقبولیت اور درجات رفیع ہین
اوس سے قطع نظر کرین اگرچہ ظاہرا یہ لوگ فضائل اکابر کو طاق نسیان
پر رکہہ کے اپنے کو معتقد خدا کا اور موحد ثابت کرتے ہین لیکن صرف زبانی اور
دام شیطانی ہے اور ظاہرا زبان پر خدا ہی خدا ہے اور دل شرک خفی سے
معمور ہے اب ایک مثال سنو مثلا ایک سلطان اعظم ہے اور اوس کے
وزرا اور ارکان سلطنت اور مقربان دربار و خواص بارگاہ ہین ظاہر ہے کہ
اون سب کو جو اعزاز ہے بادشاہ نے دیا ہے کما قیل سے نیاوردم از خانہ چیزے
نخست * تو دادی ہمہ چیز من چیز تست * اب باوجود اس کے اگر اونکو کوئی
دوسرا الفاظ پست سے گہٹا کر یاد کرے تو خود سوچو کہ وہ سلطان خوش
ہوگا یا ناخوش بلکہ حکم سزا دیگا اور تعزیر کریگا غرض الدنیا کالظل عجب کلیہ ہے
جس سے جملہ مطالب خوب مفہوم ہوتے ہین اور سلطان کو ظل اللہ فرمایا ہے
اور چونکہ اون موحدان لفظی کو نسبت مع اللہ سے بہرہ نہین لہذا مراتب اولیا
و انبیا کے اون کو نظر نہین آتے بلکہ بسبب اوسی سوء عقیدت کے نسبت
مع اللہ سے محروم رہتے ہین کہ انکار سد راہ فیض ہے سے ہر کہ او روی
بہبود نداشت * دیدن روی نبی سود نداشت * اور قل انما انا بشر مثلکم
بیان کمال ہے نہ وہ جو یہ لوگ سمجہے ہین اور خدا اپنے دوستون سے جس طرح
چاہے کلام کرے اوس کے اسرار سے عوام کالانعام کو کیا خبر ہے ع میان
عاشق و معشوق رمزیست * ف موافق حدیث شریف کے دو چیزین

آنحضرت صلعم نے چھوڑی ہین جن کا تمسک گمراہی سے امان مین رکھتا

ہے ایک قرآن شریف دوسرے اہل بیت اور ارقبوا محمدا فی اہل بیتہ
حضرت صدیق اکبر رضے اللہ عنہ کا قول ہے سو تمام طرق اولیا کا منشا اہل بیت
ہین اور جملہ سلاسل امام اہل بیت حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے ملتے
ہین حتے کہ طریقۂ نقشبندیہ بھی حضرت امام جعفر صادق رضے اللہ عنہ سے متصل
ہے اور انا مدینۃ العلم وعلی بابہا سے مراد علم سینہ ہے والا علم ظاہر جیسا کہ اور
صحابہ سے پہونچا ہے آپ سے کہان پہونچا ہے جامع قرآن حضرت عثمان
رضے اللہ تعالی عنہ ہین اور جہاد و ترویج دین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
نے فرمائی ہے اور تمام احادیث اور سنن صحابۂ کبار خصوصاً حضرت عائشہ
صدیقہ وحضرت ابوہریرہ وحضرت انس وحضرت ابن عمر وغیرہم رضے اللہ
تعالی عنہم سے مروی ہین اور کچھ حضرت علی رضے اللہ عنہ سے بھی ہین اور
ائمۂ مجتہدین مین سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب گویا مذہب
اہل بیت ہے کیونکہ آپ کو صحبت بابرکت امام صادق رضے اللہ عنہ سے
استفادہ ہوا ہے لولا السنتان لہلک النعمان آپ کا قول ہے اس
مقام پر مناسب جانا کہ بعض مناقب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے منقول
ہون حضرت مجدد الف ثانی رضے اللہ عنہ ایک مکتوب مین تحریر فرماتے
ہین بے شائبۂ تکلف وتعصب گفتہ می شود کہ نورانیت این مذہب حنفی
بنظر کشفی در رنگ دریای عظیم سے نماید وسائر مذاہب در رنگ حیاض و
جداول بنظر می درآیند وبظاہر ہم کہ ملاحظہ نمودہ می آید سواد اعظم از اہل
اسلام متابعان ابی حنیفہ اند علیہم الرضوان واین مذہب باوجود کثرت
متابعان در اصول وفروع از سائر مذاہب متمیز است ودر استنباط
طریق علحدہ دارد واین معنی مبنی از حقیقت ست عجب معاملہ است امام
ابو حنیفہ در تقلید سنت از ہمہ پیش قدم است واحادیث مرسل را در

رنگ احادیث مسند شایان متابعت می داند و بر رای خود مقدم میدارد
و همچنین قول صحابی را بواسطهٔ شرف صحبت خیر البشر علیه وعلیهم الصلوات
والتسلیمات بر رائے خود مقدم می دارد و دیگران نہ چنین اند مع ذلک
مخالفان او را صاحب رای می دانند و الفاظیکہ منبی از سوء ادب ست
باو منتسب می سازند باوجود آنکہ ہمہ بہ کمال علم و وفور ورع و تقوے او
معترف اند حضرت حق سبحانہ و تعالی ایشان را توفیق دہاد کہ آزار رئیس
دین و رئیس اسلام ننمایند و سواد اعظم اسلام را نیازارند یریدون ان
یطفؤا نور اللہ بافواہہم جماعۂ کہ این اکابر دین را اصحاب رائے می دانند
اگر این اعتقاد دارند کہ ایشان برائے خود حکم می کردند و متابعت کتاب و
سنت نمی نمودند پس سواد اعظم از اہل اسلام بزعم فاسد ایشان ضال
و مبتدع باشند بلکہ از جرگۂ اہل اسلام بیرون بوند این اعتقاد نہ کند مگر جاہلے
کہ از جہل خود بے خبر است یا زندیقی کہ مقصودش ابطال شطر دین ست
ناقصے چند احادیث چند را یاد گرفتہ اند و احکام شرعیہ را منحصر دران ساختہ
ما ورا معلوم خود را نفی می نمایند و انچہ نزد ایشان ثابت نشدہ منتفی می سازند
بیت چو آن کرمے کہ در سنگے نہان ست ✤ زمین و آسمان او ہمان ست
اور حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ کہ مروج طریقۂ محمدیہ ہین رسالہ
نالۂ درد مین تحریر فرماتے ہین حاصل طریقۂ نقشبندیہ و مجددیہ و قادریہ بمنزلہ
ملت ابراہیمیہ است کہ محمدیان خالص اتباع آن دارند و اشغال و اذکار
باطنیہ و اعمال و اوراد ظاہریہ بطور معمول ہمین اکابر سلاسل علیہ بعمل می آرند
و اعظم مجتہدین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ را می فہمند و اعمال موافق اجتہاد ایشان
می کنند انتہے کلامہ رحمۃ اللہ علیہ اور قرون اولی مین مجتہد بہت گذرے ہین
لیکن مذہب کسیکا بجز ائمۂ اربعہ کے مدون نہ ہوا اور حضرت غوث اعظم اور
حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہما امت مین آنحضرت صلعم کے مشہور خاص و عام

ہین سو یہ حکمت الٰہی اور اوس کا قبول ہے جس کو عنایت کرے ؎
بمقبولی کسی راہ و سترس نیست ٭ قبول خاطر اندر دست کس نیست ٭ اور
بعض اکابر نے جو کسی مسئلہ پر دوسرے مذہب کے عمل کیا ہے سو وہ بمثل
اوس اختلاف کے ہے کہ بعض مسائل مین امام ابو یوسف اور امام محمد
رحمتہ اللہ علیہما نے امام اعظم سے اختلاف کیا ہے سو اس کے واسطے کمال
علم و نور بصیرت درکار ہے اور ہمارے حضرت فرماتے تھے کہ جو قرب امام اعظم کو اللہ سے
نظر آتا ہے کسی امام کو نہین اور امام بخاری و مسلم اونکی رتبہ کو نہین پہنچے رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد یہ تیسرا رسالہ ہے جو بعد
فیض رحمانی کے مرقوم ہوتا ہے اور نام اس کا بہ مناسبت اسم مبارک
حضرت پیر و مرشد دام فیوضہ کے نور احمدی رکھا اللہ تعالیٰ نافع خاص
و عام کرے اور یہ رسالہ مشتمل ہے چند لطائف پر لطیفہ اللہ نور السموات
والارض اللہ روشنی ہے آسمانون کی اور زمین کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نور سے اللہ تعالیٰ کے پیدا ہوئے ہین اور خلق آپ کے نور سے پیدا
ہوئی ہے تو اس بیان سے معنی اس آیت کے کھلے کہ مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا
مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانہا کوکب دری یوقد من شجرۃ
مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتہا یضیٔ و لو لم تمسسہ نار نور علیٰ
نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء مثال اوس کے نور کی یعنی آنحضرت ؐ کی
مانند طاق کے ہے مراد سینۂ مبارک آپ کا ہے کہ طاق محراب عبودیت
طالبانِ خدا ہے اوس مین ایک چراغ ہے یعنی قلب مبارک آپ کا وہ
چراغ دھرا ایک شیشہ مین مراد وہ مضغہ ہے جس مین لطیفۂ قلب ہے وہ شیشہ
جیسے ایک تارا ہے چمکتا روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ درخت مبارک زیتون
سے یعنی اپنی اصل سے ؎ ما تماشا کنان کوتہ دست ٭ تو درخت بلند بالائی ٭

نہ طرف مشرق کے ہے اور نہ مغرب کے یعنی لا مکانی ہے نزدیک ہے
تیل اوس کا کہ روشن ہو جاوے اور اگرچہ نہ لگے اوس کو آگ یعنی وہ محتاج
آلات نہین بلکہ وہ خود محتاج الیہ ہے کہ قیام تمام عالم کا اوس سے ہی روشنی ہے
روشنی پر راہ دکھاتا ہے اللہ طرف اپنی روشنی کے جس کو چاہے ویضرب اللہ
الامثال للناس اور بتاتا ہے اللہ مثالین واسطے لوگون کے سبحان اللہ
پردۂ مثال مین آنحضرت صلعم کا مذکور عجب کنایہ ہے کہ الکنایۃ ابلغ من التصریح
اور معشوق کا نام کنایہ لینے مین عجب لطف ہے کہ بیان سے باہر ہے واللہ
بکل شئ علیم بالجملہ اوس نور نبوت کی طرف اللہ تعالی نے اپنے بندگان خاص
کو ہدایت کی کہ وہ اوس سے مستفیض اور منور ہوے اور خیر القرون سے الی الآن
وہ نور سینۂ پیران طریقت مین آیا ہے یہی وجہ ہے کہ اطراف عالم مین
اون کا نام روشن ہے لطیفہ انا اعطیناک الکوثر کوثر یعنی خیر کثیر حوض ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ روز قیامت وہان تشریف لیجائینگے اور
امت مرحومہ کو وہ آب خوشگوار کہ شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے
زیادہ سفید ہے پلائین گے اور حسب الارشاد آپ کے ساقی کوثر حضرت
مرتضی علی کرم اللہ وجہہ ہونگے واضح ہو کہ جو اس عالم مین معانی ہین آخرت
مین مجسم ہو کر آئین گے چنانچہ نماز روزہ وغیرہ اعمال صالحہ اور اسی طرح افعال
خبیثہ سو وہی خیر کثیر بصورت ایک حوض کے نمودار ہوگی اور ساقی کوثر ہونا
حضرت علی کا اس لیے ہے کہ فیض ولایت جس کو پہونچتا ہے آپ کے واسطہ
سے پہونچتا ہے چنانچہ حدیث شریف مولی کل مؤمن اسپر دال ہے اور حوض اور
کوثر پر جام ہین کہ مثل کواکب کے تابان ہین سو یہ فیض نظر ساقی کوثر کا ہے کہ
متشکل بصورت جام کے ہوگا اور بہت متعلق دل سے ہے مگر بوسیلۂ نظر پہونچتی
ہے نظر مرشد مشہور ہے ؎ دو نوجوان کی نہ رہی پھر خبر اوسے ؏ دو پیالہ
تیری آنکھون نے جس کو پلا دیے ؏ اور فیض نظر بیان سے ہے اور جام کوثر وہان ہے

کیونکہ مقام ارشاد کا دنیا ہے اور دار الجزا آخرت ہے یعنی ہر شے کا بدلا وہان
ملیگا اور جیسا بیان کیا ہے وہان پیش آئیگا چنانچہ حوض کوثر پر مرغ ہے
ہین کہ جن کا دیکھنا باعث تنعم ہوگا سو یہ بدلا ہے اوس کلمہ کا جس کا اقرار
کرتے ہین سہ ندانم آن گل خندان چہ رنگ و بو دارد ٭ کہ مرغ ہر چمنے
گفتگوی او دارد ٭ اور جنت بدلا ہی اعمال کا کہ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات
کانت لہم جنات الفردوس نزلا اور جنت کو مہمانی فرمایا ہے تو اس مہمانی سے
مقصود کچھ اور ہے یعنی دیدار پروردگار کا اور یہ بدلا کسی عمل کا نہین بلکہ محض
فضل رحمن ہے کہ للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ بالجملہ حدیث مین آیا ہے کہ
زمین کوثر مشک ہے اور کنکر اوس کے مروارید ہین تو جسنے فیض کوثر مین
غواصی کی اور اوسکی تہ کو پہونچا وہ مشک عرفان اوس کے ہاتھہ آئیگا اور وہ
گوہر بے بہائے حکمت اوس کی زبان سے جھڑین گے لطیفہ حضرت زلیخا
کو جو یوسف علیہ السلام سے نسبت ہوگئی اور کیفیت اون کی عاشقی کی مشہور
ہوئی تو بعض عورتون نے اون پر اعتراض کیا حضرت زلیخا نے اون کو اپنے
مکان مین بلایا اور ایک ایک چھری ہاتھہ مین دی اوس کے بعد حضرت
یوسف کا جلوہ دکہایا بے اختیار سب نے اپنے ہاتھہ کاٹ لیے اور خبر نہوئی
اسی طرح جب کیفیت محبت الٰہی کی سالک پر غالب ہوتی ہے اور دیوانہ وار
اوس سے حرکات ہونے لگتے ہین تو اہل دنیا بسبب کور باطنی کے معترض
ہوا کرتے ہین اور ملامت سے پیش آتے ہین سہ اگر پسند سعد از عشق او
حاصل چہا داری ٭ ملامتہا ی گوناگون جراحتہا ی بے مرہم ٭ اور جو وہ عاشق
زار متوجہ ہو جاتا ہے اور اپنے معشوق کی جہلک اون کو دکہلا دیتا ہے تو
آخر کار قائل ہو جاتے ہین اور اعتراض سے باز آتے ہین تو اون عورتونپر
حضرت زلیخا کا عکس پڑا اور وہ بہی اوس رنگ سے رنگین ہوگئین اسی طرح
مریدون کو مرشد کامل سے نسبت پہونچتی ہے اور اون عورتون نے اوس

کیفیت مین ہاتھ کاٹ لیے اور خبر نہ ہوئی اور حضرت زلیخا کا یہ حال نہ ہوا
تو باعث یہ تہا کہ وہ عورتین عالم تلوین مین تہین اور حضرت زلیخا کا عشق
مقام تمکین پر پہونچا ہوا تہا ع پاس ادب ببین کہ بکویت شہید عشق ٭ با
ہیئتے پلید کہ گرد از زمین نجاست ٭ لطیفہ حدیث شریف مین ہے انا املح
واخی یوسف اصبح تو حسن صباحت وہی ہے جس کو دیکھکر آدمی بے اختیار
ہوجاتا ہی چنانچہ ایک حدیث مین ہے کہ لوگ جنت مین حور کو دیکھکر سجدہ کرینگے
اس خیال سے کہ خدا ہے بعد ازان معلوم ہوگا کہ حور ہے خدا نہین اور
حسن ملاحت سے انسان اوس طرح بے اختیار نہین ہوتا کہ ہیبت بیان
بہت ہے لیکن جی ہی جی مین گہلا کرتا ہے اولو الالباب پر ظاہر ہے کہ یہ
عالم اوس ہنگامے سے بڑھا ہوا ہے یہی سبب ہے کہ جو آنحضرت کو دور سے
دیکھتا تہا ہیبت کرتا تہا اور جب نزدیک پہونچتا تہا محبت کرتا تہا ع گر مصور
صورت آن دلستان خواہد کشید ٭ حیرتے دارم کہ نازش راچہ سان خواہد کشید
لطیفہ نسبت لطیفہ نفس کی جو اقربیت مین پیدا ہوتی ہے بزرگان نقشبندیہ
سے رائج ہوئی ہے اور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نسبت لطائف عالم
امر کو ولایت صغری سے اور نسبت لطیفہ نفس کو ولایت کبری سے تعبیر
فرماتے ہین اور فوق ولایت کبری کے نسبت عناصر ثلثہ کو ولایت علیا
کہتے ہین یہ نسبت حضرت مجدد رضی اللہ عنہ پر کہلی ہے اور اس کے علاوہ
اور مقامات عالی آپ نے فرمائے ہین جو مذکور کتب و رسائل اس خاندان
عالی شان کے ہین لیکن فی زماننا وہ نسبت خاصہ مجددیہ نایاب ہے صرف
سلوک رسمی رہگیا ہے اور چونکہ یہ مقامات عالی محض بواسطہ عنایت الٰہی و
جناب رسالت پناہی صلعم کے حاصل ہوتے ہین اور جس کو خدا چاہتا ہے وہ ان سے
بہرہ ور ہوتا ہے اسی واسطے ہمارے حضرات پابندی رسوم سے برکنار ہین
اور ارادہ الٰہی سے جب چاہتے ہین ایک دم مین مقامات علیا پر فائز فرماتی ہین

اور بہت سے اکابر سے ایسے توجہات عالی منقول ہین لطیفہ ہمارے
حضرت نے حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی دیکھا ہے
اور شاہ احمد سعید صاحب اور آپ مولانا محمد اسحاق صاحب سے درس
حدیث مین ہم سبق تھے شاہ عبدالغنی صاحب اون کے بھائی داماد حضرت
شاہ آفاق کے تھے دونون صاحب حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین
حاضر ہوا کرتے تھے وقت نماز کے حضرت شاہ آفاق ہمارے حضرت کے پیچھے
اقتدا فرمایا کرتے تھے اور ایسا ہی جب ہوا کہ حضرت سترہ برس کی عمر مین
دہلی شریف کو گئے تھے حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین حاضر ہوے تو
آپ اون کو اندرون خانہ لے گئے اور اپنی بیٹی صاحبہ اور داماد سے فرمایا
کہ ان کو نذر دکھلاؤ ہر چند آپ نے تواضع کی تھا نا کیون نہ ہو حضرت شاہ
آفاق جملہ کمالات باطن مین طاق تھے آپ کو کشف سے معلوم ہو گیا تھا کہ
ان کا یہ رتبہ ہوگا اور بہت سی بشارات فرماتے تھے لطیفہ شاہ غلام رسول
صاحب نے زمانۂ غدر مین فرمایا کہ اب انگریزون کا یہان سے قدم اوٹھا
حضرت نے کہا کہ آپ ذرا خوض کرین بلکہ جم گیا یہ کہکر حضرت وہان سے چلے آئے
شاہ صاحب نے خوض کیا تو صحت کشف آپ کی معلوم ہوئی اوسی وقت
آدمی بھیجکر بلایا اور فرمایا کہ بے شک تمہارا مکاشفہ صحیح ہے اور فرماتے تھے
کہ یہ ایک آفتاب ہے کہ مشرق سے مغرب تک چمکے گا یہ تذکرہ حضرت پیرومرشد
سے سنا لطیفہ حضرت داؤد علیہ السلام کو صفت سمع سے بڑی مناسبت
تھی الحان داؤدی مشہور ہے اور اون کی شریعت مین عبادت ساتھ
سماع اور مزامیر کے ہوتی تھی اور حضرت یعقوب کو مناسبت بصر کی زیادہ تھی
اور اعتدال سمع اور بصر وغیرہ کا آنحضرت صلعم کو حاصل ہوا ہے اور ظاہر ہے
کہ اعتدال کمال حسن ہے سو محبت اور محبوبیت دونو ذات پاک مین جمع ہین
ے آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۔ اور آنحضرت صلعم نے حضرت ابوبکر رض و عمر رض

اپنی سمع و بصر فرمایا ہے تو حضرت ابوبکرؓ سنتے ہی ایمان لائے ہین اور
حضرت عمرؓ نے جب دیکھ لیا تو قائل ہوئے یہی سبب ہے کہ دونو صاحب
نزدیک جناب سرور کائنات صلعم کے آسودہ ہین کہ سمع و بصر کبھی جدا
نہین ہوتے اور حضرت فاطمہ جو قرۃ العین آپ کی ہین اور امام حسن و حسین
علیہم السلام وہان نہین تو ظاہر ہے کہ آنکھ کہین نہین جاتی اور نظر
خدا جانے کہان پہونچ جاتی ہے لیکن آنکھ سے جدا بھی نہین ہوتی اور
اولاد کو لخت دل بھی کہتے ہین تو دل پہلو ہی مین ہوتا ہے لیکن خدا جانے
کہان ہوتا ہے ؎ پہلو مین دل تپان نہین ہے ✤ ہر چند کہ یہان ہے یہان
نہین ہے ✤ حدیث شریف مین ہے کہ لڑکیان آنحضرت صلعم کے پاس
دف کے ساتھ گا رہی تہین آپ سن رہے تھے حضرت ابوبکرؓ آئے وہ بھی
سنتے رہے جب حضرت عمرؓ آئے تو لڑکیان مزاج سے واقف تہین گانا
موقوف کر دیا اور دف کو چھپا دیا تو حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ
عنہ کہ سلسلہ آپ کا حضرت صدیق اکبرؓ سے ملتا ہے اسی مناسبت سے
فرما گئے ہین کہ نہ این کار می کنم و نہ انکار می کنم اور حضرت مجدد الف ثانی
قدس سرہ کہ اولاد امجاد حضرت عمرؓ سے ہین اوس رگ فاروقی کی جنبش
تھی کہ سماع کی طرف اصلا التفات نہ فرمایا اور یہ بھی ہوا کہ آپ کے خلیفہ
خواجہ محمد ہاشم گانا سننے لگے آپ سے کسی نے مخبری کی آپ نے منع نہ فرمایا
بلکہ ارشاد کیا کہ وہ بدرجہ کمال پہونچ گیا ہے ہمکو اوسپر اعتراض نہین اور
حضرت مرزا مظہر جانجانان قدس اللہ سرہ بھی نہین سنتے تھے آپ کو حضرت
مجدد سے کمال عشق تھا اور حضرت درد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین دوسری
تاریخ ہر ماہ کے کاملان موسیقی بلا طلب اون کے گانا راگ سنا کر چلے جاتے
تھے راقم نے حضرت پیر و مرشد سے سنا کہ کسی نے حضرت مرزا صاحب سے پوچھا
کہ خواجہ صاحب سماع سنتے ہین آپ کیون نہین سنتے آپ نے جواب دیا

که وہ کن رسی ہین مین انکہہ رسی ہون رموز عاشقان عاشق بداند لطیفہ علم غیب اللہ تعالی کو ہے اور کسی کو نہین اولیا کے دل منور ہوتے ہین کہ اوس کے ذریعہ سے جدہر التفات کرتے ہین اونپر کہل جاتا ہے بلکہ اللہ تعالی بے التفات کے بہی کہولدیتا ہے اتقوا فراستہ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ اور ایسا بہی ہوتا ہے کہ عرش سے فرش تک سب منکشف ہوجاتا ہے یہ پرتو علم الٰہی کا پڑجاتا ہے کنت سمعہ و بصرہ اس سے عبارت ہے ؎ علم حق در علم صوفی گم شود ✤ این سخن کی باور مردم شود ✤ آنحضرت صلعم نے ایک صحابی سے پوچہا کیا حال ہے اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ عرش و کرسی اور بہشت و دوزخ سب دیکہہ رہا ہون آپ نے فرمایا عبد نور اللہ قلبہ ایسا ہی اللہ تعالی اون کی روح مین وہ قوت دیتا ہے کہ اوس کے ذریعہ سے دور دور کے کام ہوتے ہین کہ وہان عقل و فہم کو رسائی نہین جب ملائکہ کو اللہ تعالی نے یہ قدرت دی ہے تو کیا انسان کامل کو نہین دے سکتا ہے ہمارے حضرت نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت شاہ آفاق رحؒ کے بہوپال مین نوکر تہے اوس زمانہ مین کہ وہان کے نواب کو جنگ درپیش تہی اثنائے جنگ مین ایک سکہہ نے اون کو بہالا مارا اونہون نے اوسی وقت حضرت شاہ آفاق کو یاد کیا آپ نے اپنی پشت مبارک پر جہیل لیا اور وہ مرید بچ گیا حضرت کی پشت مبارک سے خون روان ہوا وہان آپ کے ایک مرید جو بہت شوخ تہے حاضر تہے باصرار استفسار کرنے لگے آخر آپ نے بیان فرمادیا اور بسم اللہ کرکے اپنی پشت مبارک پر ہاتہہ پہیرا خون بند ہوگیا گویا زخم ہی نہ تہا ایسے ہی مذکور تصرفات ہمارے حضرات کے بہت ہین جن کے بیان کے لیے ایک دفتر چاہیے مقصود اس بیان سے یہ تہا کہ کرامات الاولیاء حقؒ لطیفہ قرب خلافت خلفای راشدین کو ہے اور قرب امامت ائمۂ اہل بیت کو مسلم ہے اور اس قرب مین ایک اتحاد ہے جو جزو کو اپنی اصل سے ہوتا ہے

اور حضرت امام حسنؓ سر سے ناف تک آنحضرت صلعم سے مشابہ تھے اور حضرت
امام حسینؑ ناف سے پانون تک یہ بھی اوس اتحاد کا باعث ہے اور مرتبہ
سیادت حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو بھی ہے اور امام حسن وحسین رضی
کو بھی اون کو سیدا شباب اہل الجنۃ فرمایا اور حضرت ابوبکر وعمرؓ کو سیدا
کہول اہل الجنۃ اور جائز ہے کہ کوئی بزرگ اہل بیت سے ازروئی نسب
کے نہو اور فائز اوس قرب کا نہو جیسا کہ حضرت سلمان فارسے رضی اللہ عنہ
کو ہوا کہ سلمان منا اہل البیت لطیفہ ہمارے حضرت وقت بیعت لینے کے
اس طرح فرمایا کرتے ہین کہ بیعت ہے رسول اللہ کی طریقہ مین حضرت شاہ
آفاقؒ کے بعد ازان جس خاندان مین مرید ہوتا ہے اوس کا نام لیتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ تعالی علی سیدنا و مولانا محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم اما بعد یہ رسالہ جو ہمارا راقم الحروف
کا موسوم بہ میخانۂ عشق متضمن بعض نکات سورۂ رحمن ہے امید کہ پسند خاطر ارباب
عرفان ہو للراقم ؎ لٹا دیتی ہے اک عالم کو وہ آنکھ ÷ یہ میخانہ بھی کیا چلتا ہوا ہے ÷

الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان واضح ہو کہ انسان آئینہ دار رحمن
ہے اسی واسطے انسان کی صفت بھی بیان ہے جس سے سالکان راہ و
ذاہبان فی سبیل اللہ جو سفر در وطن کرتے ہین راہ پاتے ہین تو وہ نور بیان
سالکان انفس کا راہبر ہے جیسے کہ مسافران آفاق کے لیے رہنما شمس و
قمر ہے لہذا بعد اسکے فرمایا الشمس والقمر بحسبان سورج اور چاند گردش مین ہین
اسی طرح بیان کو بھی گردش ہے اور اہل ارشاد بیان کو ایر پھیر کر انواع
عبارت مین موافق ہر استعداد کے پردہ کشائی اسرار فرماتے ہین علاوہ
اس کے یہ مذکور سیر آفاقی کا ہے ؎ عالم تمام دفتر آیات حق پر است ÷
تواند کہ بغور ببین این کتاب را ÷ الحق کہ مثل انفس کے آفاق بھی سرگردان
طلب ہے اور جیسے کہ انفس محو ذوق وشوق و انس و انجذاب ہین اسی طرح

آفاق مین چاند سورج تارے خدا جانی کس پردہ نشین کی تاک جہانک مین
ہین سے ندانم ہر شب از شوق کدامین شور محشر ہا ✤ نمک در پردہای خواب
می ریزند اخترہا ✤ والنجم والشجر یسجدان ✤ اور جہاڑ اور درخت سجدہ کررہے
ہین اور تمام برگ وبار اوس کی یاد مین مشغول ہین سے چمن مین جو دیکہا تو
چرچا ہے تیرا ✤ لب برگ پر تیری ہی گفتگو ہے ✤ والسماء رفعہا ووضع المیزان
الا تطغوا فی المیزان اور آسمان کو اونچا کیا اور رکہی ترازو کہ مت زیادتی کرو
ترازو مین یعنی عدل کرو اور تمام اعمال واقوال واحوال چاہیے کہ اندازہ سے
ہون اور مثل تفریط کے افراط ہی نہ رکہتے ہون جیسے زہاد خشک وملایان
بے معنی گہٹاتے بڑہاتے ہین سے بزہد وورع کوش وصدق وصفا ✤ ولیکن
میفزاے بر مصطفے ✤ واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان اور سیدہی ترازو
تولو انصاف سے اور مت گہٹاؤ تول جیسے مغلوبان حال ومدہوشان سکر
استقامت حال سے بے بہرہ ہین اور کوچۂ کفر طریقت سے مقام اسلام حقیقی
مین نہین آئے سو وہ میزان اتباع شریعت ہے والارض وضعہا للانام فیہا
فاکہۃ والنخل ذات الاکمام والحب ذو العصف والریحان اور زمین کو رکہا واسطے
خلق کے اوسمین میوہ ہے اور کہجورین خوشون والی اور اناج بہس والا جو علف
دواب ہی اور پہول خوشبو کی سو یہ سب واسطے انتفاع مخلوق کے ہین تاکہ
اوس کو کہائین اور کہلائین اور خوشبو سے دماغ کو جو رئیس اعضا اور بہت
لطیف ہی قوت اور راحت پہونچائین نہ یہ کہ مثل رہبانون کے اون کو اپنے
اوپر حرام کرلین سے ما زاہد روزہ دار خو خوارئیم ✤ ما چلہ نشین رو بدیوارئیم ✤
چیزے کہ زحق رسد بصد شوق خوریم ✤ پرہیز چرا کنیم بیمارئیم ✤ فبای آلاء
ربکما تکذبان پہر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤگے تم دونو یہ خطاب طرف
جن وانس کے ہے کیونکہ مکلف یہی دو گروہ ہین اور نیز خطاب طرف سمع وبصر
کے ہے کہ انسان ان دونون کی وجہ سے نعمای الٰہی کا بیان سنتا ہی اور دیکہتا ہے

خلق الانسان من صلصال کالفخار وخلق الجان من مارج من نار فبای آلاء ربکما
تکذبان بنایا آدمی کو کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا اور بنایا جن کو آگ کے
شعلہ سے تو انسان وہی ہے جو خاکساری اختیار کرے نہ وہ کہ شعلۂ غضب
وحسد وکبر وغیرہ شہوات نفسانی کا گرفتار ہو کیونکہ ان تمام رذائل کا مبدا وہی
عنصر ناری ہے رب المشرقین ورب المغربین فبای آلاء ربکما تکذبان پروردگار
دو مشرق کا اور دو مغرب کا تو اگر ایک مشرق اور مغرب ہوتی یعنی صرف جاڑا
رہتا یا نری گرمی تو یہ راحت تبدیل موسم کی کہان میسر ہوتی تو یہ بہی بڑی نعمت
ہے مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لایبغیان فبای آلاء ربکما تکذبان ہر ایک
اپنے مطلب کی سنتا ہے اور سمجھتا ہے تو اس آیت کے اسرار عجیب ہین عاشق
کو معشوق سے تمتع از روی سمع کے ہے یا از روی بصر کے تو نسبت سمع کی ایک
دریائے ذخار ہے کہ فیض اوسکا مثل ابر مطیر کے برستا ہے اور بصر کی نسبت
دوسرا دریای مواج ہی کہ عاشق بیچارہ کو تہ وبالا کرتا ہے اور عاشق کو کبھی
اس ہنگامۂ سمع وبصر سے فرصت نہین اور دونون مین عجب یہ دہ ہے کہ سمع
بصر کی اور بصر سمع کی مخل نہین اور کان مین بھی ایک پردہ ہوتا ہے ؎
ہر جا زنی وچنگ صدامی شنویم + آہنگ ترانام خدامی شنویم + گرچشم
کشائیم تو مد نظری + ور گوش نہیم ہم ترامی شنویم + یخرج منہما اللولو والمرجان
فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی ان بحرین سمع وبصر سے عجب عجب در وجواہر معارف
ہاتھ آتے ہین اور عاشق کی زبان سے بے اختیار وہ موتی جھڑتے ہین وله
الجوار المنشآت فی البحر کالاعلام فبای آلاء ربکما تکذبان وہ کشتیان اوسی دریائے
عرفان مین قائم ہین تا کہ طالبان خدا اون کے ذریعہ سے فائز کعبۂ مقصود
ہون ؎ دریا پہ عبث جائیے ہے ساقی سے کہو + لے آئینہ دیکھ ظالم اس عالم کو
آنکھین تری یون نشہ سے جاتی ہین چڑھی + جون کشتی چڑھاؤ پہ کھنچی جاتی ہو +
کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام فبای آلاء ربکما تکذبان

ضمیر اقرب کی طرف راجع کرنا بہتر ہے ابعد کی طرف سے یعنی وہ سب لوگ جو
اون کشتیون پر ہین فنا ہونے والے ہین اور باقی رہیگا منہہ تیرے پروردگار
کا جو بزرگی اور تعظیم والا ہے یعنی حاصل اوس کشتی مین بیٹھنے کا اور نتیجہ
سیر و سلوک کا فنا و بقا ہے اور وجہ کا اشارہ بے وجہ نہین فہم من فہم
تشبیہ کشتی کی آنکھہ سے نہایت مناسب ہی اور ظل عالم تنزیہ عالم تشبیہ ہے
تو چشم رحمت اور نظر قبول مرشد آئینہ دار عنایت الٰہی ہے اور بیواسطہ مرشد
وصول الی اللہ نادر ہے ؎ بی عنایات حق و خاصان حق ٭ گر ملک باشد
سیاہستش ورق ٭ اور کشتی مین بیٹھنے کی تشبیہ نظر مین سماجانی سے بہت
زیبا ہے ظاہر ہے کہ جب کوئی کسی کو دیکہتا ہے تو اوس کا نقشہ تمام اوس
دیکھنے والے کی آنکھہ مین کھنچ جاتا ہے بالجملہ ایک نظر کامل وہ کام کرتی
ہے جو کسی ریاضت اور مجاہدہ سالہا سال سے ممکن نہین یسئلہ من فی السموات
والارض کل یوم ہو فی شان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی وہ ہمیشہ دیتا رہتا
ہے اور آسمان اور زمین والے سب اوس سے مانگتے رہتے ہین اور یہ سب
وجود و حیات وغیرہ اور گھربار مال و متاع سب اوسکا دیا ہوا ہے اور مثل
فیض کونی کے فیض ارشاد و نور ہدایت مومنین پر نازل ہوتا ہے اور جو
کوئی جس سے مانگتا ہے اور جو کوئی دیتا ہے وہ بھی درحقیقت خدا دیتا ہے
یہ سب اسباب اور روپوش اوس کے افعال کے ہین چنانچہ اکتساب مدد
معاش امرا و سلاطین سے کرتے ہین اور واسطہ اس کے وہ لوگ ہین اور
حصول ظاہر قرآن و حدیث اساتذہ سے میسر ہوتا ہے اور ذریعہ اس فیض کے
وہ ہین اور کسب فیض باطن و علم سینہ مرشدون سے دستور ہے اور وسیلہ
اس فیض کے وہ ہین سنفرغ لکم ایہ الثقلن فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی تمہارا
حساب لین گے دن قیامت کے اوس روز سب اسباب اور پردہ اوٹھائین گے
اور منکر بھی مقر ہون گے اور بے پردہ دیدار مرتبہ ساق سے مشرف ہونگے

اور مقر سجدہ کریں گے اور منکرون کی پشت تختہ ہوجائیگی پہر مقر جنت مین
زیارت وجہ اللہ سے مشرف ہونگے اور یہ جل اللہ عجب مرتبۂ عالی ہے جس سے
مومنین اور دوستان خدا آنکہین ٹہنڈی کرینگے اور کافر محروم اس نعمت
سے آگ مین جلین گے یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات
والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان فبای آلاء ربکما تکذبان اے گروہ
جن اور انس کے اگر ہو سکے تم سے کہ نکل بہاگو کنارون سے آسمانون اور
زمین کے تو نکل بہاگو نہین نکل سکتے مگر غلبہ سے اور غلبہ کہان ہے بہر حال
اطاعت کرو یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران فبای آلاء ربکما
تکذبان بہیجے جاوینگے تیز شعلہ آگ کے اور تانبا گلا ہوا فاذا انشقت السماء
فکانت وردۃ کالدہان فبای آلاء ربکما تکذبان پہر جب پہٹ جاوے آسمان
اور ہو جاوے سرخ مانند نرِی کے یہہ بیان ہے قیامت کے دن کا ؎
دو عالم جلوہ از طلعت او ۂ قیامت فتنہ از قامت او ۂ یعنی قیامت بہی
ایک ٹہوکر ہے معشوق کی فیومئذ لا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان فبای آلاء ربکما
تکذبان پہر اوس دن نہ پوچہا جائیگا کوئی اوس کے گناہ سے یعرف المجرمون
بسیماہم فیوخذ بالنواصی والاقدام فبای آلاء ربکما تکذبان پہچانے جائین گے
گنہگار پیشانی سے روسِیہ بہین حالش مپرس اور جو نیک ہونگے اونکا چہرہ
بحال ہوگا پہر پکڑی جائین گی پیشانیان اور قدم یعنی اوسی ناصیہ پر حکم صادر
ہوگا ہذہ جہنم التی یکذب بہا المجرمون یطوفون بینہا وبین حمیم آن فبای آلاء
ربکما تکذبان یہ وہ دوزخ ہے جس کو جہٹلاتے تہے گنہگار پہرینگے درمیان
اوس کے اور گرم پانی کہولتے ہوئے کے یعنی وہ سب بہاڑ مین جائین گے
نعوذ باللہ منہا ولمن خاف مقام ربہ جنتان فبای آلاء ربکما تکذبان یہان یہ
نہ فرمایا کہ جو کوئی ایمان لایا بلکہ ڈرا فرمایا یعنے ایمان کے ساتہہ اطاعت بہی
کی تو اُن دو باتون کا بدلا دو باغ ہین ذواتا افنان فبای آلاء ربکما تکذبان

اون باغون مین بہت سی ٹہنیان ہین یعنی شعب ایمان جو اوس مومن
مطیع مین ہین اوس کا یہ بدلا ہے فیہما عینان تجریان فبای آلاء ربکما تکذبان
اون مین دو چشمے بہتے ہین یہ بدلا ہے اون دو چشمون کا جو خوف خدا سے
بہتی تہین فیہما من کل فاکہۃ زوجان فبای آلاء ربکما تکذبان وہ میوے بہی
ثمرہ ایمان ہین متکئین علی فرش بطائنہا من استبرق وجنا الجنتین دان فبای
آلاء ربکما تکذبان اون فرشون پر تکیہ لگائین گے یہہ بدلا ہے اوس تکیہ کا جو
اونہون نے خدا پر کیا اور اوس تکیہ یعنی توکل کے سبب سے یہان آسانی
تمام مطالب اون کے ہاتہ آئے وہان بہی سہولت سے میوہ پائین گے فیہن
قاصرات الطرف لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی
وہ اچہوتی بیبیان ہین کہ اون تک کسی کا دسترس نہین ہوا نیچے نگاہ والیان
ہل جزاء الاحسان الا الاحسان فبای آلاء ربکما تکذبان اور جن کے نفس مطمئنہ
ہین اون کی جنت زیادہ عالی ہوگی ومن دونہما جنتان فبای آلاء ربکما تکذبان
مدہامتان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی وہ باغ ہرے بہرے ہین فیہما عینان
نضاختان فبای آلاء ربکما تکذبان اون مین دو چشمے اوبلتے ہین فیہما فاکہۃ
ونخل ورمان فبای آلاء ربکما تکذبان اون مین میوہ ہین اور کہجورین اور
انار فیہن خیرات حسان فبای آلاء ربکما تکذبان اون سب باغون مین بہلی
عورتین ہین خوبصورت حور مقصورات فی الخیام فبای آلاء ربکما تکذبان حورین ہین
خیمہ نشین لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی وہ بن بیاہی
ہین متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان فبای آلاء ربکما تکذبان تکیہ لگائے
ہوئے چاندنیان سبز اور چہاپہ دار خوش طرح پر تبارک اسم ربک ذی الجلال
والاکرام بڑی برکت والا ہی نام تیرے پروردگار کا جو بزرگی اور تعظیم والا ہے ہم تو عاشق ہین تمہارے نام کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الاعلی والصلوۃ والسلام علی نبیہ المجتبی وعلی آلہ واصحابہ نجوم الہدی اما بعد یہ رسالہ

راقم الحروف کا موسوم بہ **نشئہ عرفان** کہ حاصل میخانہ عشق ہے مشتمل اکثر
معارف عام فہم خاص پسند پر ہے جس سے ارباب فہم بہت سے مقاصد علیا معلوم
کر سکتے ہین **معرفت** اسم مبارک اللہ کو اسم ذاتی کہتے ہین اور بعض اس کو
بھی اسمائے صفاتی سے شمار کرتے ہین کہ یہ وہ اسم ہے جو جامع جمیع اسما و صفات
ہے تو دونون قول درست ہین یعنی اس اعتبار سے کہ اسما و صفات زائد ہین
ذات پر تو کوئی اسم ذاتی نہین لانہ تعالی ورا الورا لا یعبر عنہ بعبارۃ اور اس لحاظ
سے کہ جامع جمیع اسما و صفات کون ہے وہی ذات ہے اسم ذاتی کہنا درست ہے
معرفت صفات ثمانیہ امام جملہ صفات ہین اور بعض اکابر صفت وجود کو
بڑھا کر نو صفت کے قائل ہوئے ہین تو دونون قول صحیح ہین اس اعتبار سے کہ
وجود بھی ایک صفت ہے نو ہوتے ہین اور اس حیثیت سے کہ وجود سب صفات
کو شامل اور سب مین ساری ہے تو آٹھ ہوتے ہین **معرفت** شرائع سابقہ
مین سجدہ بزرگون کو کرنا جائز تھا اور ملائکہ نے حضرت آدم کو سجدہ کیا ہے اور
اب جو منسوخ ہے تو بسبب کسی حکمت کے منسوخ ہوا کیونکہ اللہ تعالی کسی بے حکمت کام
کو کسی کے واسطے روا نہین رکھتا الغرض حاصل سجدہ کہ تعظیم و تکریم ہے باقی
ہے اور دوستان خدا کی جناب مین نیازمندی لازم ہے کہ یہ آؤ بھگت خدا کی
ہے اور وہ جو ایک حدیث مین ہے کہ مت کھڑے ہو میرے سامنے جیسے کھڑے
ہوتے ہین اعاجم ان کے روسا کے سامنے تو یہ نفی قیام نہین ہے بلکہ نفی اوس
وضع قیام کی ہے ورنہ صرف لا تقوموا فرمانا کافی تھا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
واسطے آنحضرت صلعم کے کھڑی ہوا کرتی تھین **معرفت** الرحمن علی العرش استوی
اور اللہ معکم اینما کنتم کے باب مین اختلاف اہل ظاہر کا ہے سو ایمان دونون آیتون پر
ہے والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا اور حدیث مین ہے ان
من افضل ایمان المرء ان یعلم ان اللہ معہ حیث کان اور عرش پر بھی کوئی جلوہ
ضرور ہے ورنہ معراج کی کیا ضرورت تھی اور وحی عرش سے آتی تھی

سخن از عرش بہ دل بر دل رندان آمد ✤ این می ناب زنہ شیشۂ افلاک چکید ✤
معرفت معانی مین مقامات عشرۂ سلوک کے بڑا اختلاف ہے اور ہر عارف نے موافق اپنی دید وفہید کے معانی بیان کیے ہین اور وہ سب بجای خود درست ہین ؎ ہر چہ خوبان کنند خوب آید ✤ راقم کو جو فیض سے حضرات کے معلوم ہوے تحریر کرتا ہے توبہ پشیمان ہونا گناہون سے کہ الندم توبہ یہہ باطن توبہ ہے اور ظاہر توبہ استغفار ہے انابت رجوع الی اللہ ہے جو علامت صدق توبہ کی ہے زہد ترک تعلقات ماسوا کا دل سے صبر روکنا اپنے کو خلاف حکم خدا ورسول سے شکر بجالانا احکام الٰہی کا اور اوس کی عبادت کرنا کہ افلا اکون عبدا شکورا توکل بھروسا کرنا خدا پر ہر حال مین با اسباب اور بے اسباب ذکر یاد الٰہی جو ضد غفلت کی ہے توجہ تعلق دل کا خدا سے مراقبہ ہمیشہ حاضر وناظر جاننا خدا کو اور بعض نے ریاضت وعزلت وقناعت وورع کو بھی بیان کیا ہے تو ریاضت درستی اخلاق سے متعلق ہے اور عبادت کا تعلق اعمال سے ہے اور عزلت گوشہ نشینی کو کہتے ہین ؎ در گوشۂ خاطر عزیزان جاکن ✤ در مذہب ما گوشہ نشستن این است ✤ اور قناعت کے معنی طمع نکرنا اور ورع مرادف تقویٰ ہے والتقوی ہہنا لفظ حدیث ہے اور یہ سب مصطلحات مع تسلیم ورضا تفصیل ہے محبت الٰہی اور اتباع سنت کی **معرفت** اصول طریقۂ نقشبندیہ جو الی الآن ہر شعبہ مین باقی ہین وہ یہ ہین ذکر مراقبہ رابطہ لیکن اتباع شریعت ضرور ہے **معرفت** بزرگون نے جو مقامات کو دوائر سے تعبیر کیا ہے مثل دائرۂ ولایت صغری وکبری وعلیا وکمالات نبوت وغیرہ کے تو عالم مثال مین ہر مقام کا قرب بصورت دائرۂ نظر کشفی مین آیا ہے اور توضیح مطالب کے واسطے اون عبارات کو اختیار کیا ہے تو غرض حاصل دوائر سے ہے اور اختیار زوائد بیکار ہے کیونکہ زوائد خود ضمن فوائد مین آجاتے ہین **معرفت** عشق کا لفظ اس حدیث مین آیا ہے عن الحسن البصری رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ

اذا کان الغالب علی عبدی الاشتغال بی جعلت نعیمه ولذته فی ذکری فعشقنی
وعشقته فرفعت الحجاب فیما بینی وبینه وصیرت بین عینیه معالما لایسهوا اذا سه
الناس اولئک کلامهم کلام الانبیاء اولئک الابدال حقا اولئک الذین اذا
اردت باہل الارض من عقوبة وعذاب ذکرتهم فصرفت ذلک عنهم رواه فی الحلیة
معرفت اصل اصول اتباع سنت حسن معاملت ہی ساتھہ خدا کے اور خلق
کے **معرفت** سند طلب خدا کی صرتحا یہ حدیث شریف ہے کہ آنحضرت صلعم
نے صحابۂ کبار سے فرمایا والملأ الاعلی یطلبونه کما انتم تطلبونه **معرفت** لقد رای
من آیات ربه الکبری بیشک دیکھے اوسنے اپنے رب کے بڑے نمونے اور
تجلی ظہور شئے کو مرتبۂ ثانی مین کہتے ہین اور تمام تجلیات آیات الٰہی ہین فہم
من فہم ع جلوہ مفت ست اگر دیدہ بینائی ہست ✤ کین جہان آئینہ آئینۂ
سیمائی ہست ✤ مہر و مہ ارض و سما آئینہ شکل اند ہمہ ✤ میتوان یافت کہ در پردہ
خود آرائے ہست ✤ **معرفت** ص والقرآن ذی الذکر قسم ہے قرآن کی جو
یاد دلاتا ہے یعنی کلام طرف متکلم کے رہنما ہے اور تمام آن وادا معشوق کی
اوس کے سخن سے کہل جاتی ہے **معرفت** لتکون کلمة الله ہی العلیا یعنی تاکہ
خدا کا بول بالا ہو تو شہدا کو محبت خالص ہے الله تعالی سے **معرفت** تکریم
تبرکات اکابر کی لازم ہے بقیة مما ترک آل موسی وآل ہارون تحمله الملائکه **معرفت**
نیئی روشنی دکھیو واشرقت الارض بنور ربها اور جگمگا اوٹھی دہرتی جہلک سے
اپنے پالن ہار کی **معرفت** وما یومن اکثرهم بالله الا وهم مشرکون اس شرک سے
مراد شرک خفی ہے یعنی تعلقات ماسوا کا دل مین ہونا **معرفت** علم ظاہر مقدمۂ
عمل ہے جسپر عمل صحیح موافق حکم خدا و رسول کے حاصل ہوتا ہے اور یہ علم باطن
عمل پر مترتب ہے کہ بعد تقدیم عمل صحیح کے پیدا ہوتا ہے حدیث مین ہے کہ جو
کوئی اپنے علم پر عمل کرے الله تعالی اوسکو ایک ایسا علم دیتا ہے جو پہلے معلوم
ہی نہ تہا **معرفت** قرب نوافل کا یہی بیان ہے کہ لایزال عبدی یتقرب الیّ

بالنوافل حتی احببتہ الخ اور قرب فرائض یہ ہے کہ ما تقرب الیّ عبدی بشئی بما افترضت
علیہ **معرفت** نسبت قلب و نفس جو اہل سلوک مین متعارف ہے بیان
اوسکا آیات قرآنی سے اس طرح پر ہے کہ یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ
بقلب سلیم اور نسبت لطیفۂ نفس یہ ہے کہ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ
مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی **معرفت** معیت اور اقربیت وغیرہ تمام
اسماوصفات الٰہی پر ایمان ہی مقصود حصول اوس معیت اور اقربیت کا ہے جو
مفہوم مثل ان آیات سے ہے کہ واللہ مع المحسنین اور واسجد واقترب **معرفت**
کوئی خلق نہ برا ہے نہ بھلا ہے بلکہ نسبت سے اوس مین حسن و قبح پیدا ہوتا ہے
اگر نسبت اوس خلق کی طرف خدا کے ہے وہ خلق حسن ہے ورنہ کچھہ نہین اور
خلق صفت روح کی ہے تو جس کو میل روحانی طرف پروردگار کے نہین وہ
حسن اخلاق سے برکنار ہے **معرفت** علم فی نفسہ کمال ہے اور حکمت مناسب
تکمیل ہے ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا **معرفت** اپنے نفس سے کبھی گمان
نیک نہ رکھنا چاہیے کہ مورث عجب ہے قال علی کرم اللہ وجہہ الحزم سوء الظن
معرفت الدنیا ملعونۃ وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم ومتعلم اور عالم
کامل وہی ہے جو شرف وعلمناہ من لدنا علما سے مشرف ہو اور متعلم کاملان
مکمل ہین کہ موافق ہر استعداد کے رہنمائی کرتے ہین **معرفت** فضل العالم علی العابد
کفضلی علی ادناکم سو یہ وہی عالم ہین جن کو عروج کے بعد نزول ہوا ہی **معرفت**
سند اہل خدمات باطن کی قصہ حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام سے ظاہر ہے
اور کاشف اون رموز کی یہ آیۃ کریمہ ہے کہ ما فعلتہ عن امری **معرفت** رویت الٰہی
کو جو بے جہت اور بے کیف کہتے ہین تو ظاہر ہے کہ زمان و مکان جہان تک ہے
وہان جہت ثابت ہے ورائے زمان و مکان جہت کہان ہے فہم من فہم
اور بے کیف سے مقصود برارت ہے کیفیات واذواق سفلی سے **معرفت**
نور ولایت صغریٰ مانند ماہتاب کے اور نور ولایت کبریٰ مانند آفتاب کے

اہل سلوک نے بیان کیا ہے اور علامت طی ہونے دائرۂ کبریٰ کی غروب ہونا
اوس آفتاب کا نظر کشفی مین آتا ہے سو حقیقت اوس مکشوف اون اہل مقام
کی وہی قصہ ہے حضرت خلیل اللہؑ کا کہ بعد نفی ماہتاب و آفتاب کے آخرکار آپنے
فرمایا انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین

معرفت سیر نظری اس آیت سے ثابت ہے کہ رب ارنی انظر الیک ؎
ذرہ حسن تو کوہ طور را صد پارہ ساخت ٭ عاشق مسکین کجا ماند بحال خویشتن ٭

معرفت للراقم ؎ نہین جانتے ہم وجود و شہود ٭ یہ باتین ہین دو اور خدا
ایک ہے ٭ **معرفت** وضع مراقبہ بھی احادیث سے ظاہر ہے کہ صحابۂ کبار
روبروئے آنحضرت صلعم کے اس طرح بیٹھتے تھے کہ چڑیان سر پہ سے اوڑ سکتی تھین
یہ ظاہر مراقبہ ہوا اور باطن مراقبہ توجہ الی اللہ ہے اس سے کون منکر ہے

معرفت وہ علم جو ادراک سے متعلق ہے اوسکو واردات کہتے ہین اور جو مشاہدۂ
باطن سے پیدا ہوتا ہے اوس کو مکاشفات سے تعبیر کرتے ہین اور علم خواہ
واردات سے ہو خواہ مکاشفات سے یا متعلق بہ عالم سفلی ہے اور یہ علم اہل
خدمات باطنیہ کو ہوتا ہے یا متعلق بہ عالم علوی ہے جو موجب تقرب خدا و رسول
ہے یہ علم اولیائے عشرت کو ہوتا ہے **معرفت** فضل اون معاملات سے
عبارت ہے جو محض وہبی ہین کسب کا اون مین کچھہ دخل نہین اور رحمت مین
کسب کا بہانہ ہے سو وہ فضل اور یہ رحمت جمع ہو کر اسم مبارک فضل رحمن
نمایان ہوتا ہے **معرفت** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات علیا
مین سے یہ دو کمال ہین ایک عبدہ ورسولہ دوسرا کمال بجمال محبوبیت جس سے انا حبیب اللہ
مشعر ہے اور اسم مبارک احمد کنایہ اس کمال سے ہے **معرفت** جو طریقۂ اولیا
جس عصر مین شائع ہوا مناسب وقت و حال و استعداد اون اہل عصر کے وہی
طریقہ تھا جیسا کہ مناسب قرون انبیاء ما تقدم کے اون کے شرائع تھے شاہد
اس بیان کی یہ حدیث ہے العلماء ورثۃ الانبیاء **معرفت** یہ اصطلاحات

صوفیۂ کبار زمانۂ نبوت مین نتھین اگرچہ مصداق ان کا ضرور تھا جیسے کہ اصطلاحات علم ظاہر کا حال ہے اور بعد زمانۂ نبوت جو اصطلاحات پیدا ہوئے اور مقامات کا مذکور ہوا اس مین یہ حکمت تھی کہ بعد ایام نبوت سے لوگون نے ظاہر پرستی اختیار کی اور نسبت باطن سے ناآشنا ہو گئے تو ضرور ہوا کہ اولیائے کبار کے کمالات بقدر طاقت تحریر کیے جاوین تاکہ لوگون کو ترغیب ہو اور اون کے توسل سے فائز المرام ہون لیکن جیسا کہ آگے مذکور مقامات و اصطلاحات باعث ترغیب اکثر اہل زمانہ تھا اب زمانا اکثر کے حق مین مضر ہی ہے کہ لوگون نے شطحیات اہل حال کو دستاویز مقرر کر کے بعض نے مذہب وجودیہ تقلیداً اختیار کیا اور بعض رسوم پرست طریقہ اور سلوک سے قطع نظر کر کے صرف رسم سماع وغیرہ پر اکتفا کرتے ہین اور بعض نے فوائد مطلوبہ کو چھوڑ کر گرفتاری فوائد مثل طے کرنے مقامات اکابر کے پیدا کی اور بعض محض فریفتۂ قیل وقال اور تصوف دانی کو ولایت اور کمال جانتے ہین ع چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند ✽ لہذا الحکمت آلہی طریقہ ہمارے حضرات کا عجب جامع فوائد و مانع زوائد پیدا ہوا کہ ظاہراً اسہل الوصول اور معنےً کثیر الفیوض ہے کما لایخفی علی اہل النظر **معرفت** حضرت سلمان فارسی رضے اللہ عنہ صحابۂ کبار سے ہین اور فیض صحبت وتعلیم سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بھی مشرف ہوئے ہین اخرج احمد فی الزہد عن سلمان قال اتیت ابابکر فقلت اعہد الیّ فقال یا سلمان اتق اللہ و اعلم انہ سیکون فتوح فلا اعرفن ما کان حظک منہا ما جعلتہ فی بطنک او القیتہ علی ظہرک و اعلم انہ من صلی الصلوات الخمس فانہ یصبح فی ذمۃ اللہ فلا تقتلن احدا من اہل ذمۃ اللہ فتخفر اللہ فی ذمتہ فیکبک اللہ فی النار علی وجہک **معرفت** حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیۂ سیر المرشدین پر کہ انساب اولاد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ مین ہے یون لکھا ہے کہ حضرت شاہ محمد آفاق سلمہ اللہ تعالی از حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ

کہ از خانوادۂ حضرت محمد زبیر اند رضی اللہ تعالی عنہ نسبت این خاندان کسب
نمودہ بسرگرمی حلقہ و مراقبہ و افادۂ نسبت درین وقت ممتاز اند انتہی **معرفت**
ہمارے حضرت دام فیضہ اولاد و امجاد سے حضرت مصباح العاشقین چشتی
رضی اللہ عنہ کے ہین جن کا مزار مبارک ملاوہ مین ہے والد ماجد آپ کے حضرت
شاہ اہل اللہ مرید حضرت شاہ عبدالرحمن صاحب لکھنوی علیہ الرحمۃ کے تھے
حضرت کا نام حضرت شاہ صاحب نے رکھا تھا **معرفت** سال ولادت اعلی حضرت
شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کا یک ہزار و یک صد و شصت ہجری ہے مسکن
شریف دہلی تھا ہفتم محرم روز چہار شنبہ بعد مغرب سنہ یک ہزار و دو صد و
پنجاہ و یکم مین آپ نے انتقال فرمایا اور پنجشنبہ کو مغلپورہ مین عقب مسجد شریف
کے مدفون ہوئے جہان حضرت قبلۂ عالم کو غسل دیا گیا تھا حضرت پیر و مرشد
سے معلوم ہوا کہ وہ زمین خود آپ نے اپنے واسطے خرید کر لی تھی **معرفت**
حضرت کی عادت ہے کہ بجز قرآن و حدیث کے دوسری کتاب نہین دیکھتے
اور جو کوئی کتاب نذر کرتا ہے طالبعلمون وغیرہ کو دیدیتے ہین اور ایسا ہی جملہ
اشیا کا حال ہے سخاوت اور ایثار بھی بدرجۂ کمال ہے بلکہ قرآن شریف بھی
جب تصحیح کر لیتے ہین کسی کو عنایت فرما دیتے ہین اللہ تعالی اور کوئی نسخہ
قرآن کا بھیجدیتا ہے **معرفت** ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء
حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء تو وحی معاملۂ انبیاء ہے اور حجاب
مین سے ہمکلامی اولیاء اللہ کو ہوتی ہے اور بواسطۂ رسل کے تمام مؤمنین سے
معاملہ ہے **معرفت** رویائے صالحہ ایک جزو ہے اجزاء نبوت سے اور نسبت
انبیاء کی مشاہدہ سے بڑھی ہوئی ہے **معرفت** اشعار نعت از راقم ۵

قامت پہ تیری خلعت نور خدا کھلے + جلوہ سے تیرے قسمت ارض و سما کھلے +
کوثر کا فیض تونے جہان مین لٹا دیا + دعوت سے تیری باغ ارم کی فضا کھلے +
تیرے لب و دہن مین سخن نے مزا دیا + تیری ہی آنکھ مین نگہ آشنا کھلے +

جو بات تیرے وصف مین لکھی وہ کھپ گئی ❊ جو تیری شان مین کہے مدح وثنا کھپ گئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ سبحانہ وتعالی والصلوۃ والسلام علی حبیبہ المصطفے وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ
اما بعد واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم بہ **اسرار محبت** مشتمل ہے اکثر ملفوظات بابرکات
اعلی حضرت امام الطریقۃ محبوب خلاق حضرت شاہ **محمد آفاق** رضی اللہ عنہ و
حضرت قطب الاقطاب مجدد العصر **حضرت مولانا فضل رحمن** مدظلہ الاعلی وحضرت پیرومرشد
ولایت مآب محبوب رب الارباب عالی مناقب **سید احمد میان** صاحب
دام فیوضہ پر اور جو ملفوظات راقم نے بواسطہ سنے ہین اوس نقل معتبر کا اظہار
کر دیا ہے اور جہان راوی کا ذکر نہین وہ سب بے واسطہ سنے ہین اگرچہ
ظاہرا یہ چند ملفوظات ہین لیکن بعضے حاوی ہین بہت سے مقاصد اعلی پر
لہذا واسطے افادہ خاص وعام کے مناسب جانا کہ اشاعت پذیر ہون اور
معاملہ فہم بواسطۂ ذوق صحیح کے آن وادائے ہر کلام سے اوس کے معنے کو
پہونچتے ہین ؎ اسرار محبت را ہر دل نبود قابل ❊ دُر نیست بہر دریا زر نیست
بہر کانے ❊ وانا المولف فقیر نور الحسن کان اللہ تعالی لہ **حضرت** نے فرمایا کہ
مین جب حدیث شریف پڑھکر اعلی حضرت شاہ آفاق رضہ کی خدمت مین جاتا تو
دیکھکر فرمایا کرتے کہ یہ نور حدیث **حضرت** نے اعلی حضرت رضہ سے نقل فرمایا
کہ ہم سب عزیزوا قربا دوست آشناؤن کو چاہتے ہین کہ ہو جائین لیکن کوئے
نہین ہوتا جس کو خدا چاہتا ہے ہو جاتا ہے **حضرت** نے اعلی حضرت رضہ سے نقل
فرمایا کہ اب جو لوگ دسون لطیفہ طے کرتے ہین قدما کو جو صرف لطیفۂ قلب طے
کرتے تھے نہین پہونچتے کہ بسبب عمل کے اون کا مقام عالی ہو گیا **حضرت**
نے اعلی حضرت رضہ سے نقل فرمایا کہ یہ دسون لطیفہ کسی کو ایکبارگی کھل جاتی ہین
اور کسیکو برسون مین کھلتے ہین **حضرت** نے اعلی حضرت رضہ سے نقل فرمایا کہ جو
کوئی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمل کرے اوسکو وصول الی اللہ ہو جائے

وبارک وسلم اما بعد واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم بہ حسن معاملہ بیان مین
حسن معاملات خدا ورسول و اولیاے کبار کے تحریر ہوتا ہے حضرت نے
فرمایا کہ بعض کو حضرت نوح سے نسبت ہوتی ہے اور بعض کو حضرت ابراہیم اور
حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہم السلام سے اور نسبت محمدی سب سے بڑھی
ہوئی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت نے فرمایا کہ بعض علما کے نزدیک
رتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خلفاے راشدین سے بھی زیادہ ہے
اور وہ فیض خاص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک وقت وصال
آپ کے سینے پر تھا اونھین کو حاصل ہوا ہے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا
کہ ایک بار حضرت قلندر نے امیر خسرو سے کہا کہ تمھارے مرشد کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی محفل مین نہین دیکھتے اوسی وقت دونون صاحب حضوری
مین آنحضرت صلعم کی پہونچے تو بہت سے اولیاء کبار کا مجمع تھا امیر خسرو نے
جو دیکھا تو فی الواقع وہان سلطانجی رض کو نہ پایا ان کو نہایت اضطراب ہوا اسی
اثنا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت قلندر سے فرمایا کہ کیا دیکھتے
ہو اونھون نے کہا سلطانجی کو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ سلطان یہان کہان پھر فرمایا
کیا دیکھوگے انھون نے عرض کیا کہ ہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
پردہ جو آپ کے متصل تھا اوٹھا دیا دہنے طرف حضرت محبوب رض سبحانی
اور بائین جانب حضرت محبوب رض الٰہی تھے اور ارشاد فرمایا کہ ان کا یہ مقام ہے
اور وہ مقام عام ہے بس حضرت قلندر قائل ہوئے اور امیر خسرو نے عالم شوق
مین یہ شعر کہا ے آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام ✤ بسیار خوبان دیدہ ام
لیکن تو چیزے دیگری ✤ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک طالب خدا
مجاہد و مرتاض سالہا سال سے سلطانجی مین ٹھیرے ہوئے تھے اور نظر
عنایت حضرت سلطان المشائخ کے طالب تھے لیکن کچھہ حصول نہ ہوتا تھا کسی
بزرگ نے اون سے پوچھا اونھون نے مقصد اپنا بیان کیا فرمایا سلطانجی رض

اپنے معاملہ مین مستغرق ہین اون کو تمہاری خبر بھی نہین سو تم ایک کام کرو
دو روپیہ کی کوڑیان اور کہٹیان یہان بچون کو بانٹو اون کے شور وغل سے تم پر
نظر عنایت ہوجائیگی اونہون نے ایسا ہی کیا اور سالہا سال کی محنت ایک
دم مین وصول ہوگئی حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت ایشان خواجہ محمد
معصوم رضے اللہ عنہ کے دسترخوان پر چار چار ہزار آدمی کہانا کہاتے تھے
او حلقہ چار چار ہزار آدمی کا ہوتا تہا اور ہر ایک کے حسب دلخواہ کہانا پکتا تہا
ایک بار آپ کو پیشاب کی ضرورت ہوئی آپ نے ایک مرید سے فرمایا کہ تو
میرے عوض پیشاب کر آ چنانچہ وہ مرید پیشاب آپ کے عوض کر آیا حضرت
پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت ایشان مراقب تھے چار آزاد آئے کہنے لگے کیا
پلنگ مین بیٹھے ہو آپ نے آنکہہ اوٹہا کر دیکھا چارون ولی ہوگئے حضرت
پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار حضرت مخفی زیب النسا بیگم جو مرید حضرت ایشان
کی تہین حضرت ایشان کو ایک شمعدان زبرجد کا نذر کر گئین پہر جو آ کر دیکہا تو
خانقاہ مین وہ شمعدان گرد آلود پڑا ہوا تہا بہت افسوس کیا اور حضرت سے عرض
کیا کہ یہ شمعدان زبرجد کا ہے آپ نے فرمایا کہ ہوگا الغرض یہ بے پروائی دیکھکر
اونہون نے عوض شمعدان کے ایک لاکہہ روپیہ نذر کیا آپ بہت خوش ہوئے
اور فرمایا جا تیرا حشر خاتون فاطمہ رضے اللہ عنہا کے ساتہہ ہوگا سبحان اللہ کیا
نسبت بلند پایہ ہے حضرت نے فرمایا کہ حضرت ایشان رض کے مزار پر ایک بزرگ
جو اون کے رشتہ دار بہی تھے متوجہ ہوئے پہر منہہ پہیر کر چلے کہ وہ تو اپنی
بی بی سے صحبت مین مشغول ہین حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت
سیف الدین رضی اللہ عنہ کا حلقہ چودہ سو آدمی کا ہوتا تہا اور واسطے انتظام
حلقہ کے ایک مرید کو یہ خدمت سپرد تہی کہ وقت حلقہ کے جس کو کوئی ضرورت
پیش آتی تہی اوس کو وہ سلب کر لیتا تہا حضرت نے فرمایا کہ نسبت دو قسم
پر ہے وہبی اور کسبی تو میری نسبت وہبی ہے پہر ذکر فرمایا کہ حضرت سید آدم

بنوری رضہ حج کو جاتے تھے بہت سی خلق بیعت کے واسطے جمع ہوئی آپ نے عمامہ پھیلا دیا کہ جو اسپر ہاتھہ رکھدے وہی مرید ہے جو مرید ہوا با نسبت ہوگیا پھر حضرت نے فرمایا کہ مین نسبت اسے جانتا ہون حضرت پیر و مرشدنی فرمایا کہ جب نادر شاہ نے دہلی مین ہاتھہ صاف کیا کسی نے اوس سی مخبری کی کہ حضرت قبلہء عالم رضہ کے مکان مین کئی شہزادے مخفی ہین اوس نے حکم دیا کہ توپخانہ سے خانقاہ کو اوڑادو آپ کو بھی خبر ہوئی کچھہ نہ فرمایا جب توپخانہ آکر لگا اور آپ کو خبر دی کہ بتی دیتے ہین آپ نے فرمایا کہ ہان اولٹی چلین پھر توجو توپ چلی اولٹی چلی خود اوسی کا لشکر اوڑنے لگا یہ کرامت دیکھکر فوراً تو مین موقوف کین اور نادر شاہ اپنی مشکین باندہکر حاضر ہوا کہ تقصیر میری معاف فرماوین آپ نے فرمایا اس مین بات کیا ہے تیرے حکم سے آگے چلتی تہین میرے حکم سے پیچھے چلنے لگین حضرت پیر و مرشدنی فرمایا کہ محمد شاہ بادشاہ دہلی نے وقت انتقال کہا کہ مجھے کوئی ایسا عمل نہوا کہ جس سے امید مغفرت ہو مجھے دائرہ مین سلطانجی کے دفن کرنا کہ ان کی وجہ سے بخش دیا جاؤن ایک بزرگ صاحب کشف نے دیکھا کہ ملائکہ عذاب محمد شاہ پر نازل ہوئے اور سلطانجی ٹہل رہے ہین اللہ تعالی سے عرض کرتے ہین کہ یہ شخص میری وجہ سے یہان آیا ہے پس تو اپنی رحمت نازل کر اسی اثنا مین دیکھا کہ ملائکہ رحمت آئے اور محمد شاہ بخشدیا گیا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت قبلہء عالم رضہ کے مراقبہ مین حوض کوثر پر پہونچے اور کچھہ پی بھی لیا تمام عمر ہونٹھہ چاٹتے رہے حضرت پیر و مرشدنی فرمایا کہ ایک بار حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے پیر و مرشد حضرت قبلہء عالم رضہ کو خواب مین بہت روز سے نہ دیکھا تھا اس کا تذکرہ حضرت مرزا مظہر صاحب علیہ الرحمتہ کے سامنے کیا اسپر مرزا صاحب نے فرمایا کہ آج دیکھو گے اوسی شب حضرت خواجہ نے خواب مین حضرت قبلہء عالم رضہ کو دیکھا صبح کو مرزا صاحب کا شکریہ ادا کرنے گئے

حضرت پیرو مرشدنی فرمایا کہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ حقہ پیتے تھے ایک بار حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نی آپ سے کہا کہ جو کوئے حقہ پیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس سے منہہ پھیر لیتے ہین آپ نے حقہ منگایا اور ایک کش لیکر اوسی دم حضوری مین پہونچے دہوان مونہہ سے نکل رہا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آؤ درد پاس بیٹھہ جاؤ شاہ صاحب یہ کیفیت دیکھکر قائل ہوئے اور حضرت قبلہ عالم رضہ بھی کسی عذر سے حقہ پیتے تھے کاشمیر کا کیوڑہ بجاے پانی کے ڈالاجاتا تہا اور تنبا کو مصری مین کوٹی جاتی تھی حضرت پیرومرشدنی فرمایا کہ بادشاہ دہلی کو حضرت خواجہ ضیاء اللہ سے بہت اعتقاد تہا اوس نے آپ کی خدمت کرنا چاہا منظور نہ فرمایا آخر کار اوس کے اصرار سے ہفت روپیہ ماہوار قبول فرمائی کہ اسقدر گذران کے لیے کافی ہین لیکن آپ بڑی سخی تھے لوگون کو قرض لے کر دیتے تھے دوکانداروں کے قرضدار رہتے تھے بادشاہ نے حکم دیدیا تہا آپ سے کوئی قرض نہ مانگے سب اپنے پاس سے اداکرتا تہا حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ محمود خان صاحب قندہاری رحمۃ اللہ علیہ سپاہگری مین کامل تھے ابتدا مین رجولیت نہ تھی نکاح ہوگیا تہا تمام طبیب لکھنو کے اون کے علاج سے عاجز آگئے تھے اون کے چچا عبدالرحمن خان صاحب واسطے علاج کے رائے بریلی لے گئے تھے اثناء راہ مین خواجہ صاحب کی نگاہ اونپر پڑگئی آپ نے فرمایا کہ محمود ادہر آؤ اور حجرہ مین میرا پائجامہ رکھا ہے اوس کو پہن لے اس کو نامرد بھی پہن کر مرد ہو جاتے ہین وہ حجرے مین گئے اور پائجامۂ مبارک پہنا فوراً آثار معلوم ہوے اوسی وقت اپنے گھر جاکر اداے حاجت کی بعداذان یہ کرامت نمایان جو دیکھی حضرت خواجہ کی خدمت مین آکر چھہ مہینے رہے سفت مین ولایت حاصل ہوگئی حضرت نے فرمایا کہ ایک بار حضرت شاہ آفاق رضہ نے حضرت مرزا صاحب سے فرمایا کہ آپ

مریدون کو کہہ ار کہتے ہین یہ خلاف سنت ہے مرزا صاحب نے فرمایا کہ
صاحبزادہ مین ان کا نفس توڑتا ہون آپ نے کہا کہ آخر سنت تو ہے اسپر
مرزا صاحب بہت خوش ہوئے **حضرت** پیرومرشد نے فرمایا کہ جب حضرت
شاہ عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ایک بزرگ صاحب کشف
نے دیکھا تہا کہ جو کوئی ان کے آس پاس پانچ پانچ کوس تک مدفون ہوگا مغفور
ہوگا **حضرت** پیرومرشد نی فرمایا کہ جب حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمہ
دفن ہوئے تو منکر نکیر آئے آپ نے اون کا ہاتہ پکڑکر فرمایا کہ ایک توجہ
تو لیتے جاؤ اور توجہ فرمائی وہ بہت خوش ہوئے اور دعائین دیتے ہوئے
چلے گئے **حضرت** پیرومرشد نی فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب
ہمارے حضرت سے فرماتے تہے کہ ابہی تو لوگون سے بہت بہاگتے ہو جب
کیا کروگے کہ ہر طرف سے لوگ گہیرین گے اور چالیس برس کے بعد تمہارا ظہور
ہوگا **حضرت** نے فرمایا کہ ہمارے ایک پیر بہائی تہے اون کو بخار آیا چند
روز مین جاتا رہا لیکن اون کی صورت اور کیفیت جو بیماری کی تہی بحال تہی
طبیب حیران ہوکر اون سے استفسار کرتا لیکن وہ کچہ نہ کہتے تہے چہ مہینہ
اسی طرح گذرے طبیب نے جب بہت اصرار کیا تو کہا مین کیا کرون آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیادت کو تشریف لایا کرتے ہین اس لیے بیمار بنا رہتا
ہون **حضرت** پیرومرشد نی فرمایا کہ ایک مرید حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ
کے تہے اون کی طبیعت مین مذاق بہت تہا وہ کہتے تہے کہ مین قبر مین منکر
نکیر سے بہی مذاق کرونگا جب اون کا انتقال ہوا تو حضرت قبلہ اور حضرت
خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب وغیرہ ان کے مزار کے گرد مراقب ہوے الغرض
منکر نکیر آئے اونہون نے اون کا ہاتہ پکڑ لیا اور کہا تم کون ہو کہان سے
آئے ہو کہا ہم فرشتہ ہین آسمان سے آئے ہین کہا آسمان یہان سے کتنی
دور ہے اونہون نے کہا پانسو برس کی راہ کہا پہر کیا پوچہتے ہو

اونہون نے سوال کیا کہا تم کو شرم نہین آتی تم پانسو برس کی راہ طے کرکے
آئے اور خدا کو نہ بہولے مین ایک گز زمین طے کرکے آیا خدا کو بہول گیا
بس وہ چلے گئے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی
شاہ صاحب رض کو کشف ہوا کہ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کی عمر پوری
ہوگئی حاضر خدمت اعلی حضرت رض کے ہوے کہ عمر میری حاضر ہے آپ نے
قبول نہ فرمائی ہمارے حضرت بہی یہ سنکر نذر کرنے کو حاضر ہوئے حضرت شاہ
آفاق رض نے دو برس آپ کی عمر مین سے لیلیے اور بعد دو برس کے انتقال
فرمایا حضرت فرماتے ہین کہ میری عمر جو زیادہ ہے اوسی کی برکت ہے حضرت
نے فرمایا کہ ہم نے غدر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور حضرت عیسے
علیہ السلام کو دیکھا کہ تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کچھہ فکر نہ کرو بس اطمینان ہوگیا
حضرت نے فرمایا کہ مین ایک مرید کو توجہ دے رہا تہا ایک درویش بہی آکر
مراقب ہوگئے اوسی وقت اونکو حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
کی ہوگئی اور بہت معتقد ہوئے حضرت نے فرمایا کہ یہان ایسے ایسے
مجذوب کہ جن کے جذبے کو شاہ غلام رسول صاحب مانتے تہے آئے جذبہ
اون کا جاتا رہا وضو کرکے میرے پیچہے نماز پڑہی ہینے آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ و سلم کو دیکہا کہ فرماتے ہین تمہاری نسبت کے آگے ان کی کیا حقیقت
ہے حضرت پیر و مرشد نے ابتدا مین حضرت سے توجہ طلب کی آپ نے
بحسب عادت بے پروائی فرمائی اسی اثنا مین حضرت پیر و مرشد نے
اعلی حضرت شاہ آفاق رض کو خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین تجھکو مین دو ن گا
اوسی روز سے حضرت کا بہی التفات باطن آپ کی طرف ہوگیا حتی کہ آپ
وارث اتم حضرت کے ہین جامع کمالات صوری و معنوی جناب مولانا مولوی
سید محمد علی صاحب دام برکاتہ نے فرمایا کہ جب حضرت نے مجھکو مرید کیا
آدمی سے کہا اندر جو کچھہ ہوے لے آؤ اوس وقت اور کچھہ موجود نہ تہا کسی قدر

چنے رکھے تھے مجھکو دیے اور فرمایا کہ یہ ہم نے تم کو دنیا دی کھانے کو پھر ایک
پان منگا کر عنایت فرمایا اور کہا یہ پان عرفان کا ہے الحق کہ بموجب فرمائی
حضرت کے مولوی صاحب موصوف باوجود اہل عیال متوکل علی اللہ ہین خدا خود
ان کا کفیل ہے ؎ گفتہٴ او گفتہٴ اللہ بود ﷺ آپ کو حضرت سے طریقہ نقشبندیہ
وقادریہ مین اجازت کاملہ ہے برادر معظم جناب مولوی عبد الکریم صاحب
عالم باعمل اور فاضل کامل ہین حضرت کی خدمت مین چھ برس سے ہین جس وقت
قرآن شریف یا حدیث کا دور ہوتا ہے حاضر رہا کرتے ہین اون کو حضرت
کی صحبت بابرکت سے بڑا فیض ہوا ہے اور بہت سے معارف اور
زبان ہندی خود بخود اون پر کھل گئی ہے منکا بیتی اون کی نظم ہے جسکا
اول شعر یہ ہے ؎ من موہن پہلے نام جپون ٭ وہ مہربہر وہے سرجن ہار
حضرت پیر و مرشد اول بار یہان تشریف لائے تھے تو کئی بار اتفاق
ہوا کہ اس نالائق کو توجہات خاص سے سرفراز فرمایا چنانچہ ایک بار بعد
مراقبہ و توجہ کے آپ نے کلمات بشارت بھی فرمائے اور باشارہٴ باطن
نام راقم کا حبیب الرحمن فرمایا بلکہ آپ نے حضرت سے بھی اسکا تذکرہ فرمایا
اور باقی رسائل مین بھی راقم نے بعض بشارات کا ازروی اظہار نعمت آپکی ایماسے ذکر کیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم لک الحمد عدد خلقک والصلوۃ والسلام علی انبیاءک وملائکتک واولیاءک خصوصاً علی آل محمد واصحابہ
احبائہ رضی اللہ عنہم اجمعین **اما بعد** یہ فوائد منتخب ہین اون اوراق سے جو حضرت
قبلہ مدظلہ الاعلی نے بعد ترجمہ احادیث کے تحریر فرمائے ہین اور راقم کو حضرت
پیر و مرشد نے عنایت فرمائے نام ان فوائد کا صلائے عام رکھا شرک
اس کو کہتے ہین کہ سوا خدائے تعالی کے کسی کو معبود اور کارساز و عالم الغیب اور
نافع اور ضار سمجھنا یا کسی کو خدا کا فرزند یا زن کہنا مگر معجزات پیغمبرون کے اور
کرامات اولیا کے بحکم خدای تعالے کے برحق ہین اور رسوم کفر و شرک سے

شادی اور ختنہ اور تولد اولاد اور جمیع افعال مین دور رہنا فرض ہے اور
جو کوئی پرہیز رسوم کفر سے نکرے دوزخی ہووے اور عالمون سے جس چیز
مین شبہہ ہو دریافت کرلے **ف** حلال کو حرام کہنا اور برا جاننا اور حرام کو
حلال اور بہتر سمجہنا کفر ہے **ف** دروغ گوئی اور خلاف وعدگی بے عذر اور
امانت مین خیانت کرنا حرام ہے ان سے پرہیز کرنا واجب ہے **ف**
جو کوئی خدا کو واحد لا شریک سمجہے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبر
برحق جانے اوس سے اگرچہ گناہ کبیرہ یا صغیرہ سرزد ہوجاوے اوس کو کافر نہ
کہنا چاہیے **ف** ماباپ کی فرمانبرداری موافق شریعت کے کام مین کرکر
اور خلاف شریعت کے کام مین ہرگز ماباپ کا کہنا نہ مانے اور نماز فرض ہرگز
قضا نہ کرے مذہب امام ابی حنیفہؒ و مالکؒ مین تارک نماز کو زدوکوب اور
تعزیر اور قید کیا چاہیے اور مذہب امام شافعیؓ مین قتل کرنا تارک صلوۃ کا ہے
اور سنت اور نفل اگر قضا ہوجاوے بعذر سفر یا مرض یا تنگی وقت کے کچہہ گناہ
نہین **ف** اندیشہ بد سے اگرچہ کفر یا گناہ کا ہوتا وقتیکہ اوس کو بد جانے
اور دفع کرے اور زبان سے نہ کہے یا عمل نہ کرے گناہگار نہین ہوتا واللہ
اعلم **ف** چاہیے کہ لوگ زمانہ کو بد نہ کہین کہ مقلب لیل اور نہار کا اللہ تعالی
ہے **ف** بحث کرنا مسئلہ قضا و قدر مین ممنوع ہے **ف** بدعت
وہ چیز ہے کہ قرآن اور حدیث اور فعل اصحاب اور آل رسول اللہ سے اوس کا
کرنا ثابت نہین ہے واللہ اعلم **ف** جو کوئی علم حاصل کرے واسطے فخر
اور نمود کے یا جاہلون سے نزاع کرنے کو یا واسطے مال اور جاہ کے خدا تعالی
اوس کو دوزخ مین داخل کریگا نعوذ باللہ منہا **ف** جو حدیث تحقیق ہو کسی
عالم سے یا صالح سے کہ یہ حدیث حضرتؐ کی ہے وہ کہے اور بے تحقیق کے
ہرگز نہ کہے کہ دوزخ مین داخل ہوتا ہے اسی طرح تفسیر قرآن کی کرنا بے سند
یا قرآن مین شبہہ کرنا حرام اور کفر ہے **ف** عالمون سے کہ باعمل ہون

حضرت نے اعلی حضرت رضہ سے نقل فرمایا کہ قدما لطیفہ قلب طے کرتے تھے لیکن بسبب اخلاص اور اتباع سنت کے اون کا مقام بڑھگیا حضرت نے اعلی حضرت رضہ سے نقل فرمایا کہ ایک توجہ مین بھی سب مقامات طے ہو سکتے ہین لیکن استعداد مرید کی بھی چاہیے حضرت نے فرمایا کہ ہمارے حضرت سب باتین موافق سنت کے کرتے تھے لیکن کسر نفسی سے ایسا فرماتے تھے کہ ہم سے جو کوئی بات موافق سنت کے ہوجاتی ہے تو عرش سے ایسا فیض آتا ہے کہ ہم تر بتر ہوجاتے ہین حضرت نے اعلی حضرت رضہ سے نقل فرمایا کہ غوث ہو یا قطب جو خلاف شرع کرے وہ کچھ بھی نہین مولانا مولوی سید محمد علی صاحب نے نقل فرمایا کہ بعض مریدون نے حضرت شاہ آفاق رضہ سے عرض کیا کہ جوان پر یعنی حضرت قبلہ پر عنایت ہے مریدان قدیم پر بھی نہین آپ نے فرمایا کہ تمکو مین چاہتا ہون کہ ہوجاؤ اوران کو خود خدا چاہتا ہے حضرت نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ آفاق رضہ کابل تشریف لیگیے تھے ایک بار کسبیون کے سامنے سے آپ کا گذر ہوا آپ نے وہان کے حاکم سے کہا کہ تم کیسے مسلمان ہو جو کسبیان اپنے ملک مین رکھتے ہو اوس نے تمام کسبیان وہان سے نکالدین حضرت نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ آفاق رضہ ولایت سے تشریف لاے تو اجمیر قریب تھا آپ نے ارادہ کیا لیکن پھر نہ گئے وہین سے فاتحہ پڑھ دی بسبب وہان کے خادمون کے جانا مناسب نہ سمجھا حضرت نے فرمایا کہ ہم نے ارادہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کی زیارت کا کیا تھا رات کو ہم نے خود دیکھ لیا اور حضرت رضہ سے ایسا فیض آیا کہ بیان سے باہر ہے پھر فرمایا کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو یہ بزرگ نبی ہوتے حضرت پیر و مرشد اجمیر شریف گئے تھے آپ سے کسی نے کچھ نہ کہا بلکہ خود آپ کی آؤ بھگت کی ۔ حضرت نے فرمایا کہ ہم کو جو اللہ تعالی جنت مین لے گیا حورین ہمارے پاس آئینگی سو ہم ان سے کہینگے کہ تم مین خاک لطف ہے تم ہم سے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سنو جو اس مین لطف ہے کسی مین نہین۔
ایک صاحب نے حضرت سے مسئلہ سماع کا پوچھا آپ نے فرمایا کہ اگر
کوئی راستہ سے گاتا ہوا نکل جاتا ہے مین بیتاب ہوجاتا ہون ایک
صاحب نے حضرت سے پوچھا کہ وقت کسی مشکل یا حاجت کے یارسول اللہ
کہنا کیسا ہے آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین
ایک نابینا آیا اور آنکھین چاہین آپ نے جو دعا بتلائی اوس مین ہے
یا محمد انی اتوجہ ایک اون صاحب نے عرض کیا کہ یہ بیان حضوری کا ہے
آپ نے فرمایا کہ عثمان بن حنیف رضہ صحابی نے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ایک شخص کو یہ دعا بتلائی تھی ایک صاحب نے حضرت سے
فاتحہ کرنے کو دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایک بکری ذبح کی اوسوقت فرمایا کہ یہ میری امت کی طرف سے ہے بس
یہی فاتحہ ہے حضرت پیرومرشد نے حضرت سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا
مین مولانا اسحق صاحب رح کے ساتھ مولود شریف مین جایا کرتا تھا حضرت
نے فرمایا کہ اتباع سنت یہی ہے کہ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کیا ہے اوسی طرح کرے گھٹائے بڑھائے نہین اور یہ شعر پڑھا ؎ گرد نعل اسپ
سلطان شریعت سرمہ کن ✤ تا شود نور الٰہی باد و چشمت مقترن ✤ مژہ در چشم
سنائی چون سنان تیر باد ✤ گر زمانے زندگی خواہد سنائی بے سنن ✤
حضرت نے فرمایا کہ مین دو مہینہ سخت بیمار رہا کہ ہوش نہ رہتا تھا لیکن ایک
نماز بھی قضا نہ ہوئی حضرت پیرومرشد نے حضرت کے ذکر مین فرمایا کہ
سنت کا تو بڑا درجہ ہے اون سے مستحب بھی ترک نہین ہوتا حضرت
شاہ آفاق رضہ ایک دم مین بارہ بارہ ہزار نفی اثبات فرماتے تھے اور
حضرت نے فرمایا کہ مین نفی اثبات چار چار ہزار بار کرتا تھا اور حضرت پیرومرشد
نے بھی ابتدا مین پانچ پانچ سو بار نفی اثبات کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ

مین ایک قصبہ مین جاتا تہا کسبیون کے سامنے سے گذرا سب نے کہڑے ہوکر سلام کیا مین نے جہڑک دیا خدا کی شان تہوڑی دور گیا تہا کہ وہ سب آکر میری مرید ہوگئین اوس کے بعد سب نے نکاح بہی کر لیے اپنے ہاتہہ سے پیستی ہین اور کہاتی ہین ایک بار راقم کے دل مین خطرہ آیا کہ آپ قرآن مین قرائتین کیون بنایا کرتے ہین اوسی وقت جواب مین فرمایا کہ مین اس واسطے یہ قرائتین بنادیا کرتا ہون کہ زبان مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکلی ہین حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک طالب علم نے حضرت سے اس شعر کے معنے پوچہے ؎ بہار و نمش خضر و موسے دوان ٭ مسیحا چہ گویم بموکب روان ٭ آپ نے اس لطف سے تقریر فرمائی کہ اوس طرح ادا ہونا دشوار ہے ازانجملہ یہ فرمایا کہ جب دولہہ کی برات جاتی ہے تو باپ دادا بہائی سب اوس کی رکاب مین چلتے ہین تو اس مین کوئی سوءِ ادب بہ نسبت انبیاء علیہم السلام کے نہین حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت سے کسی نے تصور شیخ کو پوچہا آپ نے فرمایا کہ ایک صحابی نے حدیث کے بیان مین فرمایا کانی انظر الی رسول اللہ یہی تصور شیخ ہے راقم نے حضرت پیر و مرشد سے اور آپ نے حضرت سے یہ شعر سنا ؎ کجرا دیون تو کرکرا سرمہ دیون نہ جائے ٭ جن نینن مین پیو بسین دوجے کون سمائے حضرت نی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذکر مین فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ جائین تو یہ گائین ؎ اچہی نیکی بنو سے لبہانا عبرا ٭ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت اپنے مرشد کو حضرت اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آنحضرت کہا کرتے ہین ایک بار حضرت بہت علیل تہے آپ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لائین مجہہ سے فرمایا کہ تمہاری زندگی بہت ہے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص تحقیق و تنقیح الفاظ و معانی قرآن کی کرتا ہو اوس کو وہ شخص جو تمام رات عبادت کرے نہین پاتا حضرت

نے فرمایا کہ لکھو اگر بدلے قرآن شریف کے جنت ملے تو منظور نہین اگر قرآن شریف ہو تو کیا مضائقہ ہے اور ہمارے پاس جنت مین حورین آئین تو اونسے بھی ہم یہی کہین گے کہ آؤ بی بی بیٹھہ جاؤ تم بھی قرآن شریف سنو ایک بار قرآن مین روز قیامت کا ذکر آیا کہ وہ دن بہت سخت ہوگا اوسوقت حضرت نے بعد ترجمہ کے فرمایا اللہ تعالی جن کو آپ سے محبت ہے وہ تو بہت خوش ہونگے آپ کی لقا ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہڑے ہون گے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص پابند ارکان اسلام ہو وہ ولی ہے اوس کی ولایت مین کوئی شک نہین کسی نے عرض کیا کہ جو پابند ارکان اسلام ہو اور ارتکاب حرام کرے تو فرمایا کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اچھی غذا کہا کر اوپر زہر پی لے اور جو خدا کو حاضر ناظر جانیگا وہ کیونکر ایسا کریگا حضرت نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ سے فرماتے تہے کہ اوس کی یاد مین رہا کرو بس یہی سلوک ہے حضرت نے فرمایا کہ سلوک مین حصن حصین سے بہتر کوئی کتاب نہین حضرت نے فرمایا کہ مشائخ سے جو دعائین منقول ہین اونمین وہ تاثیر نہین جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعائین فرمائی ہین اونمین ہے حضرت نے ترجمہ فرمایا کہ ان عباد اللہ لیسوا بالمتنعمین یعنے بندے خدا کے آرام طلب نہین حضرت نے اسم مبارک اللہ کا ترجمہ من موہن فرمایا حضرت نے ترجمہ اسمعیل کا مطیع اللہ فرمایا اور ترجمہ مریم کا عابدہ فرمایا ہے مولانا مولوی سید محمد علی صاحب نے فرمایا کہ مین نے حضرت سے نفی اثبات کو پوچہا آپ نے فرمایا کہ تین ہی بار کرلیا کرو راقم نے حضرت سے نفی اثبات کو پوچہا آپ نے فرمایا کہ ٹہنڈک مین تہوڑا کرلیا کرو اور لا الہ کے معنے لا معبود فرمائے حضرت نے اس آیت کو پڑہا کہ النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین پہر فرمایا کہ شہید اولیا کو نہین پاتے اور صدیقین اولیا ہین وحسن اولئک رفیقا اور کیا اچھا ساتہہ ہے

حضرت نے فرمایا کہ نسبت قرآن کی غایت سلوک ہے حضرت نے فرمایا
کہ اشتیاق لقائے آلہی کا یہی ولایت ہے حضرت نے فرمایا کہ اتباع
سنت یہی غوثیت اور قطبیت ہے حضرت نے فرمایا کہ توجہ تو ہوا کرتی
ہے لیکن اوسکا ایک وقت ہے اوس وقت ایک توجہ کافی ہوتی ہے راقم
نے حضرت سے مولانا اسحق صاحب رح کی نسبت پوچھا آپ نے فرمایا کہ عالم باعمل
بزرگ اور صالح تھے بانسبت ہونا کیا آسان ہے البتہ اولاد امجاد مین حضرت
شاہ ولی اللہ رح کی آپ حضرت شاہ عبدالقادر رح کو فرماتے ہین حضرت
نے فرمایا کہ نسبت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی حضرت شاہ ولی اللہ رض
سے بڑہی ہوئی تھی اسی طرح حضرت شاہ احمد سعید صاحب کی نسبت کو فرماتے
ہین کہ اون کے والد سے بڑہی ہوئی تھی حضرت نے فرمایا کہ امام غزالی رض
نے لکھا ہے کہ صحابہ کبار اگر اس زمانہ مین ہوتے تو لوگ اون کو دیوانہ کہتے
اور وہ اون کو کافر جانتے اور حق ہے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی بعد نماز
عشا کے موافق سنت کے باتین کرے اور سوجائے اوس کو وہ شخص جو تمام
رات عبادت کرے نہین پاتا حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی نماز صبح کی
اہتمام سے ادا کرے اوس کو وہ شخص کہ جو رات کو عبادت کرے نہین پاتا
ایک مرید نے حضرت کو فقدان ذوق شوق کی شکایت لکھی تھی اوسپر
آپ نے تحریر فرمایا کہ مدام با تقوی باشند ہمین اصل ست حضرت نے
فرمایا کہ کرشن اور رامچندر اور لچھمن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیشتر ہوئے
ہین یہ سب موحد تھے اگر زمانہ آنحضرت کا پاتے تو ایمان لے آتے حضرت
نے فرمایا کہ اسمین بہید کیا ہے کہ لوگ جھگڑا کرتے ہین ایک شخص کی وجہ سے
صلح کر لیتے ہین پھر فرمایا کہ اوس شخص کے قلب مین ایسا فیض ہوتا ہے کہ اُس کے
پرتو سے وہ سب صلح کر لیتے ہین حضرت نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کے دلونمین
ایسا نور ہوتا ہے کہ اوس سے تمام نظر آتا ہے جیسے اندہیرے گھر مین آفتاب سے

سب کچھ نظر آتا ہے حضرت نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بعد جو بزرگ ہوے اونہون نے جب نظر کافرون پر ڈالی خود بخود مسلمان
ہوگئے حضرت نے فرمایا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اگر ایک نظر کرتے تو
کوئی مقابلہ نہ کرتا سب مسلمان ہوجاتے مگر امام حسین علیہ السلام توحید مین
مستغرق تھے کچھ خیال نہ فرمایا ایک بار سند فاتحہ کی حضرت نے یہ فرمائی
کہ ایک صحابی نے کنوان بنایا اور کہا ہذا لام سعد مولانا مولوی سید محمد علی
صاحب نے فرمایا کہ مینے ابتدا مین حضرت سے عرض کیا کہ ہمکو جو مزا شعر
مین آتا ہے قرآن شریف مین نہین آتا آپ نے فرمایا کہ ابھی بُعد ہے
قرب مین جو مزا قرآن شریف مین ہے کسی مین نہین مولوی صاحب
موصوف نے فرمایا کہ ایک بار مین نے حضرت سے صحبت مین رہنے کو عرض
کیا آپ نے فرمایا کہ قاز اپنا انڈا چھوڑ کر ہزارون کوس چلی جاتی ہے اوسکے
خیال سے یہان انڈے سے بچہ نکل آتا ہے تو کیا انسان مین یہ قدرت نہین
مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ ایک بار مین تردد مین تھا کہ انجام
دیکھیے کیا ہو حضرت نے مجھ سے فرمایا کیا تردد ہے مین نے بیان کیا تو آپنے
فرمایا کہ ایک بار مجھکو بھی یہی تردد تھا سو مین نے آنحضرت صلعم کو دیکھا کہ
فرماتے ہین تم کیا بلکہ جو تم سے محبت رکھیگا اوس کا بھی انجام بخیر ہوگا حضرت
پیرو مرشد نے حضرت سے نقل فرمایا کہ جو کوئی اس مسجد مین قدم رکھے گا
اوس کی عقبے بخیر ہوگی حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ حضوری آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی کمالات ہین حضرت پیرو مرشد نے فرمایا
کہ جس کے کلام مین تاثیر نہین اوس کی توجہ مین بھی تاثیر نہین مثال
سلوک مقامات یہی کی حضرت پیرو مرشد نے فرمائی کہ وہی قلعہ ہے جہان
شاہ عالمگیر وغیرہ نے بادشاہی کی اور اوسی قلعہ مین بہادر شاہ بھی بادشاہ
تھے لیکن قلعہ سے باہر حکم نہ جاتا تھا حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ اذکار و

اشغال واسطے تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس کے ہین اصل عشق ہے حضرت
شاہ آفاق رض ہر روز بعد اشراق سلطانجی مین جایا کرتے تھے اور حضرت
بھی جب دہلی مین تھے جاتے تھے اور حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ مجھکو
دو بزرگون سے عشق ہے حضرت مجدد رض اور سلطانجی سے حضرت پیرومرشد
نے فرمایا کہ ایک صاحب تذکرہ مشائخ تحریر کرتے تھے اونہون نے کسیکو
بغرض دریافت حالات حضرت کی خدمت مین بھیجا حضرت نے فرمایا کہ ہمارا
حال کچھہ نہ لکھو لیکین یہ اون سے کہدینا کہ فضل رحمن سب کو درکار ہے نقل
ہے کہ ایک پیرزادہ حضرت کی خدمت مین آئے آپ کو دیکھکر بیہوش ہوگئے
بعدازان حضرت نے پوچھا تو کہا مین نے آپ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکھا آنحضرت کا جمال دیکھکر بیہوش ہوگیا آپ نے فرمایا کہ بس
ایک جھلک مین تمہارا یہ حال ہوگیا حضرت نے فرمایا کہ ایک درویش آئے
مین نے اون سے کہا کہ اس قبر کو تو دیکھو یعنی مزار صاحبزادی صاحبہ کا جو
جو اسجد مین ہے اونہون نے مراقبہ کے بعد بیان کیا کہ تمام سلوک انکو طے ہے
حضرت نے فرمایا کہ مین ایک کنوین پر تسبیح پڑھ رہا تھا اوسکا پانی کھارا تھا
اتفاقا ہاتھہ سے تسبیح چھوٹ گئی وہ پانی اوسی وقت سے میٹھا ہوگیا حضرت
پیرومرشد اور بہت سے لوگ مرادآباد کے تہمت ہنود سے حوالات مین تھے
بعد ثبوت برات کے سب رہا ہوگئے حضرت نے فرمایا کہ مین نے حضرت
امام حسین علیہ السلام کو دیکھا فرماتے ہین کہ مین تمہارے بیٹے کو قید سے چھڑا ئے
لاتا ہون اوسی اثنا مین رہائی ہوگئی اور اوسی عرصہ مین بعض لوگون نے
آپ سے دعا کے لیے عرض کیا تھا اوسپر آپ نے فرمایا کہ حضرت مرتضی علے
کرم اللہ وجہہ خود اون کے واسطے دعا کرتے ہین ابتدا مین حضرت پیرومرشد
کو ایک بار حضوری مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسا استغراق ہوگیا
تھا کہ نہ کچھہ بات کرتے تھے اور نہ کھاتے پیتے تھے آپکی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا

یہہ حال دیکھکر رونے لگین حضرت نے فرمایا خاطر جمع رکھو ہوش آجائیگا الغرض
پندرہ روز کے بعد آپ کو افاقہ اوس حال سے ہوا ایک بار حضرت پیرو مرشد
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا فرماتے ہین کہ مین اپنا لعاب
دہن تیرے منہہ مین ڈالونگا حضرت نے فرمایا کہ محمود خان صاحب قندہاری
نے ایک بار گھوڑا اپنا کہیت پر چہوڑ دیا اور کہا خبردار اس مین سے مت
کہانا یہ کہیت مسلمانون کا ہے اوسنے منہہ بہی نہین ڈالا خان صاحب بڑے
پرہیزگار تہے اون کے گھوڑے بہی حرام کا نہین کہاتے تہے ختم حضرت
قبلۂ عالم وحضرت خواجہ ضیاء اللہ وحضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ تعالی
عنہم کا جو راقم کو حضرت پیرو مرشد سے پہونچا یہ ہے کہ اول وآخر پچیس ۲۵ پچیس ۲۵
بار درود شریف اور درمیان مین یا ارحم الراحمین پانسو بار حضرت نے
فرمایا کہ ایک بار خربوزے کاٹے گئے سب بے مزہ تہے مین مراقبہ کرتا تہا
ایک توجہ اونپر بہی کی سب شیرین ہو گئے ۔ حضرت پیرو مرشد نے فرمایا
کہ حضرت کا عالم طفلی تہا جب ایک شیعہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ
فرماتے ہین یہ لڑکا ولی ہوگا اس سبب سے وہ شیعہ حضرت کو مانتے ہین حضرت
نے فرمایا کہ یہان شاہ غلام رسول صاحب اور مولوی ابو الحسن صاحب بہی
آئے تہے اور محمود خان صاحب بہی ہو گئے ہین محمود خان صاحب پیربہائی
حضرت شاہ آفاق رض کے تہے حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ محمود خانصاحب
نے جب حضرت عالم طفلی مین تہے اوس وقت آپ کو دیکھکر فرمایا تہا کہ یہہ
شخص کئی سو برس کے بعد پیدا ہوا ہے حضرت نے فرمایا کہ مجھکو لڑکپن مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابۂ کبار رض کی زیارت ہوا کرتی تہی ایک
بار حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا حضرت کو سینے سے لگا کر اپنا
بیٹا فرمایا حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ حضرت شاہ آفاق رض جب مکان پر
حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب کے تشریف لے گئے آپ کی آنے کی

خوشی مین اونہون نے تمام مکان اپنا راہ خدا مین لٹا دیا میکو لال ایک شخص تہا اوس نے حضرت شاہ آفاق رض کو بہی دیکہا تہا اور حضرت پیر جلیشاہ صاحب رض کا مرید اور نظر یافتہ تہا بانسبت کی صورت دیکہکر مقام بتا دیتا تہا اور سب پر غالب آتا تہا ایک مجلس مین حضرت پیر و مرشد کا اور اوس کا اتفاق ہوا حضرت پیر و مرشد اوس سے واقف نہ تہے اوس نے دل ہی دل مین تصرف کرنا شروع کیا تہوڑی دیر مین آپ کو معلوم ہو گیا آپ نے فرمایا آؤ بسم اللہ پہر مراقبہ کیا اوسنے بہی زور ڈالا تہوڑی دیر مین میکو لال بیہوش ہو کر گرا اور شروع شب سے ثلث آخر تک بیہوش پڑا رہا جب ہوش آیا تو بہت معتقد ہوا کہتا تہا کہ برسون مین آج میری تسبیح ٹوٹی اور سارہا ہی دن تک رعشہ اوس کے تمام بدن مین رہا بلکہ حضرت پیر و مرشد کی توجہ سے بعض اقران عصر جو اہل ارشاد ہین وہ بہی معتقد ہو گئے ہین حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک جوان لڑکا طالب خدا حضرت کی خدمت مین آیا آپ نے از روے امتحان مسجد سے نکلوا دیا جب دروازہ کہلا حضرت پیر و مرشد اوسکا ہاتہ پکڑ کر مسجد مین لے آئے پہر آپ نے کچہہ نہ فرمایا بعد نماز کے اوسکو بلا کر مطلب پوچہا کہا پریم کا پیالہ پلا دو آپ نے شربت منگا کر آدہا خود نوش فرمایا اور آدہا اوسکو پلا دیا اور فرمایا کہ چلا جاوہ کامیاب روانہ ہو گیا حضرت نے ذکر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پڑہا ہین گلیان محمد چلین ہ گلیان مین پلکین بہور دن ایک صاحب نے نقل کیا کہ حضرت نے قبل جانے دہلی شریف کے تحصیل علم لکہنؤ مین فرمائی اور شرح وقایہ مولوی نور صاحب سے آپ نے پڑہا تہا اور مرزا حسن علی محدث اور آپ ہمراہ دہلی کو گئے تہے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار حضرت شاہ آفاق رض کو کچہہ تردد تہا آپ نے عرض کیا کہ حضرت یہ غلام حاضر ہے جس کے ہاتہ چاہیے بیچ لیجیے اور تردد رفع کیجیے صرف اتنا فرما دیجیے کہ بیچگا نہ نماز پڑہ لینے دے

اور شب و روز خدمت لیا کرے ایک بار کسی نے مرادآباد شریف مین خواب
دیکھا کہ حضرت کے سرہانے کوئی بیٹھا ہے حضرت پیر و مرشد سے ذکر کیا
آپ نے فرمایا کہ آج کل ہم ایسا کسی کو نہین جانتے جو آپ کے سرہانے بیٹھے
اسی اثنا مین میان عطا محمد صاحب نواسہ اعلحضرت شاہ آفاق رضی کے مدینہ
منورہ سے ہندوستان تشریف لائے اور آپ کے پاس آئے بس آپ دیکھکر
بیتاب ہو گئے اور حضرت پیر و مرشد سے فرمایا کہ ان کے قدم لو اور اپنی چارپائی
پر اون کو سرہانے بٹھلایا اور خود زمین پر بیٹھنے لگے اونہون نے نہ مانا کہ
مین آپ کی زیارت کو حاضر ہوا ہون مجھسے یہ کب ہو سکتا ہے کہ آپ یہان
بیٹھین اور مین یہان غرض باصرار تمام آپ پائینتی بیٹھے اور اون کو سرہانے
بٹھلایا اور جب تک وہ رہے بسبب ادب کے کسی پر اوس عرصے مین خفا
نہوئے اور آواز سے نہ بولے اور فرماتے تھے کہ اگر ہفت اقلیم کی سلطنت
ہو تو انپر سے نثار کرون اور جو یان مرضی اونکے رہتے تھے اوسی عرصہ
مین حضرت پیر و مرشد نے خواب مین حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کو دیکھا
کہ بہت خوش ہین حضرت نے سنکر شکر کیا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک
روز حضرت سلطان نظام الدین اولیا کا تذکرہ تہا حضرت نے حضرت شاہ
آفاق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہم آپ کو خود سلطان الاولیا جانتے
ہین خلیفہ اعظم علیشاہ صاحب کہ بہت شوخ تھے بولے کہ آپکو اونسے کیا نسبت ہے
اونہون نے پچاس ہزار لچون اور شہدون کو باخدا کر دیا تہا اور ہم مدت سے
خدمت مین رہتے ہین کبھی دل مین سوئی سی چبہہ جاتی ہے اوسپر میر
عیان علی صاحب کو جوش پیدا ہوا کہ اسی وقت تمام دہلی کے زن و مرد
مع اطفال جنین وغیرہ ولی کیے دیتا ہون اس ارادہ پر کہ خلاف حکمت الہی
تہا نسبت اون کی مستور ہو گئی میان عبداللہ شاہ صاحب طلب خدا مین
حضرت کے آستانے پر حاضر ہوے تمام اسباب اپنا راہ خدا مین لٹا دیا دو برس

خدمت شریف مین شرکت و تجریدیت تام رہکر فائز المرام ہوے ول سی حضرت
کے عاشق ہین وہ بچشم خود دیکھا ہوا یہ ذکر بیان کرتے ستھے کہ ایک شخص
حضرت کی خدمت مین آتے تھے اثناء راہ مین ایک ندی مین اونہون نے
گھوڑی ڈالدی اوس مین دلدل بہت تہی گھوڑی اوسمین غرق ہونے لگی
اونہون نے حضرت کو یاد کیا خدا کی شان وہ گھوڑی اوس دلدل مین سے
نکل آئی جب وہ حضرت کی خدمت مین آئے آپ حجرہ مین چادر اوڑھے
بیٹھے تھے آپ اونکو دیکھکر بولے کہ لوگ ہمکو تکلیف دیتے ہین اور اپنی پشت
مبارک دکھلائی نشان چارون سم کا مع کیچڑ کے موجود تہا فقط اور ایسا ہی
ایک تذکرہ جہاز کا ہے کہ سمندر مین غرق ہوتا تہا آپ کی برکت سے سلامت رہا
حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص روم کے میرے پاس آئے وہ جنون کے
شاکی ستھے ہم نے کہا تم اون سے ہمارا سلام کہدینا اونہون نے ایسا ہی کیا
وہ جن وہان سے چلے گئے یہ کرامت آپ کی اکثر شائع و مشہور ہے حضرت
نے فرمایا کہ اس مسجد مین جن تھے لوگون کو ایذا پہونچاتے تھے لوگ شکایت
کرتے تھے جب مین یہان آیا مراقبہ مین تہا کیا دیکھتا ہون کہ ایک جن آیا
پاؤن جن کے پہرے ہوتے ہین مینے کہا تم کون او سنے کہا ہم جن ہین مرید
ہونے آئے ہین اوس نے بیعت کی پہر مینے کہدیا کہ خبردار اس مسجد مین
کوئی ایذا نہ پہونچاوے جب سے کسی کو شکایت نہوئی حضرت نے فرمایا کہ
مین ایک روز مراقبہ مین تہا دیکھا کہ پریان آئین اور کہا کہ ہم جنون کی بیٹیان
ہین سب مرید ہوگئین حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ جیسے ذات ایک ہے
اور صفات بہت ہین ایسی ہی نسبتین بہی بہت ہین حضرت نے راقم کو قبل
حضوری خدمت کے یہ ذکر واسطے اطمینان کے تحریر فرمایا تہا کہ وقت شام
اللہ اللہ دل سے بے حرکت زبان سو بار اور لا الہ الا اللہ لسانی سو بار
منشی سالک رام صاحب ارادتمند حضرت قبلہ اور نظر یافتہ خاص حضرت پیرومرشد

کے ہین اونہون نے ذکر کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ دہلی مین ہمارے پاس
پانچ روپیہ تہے ہمکو فکر تھی کہ وطن مین اپنی والدہ ماجدہ کو بھیجدین حضرت
شاہ آفاق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کیا فکر ہے مینے عرض کیا تو آپنے
فرمایا کہ لاؤ ہم بھیجدینگے بعد ازان مہینہ بہر کے بعد آپ نے خبر دی کہ وہ
روپیہ تمہارے پہونچ گئے لیکن ہم اوسی وقت سمجھ گئے تھے بعد ازان گھر پہونچکر
معلوم ہوا کہ اوسی شب خود اعلیٰ حضرت نے دروازہ پر پکار کر وہ روپیہ
پردہ سے دیدیے اور آپ کی والدہ صاحبہ سے کہدیا کہ تمہارے بیٹے بخیریت
ہین مولوی سید محمد علی صاحب نے حضرت سے نقل کیا کہ صاحب حال اور
صاحب مقام ہونا آسان ہے بانسبت ہونا مشکل ہے حضرت خواجہ ضیاء اللہ
رضی اللہ عنہ تاجر کشمیر سے ایک ایک لاکہہ کا آپکا خیمہ تہا طلب خدا مین حضرت
قبلہ عالم کی خدمت مین حاضر ہوئے تمام اسباب اپنا راہ خدا مین لٹا دیا اور
کمال تکمیل پر فائز ہوکر خلافت پائی حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ فنا و بقا
کا نمونہ دنیا مین یہی صحبت ہے ساتھ بی بی کے ایک بار حضرت پیر و مرشد
نے خواب مین دیکھا کہ نیچے عرش کے ہجوم ملائکہ ہے اوسی اثنا مین ایک
شخص مجرم کو گرفتار کرکے لائے اون مین سے کسی نے کہا کہ یہ مرید مولوی
فضل رحمن کا ہے ندا آئی کیا وہ آفاقی اونہون نے کہا کہ ہان حکم ہوا کہ چہوڑ دو
وہ چہوڑ دیا گیا پہر حضرت سے آپ نے یہ خواب بیان کیا اور بعد کچھ عرصہ
کے اونہین صاحب کا آنا ہوا آپنے صورت دیکھکر اون کو پہچان لیا اور
حضرت کو اونہین بتلایا حضرت نے اون کو بشارت معافی کی اپنی زبان
مبارک سے فرمائی ایک بار حضرت پیر و مرشد سے حضرت نے پوچھا کہ
ہماری نسبت مین اور مرزا صاحب کی نسبت مین کیا فرق ہے آپ نے
کہا کہ ایک بات مین آپ کو ترجیح ہے اور ایک بات مین اون کو آپ پر
ترجیح ہے قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ کو زیادہ ہے اور

مرزا صاحب کے بہت سے خلفا تھے سو یہ ترجیح اون کو آپ پر ہے اسپر
حضرت نے سنکر فرمایا کہ جا ہمنے تجھکو سب دیدیا ایک بار حضرت نے شعر
پڑہے اوسپر ایک صاحب نے کہا کہ اسمین سکتہ پڑتا ہے آپ نے فرمایا کہ
ہمارے تجھکے سے جو سکتہ پڑتا ہے اور حضرت پیر و مرشد بہی شعر کو جس طرح
زبان پر آگیا پڑہ دیا کرتے ہین حضرت میان عزیز احمد صاحب اولاد امجاد
سے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی اور داماد اعلیٰ حضرت شاہ آفاق
قدس اللہ روحہ کے تھے اون کو بہی اعلیٰ حضرت سے شرف اجازت تھا
حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار مجہے قادر گنج جانے کا اتفاق ہوا
تو ریتا شاہ کے مزار پر واسطے فاتحہ کے گیا نسبت اون کی بہت قوی معلوم
ہوئی مجھکو کچہہ قرضہ دینا تہا تو معلوم ہوا کہ ریتا شاہ کہتے ہین کہ ہم نے تم کو
تین سو روپیہ دیے جب وہان سے مین دوسرے مقام پر پہونچا تو حسب
خواہش میرے ظہور ہوا یہہ اور اد معمولہ حضرت پیر و مرشد سے احقر کو پہونچے
کہ صبح کو یاحي یاقیوم سو بار اور الم اللہ لا الہ الا ہو الحي القیوم سو بار اور لا الہ الا انت
سبحانک انی کنت من الظالمین سو بار اور بعد مغرب کے یاباقي انت الباقي
سو بار اور قرآن شریف اور دلائل الخیرات بہی آپ کے معمولات مین سے ہے
راقم کو حضرت نے سند حدیث شریف کی زبان مبارک سے فرمائی اور فرمایا
کہ مینے بہی مولانا اسحق صاحب سے سند نہین لکھوائی تہی زبانی لی تہی اور
راقم نے حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین بہی کچہہ احادیث سنائی ہین اول
بار حضرت نے راقم کو قلب روح سر خفی اخفی سے ذکر کرنے کو فرمایا تہا اور
فرمایا کہ اشعار عاشقانہ بہت پڑہا کرو یہی ورد و وظیفہ ہے اور یہ شعر فرمائے
ے اي خداي من فدایت جان من ✤ جملہ فرزندان وخان ومان من ✤
اي فدائے تو ہمہ کالائے ما ✤ وز براي لت ہو وہاے ما ✤ راقم نے
شکایت خواطر مین عریضہ لکہا تہا اوسپر حضرت نے یون تحریر فرمایا از فضل رحمن

سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد الحمد للہ کہ زندہ ام وبرائے شما دعای خیر
می کنم حق تعالے ظہور فرماید آمین وسواس اللہ بزرگان دین راشدہ اند
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پناہ می طلبیدند احیاء العلوم وقوت القلوب
وغیرہ مین مہلکات ومنجیات بہت کچھ مذکور ہین اور ظاہر ہے کہ اصول حاوی
فروع ہوتے ہین لہذا اس دائرے مین اون کے اصول کا مذکور کیا جاتا ہے
توجس قدر اس دائرۂ نفی کو طے کیا جائیگا اوسی قدر دائرۂ اثبات مین
کمال پیدا ہوگا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

للراقم فیضان تو اندر دل بی کینہ ماست عکس رخ روشنت در آئینۂ ماست
دولتمندان ازان ندارند خبر این گوہر بے بہا بہ گنجینۂ ماست

اما بعد این نسخہ قبول عام دارد ✤ **گنجینۂ فقر** نام دارد ✤ **فیض** بی سند
مظہر نباشد ہیچ فن را اعتبار ✤ نالہ موزون کردنم از بلبل آمل رسید ✤
بیان سلسلۂ پیران کبار کا حاصل دعوت الی اللہ ہے بوسیلہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے کیونکہ خدا کو بواسطۂ آنحضرت صلعم کے پہچانا ہے اور آنحضرت
صلعم کے کمالات پر بواسطۂ پیران کبار کے راہ ایقان کھلی ہے **ف**
اصطلاح مشائخ مین ضمنیت اسے کہتے ہین کہ باطن مرید کا ہمرنگ پیر ہوجاتا
ہے کما قیل ؎ من برنگ یار گشتم یار رنگ ما گرفت ✤ اور یہ نسبت اول حضرت
صدیق اکبر رضے اللہ عنہ کو حاصل ہوئی ہے تو یہ عجب سیر عاشق در معشوق

اور سیر معشوق در عاشق ہے فافہم **لطیفہ** حضرت امام قاسم رضی اللہ عنہ فقہای
سبعۂ مدینۂ منورہ سے ہین اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے
جد ابو الام تھے قول حضرت امام صادق کا ہے کہ ولدنی ابو بکر مرتین یعنے
ولادت صوری جو اوس راہ سے ہے علاوہ اوسکے از روے باطن ولادت
معنوی بہی جمع ہوئی **نکتہ** اویسیت عبارت ہے فیض روحانی سے بغیر
دریافت صحبت ظاہر کے جیسے حضرت اویس رض قرنی کو آنحضرت صلعم سے
فیض روحانی تہا اور بعض نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت سلطان العارفین
کی صحبت کا بہی ثبوت دیا ہے جیسا کہ ملاقات حضرت حسن بصری اور حضرت
مرتضے علی کرم اللہ وجہہ کی بدلائل ثابت کی ہے واللہ اعلم **معرفت** نفی
اثبات کا ترجمہ تو رجوڑ طریقہ خواجگان ہین ذکر جہر کا معمول تہا بعد ازان
حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے ذکر جہر کو از روی عمل بعزیمت کے ترک
فرمایا اور اللہ تعالی سے آپ نے طریقۂ اقرب الطرق اور آسان چاہا تہا موافق
آپ کی مراد کے اودہر سے الہام ہوا آپ نے جذب کو حضرت سلطان العارفین رض
کے اور سلوک حضرت سید الطائفہ رض کا عجب لطف سے جمع فرمایا ہے **فیض**
حضرت محبوب صمدانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اکابر امت آنحضرت صلعم
سے ہین ترویج اسلام واحیای شریعت جو آپ سے ہوا اظہر من الشمس ہے
آپ نے طریقت اور حقیقت کو خادم شریعت فرمایا ہے اور شریعت کے تین
جزو فرماے علم اور عمل اور اخلاص اور لکہا ہے کہ اخلاص بغیر سلوک طریقۂ صوفیہ
کے حاصل نہین ہوتا اور بعد انکشاف توحید وجودی کے آپ کو توحید شہودی
ظاہر ہوئی اور پہر مباینت کلی کے مقر ہوئے ہین چنانچہ فرماتے ہین ؎
خلق را روئے کے نماید او ٭ ور کدام آئینہ در آید او ٭ اور حضرت محی الدین ابن
عربی رض کے باب مین یہ آپ کی تحریر ہے کہ از مقبولان بنظر مے آید منکر او در خطر است
اور آپ مجتہد علم کلام تھے لہذا ذات وصفات مین تحقیق جدید رکہتے ہین اور

نقہ مین آپ کا مذہب حنفی تہا آپ نی بادشاہ کو سجدہ نہ کیا اور موافق اوسکی باتین نہ کہین لہذا بموجب سنت انبیا علیہم السلام کے دو برس قید رہے پہر بادشاہ نے باعزاز تمام بلاکر رخصت کیا ف حضرت خازن الرحمۃ و حضرت ایشان رضے اللہ تعالیٰ عنہما یہ دونون صاجزادۂ عالی شان حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کے ہین حضرت خازن الرحمۃ کو آپنے مقام خلت کی بشارت دی تہی اور حضرت ایشان کو منصب قیومیت عطا فرمایا اور حضرت ایشان نے اپنے خلف الصدق حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند رضے اللہ عنہ کو بشارت اوس منصب عالی کی فرمائی تہی اور اون کے بعد حضرت قبلۂ عالم زبیر رضے اللہ عنہ کو وہ منصب حاصل ہوا لطیفہ حضرت شاہ گل رضے اللہ عنہ مرید اور خلیفہ اپنے والد ماجد حضرت خازن الرحمۃ کے تہے اور بار دیگر آپ نے سلوک حضرت ایشان اپنے عم بزرگوار سے کیا تہا اور شاہ گلشن رضے اللہ عنہ جو پیر صحبت حضرت خواجۂ ناصر عندلیب علیہ الرحمۃ کے تہے وہ خلیفہ حضرت شاہ گل کے تہے یہ شعر حضرت شاہ گل کا ہے ؎ در گل از روی تو یک گونہ اثر یافتہ ایم ٭ بلبل از بوی تو جوشید خبر یافتہ ایم ٭ نکتہ حضرت خواجۂ محمد ناصر رضے اللہ عنہ کو روح پر فتوح حضرت امام حسن علیہ السلام سے نسبت خاصہ اہل بیت نبوی حاصل ہوئی تہی لہذا طریقۂ جدیدا اون سے پیدا ہوا معارف و اسرار اس طریقہ کے علم الکتاب مصنفۂ حضرت خواجہ میر درد رضے اللہ عنہ اور نالۂ عندلیب مصنفۂ حضرت ناصر قدس اللہ سرہ مین مذکور ہین حضرت میر درد نے بعد بیان مقامات مجددیہ کے ایک مقام جدید محمدیت خالصہ کا تحریر فرمایا ہے جو اون سب مقامات کو محیط ہے اور قرب امامت و سیادت اون کی زبان و قلم سے بیان مین آیا ہے ؎ چہ خوش گفت دانا کہ دانش بسی ست ٭ ولیکن پراگندہ با ہر کسی ست ٭ معرفت نقل ہے کہ حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمۃ نے ذکر فرمایا کہ ایک عارف نے بعد وفات اپنے استاد

کے اون کے مزار پر توجہ باطن اور القائی انوار کرنا شروع کیا تاکہ اوستاد کا حق شاگردی ادا ہو اوستاد مزار سے نکل آئے اور زجر سے کہا تو جانتا ہے کہ راہ قرب خدا کی یہی ہے جو مینے حاصل کی ہے جس راہ سے کہ مین مقرب بارگاہِ آلہی ہوا ہون تو اوسے کیا جانے **اصل** اصول رابطہ مرشد کا مرتبہ ہے کہ بقدر رابطہ مرشد کے مرید کو کمال حاصل ہوتا ہے لہذا اصول طریقہ حضرات کے اس اصل کی تفصیل ہین فافہم **فیض** لوگ جو احادیث کتب مشہورہ حدیث مین نہین پاتے صرف اس وجہ سے اون کو موضوع کہنے لگتے ہین سو یہ بڑی خطا ہے کیونکہ اگر وہ فی الواقع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے تو انکار اوس کا سخت بے ادبی ہے اور اکابر ات جو ظاہر و باطن کے جامع تھے اگرچہ بے روایت معنعن حدیث کو نقل کرین وہ کیونکر موضوعات لکھہ سکتے ہین **ف** جیسے کہ صحابۂ کبار کو صحبت جسمانی تھی اولیاء اللہ کو صحبت روحانی آنحضرت صلعم سے حاصل ہوئی ہے لہذا تمام صحابۂ کبار بسبب اوس شرف خاص کے تمام امت سے افضل ہین **لطیفہ** حضرت سید آدم بنوری علیہ الرحمۃ تمین روز حضرت مجدد رضے اللہ عنہ کی صحبت بابرکت مین رہکر رتبۂ کمال وتکمیل پر فائز ہوے لیکن یہ تاثیر اہل نسبت کسبی مین نہین اب اون اکابر کی یادگار ہمارے حضرات ہین ذلک الفضل من اللہ **نکتہ** قرآن وحدیث مین فیض کو سکینہ سے تعبیر کیا ہے اور حلق الذکر احادیث سے ثابت ہین **معرفت** حضرت مجدد رضے اللہ عنہ تسلیک لطائف خمسۂ عالم امر کی جدا جدا فرماتے تھے حضرت ایشان نے واسطے سہولت کے بعد قلب کے توجہ لطیفۂ نفس پر شروع فرمائی کہ اوس کے ضمن مین اور لطائف کو بھی فنا و بقا حاصل ہوتے ہے **حضرت** پیرومرشد نے حضرت مرزا صاحب کو خواب مین دیکھا اور بے تکلف باتمین کین اوسپر مرزا صاحب نے فرمایا کہ یہ لڑکا کس کا ہے بہت تیز معلوم ہوتا ہے اور کس نے تعلیم کی ہے اسی اثنا مین

حضرت تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکا میرا ہے اور تعلیم حضرت شاہ آفاق رحہ کی ہے یعنے فیض روحانی سے **فیض** نسبت اکابر نقشبندیہ نسبت ندما اور دوستان خدا کی ہے لہذا تہذیب ظاہر و باطن مین امتیاز خاص رکھتے ہین اور نسبت بزرگان قادریہ نسبت اراکین سلطنت ہے جس کا ملک سے تعلق خاص ہے لہذا بے مدد روحانیت حضرت غوث اعظم رضے اللہ عنہ کے کوئی اوس مقام پر نہین پہونچتا کما تقرر حضرت مجدد الف ثانی رضے اللہ عنہ نے آخر مکتوبات مین حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کو نقیب اور اپنے کو نائب اون کا تحریر فرمایا ہے فافہم **ف** عظمت وجلال معشوق باعث پیدا ہونے کمال آداب کا ہے اور مشاہدۂ جمال مین ایک بے تکلفی خاص ہے تو یہی فرق نسبت قادریہ اور چشتیہ مین مکشوف ہوتا ہے کما لایخفے علی اہل النظر **لطیفہ** نسبت معیت کی اصل وہ معاملہ ہے حضرت صدیق اکبر رضے اللہ عنہ کا کہ لاتحزن ان اللہ معنا **نکتہ** قرب شہادت کمال مدارج شاہدہ ہے بے حیلولۃ الحجب کے **معرفت** قرب رفاقت حضرت عثمان رضے اللہ عنہ کو حاصل ہوا ہے کہ لکل نبی رفیق ورفیقی فی الجنۃ عثمان **اصل** اصول سلوک معاملہ نمائی ہے تو ایک معاملات وہ ہین جن کا تعلق اس عالم سے ہے جیسے انکشاف ناسوت وملکوت وجبروت ولاہوت اور ایک معاملات اُخروی ہین اولیاء اللہ کو اون معاملات سے اس عالم مین بھی بہرہ ہے اور حضرت مجدد رضے اللہ عنہ کو الہام ہوا تھا کہ دنیا سے ترا آخرت گردانیدم اور ایک وہ معاملات ہین جن سے متشابہات قرآنی اور مقطعات کنایہ ہین ؎ مخدرات سراپردہ ہای قرآنی ❊ چہ دلبرند کہ دل میبرند پنہانی ❊ واللہ اعلم **فیض** یہ فیض حضرت عثمان رضے اللہ عنہ کا تا قیامت باقی ہے کہ قرآن شریف آپ کا جمع کیا ہوا ہے **ف** مراتب اولیا کتاب وسنت مین بہت مذکور ہین چنانچہ ابرار اور مقربین اور سابقین اور علمائی راسخین

اور اخیار اور مخلصین اور ابدال وغیرہ اور اہل نظر ہر ذیل کی نسبت معلوم کر لیتے ہین ع ہر گلے را رنگ و بوے دیگر ست **لطیفہ** جو کلام اولیا تشابہ واقع ہوا اوس کا بھی انکار نہ چاہیے کہ حسن ظن کے خلاف ہے **نکتہ** مشاہدۂ قلبی اس عالم مین باتفاق اہل ظاہر و باطن جائز ہے علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین مشہور ہے **معرفت** علم اخلاق جو ایجاد حکما ہے اوسمین سے جو موافق کتاب و سنت ہو تو بہتر ہے ورنہ کچھہ نہین **اصل** نسبت وہی ہے جو اوس کی طرف سے ہے ہ دزدیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے قربان نگاہِ تو شوم باز نگاہے ✤ **فیض** استقامت کا مرادی ترجمہ نباہ کرنا ہے **ف** تطبیق درمیان اختلاف اکابر و اقوال اہل حق کے اگر نور بصیرت اور قوت علم سے ظاہر ہو تو فبہا ورنہ متفق علیہ اہل اختلاف کا اختیار کرنا طریقۂ احتیاط ہے فافہم **لطیفہ** کلام سے رتبہ دیدار کا بڑھا ہوا ہے **نکتہ** کرامت ولی کی معجزہ اوس کے نبی کا ہے تو انکار اولیا منجر بکفر ہوتا ہے **حضرت** پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت گنج شکر رضی اللہ عنہ کا خط حضرت سلطانجی رض کے پاس لایا آپ مراقبہ مین مشغول تھے اوس وقت غیب سے ایک ہاتہہ حنائی آپ کی بغل سے نمودار ہوا اوس نے وہ خط لیلیا **ف** راہ اعتدال شریعت ہے فافہم **لطیفہ** کلام نفسی باطن ہے صفت کلام کا اور حرف و صوت اوسکا ظاہر ہے فلا معارضۃ **نکتہ** سیر آفاقی یہی ہے کہ اذکر اللہ عند کل حجر و شجر **معرفت** علم وہی ہے جس کے ساتھہ ایمان جمع ہو اور ایمان وہی ہے جس مین شدت محبت ہو اور محبت وہی ہے جو منجر بطاعت ہو **حضرت** پیر علی شاہ صاحب برادر حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب علیہما الرحمۃ دونون صاحب خلیفہ حضرت محبوب خلاق شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کے تھے یہ مصرع حضرت پیر علی شاہ صاحب رض کا ہے آپ نے مراقبہ کے بعد کیفیت مین فرمایا تہا ع یہ سب تفرجگاہ ہے ناظر وہی اللہ ہے ✤ **فیض**

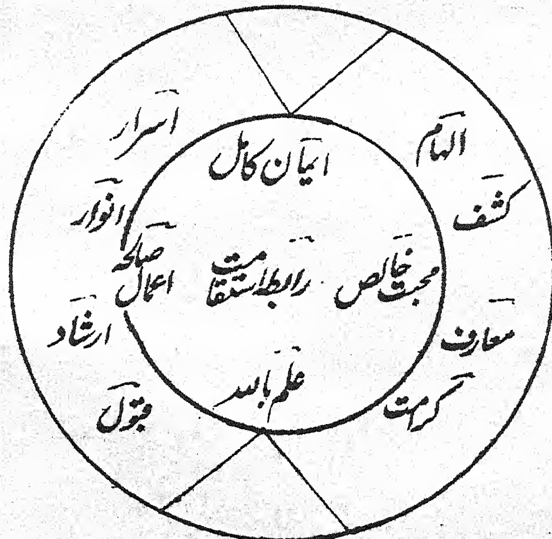
ادہر کی رسم وراہ یہی ہے کہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ اور ادہر
سے رسم وراہ نزول فیض ہے کہ وانزل السکینۃ علیہم **ف** جملہ اہل طرق متفق
ہین تہذیب قلب ونفس مین **لطیفہ** اذکار واشغال کی ہر طریقے مین باوضاع
مختلفہ ہین لیکن جملہ اہل سلوک متفق ہین آگاہی اور طرد غفلت مین سے یک
لحظہ ذکو سے یار دوری ٭ در مذہب عاشقان حرام ست ٭ **نکتہ** انس
عبارت ہے اوس کیفیت لطیف سے جو عشق اور عقل کے اجتماع سے پیدا
ہوتی ہے اور انجذاب عبارت ہے غلبۂ محبت سے سے از عقل فرو گذر کہ در
عالم عشق ٭ او نیز غلام دل دیوانہ ماست ٭ **معرفت** غلبۂ عنصر آبی سے
استغراق اور رقت پیدا ہوتی ہے اور عنصر ہوائی سے عاشق دم سرد
بھرتا ہے اور آہ کرتا ہے اور عنصر آتش عاشق کے دل مین اور ہی گرمی رکھتا
ہے **حضرت** کا ایک مقام پر گذر ہوا وہان ایک اندہا کنوان تھا حضرت نے
اوسمین سے پانی طلب فرمایا لوگون نے کہا حضرت یہ اندہا کنوان ہے مدت
سے خشک پڑا ہے آپ نے فرمایا بسم اللہ کرکے ڈول ڈالو خدا کی قدرت
اوسمین سے پانی نکل آیا یہ ذکر حضرت پیر و مرشد سے روبرو حضرت کے سنا
فیض اوراک مناسب فیض ہے اور کشف کے لیے عیان ہونا ضرور ہے
ف نور وجود خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین تو اگر یہ معرفت
اہل کفر طریقت پر کہل جاوے بالاضطرار اسلام حقیقی مین فائز ہون **لطیفہ**
لطف ہمکلامی قرآن شریف مین ہے اور نماز کو معراج المومن فرمایا ہے **نکتہ**
معاملہ کو شر کا ظہور باطن مین یہی حلاوت ایمان ہے **معرفت** جہان دونو
طرف سے محبت اور محبوبیت ہو تو کبھی غلبۂ محبت سے سخن ناتمام نکلتا ہے
کہ وہی دونون اوس کو سمجھہ لیتے ہین اور دوسرا نہین سمجھہ سکتا مگر جو اوس
معاملہ سے خبردار ہو **ع** عالم تمام یک سخن ناتمام اوست **حضرت** شاہ
کمال کیتھلی رضی اللہ عنہ اکابر قادریہ سے ہین نقل ہے کہ آپ مقابر اور بیابانو مین

قدم توکل و تجرید پر سیاحت کیا کرتے تھے بعد چند روز کے جب آپ کو نوبت
آب و طعام کی ہوتی خدا کی قدرت سے وہین کوئی شہر پیدا ہوجاتا اور
اہل شہر آپ کو بہ تعظیم تمام اپنی منزل پر لیجاتے آپ وہان تناول فرماتے
رات کو وہان رہتے صبح کو نہ شہر کا نشان ہوتا نہ اہل شہر کا اور غلبہ حال سے
آپ جماعت نماز مین حاضر نہ ہوتے تھے ایک شخص کو اس وجہ سے دل
مین انکار پیدا ہوا وہ کسی حاجت کو صحرا مین گیا تھا اور وقت نماز بھی
تھا کیا دیکھتا ہے کہ ایک باغ اور حوض پانی سے لبریز ہے اور اوس کے
پہلو مین ایک مسجد مصفا ہے اور لوگ نماز مین ہین حضرت شاہ کمال امام ہین
نماز جماعت پڑھکر جب وہان سے نکلا تو حوض اور مسجد کسی کا نشان نہ تھا
یہ کرامت آپ کی دیکھکر انکار سے توبہ کی اور مخلصون مین ہوگیا **حضرت**
شاہ سکندر خلیفہ حضرت شاہ کمال کے تھے ایک بار آپ کو کوئی حاجت
پیش آئی بر ملا فرمایا جس کو کوئی فرزند مطلوب ہو آوے لوگ ہر طرف سے
بہت سے ہدایا لائے اور اپنی مراد کو پہونچے **معرفت** تذکرہ رد قضا کا
جو در بارۂ شیخ طاہر لاہوری علیہ الرحمۃ کے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے صادر
ہوا آپ کے مقامات مین مذکور ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ مجھکو فوق مقام
رضا کے ترقی ہوئی فافہم **فیض** ایک بزرگ کا قول ہے کہ مجھپر چالیس
برس سے اللہ تعالی جنت اور حور و قصور کو عرض کرتا ہے مین کبھی گوشۂ چشم
سے بھی نہین دیکھتا ؎ حور پر آنکھ نڈالے کبھی شیدا تیرا ✤ سب سے بیگانہ
ہے ای دوست شناسا تیرا ✤ **لطیفہ** دل سے آنکھ تک طے کرنے کے
واسطے اذکار و اشغال و آداب و اخلاق کا برتاؤ بہت مفید ہے **نکتہ** ظاہر
نفی و اثبات تقوی اور طاعت ہے **معرفت** اکثر اعتراضات اہل انکار کے
کمالات اولیاء اللہ پر بسبب نافہمی نسبت حقیقت و مجاز کے ہین فافہم
حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک دھوبی حضرت گنج شکر رضی اللہ عنہ کا

انتقال کر گیا تہا منکر نکیر نے اوس سے سوال کیا اوس نے اپنی زبان پنجابی
مین کہا کہ فرِدوا دہوبی آئی یعنی فرید کا دہوبی ہون بس وہ بخشد یا گیا

فیض آنحضرت صلعم نے اپنی جنت کو فرمایا ہے کہ لا فیہا حور و لا قصور
بل ربی ضاحک یہ حدیث نالۂ عندلیب مین نظر سے گذری ؎ صورتو نمین
خوب ہونگی شیخ گو حور بہشت + پر کہان یہ شوخیان یہ نازیہ محبوبیان +

ف منشی سالک رام صاحب نے ذکر کیا کہ حضرت پیر علیشاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے ایک ہمہ
مرید تہی لا الہ مین غائب اور الا اللہ مین موجود ہو جاتے تہی **راقم** نے حضرت سی واسطے
حضوری کے عرض کیا تہا آپنے ایک درود شریف تبلایا کہ ہر روز سو بار پڑہ لیا کرو
چنانچہ مکان پر آکر آپکی برکت سی وہ نعمت حاصل ہوئی **نکتہ** راقم نے حضرت پیرو مرشد کے
روبرو علم الکتاب مین سے کچہہ مقامات سنائے آپنے سنکر فرمایا کہ اگر تو چاہے تو ایسی کتاب
لکہہ سکتا ہے راقم نے اس آپکے فرمانیکو محمول صرف آپکی عنایت پر کیا بعد ازان آپکی برکت
اور فیض نظر سے اسقدر حقائق اور معارف کہلے کہ بیان سے افزون ہین حیرت یہ ہے
کہ پیشتر اوس سی کتب سلوک و تصوف کی اکثر مقام سمجہہ مین بہی نہین آتی تہے چہ جای کہ
خود اتفاق تحریر تازہ کا ہو **معرفت** فیض سی حضرات کی راقم کو اصول کمالات نفسی نمایان ہوے
اس دائرہ مین مذکور ہوتی ہین اور دائرہ بالا مین بعض معاملات مشہورہ تحریر کیے ہین واللہ اعلم



حضرت پیرومرشد نے راقم سے فرمایا کہ مجھکو مراقبے مین معلوم ہوا کہ تجہپر ایسے مقامات کہلین گے جو پیشتر اس سے نہ کسی نے لکھے ہین اور نہ بیان کیے ہین حضرت نے ذکر فرمایا کہ حضرت باقی باللہ رض کو بادشاہ نے تین لاکھ روپیہ نذر کیا آپ نے اپنا قرض جو کچھہ تہا ادا کرکے سب کا سب حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رض کو دیدیا تا کہ صرف کتاب اور کفاف طالبعلمو ہو حضرت پیرومرشد نے ذکر فرمایا کہ ایک بزرگ گانون مین گذرے ایک مقام پر اون کو انوار آلہی کا نزول معلوم ہوا اونہون نے جانا شاید مزار کسی بزرگ کا ہے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مزار نہین ہے ایک بوڑہے نے وہان کے بیان کیا کہ ایک مولوی عبدالحق تھے یہان پر کتاب بانچا کرتے تہے یعنی حضرت شیخ عبدالحق محدث علیہ الرحمۃ **اظہار نعمت** فقیر راقم نورالحسن کو حضرت قبلہ وحضرت پیرومرشد مدظلہما سے اجازت تقریری وتحریری دونون طرح پر ہے شکر یہ اون کے التفات اور نوازش کا کس زبان سے ادا کرے جو ہمیشہ سے اس نالائق پر مبذول ہے اور منجملہ نعمائے عظیمہ بشارت درازی عمر وکثرت ارشاد ہے جو آپ نے قلم اور زبان سے فرمائی ہے فالحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امابعد یہ رسالہ موسوم بہ **نسخۂ حکمت** ہے نافع باد یارب العباد **حضرت** کو نوعمری مین حضرت حیدر علیشاہ صاحب علیہ الرحمۃ خلیفہ اعلحضرت سے حصول فیض ہوا بعد ازان آپ خدمت بابرکت اعلحضرت مین شرف یاب ہوئے **صلاح** قرار پائی تہی کہ حضرت بجاے اعلی حضرت کے سجادہ نشین ہون حضرت نے منظور نہین فرمایا اوس کے بعد حضرت حاجی علاء الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئے **حضرت** قبلہ عالم رضی اللہ عنہ کے مشاہیر خلفاء مین سے یہ چار بزرگ ہین حضرت خواجہ محمد ناصر عندلیب اور حضرت شاہ قطب الدین اور حضرت خواجہ عبدالعدل اور حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ تعالی عنہم حضرت شاہ جمال قادری خلیفہ

حضرت شاہ قطب الدین کے تھے اور شاہ درگاہی صاحب خلیفہ حضرت
شاہ جمال کے تھے اور حضرت شاہ عبد القادر صاحب فرزند حضرت شاہ
ولی اللہ دہلوی خلیفہ حضرت خواجہ عبد العدل کے تھے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم
حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد رضی اللہ عنہ والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی
رضی اللہ عنہ کے تھے آپ کو ارادت و بیعت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی
رحمۃ اللہ علیہ سے تھی بعد ازان اون کے خلف الصدق حضرت شیخ رکن الدین
سے اجازت و خلافت پائی اور امام رفیع الدین علیہ الرحمۃ جد ششم حضرت
مجدد رض کے خلیفہ حضرت مخدوم جہانیان رض کے تھے حضرت مصباح العاشقین
رضی اللہ عنہ کا سلسلہ طریقہ چشتیہ مین حضرت گیسو دراز علیہ الرحمۃ سے ملتا
ہے اور حضرت گیسو دراز خلیفہ حضرت چراغ دہلی رضی اللہ عنہ کے تھے یہ
شعر حضرت چراغ دہلی نے آپ کو فرمایا تھا ؎ ہر کو مرید سید گیسو دراز شد +
واللہ خلاف نیست کہ او عشقباز شد + رابطۂ مرشد عین محبت خدا و رسول
ہے عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان
من عباد اللہ لاناسا ماہم بانبیاء ولا شہداء یغبطہم الانبیاء والشہداء یوم القیامۃ
بمکانہم من اللہ تعالیٰ قالوا یا رسول اللہ تخبرنا من ہم قال ہم قوم تحابوا بروح اللہ
علی غیر ارحام بینہم ولا اموال یتعاطونہا فواللہ ان وجوہہم لنور وانہم لعلی نور
لا یخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس وقرء ہذہ الآیۃ الا
ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون اخرجہ ابو داود حضرت پیر و مرشد
مدظلہ کہ خلف الصدق اور وارث اتم حضرت کے ہین منجملہ آپ کے فضائل کے
یہ ہے کہ آپ نے ابتدای پیدایش سی صحبت بابرکت حضرت مین تربیت
پائی ہے دوسرے یہ کہ تمام صحاح ستہ حضرت نے آپ کو درس فرمائی ہے
علاوہ اس کے بفحوای اہل البیت ادری بما فیہ آپ محرم اسرار اپنے پدر بزرگوار
کے ہین اور جس قدر آپ اون سے بے تکلف ہین ایسا کوئی نہین تعین مین

لطائف خمسہ بلکہ لطیفۂ نفس کے بھی اختلاف ہے لیکن تعین لطیفۂ قلب کا زیر
پستان چپ متفق علیہ سب کا ہے ناسوت عالم اجسام ہے اور ملکوت عالم
ارواح اور جبروت عالم صفات ہے جو مقوم کل کائنات ہے اور لاہوت
عبارت مقام ذات سے ہے جو اوس کی اصل ہے اور معاملات اخروی
کتاب وسنت سے صاف ظاہر ہین فافہم تاویل تشابہات بعض اکابر نے
فرمائی ہے اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ علمای راسخین کو تاویل متشابہات
سے بہرۂ وافر فرماتے ہین اور وجہ کو ذات سے اور ید کو قدرت سے جو بعض
علمانی مراد لیا ہے آپ کے نزدیک مناسب نہین اور حروف مقطعات کو
اسرار خفیہ عاشق ومعشوق مین سے فرمایا ہے حضرت پیر ومرشد نے ذکر فرمایا
کہ ایک بار روبرو حضرت کے تذکرہ ہوا کہ جب شاہ عالمگیر علیہ الرحمۃ نے بتخانہ
توڑ کر مسجد بنانے کا حکم دیا اوس وقت ایک شاعر نے فی البدیہہ پڑھا ؎
ببین کرامت بتخانہ مرا ای شیخ ÷ کہ چون خراب شود خانۂ خدا گردد ÷
ناصر علی نے بمقابلہ اوس کے جو شعر کہا تھا وقت تذکرہ یاد نہ تھا جو مذکور ہوتا
حضرت کو ایسے اشعار خلاف شرع سننے کی تاب نہین آپ نے فی البدیہہ
شعر فرمایا تبرکا تحریر ہوتا ہے ؎ ببین کرامت اسلام اسے غبی کافر ÷ کہ جائے
کفر کند پاک برکت اسلام ÷ حاصل مراقبات فکر ہے جو طرح طرح سے ہر
طریقے مین کرتے ہین تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستین سنۃ اللہ یجتبی الیہ من یشاء
ویہدی الیہ من ینیب تو اجتبا ہی نسبت وہی ہے اور ہدایت مشروط بانابت
ہے فافہم لطائف عشرہ کا سلوک رسمی جو شائع ہے صرف خانۂ علم مین ہے
لہذا بسبب عمل اور اخلاص اور اتباع سنت کے مقام عالی ہو جاتا ہے بعض
کے نزدیک مقامات سلوک کشفی ہین اور بعض ادراک سے بغیر کشف کے
فیض کو پاتے ہین بالجملہ وجود معاملہ متفق علیہ ہے اور قرائن اور آثار سے
اون کو معلوم کرتے ہین جنات عدن التی وعد الرحمن عبادہ بالغیب انہ کان

وعدہ ماتیا تو مشتاقان لقائے الٰہی اوس کے وعدے پر لوٹ ہین صحبت
حال ثمرہ ہے طریقہ اختیار کرنے کا تصور شیخ وشغل برزخ جو رسم ہے قدما
سے اس طرح منقول نہین لیکن متفق علیہ تمام قدما اور متاخرین کا محبت مرشد
ہے اور ہمارے حضرات کسی کو تصور شیخ زبان مبارک سے نہین بتلاتے اور
اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رضہ بہی کسی کو نہین فرماتے تہے ایک بار راقم نے بذریعہ
عرضداشت کے دریافت کیا تہا اوس پر حضرت نے اس طرح تحریر فرمایا در
طریقۂ ما تصور شیخ نیست بجز ذکر جنانی ولسانی درباب عمل بالحدیث وتقلید
مذاہب راقم نے تحریر کیا تہا اوس عریضہ پر حضرت نے اول یہ شعر لکھا ؎
ملت عشق از ہمہ ملت جداست ✤ عاشقان را ملت ومذہب خداست ✤ بعد ازان
تحریر فرمایا کہ ہمہ اولیا اللہ عمل بحدیث شریف نمودہ اند وعامی کنم باتباع
احادیث مستقیم دارآمین تجدید طریقہ بہی دو طرح پر ہے مانند اجتہاد کے
یعنی ایک اجتہاد مطلق دوسرا اجتہاد فے المذہب فافہم **مقامات** سلوک
ہر طریقے مین اپنی اپنی عبارات اور معاملات مین مذکور کیے ہین چنانچہ سیر
الی اللہ وسیر فی اللہ وسیر من اللہ باللہ اور مقام جمع وفرق بعد الجمع وجمع الجمع
وتجلی افعالی وتجلی صفاتی وتجلی شیونات وتجلی ذات وغیرہ اور بعض اکابر کے
ملفوظات مین یہ دو مقام جدید نظر سے گزرے فردوس محبت وصحرای قرب
اور سلوک مین سو مقام بہی فرمائے ہین ستر ہوان اون مین سے کشف وکرامت ہے
؎ ای برادر بے نہایت درگہیست ✤ ہرچہ بروے میرسی بروے مایست ✤
بالجملہ ظاہر وباطن قرآن وحدیث سے وہ سب حل ہو جاتے ہین فافہم
بعض نسبت سے ملکۂ آگاہی مراد رکہتے ہین اور بعض کے نزدیک نسبت
ہر مقام کی جدا ہے اور بعض اہل نسبت نے تفاوت معاملات سے بعض اہل نسبت
کا انکار بہی کیا ہے چنانچہ بعض نقشبندیہ نے بعض چشتیہ کی نسبت ایسا کہا ہے
بالجملہ اصطلاح نسبت مخصوص اہل طریقۂ نقشبندیہ ہے اور سلاسل اولیا مین

اس اصطلاح کا مذکور نہین ع خدا را با دل ہر بندہ رازیست ٭ برادر مکرم
قاری عبدالرحمن صاحب موصوف باوصاف حمیدہ ہین اور حضرت سے انکو بھی شرف اجازت حاصل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی سید الخلق محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم لا الہ الا اللہ عدۃ للقائہ اما بعد یہ رسالہ موسوم بہ نظر مرشد
مشتمل ہے بعض معانی حصن حصین پر قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الدعاء ہو العبادۃ
ثم تلی وقال ربکم ادعونی استجب لکم الآیہ حقیقت دعا توجہ الی اللہ ہے اور نتیجہ اوسکا
قبول ہے فافہم یقول اللہ انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی
فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہ یعنے ملاء اعلی مین
ذکر خفی اور حلقۂ ذکر دونون اس سے ثابت ہین فافہم وفی روایۃ الترمذی
ان رجلا قال یارسول اللہ ان شرائع الاسلام قد کثرت علی فانبئنی بشیء
اتشبث بہ قال لایزال لسانک رطبا من ذکر اللہ یہ ذکر لسانی ہے جو معمول طریقہ
ہے یقول اللہ عزوجل سیعلم اہل الجمع الیوم من اہل الکرم قیل ومن اہل الکرم
یارسول اللہ قال اہل مجالس الذکر من المساجد یہ بیان مجلس ذکر کا مسجد مین
ہے ان خیار عباد اللہ الذین یراعون الشمس والقمر والاہلۃ والنجوم والاظلۃ لذکر اللہ
یہ تعمیر اوقات کی سند ہے اکثروا ذکر اللہ حتے یقولوا مجنون تو کثرت ذکر سے جذب
ہوتا ہے لیذکرن اللہ قوم فی الدنیا علی الفرش الممھدۃ یدخلھم الجنات العلی فقر
ہو یا غنا بہر حال اوس کی یاد مین رہنا چاہیے اسئلک بنور وجھک الذی اشرقت
لہ السموات والارض وبکل حق ہو لک وبحق السائلین علیک یہان سے بحق فلان
کہنا جیسا کہ بزرگون کا نام لیتے ہین ثابت ہوتا ہے فافہم حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ
توکلت وہو رب العرش العظیم سبع مرات بعض مشائخ نے کہا کہ اگر کوئی ورد
وظیفہ نہ پڑھے بجز اس کے تو یہی کافی ہے لذۃ النظر الی وجھک والشوق الی
لقائک سے آمادہ گشتہ ام وگر امشب نظارہ را ٭ پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ را ٭
سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ ہمارے حضرات اکثر لوگون کو یہی کلمہ ارشاد

فرماتے ہین کہ مشتمل ہے منافع دارین پر من استغفر للمومنین والمومنات
کل یوم سبعا وعشرین مرة او خمسا وعشرین مرة احد العددین کان من الذین
یستجاب لهم ویرزق بهم اهل الارض حضرت پیرو مرشد نے یون پڑہنے کو فرمایا
اللهم اغفرلی وللمومنین والمومنات اذا کان جنح اللیل فکفوا صبیانکم الخ تدبیر
منزل بہی آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمائی ہے افضل الصلوٰة
بعد المکتوبة الصلوٰة فی جوف اللیل سے چون چتر سنجری رخ بختم سیاه باد بہا بفقر
گر بود ہوس ملک سنجرم ؛ تا یافت جان من خبر از ملک نیم شب ؛ صد ملک نیم روز
بیک جو نمی خرم ؛ واذا جلس للتشهد الخ تشهد حضرت ابن مسعود رضی الله عنہ کا
مذہب حنفی مین ماخوذ ہے وان خاف من عدوا وغیرہ فقراءة لایلاف قریش
امان من کل سوء مجرب حضرت لوگون کو اکثر سفر مین پڑہنے کو فرمادیا کرتے ہین
وان اراد عونا فلیقل یاعباد الله اعینونی اس حدیث سے ندا بحرف یا ثابت
ہے فافهم لیس لها دون الله حجاب حتی تخلص الیه یہی حاصل ذکر کلمۂ طیب
ہے ماقالها عبد قط مخلصا الافتحت له ابواب السماء حتی تفضی الی العرش ما اجتنب
الکبائر یہ فتح باب وصول الی الله کا بیان ہے اور اجتناب کبائر شرط فتح
باب ہے فافهم کلمته القاها الی مریم وروح منه یعنے بحکم کن بے اسباب ظاہر
آپ کی پیدایش ہوئی اور بسبب رابطۂ باطن آپ قال ابی فرماتے تھے فافهم
من احب ان تسره صحیفته فلیکثر فیها من الاستغفار للراقم ؎ نہ پوچھو رسم وراه
عاشقان اے مدرسہ والو ؛ معافی کا انہین کے واسطے پروانہ آتا ہے یقول
الله سبحانه وتعالی من شغله القرآن عن ذکری ومسألتی اعطیته افضل ما اعطی
السائلین وفضل کلام الله تعالی علی سائر الکلام کفضل الله تعالی علی خلقه تو قرآن شریف سے
وصول الی الله بدرجۂ اعلی ہوتا ہے کل دعاء محجوب حتی یصلی علی محمد صلی الله علیه وسلم وآل محمد

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله ذی الجود والکرم والسلام علی رسوله افصح العرب والعجم صلی الله علیه وآله وآله واصحابه

محبت رکھے اور علما سے بے ادبی کرنا حرام ہے واللہ اعلم **ف** ہر
مسلمان کو لازم ہے کہ فرض اور واجب نماز وغیرہ کی تعلیم کرین اور غفلت
نہ کرین کہ علم دینی سے محروم رہنا حرام ہے **ف** ادب بیت الخلا جانی کا
یہ ہے کہ اول بسم اللہ کہے اور پاے چپ پائخانہ مین رکھے اور جس وقت
باہر آوے پاے راست باہر نکالے اور غفرانک کہے کہ سنت ہے **ف**
ہر مومن پر سنت ہے کہ مسواک پنج وقت کیا کرے ثواب بے شمار پاوے
ف جس وقت خواب سے کوئی مسلمان اوٹھے ہاتھ دھوکر برتن مین
ڈالے کہ امام احمد رض کے نزدیک پانی ناپاک ہوجاتا ہے اور امام اعظم رضی اللہ عنہ
کے مذہب مین اگر ہاتھ مین نجاست نہ ہو نجس نہین ہوتا ہے مگر بن دھوئے
برتن مین ہاتھ نہ ڈالا چاہیے **ف** وقت وضو کے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ
یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا چاہیے کہ سنت ہے حنفی مذہب مین واللہ اعلم
ف عورت کو بہتر ہے کہ جب خون حیض کا بالکل موقوف ہو ایک پارہ
جامہ خوشبودار کہ مشک سے مطیب ہو اپنی فرج کو اوس سے پاک کرے کہ فائدہ
بہت ہوتا ہے اور نکہ اور عود کا فرج مین دہوان دے کہ بہتر ہے **ف**
غسل کرنے مین اگر ذرا بھی کوئی موضع بدن کا خشک رہیگا وہ پاک نہ ہوگا
غسل کرنے والا غسل کرنے مین کلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا اور تمام بدن
مین پانی پہونچانا فرض ہے واللہ اعلم **ف** عورت کو اگر احتلام ہووے
اور تری پاوے غسل فرض ہے **ف** مستحب ہے کہ اگر ایکبار صحبت کی ہو
اور پھر چاہے کہ جماع کرون وضو کرلیوے اور ذکر کو دھو ڈالے اسی طرح اگر
وضو کرکے حالت جنابت مین کھاوے اور پیے یا سوئے کھانا وغیرہ درست
ہے بے شک **ف** بدن جنب کا پاک ہے اور حیض کی حالت مین بھی
حضرت عائشہ رض کا پس خوردہ پانی آنحضرت صلعم نوش کرتے تھے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کا بڑا رتبہ ہے **ف** مسح موزہ کا درست ہے یعنی اگر موزہ

پہنا ہو وضو کرکے اور پھر دوسرے وقت وضو کرے تو اوپر موزہ کے پنجہ
تر کرکے مسح کرے مقیم کو ایک دن تک اور مسافر کو تین دن تک مسح کرنا
بدلے غسل قدموں کے درست ہے اور انکار اس مسئلہ سے حرام ہے واللہ اعلم
ف جس عورت کو حیض یا نفاس ہو تا وقتیکہ پاک ہو کر غسل نکرے مسجد
مین جانا حرام ہے اور اسی طرح جب مرد نے جماع کیا یا احتلام ہوا اوس کو
یا عورت جماع کی گئی بے غسل ان سب کو مسجد مین داخل ہونا حرام ہے
واللہ اعلم **ف** تصویر گھر مین رکھنا حرام اور بے غسل رہنا بھی حرام ہے
اور کتا بھی گھر مین نہ رکھنا چاہیے مگر ضرورت ہو تو درست ہے واللہ اعلم
ف جب لڑکا دس برس کا ہو اوس کو پاس کسی عورت کے سونا درست
نہین مگر اوس کی جورو ہو واللہ اعلم **ف** اذان کے وقت اور مینھ برسنے
کے وقت دعا قبول ہوتی ہے پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اذان باآداب
سنے اور جو موذن کہے آپ بھی وہی کہے اور درود پڑھے اور دعا مانگے
واللہ اعلم **ف** مسجد مین وقت داخل ہونے کے سیدھا قدم رکھے اور بسم اللہ
کہے اور درود پڑھے اور دعا مانگے کہ سنت ہے اور وقت نکلنے کے اولٹا
قدم باہر رکھے اور اللھم انی اسألک من فضلک کہے اور جو کوئی مسجد مین بے ادبی
کرے یعنی مسجد مین کھانا پکاوے یا بے طہارت مسجد مین داخل ہو یا مسجد مین
جھوٹی باتین کرے یا ناچ رنگ اور ڈھول بجاوے مسجد کے اندر یا معاذاللہ
مسجد مین نشہ کی چیز پیوے یا مسجد مین تھوکے یا اور حرام چیزین مسجد مین کرے
خدا تعالی کا غضب اوس مردود پر ہوتا ہے اور حاکم پر لازم ہے کہ ایسے
بے ادبون کو ذلیل اور رسوا کرے اور قید رکھے اگر توبہ کرین قید سے خلاص
کرے واللہ اعلم **ف** قبر پر سجدہ کرنا حرام ہے ہرگز نہ کیا چاہیے واللہ اعلم
ف نماز پڑھتے وقت آگے سے نمازی کے گذرنا حرام ہے اور اگر نمازی نے
ایک گز برابر لکڑی آگے اپنے کھڑی کی ہو تو لکڑی سے اوس طرف گذرنا

گناہ نہین اور بعض علما کے نزدیک اگر خط مثل خلال کے کرے تو بھی گذرنا
درست ہے واللہ اعلم **ف** اکثر علما کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی چیز نماز
کے آگے گذرے نماز نہین جاتی ہے اور جو حدیث مین ذکر خر اور خنزیر اور
یہودی اور مجوسی کا اور عورت کا آیا ہے محمول ہے اوپر مبالغہ کے کہ
بے ستری نماز نہ ادا کیا چاہیے واللہ اعلم **ف** رکوع مین تین بار سبحان
ربی العظیم آرام کہنا اور اسی طرح سجود مین سبحان ربی الاعلی کہنا سنت ہے
اگر جلدی کرے نماز مکروہ ہوتی ہے واللہ اعلم **ف** دریا اور تالاب کے
کنارے کہ جگہ ورود کی ہے یا راہ مین یا درخت سایہ دار کے نیچے جائے ضرور
پھرنے سے لعنت ہوتی ہے واللہ اعلم **ف** جانورون کے سوراخون مین
پیشاب کرنا منع فرمایا تا کہ جانور نکل کر کاٹ نہ کھاوے یا کچھ اور سبب ہو
واللہ اعلم **ف** جو پانی دہ دردہ ہو اور پہلے سے پاک اگر اوسمین نجاست
پڑجاوے کہ رنگ یا مزہ یا بو نجاست کی اوس مین پائی نہ جاوے پانی طاہر اور
مطہر ہے وضو کرنا اور غسل اوس مین درست ہے لیکن اوس مین پیشاب کرنا
منع فرمایا آدمیت سے باہر ہے کہ جس سے طہارت حاصل کرے اوس مین
پیشاب کرے اور نزدیک بعض علما کے پانی کنوون کا بھی پاک ہے اگر وہ
چشمہ دار ہون جب تک رنگ اور مزہ اور بو اونکی نہ بدلی ہو اس مسئلہ مین عام
لوگون کو آسانی ہے اور اگر رنگ یا مزہ یا بو بدلے تو تمام پانی نکالے یا دو سو ڈول
نکالے کہ پانی پاک ہووے واللہ اعلم **ف** جس وقت نام آنحضرت صلعم کا سنے
کوئی مومن اوسپر واجب و لازم ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے اور اگر بار بار
سنے تو بار بار کہنا صلی اللہ علیہ وسلم مستحب ہے واللہ اعلم **ف** لازم ہے ہر
مومن کو کہ ہر روز ہزار یا دو ہزار یا اس سے کم غرضکہ جس قدر ہو سکے درود کا
وظیفہ کرے کہ حشر کو شفاعت آنحضرت صلعم کی حاصل ہو **ف** اللھم اجرنی
من النار سات بار بعد صبح اور مغرب کے کہا کرے ثواب بیشیار پاویگا واللہ اعلم

ف نماز مین کسی طرف دیکھنا یا تشبیک اصابع کی یعنے داخل کرنا ایک
انگشت بیچ ایک کے ممنوع ہے اور خلاف سنت کے کوئی حرکت کرنا
موجب ناخوشی خدای تعالی کا ہے واللہ اعلم ف جماعت کی نماز کا بڑا
ثواب ہے اور تنہا قصدًا اور بے عذر پڑہنا حرام ہے واللہ اعلم ف
امام کو مقابل وسط صف کے کہڑا کرو اور مقتدی برابر مل کر کہڑے ہوین
واللہ اعلم ف امام کو چاہیے کہ نماز کی ارکان مین بہت دیر نہ لگاوے
خلاف سنت کے کہ لوگ تنگ ہون اور نماز کو متوسط وقت یا اول وقت
مین ادا کرنا بہتر ہے اور اگر کوئی شخص بے مرضی اور بے مزدوری کسی سے
کام لیوے حرام ہے یا کسی مسلمان کا لڑکا یا لڑکی مول لیکر اوس کو غلام یا کنیز
بنانا کسی طرح درست نہین اور اون کی بیع باطل ہے اسی طرح جو کافر مسلمانونکے
عمل مین بود و باش رکہتے ہین اون کی بہی بیع درست نہین اگر کوئی ناخدا ترس
خرید کر کے اون کو بندہ بناوے غضب الٰہی مین گرفتار ہووے واللہ اعلم
ف بہوک بہت لگی ہو تو کہانا کہا کر نماز پڑہے اگرچہ جماعت قضا ہو جاوے
اور حاجت پائخانہ وغیرہ سے فراغت کر کے جماعت پڑہے اور اگر دیکہے
کہ وقت جاتا ہے ادا کرے کہ قضا سے بہتر ہے واللہ اعلم ف جب سفر سے
کوئی مسلمان آوے سنت ہی کہ مسجد مین جا کر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے اور
اگر مقدور ہو ایک بکرا یا شتر یا گاؤ خدا کے نام پر ذبح کرے اور مسلمانون کو کہلاوے
کہ مستحب ہے واللہ اعلم ف وضو اور غسل ایسی جگہہ کیا چاہیے کہ پاک ہو
تا کہ قطرات وہان کے اگر اوڑ کے پڑین تو ناپاک نہ ہووے یہ شخص اسی طرح
آب دست ایسی جگہہ کیا چاہیے کہ پاک ہو واللہ اعلم ف اگر رکوع
امام کے ساتہہ پایا رکعت پوری ہوئی اور اگر سجدہ مین یا التحیات مین پایا رکعت
پوری نہین ہوئی لیکن ثواب حاصل ہوا پس بعد سلام امام کے باقی نماز ادا
کرے واللہ اعلم ف بعد دو سنت فجر کے اندک لیٹ رہنا بعض علما کے

نزدیک مستحب اور بہتر ہے واللہ اعلم **ف** جو حافظ با عمل ہو اوس کی تعظیم
واجب ہے واللہ اعلم **ف** محصول زمینداروں سے اوس قدر لیوے
کہ جس قدر زمین مین پیدا ہوا ور وہ آباد رہین اور اگر برف باری ہو یا
خشک سالی ہو اور کہیتون مین پیدا نہ ہو ہرگز ہرگز کچہہ نہ لیوے کہ محصول
دیہات کا حق شرعی ہے حکم شرع سے محصول معاف ہے وقت خشک سالی
اور برف باری کے پس اگر کوئی حاکم ایسی حالت مین رعیت پر ستم کرے
یا زیادہ طاقت سے محصول لیوے ملعون ہووے اور حشر کو روسیاہ اوٹھے
امام عادل وہ ہے کہ جس کا معاملہ فیصل کرے اوس سے چہارم یا دستک
یا رسوم سرکاری نہ لیوے کہ یہ رسوم حرام ہین اور فاعل اون کا ظالم **ف**
چہپا کر دینا بہت ثواب رکہتا ہے واللہ اعلم **ف** امام سے پہلے کوئی رکن
نماز کا کرنا مقتدی کو حرام ہے واللہ اعلم **ف** وقت غروب آفتاب سے
طلوع فجر تک رحمت الٰہی شب برات کو نزول ہوتی ہے اور دعا مانگنے
والون کی قبول ہوتی ہے **ف** شب برات کو چراغ قبرون پر روشن کرنا
یا آتشبازی چہوڑانا بدعت ہے ہنود سے مسلمانون نے سیکہا ہے کہ ہنود
دوالی کو چراغ جلاتے ہین اور بدعات کرتے ہین اسی طرح مسلمان بہی کرتے
ہین نعوذ باللہ منہا **ف** ہر مسلمان پر سنت ہے کہ ہر روز بقدر مقدور کے
اللہ کی راہ مین کہانا یا اور چیز دیا کرے اور اگر محتاج ہو ہر روز سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر زبان سے سو بار بحضور قلب کہا کرے کہ بجائے
صدقہ کے ہر اعضا کی طرف سے ہووے اور ثواب بے شمار پاوے اور
لوگون سے اچہے کام کا حکم کیا کرے اور بدکامون سے منع کیا کرے کہ ثواب
بے عدد پاوے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو دو رکعت نماز دو گہڑی دن چڑہے
سے زوال کے ادہر تک بحضور دل ہر روز ادا کیا کرے کہ ثواب صدقہ کا حاصل
ہو اور یہی فضیلت نماز چاشت کی بہت ہے واللہ اعلم **ف** جس وقت خطبہ

جمعہ کا شروع ہو سب نمازی باادب امام کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ سنین اور
خطبہ کی حالت مین کلام وغیرہ یعنی حرکت بیجا ممنوع ہے اور جو لوگ خطبہ کے
وقت کلام یا اشارہ کرین نماز اون کی غیر مقبول ہوتی ہے اور پہلی صف
مین داخل ہونا بہت بہتر ہے اگر جگہہ باقی ہو اور اگر نہین تو جس مقام مین جگہہ
پاوے بیٹھ جاوے **ف** بیمار ہو یا عورت ہو یا مسافر ہو یا غلام ہو یا لڑکا
ہو ان پر نماز جمعہ کی فرض نہین اگر یہ پڑہین تو ثواب ہے **ف** جمعہ کے
واسطے اگر مقدور ہو تو کپڑے بہتر بنا رکہے اور خوشبو لگا یا کرے کہ سنت ہے
واللہ اعلم **ف** پیغمبر علیہ السلام عید فطر کو پہلے تین یا پانچ خرمے کہا کر نماز
کو جاتے تھے اور عید الضحی کو سنت ہے کہ کچہہ نہ کہاوے جب تک نماز نہ
ہو چکے واللہ اعلم **ف** علما کے نزدیک اگر کوئی کسی میت کی طرف سے قربانی
کرے تو درست ہے واللہ اعلم **ف** نشانون کا بکرا یا توپ کا یا شیخ سدو
کا یا دریا کا کہ جس کو ذبح واسطے تعظیم غیر اللہ تعالے کے کرتے ہین حرام ہے
نعوذ باللہ **ف** جو کوئی کسی آدمی کو یا جانور کو باندہ کے تیر اندازی وغیرہ
کرے اوسپر لعنت آئی ہے اور اسی طرح مارنا موہنہ مین یا داغنا موہنہ مین جانور
کے حرام ہے **ف** اگر کوئی مشرک یعنی بت پرست اگرچہ بسم اللہ اللہ اکبر کہکے
ذبح کرے جب بہی حرام ہے اوس جانور کا گوشت اور بسم اللہ اللہ اکبر وقت
ذبح کے فرض ہے اگر قصدا نہ کہے تو حرام ہے اور ذبیحہ عورت مسلمان اور
لڑکی مسلمان کا درست ہے بشرطیکہ چارون رگین بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کے قطع
کرین واللہ اعلم **ف** جادو کرنا یا اور کسی سے کرانا حرام ہے اور کفر ہے اور
جادو وہ اوس کو کہتے ہین کہ شیطانون یا جنون کا نام لینا اور اون سے پناہ
مانگنا یا شیطان اور بہوت کے نام پر روغن آگ مین جلوانا یا بکرا اور جانور
اون کے نام پر ذبح کرنا یا دینا ان افعال سے آدمی کافر ہوتا ہے نعوذ باللہ منہا
واللہ اعلم **ف** اعتماد کرنا علم نجوم کا اور شگون بد لینا اور سعد ونحس کا اعتبار کرنا

رسوم کفر سے ہے **ف** زر و سیم مین زکوٰۃ واجب ہو اور نہ زکوٰۃ نہ دیوے تو
سارا مال ہلاک ہوتا ہے پس ہر مسلمان آزاد پر فرض ہے زکوٰۃ دینا دو سو روپیہ
مین پانچ روپیہ اسی طرح مال سوداگری مین اور زیور مین بہی فرض ہے
اس حساب سے سال بسال زکوٰۃ دینا اس کی تفصیل فقہ مین ہے **ف**
نذر کرنا سوای خدای تعالے کے کسی کی درست نہین مگر کسی بزرگ کا فاتحہ
کرنا یعنی کوئی چیز اون کی طرف سے خدای تعالیٰ کی راہ مین دینا کہ اسکا
ثواب اون کو ہو تو بے شک درست ہے واللہ اعلم **ف** کافرون پر بہی
ظلم کرنا حرام ہے واللہ اعلم **ف** ظلم کرنا غلام لونڈی پر ہرگز درست نہین
اور اگر قصور کرین معاف کرے اور اگر موافق قصور کے ادب دیوے تو درست
ہے لیکن کہانے پہننے کی خبر لینا فرض ہے واللہ اعلم **ف** سجدہ کرنا کسی کو
شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مین درست نہین اگر کوئی کسی کی قبر کا سجدہ
کرے تو وہ گنہگار ہوتا ہے اور کسی کے فعل کا اعتبار نہین جو مخالف شریعت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو اگرچہ وہ شخص صاحب کرامات ہو یا عالم موجب
حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے وہی حق ہے اور باقی ناحق واللہ
اعلم بالصواب **ف** جس کی سفارش کرے اوس سے کچہ نہ لیوے حق سفارش
کا لینا ممنوع ہے واللہ اعلم **ف** رشوت کہتے ہین اوس مال کو کہ حق کو
ناحق کردے حاکم یا قاضی مال لیکر اور اگر حاکم یا قاضی حق کو حق کر کے مال لیوے
جب بہی درست نہین ہے اور حرام ہے واللہ اعلم **ف** بادشاہ عادل جو
موافق شرع محمدی کے عمل کرے وہ داخل بہشت ہو **ف** کسی کی بات
کسی سے لگانا کہ اوس بات کے سننے سے فساد ہو حرام ہے اور ایسے شخص
کو نمام یعنی چغل بہی کہتے ہین واللہ اعلم **ف** دروغ کہنے سے بدبو آتی
ہے کہ فرشتون کو ایذا ہوتی ہے اس سبب سے دور بہاگتے ہین دروغ کہنا
واسطے صلح اور فساد دفع کرنیکے درست ہے اور باقی حرام واللہ اعلم **ف**

جن شخصون کا طریقہ ہے کہ جس کے پاس جاوین اونہین کے مزاج کے موافق باتین کرین خواہ وہ باتین ناحق ہون پہر دوسرے پاس جاوین اسی طرح منہہ دیکہی کہین ایسے لوگ بد ہین اور عذاب مین گرفتار ہونگے واللہ اعلم **ف** تعریف نیک لوگون کی کرنا چاہیے اور بدکار کہ شرابی اور چور اور زناکار اور ظالم ہون اون کی مدح حرام ہے **ف** جو شخص قوم کی طرفداری کرے ناحق کام مین وہ شخص دین محمدی سے خارج ہے پس چاہیے کہ اپنی قوم کو دوست رکہے اور اون کی طرفداری حق کامون مین کرے اور ناحق بات مین اون سے بہاگے اگر نصیحت نہ مانین واللہ اعلم **ف** آدمی کو لازم ہے کہ جس مکان مین خطرہ ہو کہ رات کو یا دن کو گر پڑیگا یا دب جاویگا یا اور طرح ہلاکت کا گمان ہو تو ہرگز نہ رہے کہ گنہگار ہوویگا آدمی کو جان کے حفاظت واجب ہے واللہ اعلم **ف** غرور سے بیچ حلقہ کے بیٹہنا حرام ہے اور اسی طرح سے کسی کی طرف پیٹہ دیکر بیٹہنا ممنوع ہے مگر بضرورت اور اسی طرح کسی کی طرف قدم کرنا بہی مکروہ ہے واللہ اعلم **ف** عیب پوشی بہت بہتر ہے واللہ اعلم **ف** دادرسی مظلوم کی حاکمون پر فرض ہے اور سعی اور سفارش کرنے والے کو کہ واسطے خدای تعالی کے کسی کی سفارش کرے بڑا ثواب اور اجر ہوتا ہے **ف** ہمسایہ اگر مفلس ہو بقدر مقدور کے خبر لینا واجب ہے **ف** اگر کوئی طفل دو سال کے اندر کسی عورت کا شیر نوش کرے اگرچہ ایک گہونٹ ہو تو وہ عورت اوس طفل کی ما ہو جاتی ہے اور اولاد اوس کی بہائی بہن مثل سگے بہائی بہن کے ہو جاتے ہین اور اصول یعنی ماباپ دادا دادی اور خالہ پہوپہی اوس عورت کے اس طفل پر حرام ہوتے ہین واللہ اعلم **ف** بے بلائے دعوت کہانے کو جانا حرام ہے اور بے اجازت کسو کی چیز مثل تماکو یا پان وغیرہ کے لینا حرام ہے اکثر یہ عادت نالائق مردون اور عورتون کی ہوتی ہے نعوذ باللہ منہا پس بی خوشی

دل کے کسوسے کچھ لینا ہرگز درست نہین واللہ اعلم بالصواب **ف** دعوت قبول کرنا نکاح کے کہانے کی واجب ہے بشرطیکہ اوس مین حرام کا کہانا نہو یعنی پیسہ ظلم کا اور سود کا اور پیسہ حرام کا مثل تصویر بنانے کے یا نجوم بتلانے کے اوس طعام مین نہ لگا ہو اور دعوت سواے شادی کے بہی قبول کرنا ضرور ہے واللہ اعلم **ف** جو طعام نام کے واسطے ہوتا ہے اوس مین کراہت ہے **ف** مرد کو حال بوسہ اور مساس عورت کا یا عورت کو حال بوسہ اور مساس مرد کا کہنا کسی سے درست نہین کہ قیامت کو بسبب اس بیحیائی کے کہ حال جماع کا ظاہر کیا بہت عذاب پاوین گے واللہ اعلم **ف** جب مسلمانون مین فساد ہووے صلح کرانا بڑا ثواب ہے اور مسلمانون مین فساد کرانا بڑا عذاب کہ فسادی دوزخی ہوتا ہے واللہ اعلم **ف** بیع اور شرا خون کی اور مردار کی اور قیمت اوس کی کہانا حرام ہے اور بیع بلی اور سگ کی حنفی مذہب مین حرام نہین ہے مگر بیع عقور کی منع ہے اور اجرت زنا کی حرام ہے اور سود خور وغیرہ پر اور نیلا گودانے والے وغیرہ پر اور مصور پر لعنت ہوتی ہے اور جس گہر مین تصویر ہوتی ہے اوسمین فرشتہ رحمت کا نہین آتا ہے اور اسی طرح حرام ہے بیع شراب کی یعنی نشہ کے چیز کی سوداگری حرام ہے اور اسی طرح جو جانور بے ذبح کیے مرجاوے یا کوئی بت پرست ذبح کرے اوس کی قیمت لینا بہی حرام ہے اور اسی طرح سوداگری خوک اور بتون کی حرام ہے نعوذ باللہ منہا اور چربی جانور مردار کی ناپاک ہے اور قیمت اوسکی لینا نا درست اور اسی طرح کسب اور پیشہ گانے بجانے کا حرام ہے اور اجرت کتابت کلام اللہ کی لینا درست ہے **ف** ایک درم بیاج کہانا جانکر چہتیس زنا سے سخت ہے گناہ مین نعوذ باللہ ربا کہتے ہین زیادہ لینے کو ایک جنس کی شے مین مثلاً سونا اگر سونے سے بیع یا شرا کرے تو برابر لیوے اور برابر دیوے اوسی وقت ذرا دیر کرنا حرام ہے اسی طرح چاندی

چاندی سے اگرچہ ایک سونا جید ہو اور دوسرا کھوٹا اسی طرح سے چاندی مین
بھی زیادہ لینا یا دینا حرام ہے مثلا ایک روپیہ لکھنؤ کا ہو دوسرا گوالیار کا
اور وزن مین دونون برابر ہون بٹہ لینا اوس مین حرام ہے اور لینے والا
ملعون ہوتا ہے اسی طرح گندم بگندم اور اسی طرح جو بجو یعنی اگر ایک طرح کے
گیہون بُرے ہون اور دوسرے بہتر ہون برابر لیوے اور برابر دیوے
اسی طرح خرما بخرما برابر لینا دست بدست چاہیے اور اسی طرح نمک مین بھی
قیاس کیا چاہیے اور اگر سونے سے چاندی یا گندم سے جو لیوے تو زیادہ
لینا درست ہے بشرطیکہ ایک ہاتھ سے لیوے اور دوسرے دیوے
مگر قرض لینا گندم کا یا روپیہ کا درست ہے جب میسر ہو تب ادا کرے لیکن
اگر قرضدار اپنی خوشی سے بعد ادای قرض کے ایک روپیہ کے بدلے دو
روپے دیوے تو درست ہے بے شک کہ حضرت نے بعد ادائے قرض کے زیادہ
قرض سے دیا ہے واللہ اعلم **ف** جو کوئی جسکی اولاد مین ہووے اوسکی
قوم کا نام لیوے اگر اپنے باپ کو چھوڑ کر غیر کو باپ اپنا کہے بہشت اوسپر حرام
ہے نعوذ باللہ **ف** حدیث مین آیا ہے کہ جو عورت مرد سے طلاق مانگے
بے ضرورت اوسپر بہشت کی بو حرام ہے واللہ اعلم اور عورت کو مان بہن کہنا
حرام ہے اسی طرح جس سے کہ نکاح حرام ہو مثلا عورت اپنی کو ساس یا بیٹی
وغیرہ نہ کہے نعوذ باللہ منہا **ف** عورت کو نامحرم مرد کے پاس تنہائی مین
خلوت کرنا حرام ہے کہ شبہہ ہوتا ہے کہ زنا نہ ہو جاوے اسی طرح مرد کو لڑکے
کے پاس بیٹھنا حرام ہے کہ شاید اغلام نہ ہو جائے نعوذ باللہ منہا **ف** کسی
حال مین ناف کے نیچے سے زانو تک کھولنا اور ظاہر کرنا درست نہین مگر
عورت یا کنیز اپنی سے حجاب کرنا ضرور نہین اور حالت غسل مین برہنہ ہونا
درست ہے بشرطیکہ کوئی آدمی غسل کرنے والے کا ستر نہ دیکھے واللہ اعلم
بالصواب **ف** نکاح کرنا سنت ہے اور اگر شہوت بہت ہو تو واجب ہے

اور نکاح یون کیا چاہیے کہ عورت کہے روبرو دو گواہ مسلمان کے یا عورت
کا وکیل کہے بسم اللہ الحمد للہ فلان عورت کو تیرے نکاح مین مین نے دیا بعوض
مہر دہ درم کے یا زیادہ اس سے پہر مرد کہے کہ بسم اللہ الحمد للہ قبول کیا اور
نکاح مین لیا مینے فلان عورت کو بعوض اتنے مہر کے نکاح ہو گیا اور تین بار
ایجاب قبول کرنا بہتر ہے واللہ اعلم **ف** شکرگزاری احسان کرنے والے
کے ساتہہ واجب ہے اور اگر ہو سکے تو اوس کا بدلا کرے والا اوس کے
حق مین دعا کرے **ف** اجرت دینے مین درنگ کرنا بے عذر حرام ہے
واللہ اعلم **ف** جو چیز بیع کرے اوس کا عیب ظاہر کردے اگر مشتری
کی خوشی ہو تو لیوے والا پہیر دیوے اور دغا کرنا اسلام مین ہرگز درست
نہین کہ دغا باز ملعون ہوتا ہے واللہ اعلم **ف** دیکر کوئی چیز نہ پہیرے
کہ منع ہے مگر اگر عاریۃً دی ہو تو پہیر لے کہ جائز ہے واللہ اعلم **ف** بیع
کرنا انبہ یا نیبو وغیرہ کا جب تک قابل کہانے کے نہ ہووین ممنوع ہے
اسی طرح جو چیز اپنے پاس نہ ہو اوس کی بیع کرنا منع ہے **ف** مزدوری
نر کدانے کی اوپر مادہ کے مکروہ ہے مگر اگر بے شرط کچہہ دیوے تو لینا درست ہے
اور منع کیا اس سے کہ ایک شخص کا پانی ہو اور زمین اور دوسرا کہیت کرے
اور تہائی یا چوتہائی زمین والے کو دے واللہ اعلم **ف** جو چیز کسی کی
پڑی پاوے مالک کو تلاش کرکے حوالہ کردے اور اگر مالک نہ ملے تو محتاج
مسلمان کو دے اور تفصیل اس کی فقہ مین ہے واللہ اعلم **ف** عورت کو
خلوت کرنا اوس مرد سے کہ اوس کے ساتہہ نکاح درست ہو حرام ہے اور اگر
باپ اور بہائی اور چچا اور ماموں وغیرہ محارم کو خیالات بد آوین اون کو
بچنا چاہیے اور عورت کو بے محرم سفر کرنا منع ہے واسطے خوف فتنہ کے
اس واسطے کہ غیر مرد کو ہاتہہ لگانا غیر عورت کو درست نہین اور راہ مین
حاجت ہاتہہ لگانے کی ہوتی ہے واللہ اعلم **ف** بندگی اور مجرا کرنا کہ ایج

ہے محض بدعت ہے ترک کرنا چاہیے **ف** برتن چاندی سونے کا استعمال
حرام ہے اگرچہ سرمہ دانی ہووے واللہ اعلم **ف** چھوٹوں پر رحم کرنا
واجب ہے اور ماباپ اور بڑے بھائی اور جو آپ سے بڑا ہو بشرطیکہ
مسلمان ہو اوس کی تعظیم اور آداب واجب ہے خصوصًا حاکموں اور عالموں
اور حافظوں کی کہ نیک کار اور باعمل ہوں **ف** دوستی کرنا اچھے لوگوں
سے فرض ہے اور اون کے دیکھنے کو جانا بڑا اجر ہے اور بدوں سے بغض
رکھنا فرض ہے اور اون سے دور رہنا ضرور مگر بہ ناچاری واللہ اعلم اللھم
انی اسئلک ان تغفرلی خطیئتی یوم الدین واملا صدری من محبتک ومحبۃ
من تحبھم فی کل حین واحشرنی فی زمرۃ اولیائک المحبوبین آمین اللھم صل علی
سیدنا محمد واخوتہ من النبیین وعلی جمیع المومنین الی یوم الدین آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الرحمن الرحیم ذی الفضل العظیم والصلوۃ والسلام علی احمد المجتبی رسولہ الکریم و
علی آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ **اما بعد** واضح ہو کہ یہ **ذکر خیر** مشتمل ہے نقل اجازت نامہ
و شجرۂ منظوم نقشبندیہ و شجرۂ خاندان قادریہ پر

نقل اجازت نامہ اعلیحضرت شاہ آفاق رضہ بنام حضرت قبلہ مدظلہ العالی مع مہر

(مہر: فقیر محمد آفاق احمد ۱۲۰۱)

محب الفقرا مخلص الفضلا مولوی فضل الرحمن بعافیت باشند

بعد دعوات ترقیات ظاہر و باطن مطالعہ نمایند درین جوار فضل پروردگار خیریت و
صحت وعافیت آن محب الفقرا مدام مطلوب دریست کہ از حالات خیریت آیات
آن محب الفقرا اطلاع ندارد ازین باعث دل متعلق باید کہ ہموارہ بدست آیندگان

این همت از نامجات خیریت آیات دل را خرم می کرده باشند شما را اجازت است که هر که در طریقه عالیه نقشبندیه و قادریه داخل شود او را داخل نمایند و بدل متوجه یاران باشند و محب علی را — توجه می داده باشند و پیوسته نویسان حالات باشند زیاده نور چشمان درازی عمر و حیات خوانند و بجمیع یاران و مخلصان فقیر و یاران خود را دعا رسانند از میان عزیز احمد و عطا محمد و فدا محمد از جمیع صوفیان خانقاه سلام شوق خوانند از اعظم علی سلام سنت الاسلام و مبارکباد خوانند از اندرون دعوات خوانند

سلسلہ موافق ارشاد
نام بر ادران خاندان عالیہ
فرمایا علاوہ اس کے زبانی
اجازت ہر خاندان
کی ہے ۱۲

شجرهٔ پیران نقشبندیه رضی الله عنهم

خداوندا بحق سرور ما	محمد مصطفی پیغمبر ما	بحق حضرت صدیق اکبرؓ
وفا پرورده ضمن پیمبر	بحق بحر علم و کان احسان	چراغ محفل اصحاب سلمان
بحق قاسم انوار صدیق	حقیقت محرم اسرار صدیق	بحق وارث صدیق و حیدر
خطابش صادق و نامست جعفر	بحق بایزید آن غوث بسطام	ز انوارش منور روم تا شام
بحق بوالحسن آن قطب عالم	سمی مرتضی شیخ مکرم	بحق بوعلی پیر طریقت
بهار فقر و عرفان و حقیقت	بحق شیخ ابویعقوب یوسف	جمال افزای ارباب تصوف
بحق خواجه عبدالخالق ما	کلید گنج حکمت کان معنی	بحق خواجه کو عارف آمد
ز سر کنت کنزا واقف آمد	بحق خواجه محمود نامی	ولایت منصبی والا مقامی
بحق کاشف انوار عرفان	علی رامیتنی خواجه عزیزان	بحق خواجه بابا محمد
مشیخت پایهٔ ارشاد مسند	بحق آنکه نام او امیر است	مکمل عارف و کامل فقیر است
بحق خواجه حق آشنائی	بهاءالدین طریقت پیشوائی	بحق قطب ارشاد زمانه
علاءالدین حقیقت آشیانه	بحق آنکه یعقوب است نامش	فروغ دیدهٔ عرفان مقامش
بحق ناصرالدین خواجه احرار	عبیدالله نور چشم اخیار	بحق آنکه زاهد نام دارد
شراب معرفت در جام دارد	بحق شاه معنی خواجه درویش	بحق پیوسته وارسته از خویش

بحقِ خواجگی کو حق نشان بود	بعالم یادگارِ خواجگان بود	بحقِ خواجہ عبدالباقی ما
نگاہِ حق نمایش ساقیِ ما	بحقِ حضرت شیخ مجدد	سمیِّ مصطفےٰ عالی محامد
بحقِ خواجہ مجدالدین معصوم	کہ شہرت یافتہ از ہند تا روم	بحقِ نقشبند آن حجۃ اللہ
ابوالقاسم علیہ رحمۃ اللہ	بحقِ آبروئے فقر و ارشاد	زبیر آن قبلۂ اقطاب افراد
بحقِ مشرق صبح ولایت	ضیاء اللہ پیر باہدایت	بحقِ خواجۂ ما شاہ آفاق
بفقر اندر علم در معرفت طاق	بحقِ فضل رحمن قبلۂ جان	کہ نامش میفزاید نور ایمان
بحقِ پیر و مرشد احمد پاک	کہ آمد وارث سلطان لولاک	بامدادش زخود آزاد گردان
گرفتار خودم کن شاد گردان	شہودِ خویش کن ما را کرامت	بحالِ ما فگن چشم عنایت

الٰہی ظل او ممدود تر باد	پناہ او جہان رابیشتر باد

شجرۂ خاندان قادریہ

الٰہی بحرمت حضرت سرور عالم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت حضرت امیرالمومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت حضرت امام حسن علی جدہ وعلیہ السلام الٰہی بحرمت حضرت حسن مثنیٰ رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبداللہ محض رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ الجون رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید داؤد مورث رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ مورث رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید یحییٰ زاہد رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبداللہ رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید ابو صالح رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت غوث اعظم محبوب سبحانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالرزاق رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید شرف الدین قتال رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالوہاب رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید بہاءالدین رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عقیل رضی اللہ عنہ الٰہی

بحرمت حضرت سید شمس الدین صحرائی رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید
گدا رحمن رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید شمس الدین عارف رضے اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت سید گدا رحمن ثانی رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید
فضیل رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ کمال کیتھلی رضے اللہ عنہ الٰہی
بحرمت حضرت شاہ سکندر رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت امام ربانی محبوب صمدانی
حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت ایشان
عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند
رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت
حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ محبوب
خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت قطب الاقطاب
مجدد دوران سیدنا و مولانا حضرت فضل رحمن مدظلہ الاعلی الٰہی بحرمت محبوب
الٰہی وارث جناب رسالت پناہی عالی مناقب مولانا و مرشدنا حضرت سید
احمد میان صاحب ادام اللہ فیوضہ مشرف بقبول خود کن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اما بعد
یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **گلشن وحدت** متضمن اکثر اسرار سلوک و نسبت ہے
سر قطب الاقطاب عبارت ہے اوس فرد کامل سے جو منصب قطب مدار
و قطب ارشاد کا جامع ہو اور لفظ مجدد اس حدیث شریف سے ماخوذ
ہے کہ ان اللہ یبعث فی ہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا
امر دینہا تو آثار و انوار ان مناصب کے ہمارے حضرات سے واضح و
لائح ہین کما لا یخفے علی اہل النظر سر میان کرم علی صاحب مرید
خاص حضرت پیر علی شاہ صاحب نے اُن کے مصرع پر مخمس کہا
تہا ایک بند اوس کا تحریر ہوتا ہے ؎ زہد و ریاضت مین رہے

یا آہ کا نعرہ کرے ✤ سہر یون سے ذکر شغل کی دل اور جگر پارہ کرے ✤ بے
عشق کچھ حاصل نہ ہو ہر چند سر مارا کرے ✤ عاشق جمال یار کا ہر لحظہ نظارہ کرے ✤
یہ سب تفرجگاہ ہے ناظر وہی اللہ ہے ✤ سر مقامات عشرہ کا سلوک تفصیل
قدمائے صوفیہ نے کیا ہے اور بزرگان نقشبندیہ نے اجمالاً ضمن سلوک مین تجویز
فرمایا سر قرب طہارت اہلبیت کو حاصل ہوا ہے چنانچہ آیۂ تطہیر سے ظاہر
ہے سر لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن یہہ نزول
بےکیف ہے جو بزرگون نے فرمایا ہے سر نسبت کو اس سے مفہوم کرو کہ
ما فاق ابو بکر بکثرۃ الصلوۃ والصیام ولکن بشئی وقر فی قلبہ سر خدا کا حاضر
و ناظر جاننا موصل مقام احسان ہے کہ الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم
تکن تراہ فانہ یراک سر نسبت علمی وجہلی دونون طرح پر ہے سلطان جی نے فرمایا
بعض اولیاء اللہ کو اپنی ولایت کا علم ہوتا ہے اور بعض کو علم نہین ہوتا فافہم
سر دربار مین بہی حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہوتی ہے سر
اوس قدر زمین روضۂ مبارک کی جہان جسد مبارک آنحضرت صلعم کا ہے علما
نے اوس کو عرش سے بہی افضل فرمایا ہے سر فیض افعال عرش سے آتا ہے کیونکہ
مجری تمام احکام کا عرش عظیم ہے اور افعال کے اصول اسما و صفات اور شیون
اور ذات الٰہی ہے سر ایک حدیث مین تمسک قرآن اور اہل بیت کو فرمایا اور
دوسرے مین قرآن اور سنت کو فرمایا ہے تو اہل بیت آنحضرت صلعم کے سب
طریقۂ سنت پر تہے سے عبارا تنا شتی وحسنک واحد ✤ وکل الی ذاک الجمال
یشیر ✤ سر آنحضرت صلعم نے فرمایا روز قیامت تمام نسب اور سبب منقطع ہونگے
مگر نسب میرا اور سبب میرا تو سبب مین اور امت بہی آگئی سر حجاب ظلمانی
اور نورانی کا بیان اس حدیث مین ہے کہ ان للہ سبعین الف حجاب من نور و
ظلمۃ لو کشفت لاحرق سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ سر ایمان کامل صدیقین کا
ہے کہ والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون اور شہدا مستغرق انوار ہین

کہ والشہداء عند ربہم لہم اجرہم و نورہم سر اذکار و اشتغال و مراقبات کو
راہ مقربین اور کثرت صلوۃ و نوافل کو راہ ابرار بزرگون نے فرمایا ہے سر
حضرت نے ایک عریضہ پر راقم کے یون تحریر فرمایا اللہ تعالی شمارا نسبت
کامل بخشد آمین سر منجملہ بشارات فرمودۂ حضرت پیر و مرشد کے راقم کو بشارت
ہے علم سینہ کی سر بزرگان نقشبندیہ مراقبہ مین انتظار فیض کو فرماتے ہین تو مرض
مین انتظار فیض صحت کا اور عسرت مین انتظار فیض کشایش کا و علی ہذا القیاس
یہہ بہی داخل مراقبہ ہے سر ایک صاحب نے نقل کیا کہ حضرت نے اون کو
مراقبہ اللہ معکم اینما کنتم تعلیم فرمایا سر حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بیار کو
اعلی حضرت شاہ آفاق رح کی خدمت مین لائے آپ نے اوسکا مرض ایک
بکرے پر جو اوس وقت وہان موجود تہا ڈالدیا وہ بکرا گرکر مرگیا اور بیار کو
فوراً صحت ہوگئی غلو نسبت مین آپ سے ایسا صادر ہوا سر اصل تعلیم ذکر
اور اتباع سنت ہے اور تفصیل اوس کی مناسب ہر استعداد و وقت و
حال کے جدا ہے موافق تجویز مرشد کامل مکمل کے سر ایمان تقلیدی عوام کا
ہے اور ایمان استدلالی اہل ظاہر کا اور ایمان شہودی اہل باطن کا اور ایمان بالغیب
اخص الخواص کا ہی لہذا اس مناسبت عامہ سے باب افادہ و استفادہ مفتوح ہوتا ہے فافہم واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از ہر چہ می رود سخن دوست خوشتر ست ✱ اما بعد یہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم
بہ **نقد وقت** ہے **توضیح** نالۂ عندلیب مین تحریر فرماتے ہین در بیان کہ
مادامیکہ سیر سالک در مراتب آفاق می باشد کہ از دیدن صنعتہا مشاہدۂ صانع
می نماید او را داخل دائرۂ ولایت عامہ می دانند وچون از انجا ترقی کردہ بسیر
انفسی می درآید و بمونۂ جمیع آیات الٰہی و ظہور صفات و تجلیات ذات او
سبحانہ در آئینہ ظاہر و باطن خویش معاینہ و مشاہدہ می فرماید آنرا مقام ولایت
صغری کہ ولایت اولیاست می خوانند وچون اورا از سیر آفاقی و انفسی نجات

داده آیات مراتب الٰهیات که باقیات اند و داخل عالم آخرت اند مشهود و
مکشوفش می گردانند مقامش را در مرتبهٔ ولایت کبریٰ می شناسند که ولایت
حضرات انبیاست و چون درین ولایت هم کار بعروج دارد سیرش را بقدر
استعدادش کنانیده بمرکزش فرود می آرند یعنی که از نزول هم بهره بخشیده
اورا از جمیع حقائق و دقائق و اسرار و حکمت مراتب آلهیات و تمام مخلوقات
که عوالم علوی و سفلی باشند آگاه و باخبر می گردانند دران زمان اورا بهره مند
از دولت کمالات نبوت می شناسند اگرچه منصب نبوت را بر ذات خاتم الرسالة
صلی الله تعالی علیه وعلی جمیع اخوانه وسلم ختم شده می انگارند و این معاملات
عروج و نزول اوراکه تعلق بولایت کبری و کمالات نبوت دارد ماورای سیر
دائرهٔ آفاق و انفس تقیین دارند و حالا از تحقیق ولایت علیا که ولایت
ملاء اعلیٰ ست چه بیان نماید که قرب شان رنگے علحده دارد با نسبت معیت انبیا
و نسبت عینیت اولیا و نسبت خالقیت و مخلوقیت علما و نسبت محتاج و محتاج الیه
مومنین و غیره خاکیان هیچ مناسبت ندارد رباعی بعضے بخیال انفس و آفاق اند٭
بعضے بطریق علم و فن مشتاق اند٭ آنها که ازین و آن ندارند خبر٭ آئینهٔ راز
عالم اطلاق اند٭ **تنبیه** علم الکتاب مین تحریر فرماتے هین **تادیب** حضرت[1]
قبلهٔ کونین دامت برکاته منقول میفرمودند که آداب سلاطین و امرا بر اعضا و
جوارح ست که هرچند نوکران ایشان روبرو دست بسته ایستاده می باشند
و بظاهر تسلیم و سلام می کنند لیکن در دل شکوه و شکایت دارند و هرگز ادب
قلبی پیدا نکرده اند و آداب علماء ظاهرین بر زبان ست که خیان کلمه بر زبان
نمی آرند که خلاف شرع و عقائد باشد اما در دل هزارها شبهات و شکوک دارند
و اطمینان قلبی نه یافته اند و آداب فقرا بر قلب ست که خلوص و رسوخ و اطمینان
تام حاصل ست و مخلصان ایشان را اعتقاد دلی در خدمت ایشان می باشد
و چون زبان و دیگر اعضا توابع دل است بظاهر هم آداب ازینها فوت نمی شود

[1] یعنی حضرت خواجه محمد ناصر[illegible] ۱۲

بلکہ بکمال خوبی و نہایت لطف سے انجام می یابد کہ لو خشع قلبہ لخشع جوارحہ و بشریت ست اگر بطریق سہو یا خطا در ظاہر قصورے در ادب ہم واقع شود بے ادبی دلی نیست و از راہ خباثت نہ بخلاف اہل خطا ہر کہ ہر چند تعظیم و تواضع نماید و کلمۂ ناگفتنی بر زبان نیارد اما سراسر شرارت و نفاق ست ان اللہ لا ینظر الی صورکم و اعمالکم بل ینظر الی قلوبکم و نیاتکم **ترجیح** قیام اور سجدہ کی ترجیح مین اختلاف ہے تو سجدہ کو مرتبہ قدم سے مناسبت ہے کہ الساجد یسجد علی قدمی اللہ تعالی اور قیام کو مرتبہ وجہ سے شتان ما بینہما و اقرب ما یکون العبد فی السجود بیان قربیت ہے نہ اظہار عروج نسبت فافہم واللہ اعلم **توجیہ** ایکبار حضرت نے یہ اشعار پڑہے ؎ تر ہوئی باران سے سوکہی زمین ✽ یعنی آگئے رحمۃ للعالمین ✽ اوس بسنتی پوش کا اس جاذکر آگیا ✽ آم ہی بورا گیا اور جہوجہوا ✽ پہر فرمایا کہ آم نہین بورا یا بلکہ افسوس کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک سے مشرف نہوا اور حضرت پیر و مرشد نے اس کے معنی یون فرمائے کہ جوش محبت رسول مین آم بورا گیا یعنے دیوانہ ہوگیا **فائدہ** حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار سلطانجی چلے جاتے تہے ایک لڑکا حسین سامنے آیا آپ نے اوس کی پیشانی کا بوسہ لیا کہ یہان بہی تمہارا جلوہ ہے بعد ازان سب مریدون نے جو ہمراہ تہے بوسہ لیا لیکن حضرت چراغ دہلی نے نہین لیا. آگے ایک مقام پر آگ روشن تہی سلطانجی نے آگ کا بہی بوسہ لیا کہ یہان بہی تمہارا جلوہ ہے یہان کسی مرید نے بوسہ نہ لیا مگر حضرت چراغ دہلی نے یہان بوسہ لیلیا **معرفت** راقم کو تفاوت مراتب صدیقین و شہدا و صالحین کا منکشف ہوا جو سراسر مطابق آیات و احادیث کے ہے اور ان مقامات مصطلحہ کتاب و سنت کو پہلے کسی نے اس طرح بیان نہین کیا ہے یہہ جدت از روی بیان کے ظاہر ہے اور از روی حقیقت تمام اہل اللہ ان مصطلحات کے مفہوم مین داخل ہین اور نسبت ہر ذیل کی جدا جدا فیض سے حضرات کے معلوم ہوئی

ہ گر آنجملہ از سعدی انشا کند ۞ گرو فترسے دیگر املا کند ۞ رب زدنی علما نکتہ
ریتا شاہ کا ایک مرید پہر مانگ لکھتا پہرتا تہا گنج مراد آباد مین آیا زمیندار اوسکو
نقدی دینے لگے اوسنے کہا نہین اسی اثنا مین حضرت مسجد کے باہر آئے
فرمایا کیا حجت کرتے ہو اوس نے کہا پہر مانگ لکھتا ہون حضرت نے فرمایا
آؤ ہم لکھدین اور تحریر فرمایا ٥ تو وہ داتا ہے کہ سیری نہین دینے سے تجہے ؏
لذت جود سے پہر مانگ سکہا یا مجہکو ۞ وہ مرید قدمون پر گرا اور کہا میری سیری
ہو گئی مین تو جانتا تہا کہ ہندوستان خالی ہے مگر نہین جب وہ اپنے پیر کے پاس
گیا تو صورت دیکہتے ہی اونہون نے کہا کہ مولوی مراد آبادی نے پہر مانگ لکہدیا
ہوگا یہ ذکر حضرت پیر و مرشد سے سنا **لطیفہ** تاثیر نظر مین کیا کلام ہے کہ العین
حق **تذکرہ** مولانا مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا کہ مین اپنے مکان مین ایک
مقام پر خواب مین تہا آنحضرت صلعم کو دیکہا مجہکو مانند بچون کے کنار مبارک مین لیا
اور پیشانی پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا تو دیر تک اوس مقام سے خوشبو آیا کی
اور مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ مین نے اس مسجد مین حضرت مجدد واو
حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہما کو دیکہا کہ تشریف لائے اور حضرت غوث اعظم رض
نے مجہکو توجہ دی مولوی صاحب موصوف اولاد امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ
سے ہین **نقل** ہے کہ اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے دو مرید تہے
پنجگانہ نماز کعبہ شریف مین پڑہا کرتے تہے **تصریح** رسائل راقم کے جو مکرر مطبوع
ہوئے ہر بار اصلاح عبارت بحذف و زیادتی الفاظ وغیرہ کرنا پڑی تا کہ ناظرین
کو شبہہ واقع نہو اطلاعاً تحریر کیا اور جو رسائل تحریر مین آتے ہین نظر فیض اثر
حضرات سے گذرتے ہین چنانچہ نقل ملفوظات وغیرہ مین جہان راقم سے غلطی
ہو گئی تہی موافق تصحیح فرمانے آنجناب کے مطبوع ہوئی وللہ الحمد **اشارت**
رسائل مولفہ راقم مین لفظ اعلیحضرت سے مراد امام الطریقہ حضرت **شاہ محمد آفاق**
رضی اللہ عنہ اور لفظ حضرت و قبلہ سے مراد اون کے خلیفہ اعظم مولانا و سیدنا

حضرت فضل رحمن مدظلہ اور لفظ حضرت پیر و مرشد سے مراد اون کے
خلیفہ اور خلف الصدق حضرت سید احمد میاں صاحب دام برکاتہ ہین فافہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم + الا حدیث دوست کہ تکرار میکنیم ☆ یہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم
نکات سلوک ہے **نکتہ** حضرت نماز وتر مین یہ قنوت پڑہتے ہین کہ اللہم اہدنی فی من ہدیت الخ
نکتہ روپیہ قرض کا حلال وطیب بلاشبہہ ہے لہذا حضرت بسبب کمال احتیاط
کے ہمیشہ قرض سے کہاتے ہین **نکتہ** حضرت نے پیغمبر کا ترجمہ فرمایا یعنی سندیہ
لانے والے اللہ تعالی کی طرف سے **نکتہ** ختم حضرت مجدد رضی اللہ عنہ
لاحول ولا قوۃ الا باللہ پانسو بار اور اول وآخر درود سو سو بار راقم کو حضرت
پیرو مرشد نے فرمایا **نکتہ** صلائے عام جس کتاب کا خلاصہ ہے وہ کتاب
حضرت نے سنہ بارہ سو چالیس مین لکہی ہے **نکتہ** حضرت نے حضرت پیرو مرشد
کو علاوہ صحاح ستہ کے موطا اور مشکوۃ کا بہی درس فرمایا **نکتہ** حضرت پیرو مرشد
نے واسطے کشف ارواح کے یہ ذکر فرمایا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح
نکتہ حضرت تشہد مین رفع سبابہ نہین فرماتے اور حضرت مجدد سے بہی ایسا ہی
منقول ہے **نکتہ** حضرت اکثر سورۂ اخلاص سو بار پڑہنے کو فرماتے ہین اسکو
ناخواندہ لوگ بہی پڑہ سکتے ہین **نکتہ** حضرت نے فرمایا یہ وہ مسجد ہے جہان حضرت
غوث پاک رضہ اور حضرت نظام الدین اولیا رحمہ آتے ہین **نکتہ** مولانا مولوی
محمد علی صاحب نے نقل کیا کہ حضرت لڑکپن مین یوسف زلیخا پڑہتے تہے اوس
وقت آپ کو حضرت یوسف علیہ السلام سے فیض آتا تہا **نکتہ** دوسری بار راقم
حاضر خدمت حضرت کے ہوا او سوقت ارشاد فرمایا تہا سورۂ کہف روز جمعہ
پڑہنے کو کہ اس مین فوائد بہت ہین اور چار رکعت بعد سنت عشا کے کہ ثواب
عبادت شب قدر کا اون مین ہے اور دو رکعت بعد وتر کے بیٹہکر اور
فضیلت تہجد کی فرمائی اور اذکار صبح وشام اور وقت خواب کے اور ادعیۂ اخیر

حصن حصین کے اور مطالعہ حدیث شریف کو فرمایا اور حضرت پیر و مرشد نے سو بار کلمہ طیب پڑہنے کو فرمایا **نکتہ** حضرت بعد ادائے فرض جمعہ کے چھ رکعت سنت پڑہا کرتے ہین اول چار پہر دو **نکتہ** حضرت بعد سلام نماز فرض کے اکثر یہ دعا پڑہا کرتے ہین اللهم انت السلام و منک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام **نکتہ** حضرت پیر و مرشد نے نقل فرمایا کہ کسی زمانہ مین حضرت نے مثنوی فرمائی تہی اوس کا اول مصرع یہ ہے ؎ ای شہ آفاق شیرین داستان **نکتہ** حضرت نے ایک عریضہ پر راقم کے تحریر فرمایا دوران باخبر نزدیک و نزدیکان بے خبر دور قرب جانی را قرب مکانی در کار نیست **نکتہ** رسالہ شہرۂ شہرہ آفاق کو ایک صاحب مسجد شریف مین دیکہہ رہے تہے حضرت نے فرمایا یہ کیا دیکہتے ہو اونہون نے عرض کیا شہرۂ آفاق آپ نے فرمایا کہ اس کو رکہو ادب سے دیکہا کرو **نکتہ** میخانۂ عشق کو حضرت نے بدل پسند فرمایا اور حضرت پیر و مرشد سے پڑہوا کر سنا **نکتہ** رسالہ شہرۂ آفاق و فیض رحمانی کو حضرت نے اپنی زبان مبارک سے من اوله الی آخره پڑہا اور باقی رسائل کو فرمایا کہ ہم نے سب دیکہہ لیے **نکتہ** یہہ اشعار راقم کے حضرت پیر و مرشد کو مطبوع ہوئے اکثر زبان مبارک سے پڑہتے ہین لہذا تحریر ہوتے ہین ؎

اوسکے آنے کا بندہا رہتا ہے دہیان		بیٹہے ٹہلاے اوٹہا کرتے ہین ہم
ایک بلبل ہے ہماری رازدان		ہر کسی سے کب کہلا کرتے ہین ہم
شاعری مد نظر ہمکو نہین		واردات دل لکہا کرتے ہین ہم

نکتہ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت شاہ عبد الرزاق بانسوی رح کعبہ مین جاکر نماز پڑہا کرتے تہے ایک مرید نے التماس کیا تاکہ آپکے ہمراہ وہ بہی حاضر کعبہ ہو آپ نے فرمایا یا حی یا باقی پڑہتا ہوا ہمارے ساتہ چلا آ وہ آپ کے ہمراہ روانہ ہوا سمندر پر اوس کو خیال آیا کہ صحیح پڑہنا چاہیے اوس نے یا حی یا قیوم پڑہا بس ڈوبنے لگا الغرض پہر اوسی طرح پڑہتا ہوا آپ کے ہمراہ بسلامت پہونچ گیا

وہان آپ سے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ تونے زبان
صاف کی اور مین نے من کو صاف کیا نکتہ راقم نے یہ رباعیان اور قطعہ نظم
کر کے حضرت کی خدمت مین ارسال کیا تھا رباعی آنکس کہ ز رمز معرفت آگاہ است ٭
از روے تو او را بسوی حق راہ است ٭ چشم تو سواد نقطۂ با دارد ٭ ابروی کشیدہ
مبسم اللہ است ٭ رباعی آنرا کہ خبر ز کوچۂ عرفان ست ٭ بر روی تو استوار
در ایمان ست ٭ آیات الٰہی ست خط رخسارت ٭ روی تو مگر فاتحۂ قرآن ست ٭
قطعہ آن جان جہان چہ ذات دارد ٭ وان ذات چہا صفات دارد ٭
شک نیست کہ مصحف وجودش ٭ بسیار مقطعات دارد ٭ اس قطعہ پر حضرت
نے تحریر فرمایا از فضل رحمن سلام علیکم و رحمۃ اللہ جزاکم اللہ خیرا مردمان را
تعلیم نمودہ باشند بعد ازان حضرت پیر و مرشد نے بھی اپنے دستخط سے مزین
فرمایا **نکتہ** ایک مجذوب دہلی مین تھا جب کوئی نعمت حاصل کر کے اودہر
سے گذرتا وہ سلب کر لیتا تھا حضرت دہلی سے آتے تھے وہان آپ نے وقفہ
کیا وہ مجذوب آیا اور اصرار کیا کہ مین تم سے کشتی لڑونگا آپ نے انکار کیا اوسنے
نمانا آخر کار آپنے تین بار اوسکو پچھاڑ دیا یہ تذکرہ راقم نے حضرت پیر و مرشد سے سنا اور آپنے حضرت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **مطلع قرب ہر وارد** آیہ اللہ نور السموات والارض کے نکات و اسرار
مکتوبات حضرت ایشان رض و علم الکتاب سے ظاہر و باہر ہین راقم کو جو انکشافات
نمایان ہوئے نور احمدی مین مذکور کیے **وارد** نالۂ عندلیب مین حقائق بعض
معاملات اخروی مانند حقیقت میزان و پل صراط وغیرہ کے مذکور ہے راقم
نے فیض سے حضرات کے حقیقت کوثر و جنت وغیرہ تحریر کی والحمد **وارد**
مقامات مکشوفہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ ولایات ثلثہ و کمالات نبوت و
رسالت و اولوالعزمی و حقائق الٰہیہ یعنے حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰۃ
و معبودیت صرفہ و حقائق انبیا یعنے حقیقۃ ابراہیمی و موسوی و محمدی و احمدی کے

اور مکاشفۂ اخیر الیقین ہے واللہ اعلم **وارد** کنت کنزاً مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لہذا حب کو تعین اول فرمایا ہے **وارد** بنا تمام اذواق و مواجید و احوال و کیفیات کی علم پر ہے تو جس طرح پر علم رنگین ہو جاتا ہے اوسی طرح کے آثار مرتب ہوتے ہین **وارد** حسن معاملت یعنی احیا برتاؤ **وارد** کلام مین ایک آن و ادا ہوتی ہے جس کو بجز اہل قرب کے دوسرا مفہوم نہین کر سکتا لہذا فہم بزرگان دین کا جو آنحضرت صلعم سے اقرب ہین زیادہ تر معتبر ہے **وارد** استقامت ظاہر و باطن نشان صریح قرب کا ہے **وارد** حکمت یعنی ترکیب دینا علم نافع کا مناسب وقت و حال و استعداد کے واللہ اعلم **وارد** وصول الی اللہ اور قرب آنحضرت صلعم کا ہر ذیل کے نسبت مین جدا ہے **وارد** سلوک حرکت علمی کو فرماتے ہین جو مقولۂ کیف سے ہے واللہ اعلم سے کیف و کم کو دیکھہ او سے بے کیف و کم کہنے لگے ❊ جب حدوث اپنا کھلا راز قدم کہنے لگے ❊ **وارد** صالحین و شہدا و صدیقین یہ سب اولیاء اللہ ہین لیکن صدیقین اکابر اولیا ہین ان کو وہ بزرگ نہین پہونچتے **وارد** لقائے الٰہی نماز مین ہے کہ وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین یظنون انہم ملاقوا ربہم و انہم الیہ راجعون **وارد** اہل نسبت ایک دوسرے کی نسبت ادراک کر لیتے ہین کیا کہ المؤمن مرآۃ المؤمن **وارد** اقسام نسبت مثل نسبت توحید و نسبت محبت و نسبت معاملہ و نسبت معرفت وغیرہ بہت سے فروع ہین جو اہل سلوک نے بیان کیے ہین **وارد** حضرت خلیل اللہ علی نبینا و علیہ السلام نے جو حضرت جبرئیل سے اسم مبارک اللہ کا سنا بے اختیار ہو گئے اور تمام گھربار وغیرہ دینا منظور کیا یہی فنائے قلب ہے جو بزرگون نے فرمائی ہے اور حضرت اسمٰعیل کے ذبح کا فرمان صادر ہوا وہ بھی مان لیا یہی فنائے نفس ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فدیہ مقرر کیا و فدیناہ بذبح عظیم **وارد** جمع اضداد مانند سکر و صحو وغیرہ کے جائز ہے جیسے کہ انسان مرکب عناصر اربعہ سے ہے فافہم **وارد**

اہل سلوک کو خواب اور حالت مراقبہ اور بیداری مین زیارت انبیا و ملائکہ و اولیا اللہ کی ہوتی ہے وارد ادراک جوہر عقل ہر لہند غبی اور بلید الذہن کو کمتر ہوتا ہی وارد ملائکہ کو اللہ تعالی سے نسبت مالکیت و مملوکیت ہی واللہ اعلم وارد جہل کو کمال معرفت فرمایا ہے کہ ما عرفناک حق معرفتک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین اما بعد یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **قوت ارشاد** ہے ابتدای ارادت سے کچھہ احوال گذشتہ کا بیان منظور ہے کہ آغاز سن شعور سے راقم نے نام حضرات کا سنا اوسی زمانہ سے اشتیاق زیارت دامنگیر دل تھا اور واقفان حال سے اون کا تذکرہ سنا کرتا تھا اور اوسی عرصہ مین اتفاق ارسال عرائض کا بھی ہوا چنانچہ آپ جواب شافی دستخط خاص سے فرمایا کرتے اور اکثر عالم رویا مین زیارات عالیہ سے مشرف ہوتا تھا چنانچہ ایک بار قبل حضوری خدمت حضرات کے زیارت سراپا بشارت محبوب خلاق انام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ سے بھی بہرہ ور ہوا جس کا سمان ابتک آنکھون مین ہے اسی ذوق شوق مین ایک غزل بھی موزون کی تھی

فدای شاہ آفاقم کہ از سیر بلند او | ورای انفس و آفاق می تازد سمند او

ہزاران بحر بی پایان بکام جان او ریزان | زبانش العطش گویان زہی ظرف بلند او

خدا جویندگان را بی تکلف می کشد بالا | رسا افتادہ بر بام شہود حق کمند او

یہ اشعار اوسی غزل کے ہین سخن مختصر پانچ برس کے قریب اسی اشتیاق مین صرف ہوئے اور اتفاق زمانہ سے اودھر جانا نہ ہوا حتی کہ بمقتضاے سن جد وجد ایسے اسباب واقع ہوے کہ عقد راقم کا اطراف اودہ مین قرار پایا حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین بھی اطلاع کی از روئے کمال نوازش و ذرہ پروری آپ خود تقریب عقد مین آئے بعد ادای رسم نکاح تین روز وہان رہکر آپ کے ہمراہ روانہ مراد آباد ہوا سندیلہ کی طرف سے جانے کا اتفاق ہوا جب

مراد آباد مین پہونچکر مسجد شریف مین ہم حاضر ہوئے حضرت پیر و مرشد نے
گھر مین جاکر آپ کو خبر کی اول شیرینی جو اوس وقت موجود تھی آپ نے ہمکو
بھیجی تبرکاً اوس کو بھی کھایا اوس کے بعد آپ گھر مین سے آکر حجرہ شریف
مین جو متصل مکان اور مسجد کے واہنی طرف ہے رونق افروز ہوے راقم
ہمراہ حضرت پیر و مرشد کے دیدار پرانوار سے مشرف ہوا فرمایا کون ہے نام
عرض کیا ازروے الطاف و بندہ پروری آپ نے اوٹھکر معانقہ سے سرفراز
فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالی تجھکو اپنی محبت اور اتباع سنت دے پھر حضرت
پیر و مرشد کی خدمت مین ہٹیرنے کو ارشاد فرمایا آپ کی توجہات باطن سے
بھی مشرف ہوا سلطان الذکر پر توجہ فرمائی ذکر تمام لطائف سے محسوس ہوتا
تھا الغرض ایک شب دو روز رہکر رخصت کی نوبت آئی اثنائے راہ مین بیخودی
کی کیفیت پیدا ہوئی اور انجذاب محبت سے سینہ و دل لبریز ہو گیا اشعار
عاشقانہ موجب ترقی ذوق و شوق ہوتے تھے مکان پر آکر صبح و شام آپکی
طرف متوجہ ہوکر فیض یاب ہوتا تھا اور شب و روز آپ کی صورت پیش نظر
رہاکرتی تھی اور آگاہی کو اوس سے کمال قوت پہونچتی تھی جب دوسری بار
حاضر مراد آباد ہوکر قدمبوس ہوا حضرت مسجد کے کنارے تشریف رکھتے تھے
حضرت پیر و مرشد اندر مسجد کے تھے آپ نے اون کو آواز دی وہ بھی
تشریف لائے زیارت دونون حضرات کی ایک جا حاصل ہوئی سے بادۂ و
عشوۂ ساقی شدہ یک جا ہر دو ۞ ہوش را تاکہ بردیا رب ازینہا ہر دو ۞ اوسکے
بعد حضرت صحن مسجد مین تشریف فرما ہوئے اور مراقبہ اور توجہ خاص فرمائی
راقم حضرت پیر و مرشد کے ساتھ آپ کی توجہ باطن سے سرافراز ہوا سینہ برکات
اور فیض سے معمور ہو گیا پھر الحمد للہ کہکر آپ نے آگاہ فرمایا مراقبہ سے فراغت
ہوئی اوس کے بعد توجہات عالیہ حضرت پیر و مرشد سے بھی مشرف ہوا اور
بشارت مقامات بھی فرمائی کہ سب طے ہو جائینگے اور بہت سے ملفوظات

اور فیض ارشاد سے حضرات کے بہرہ ور ہوا الغرض جب وہان سے رخصت
ہوکر مکان پر آیا حالات انشراح وجمعیت وحضور شامل حال رہتے تہے اور
موافق ارشاد کے شب و روز اشغال باطن و اعمال ظاہر بجا لاتا تہا ایک
درود فرمایا تہا اوس کی برکت سے وقت خواب دربار بہی دیکہا جس مین
مجمع کثیر تہا دوسری بار خواب مین روضۂ مبارک جناب رسالت پناہ صلعم کا
دیکہا اور حضوری جمال پاک و زیارت شیخین رضی اللہ عنہما سے بہی مشرف ہوا
جو سرور اور احوال اوس وقت طاری تہا بیان اوس کا کس زبان سے کرے
بالجملہ ایک عرصہ اسی طرح اشغال و اعمال سے معمور گذر گیا بمقتضائے استعداد
عبارات و تذکرۂ مقامات سلوک کے دیکہنے کا بہی شوق تہا اور زبان پر بہی
بہی گفتگو رہا کرتی تہی حال و قال مین بسر ہوتی تہی لیکن کوئی وجدان منجر
بہ عیان نہوتا تہا حسن اتفاق سے ایسے اسباب پیدا ہوے کہ بحسب التماس
راقم کے حضرت پیر و مرشد مکان پر راقم کے تشریف فرما ہوئے اور اپنے
قدوم میمنت لزوم سے مالامال فرمایا توجہات اور عنایات خاصہ مبذول
کی بشارت مقامات بہی مکرر فرمائی کہ ہم نے تجہکو سب دیے لیکن روبرو
آپ کے اوس وقت تک کوئی انکشاف نہوا تہا التماس خدمت کیا تو فرمایا
ہماری غیبت مین سب کہل جائیگا الحق کہ جب حجاب صوری آپ سے واقع
ہوا مراقبات بہی بحسب معمول کیا کرتا تہا اور رابطہ باطنی بہی بہت غالب تہا
چند ایام گذرے کہ وجدان درجۂ عیان پر پہونچ گیا اول تمام مقامات سلوکہ
طریقہ حضرات پیران کبار کے جیسا کہ معلوم اولوا الابصار ہین منکشف ہوے اور اوسکے
بعد اس قدر حقائق اور معارف اور اسرار کہلے کہ اوس کی تفصیل کو ایک دفتر
چاہیے ؎ گر بر تن من زبان شود ہر موئے ✤ یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد ✤
انکشاف و حالات روزانہ بذریعۂ عرائض کے ارسال خدمت حضرت پیر و مرشد
کرتا تہا آپ حضرت کو بہی دکہلاتے تہے اور علاوہ انکشاف مذکور کے حضوری

آنحضرت صلعم و زیارت اکابر بھی بطور عیان حاصل ہوئی جس کے بیان کے لیے فرصت درکار ہے این زمان بگذار تا وقت دگر پس سخن مختصر الی الآن راقم کو اتفاق حاضر ہونے کا خدمت حضرات مین دس بار ہوا اور چار بار حضرت پیر و مرشد بھی یہان تشریف لائے فالحمد للہ علی آلائہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ نغمۂ شہود مشتمل ہی انواع بیان پر فالحمد للہ الذی نور العالم بنورہ والصلوۃ والسلام علی حبیبہ الذی اظہر کمالاتہ بظہورہ و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ و احبابہ

نقل اجازت نامۂ پیری و مریدی

اجازت دادم فضل رحمن عفی اللہ تعالیٰ عنہ



عزیز از جان راحت روح روان سید نور الحسن صاحب زاد اللہ عنایتکم

جناب اعلیٰ حضرت قبلہ عزیز از جان را اجازت زبانی نیز عطا فرمودہ اند لہذا بطور سند مز این بدستخط خاص نوشتہ می آید کہ در طریقۂ عالیۂ نقشبندیہ و قادریہ اجازت است بدین طور مرید کنند یعنی در طریقۂ حضرت شاہ محمد آفاق بیعت نمایند توجہ وغیرہ دادہ باشند

اگرچہ لیاقت ندارم من ہم اجازت عام دادم

احمد میان نقشبندی مجددی زبیری آفاقی بقلم خود

طریقۂ چشتیہ مین بھی لوگ حضرت سے مرید ہوتے ہین صالحین و اصلان جنت مین جیسا کہ قرآن شریف مین ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر محبت خالص کا بیان قول حضرت صدیق اکبرؓ کا ہے کہ من ذاق خالص حب اللہ استوحش عما سواہ تو جنت اور حور و قصور بھی ماسوا مین ہے فوق جنت عرش رحمن ہے اور ارواح شہدا قنادیل عرش مین رہتی ہین لہذا عروج اون کا بہت ہے جیسا کہ مناسب صدیقین

کے نزول سے لندار و بہ خلق ہوتے ہین اہل عرفان پر حقیقت کلمہ و حقیقت صلوۃ
و حقیقت صوم و حقیقت حج و حقیقت زکوۃ بھی کھل جاتی ہے حقیقت نوحی و
حقیقت عیسوی بہی حقائق انبیا مین منکشف ہوتی ہے ہر ظل اپنی اصل
سے مستفیض ہے اور اصل اصل الاصل سے منتہای مراتب کونی و الٰہی
ذات رب العالمین ہے کہ ان الی ربک المنتہی وسائل لازم حالم اسباب
ہین لطائف خمسہ اصول استعداد نوع انسان ہین فافہم ذکر لطائف
مفید یادداشت اور وسیلۂ آگاہی ہے کثرت مراقبہ سے انکشاف
ملک و ملکوت ہوتا ہے کما تقررا اولیار اللہ کو شہدا کا مقام زندگی مین
حاصل ہو جاتا ہے موعود مومنین اون کا نقد وقت ہے قیومیت اسم
القیوم کی نسبت سے فافہم سلطانجی نے فرمایا محبت صفاتی ہے اور محبت
ذاتی محبت صفاتی مین کسب کا دخل ہے اور محبت ذاتی محض وہب ہے
سلطانجی نے فرمایا ولایت ایمانی و عرفانی کو زوال جائز ہے ولایت
احسانی کو زوال نہین ہے شنیدہ کے بود مانند دیدہ* سلطانجی نے فرمایا
عشق اولیا کا اون کی عقل پہ غالب ہوتا ہے حضرت خواجۂ نقشبندؒ نے
فرمایا کہ ہم نے جو کچہہ پایا فضل الٰہی سے اور برکت سے عمل کرنے کے آیات و
احادیث پہ اور اقتدا سے صحابۂ کرام سے پایا اور فرمایا کہ ہم نے جو کچہہ پایا علو ہمت
سے پایا اور حضرت مجددؒ نے فرمایا کہ ہم نے جو کچہہ پایا بقدر اتباع سنت پایا او
بعض اکابر نے فرمایا کہ ہم نے جو کچہہ پایا بدولت درود اور توجہ مجرد کے پایا اور
حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ فقیر نے جو کچہہ پایا غلبۂ محبت پیران کبار سے
پایا بالجملہ اذا اراد اللہ شیئا ہیّا اسبابہ حضرت خواجۂ ناصرؒ والدہ ماجدہ کی
طرف سے اولاد امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہین اور آبا و اجداد
کی طرف سے نسب حضرت خواجۂ نقشبند رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے
رسالۂ واردات درد مین فرماتے ہین سخن ست کہ باب ہدایت کشودہ نخست کہ فوائد خموشی بیان نموده

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ وبارک وسلم اما بعد یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **شاہد غیب**
ہے قال اللہ تعالی فی ذکر سلیمان علیہ السلام و کان نبیا ذا الملک والجبروت
وتفقد الطیر فقال مالی لا اری الھدہد ام کان من الغائبین لاعذبنہ عذابا
شدیدا او لاذبحنہ او لیاتینی بسلطان مبین اقول واللہ اعلم ان فی کل آیۃ
من آیات اللہ اسرار عجیبۃ کما ورد فی الحدیث وانما تظھر علی اہل الباطن فیرون
بنور الفراسۃ مالا تدرک بالابصار الا ببصیرۃ القلب وانا اشیر الی نبذ منہا مما
علمنی اللہ سبحانہ بطفیل حبیبہ صلعم فمکث غیر بعید فقال احطت بما لم تحط بہ وجئتک
من سبا بنبا یقین فھکذا قلب الطالب یطیر الی عالم القدس بجناحی العلم والعمل
ویتفقدہ السالک این ھو فاذا رجع من مقام العروج ینبئ عن النبا الیقین ما عاین
حقا انی وجدت امراۃ تملکھم واوتیت من کل شئ ولھا عرش عظیم کانت المراۃ
بلقیس اوتیت من المال والجمال حظا وافرا وجدتھا وقومھا یسجدون للشمس
من دون اللہ وزین لھم الشیطان اعمالھم فصدھم عن السبیل فھم لا یھتدون
الا یسجدوا للہ الذی یخرج الخبء فی السموات والارض ویعلم ما تخفون وما تعلنون
اللہ لا الہ الا ھو رب العرش العظیم ہکذا یشاہد القلب ملکوت السموات والارض و
من آیاتہ سبحانہ الشمس والقمر فاہل الحضور لا یلتفتون الیھما ولا یحبون الآفلین ویطلبون
اللہ تعالی خالصا مخلصا الذی فطر السموات والارض ویومنون بالغیب قال
سننظر اصدقت ام کنت من الکاذبین اذھب بکتابی ہذا فالقہ الیھم ثم تول عنھم
فانظر ماذا یرجعون فھکذا یذہبون الملائکۃ بصحف الاعمال الی حظیرۃ القدس قالت
یا ایھا الملاء انی القی الی کتاب کریم وہکذا یلاحظ الصحف وفیھا ما صدر من الاذکار
والاعمال فی اشتیاق لقائہ سبحانہ انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
الا تعلوا علی واتونی مسلمین وہکذا نزل القرآن العظیم وعنوانہ البسملۃ الا تعلوا علی اللہ
بالنفوس الامارۃ وکونوا مسلمین بالاسلام الحقیقی وہو صلاح القلب واطمینان النفس

قالت یا ایہا الملؤا افتونی فی امری ما کنت قاطعۃ امرا حتی تشہدون قالوا نحن
اولوا قوۃ واولوا باس شدید والامر الیک فانظری ماذا تامرین ولاحرج فیما نذکر
معاملۃ اللہ بالعباد ومعاملۃ العباد باللہ ما یطابق بہذہ الآیات وماذلک الا
تشبیہ المعاملات لاتشبیہ اہل المعاملۃ تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا فما
یناسب ہذا المقام ان الملأ الاعلی ممن یشہدون ویقطع الامر علی روسہم وہٰذا
من عبادہ سبحانہ وتعالی وقوم یشابہونہم بنفوسہم القدسیۃ وبتطہیرہ تعالی ایاہم
عن الرذائل البشریۃ فہم ینزلون منازلہم ویعامل بہم ما یعامل بالخواص من الملائکۃ
والقول فی ذلک لہ موضع آخر قالت ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوہا وجعلوا
اعزۃ اہلہا اذلۃ وکذلک یفعلون ہٰکذا سلطان المحبۃ اذا دخل فی القلب والقالب
جعل النفس الامارۃ بالسوء ذلیلا فی نظر المحب ویزکیہا بالانجذاب الی المحبوب
وانی مرسلۃ الیہم بہدیۃ فناظرۃ بم یرجع المرسلون قالت لامتحان سلیمان علیہ السلام
فارسلت الیہ المال واسباب الجمال فلما جاء سلیمن قال اتمدوننِ بمال فما آتانی اللہ
خیر مما آتاکم بل انتم بہدیتکم تفرحون ورد فی الحدیث الغناغنا النفس والمحب
یستغنی بالمحبوب عما سواہ ولایلتفت الی الدنیا ولایطلب الآخرۃ ایضا الابشوق
لقائہ تعالی فقال سلیمان ع ارجع الیہم فلناتینہم بجنود لاقبل لہم بہا ولنخرجنہم منہا اذلۃ
وہم صاغرون قال ذلک بتائیدہ تعالی ایاہ وہٰکذا یتفاخرون اہل الولایۃ بسلطنۃ
تعالی وسبحانہ ولایعلم جنود ربک الاہو قال یا ایہا الملؤا ایکم یاتینی بعرشہا قبل ان
یاتونی مسلمین قال عفریت من الجن انا آتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک وانی
علیہ لقوی امین کان الجن تابعا لہ وکثیر من خلق اللہ واعطاہ اللہ الملک لاینبغی
لاحد من بعدہ قال الذی عندہ علم من الکتاب انا آتیک بہ قبل ان یرتد الیک
طرفک کان ہذا رجل اسمہ آصف وزیر سلیمان کان عالما باسماء اللہ وتاثیر کلامہ
فلما رآہ مستقرا عندہ قال ہذا من فضل ربی لیبلونی أاشکر ام اکفر ومن شکر فانما
یشکر لنفسہ ومن کفر فان ربی غنی کریم لاینقص ملکہ بالعصیان ولایزید بالطاعۃ

انما یرجع ما صدر من الانسان علیہ فان شکر اللہ واطاعہ باتباع رسولہ صلعم
فانما یرجع ذلک الیہ فیتقرب الی اللہ وآلہ الجنات النعیم وان لم یشکر فانما
یرجع الیہ فیکون البعید امن اللہ ویدخل النار نعوذ باللہ منہا قال نکروا لہا عرشہا
ننظر اتہتدی ام تکون من الذین لا یہتدون قال ذلک لامتحان العقل
فان العقل نور فی الانسان یضیئ بہ سبیل الہدایۃ فلما جارت قیل اہکذا عرشک
قالت کانہ ہو واوتینا العلم من قبلہا وکنا مسلمین ہکذا یشاہدون اہل الباطن
انوار العرش ولا سبیل الی ذلک الا بالعلم النافع وہو علم القلب وہذا مقام العالم
باللہ والسمع والبصر من آلات العلم وصدہا ما کانت تعبد من دون اللہ انہا
کانت من قوم کافرین ہذا حاصل مقام النبوۃ وہو الدعوۃ الی اللہ وتوحیدہ
قیل لہا ادخلی الصرح فلما راتہ حسبتہ لجۃ وکشفت عن ساقیہا قال انہ صرح ممرد من
قواریر قالت رب انی ظلمت نفسی واسلمت مع سلیمن للہ رب العالمین وہذا
ایضا کان لامتحانہا فعجزت عن الادراک واقرت بقولہا اسلمت انتہے ما اردنا
من الاشارات والقرآن بحر عظیم لا انفصام لاسرارہ شرفنا اللہ وایاکم بفہم رموزہ
ومشاہدۃ انوارہ وہذا انموذج ما ورد فی قلبی من برکات شیوخنا السادات
واما مشائخ الطریقۃ شیخ المشائخ غوث الزمان محبوب الخلاق حضرت شاہ
محمد آفاق الدہلوی رضی اللہ تعالی عنہ وخلیفتہ الاعظم فی ہذا الاوان
قطب الاقطاب ملاذ الشیخ والشاب سیدنا ومولانا فضل الرحمن مد اللہ ظلہ الاعلی
وخلفہ الصدق الذی ہو وارث المسیح کمالاتہ وحامل لواء فضلہ وبرکاتہ مولانا ومرشدنا احمد ادام اللہ فیضہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خیر الکلام کلام اللہ وخیر الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ
حاصل کلام ہے واضح ہو کہ راقم کی نظر سے جو کتب تصوف گذرین اور
کوائف مندرجہ ذیل جو مفہوم ہوے کسی قدر تحریر کرتا ہے کہ منجملہ اونکے احیاء العلوم
اور کیمیای سعادت تصنیف امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کے اکثر مقام نظر سے گذری

اپنے باب مین ایک دستور العمل اور روانی بیان مین ضرب المثل ہے لیکن طرز سلوک مناسب طریقۂ قدما کے ہے اور منجملہ اون کے قوت القلوب تصنیف ابو طالب مکی رحمۃ اللہ کی کتاب جامع ابواب متفرقہ کی ہے اوس کے بہی چند مقام سرسری طور پر کسی عرصے مین دیکہے تہے **تذییل** قدما کا طریقہ منتظم نہ تہا سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ اول مقنن قوانین طریقت ہوئے اور بعد اون کے اکثر صوفیۂ کبار نے اون کا اتباع کیا ہے انتہے اور منجملہ اون کے فتوحات مکیہ تصنیف حضرت ابن العربی رض کی اپنے باب مین بے نظیر ہے اوس کے بہی بعض مقام نظر سے گذرے بے مناسبت کاملہ کے اوس کا فہم دشوار ہے اور قوت علم رسمی سے حل کرنا لاحاصل اور تقلید اقوال توحید بے حال توحید اعتبار سے ساقط ہے اور منجملہ اون کے گلستان بوستان حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ کی عجب عام فہم خاص پسند ہے بوستان مین اپنے مرشد بزرگوار کا قول نقل فرماتے ہین سہ مرا پیر دانای مرشد شہاب ٭ دو اندرز فرمود بر روی آب ٭ یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش ٭ دگر آنکہ بر غیر بدبین مباش ٭ اور منجملہ اون کے تصنیفات حضرت مولانا جامی علیہ الرحمۃ کے خصوصاً نفحات الانس جو تذکرہ مشائخ مین ہے اگرچہ بیان مجمل ہے لیکن بہت معتبر ہے ذکر پیران طریقۂ نقشبندیہ از حضرت بایزید بسطامی رض تا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رض جو اون کے پیر صحبت ہین بیان کیا ہے اور منجملہ اون کے تذکرۃ الاولیا تالیف حضرت فرید الدین عطار رض کی ہے مولانا روم فرماتے ہین سہ ہفت شہر عشق را عطار دید ٭ ما ہنوز اندر خم یک کوچہ ایم ٭ اور منجملہ اون کے مثنوی حضرت مولانا روم قدس اللہ سرہ کی مشہور خاص و عام ہے عیان راچہ بیان اوس کو بہی جا بجا سے مطالعہ کیا اسکے شروح اور حل اشعار بہی اہل علم نے تحریر کیے ہین مگر یہ ضرور نہین کہ وہی مراد متکلم ہو ہان موافق اپنی یافت و شناخت کے ہر ایک نے بیان کیا ہے اور منجملہ

اون کے رسائل طریقۂ نقشبندیہ سے رسالۂ قدسیہ بھی نظر سے گذرا حضرت
خواجہ محمد پارسا خلیفۂ حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے آپ کے ملفوظات
کی شرح فرمائی ہے اور فصل الخطاب بھی نظر سے گذری جس کا حوالہ
مکتوبات امام ربانی رض مین دیکھا گیا اور منجملہ اون کے مکتوبات حضرت امام
ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اور مکتوبات حضرت ایشان قدس اللہ سرہٗ
آیت بینہ اون کے فضل وکمال پر ہے اور منجملہ اون کے کتب مستندہ طریقۂ
مجددیہ مین سے حضرات القدس اور زبدۃ المقامات یعنی برکات احمدیہ
تالیف خلفاے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کا مطالعہ کیا حضرت شاہ غلام علی
صاحب رض نے خلاصہ ان دونو کتاب کا فرمایا ہے اور منجملہ اون کے روضۃ القیومیہ
کتاب مبسوط تالیف خلیفہ حضرت قبلۂ عالم رضی اللہ عنہ کی ہے ذکر مشائخ مجددیہ
تا حضرت قبلۂ عالم وخلفائے آنجناب ہے لیکن بعض ملفوظات وغیرہ جو خلفاے
حضرت مجدد رض نقل فرماتے ہین یہ بزرگ اون کو بزیادتی صریح اور دعوی
افضلیت حضرات موصوف کا تمام مشائخ سلف وخلف پر روایت کرتے ہین
اگرچہ اکابر مجددیہ نے اظہار کمالات موہوبہ اور معاملات مخصوصہ اپنا بہت
کچھ فرمایا ہے لیکن دعوی افضلیت کا تمام قدما ومتاخرین پر ثابت نہین باوجود
اس کے ہم کہہ سکتے ہین کہ بمقتضاے فرط محبت اون کو معذور رکھنا چاہیے
لیلی را از دریچۂ چشم مجنون باید دید اور فہم بھی ہر ایک کا مختلف ہوتا ہے خصوصاً
معاملات باطن نازک تر ہین جسمین اکثر خواص حکم عوام کا رکھتے ہین اور یہ عذر صحیح بھی
ہم کرسکتے ہین کہ اکثر صلحا بمقتضائے المرء یقیس علی نفسہ وبحکم ظنوا المومنین خیرا
عمل رکھتے ہین تو جائز ہے کہ ناقلان اخبار کو ایسا ہی جان کر حکایات طولانی کو
تحریر کیا واللہ اعلم اور منجملہ اون کے رشحات عین الحیاۃ تذکرہ معتبر بزرگان
نقشبندیہ کا ہے لیکن بعض روایت پر اوس کی حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے
کلام کیا ہے اور منجملہ اون کے رسائل طریقۂ مظہریہ مانند رسائل سبعہ حضرت

شاہ غلام علی صاحبؒ اور مقامات مظہریہ نظر سے گذرے اور معمولات مظہریہ اور انفاس الاکابر وغیرہ تالیف شاہ نعیم اللہ صاحبؒ اور ارشاد الطالبین وغیرہ تصانیف حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ اور رسالہ کلمۃ الحق مولوی غلام یحیی صاحبؒ کا توحید وجود و شہود کے اعتقاد و مطابقت کے باب مین مع تقریظ حضرت مرزا صاحبؒ اور ہدایۃ الطالبین رسالہ حضرت شاہ ابو سعید صاحبؒ کا جو انکشاف مقامات سیر و سلوک مین تحریر فرمایا ہے نظر سے گذرا اور منجملہ اون کے نالہ عندلیب تصنیف حضرت خواجہ محمد ناصرؒ کرامت عظیم الشان مصنف کی ہے بجز اس کتاب کے اور کوئی کتاب مبسوط تصوف کی بالاستیعاب اول سے آخر تک راقم کے مطالعہ مین نہین آئی اور عالم تحقیق مین اوسکی سیر سے بہت نفع پہونچا جزاہ اللہ تعالے عنا خیر الجزاء اور تصانیف حضرت خواجہ میر دردؒ مین سے علم الکتاب کا اکثر مطالعہ کیا لطف اون عبارات سادہ و پرکار کا بیان سے افزون ہے جیسے کہ حضرت ایشانؒ کی تحریر مؤید بیان حضرت مجدد قدس اللہ روحہ کی ہے ایسا ہی تصانیف حضرت خواجہ کی تائید کلام اونکے والد ماجد کا کرتی ہے کہ الولد سر لابیہ اور منجملہ اونکے تصانیف حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ مانند حجۃ اللہ البالغہ و فیوض الحرمین و تفہیمات و ہمعات و الطاف القدس و قول الجمیل و انفاس العارفین وغیرہ نظر سے گذرے بیان شافی علوم ظاہر و باطن کا ہے علاوہ انکے اور بھی کتب جابجا سے مطالعہ مین آئین اسوقت جو حاضر ذہن تھا تحریر کیا بالجملہ فیض الٓہی انقطاع پذیر نہین اور ہنوز مثل فیض کوفی کو فیض ارشاد بھی متصل ہے ؎ در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند ؛ انچہ استاد ازل گفت ہمان میگویم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیار بادۂ کوثر کہ در سخن رانی	دہیم نفحۂ گلہاے باغ رضوانی
بزیر سایۂ دامان احمد مختار	رسیدہ ایم بتائید فضل رحمانی
مگر بسلسلۂ زلف یار دل بستیم	کہ بی سلب نبود انجذاب یمانی

امابعد چند اوراق نظم فارسی راقم کے جو پیش نظر ہین اون سے یہ اشعار انتخاب کرکے نام اس رسالہ کا **عالم خیال** رکھا امید کہ ناظرین مضامین کو اون کے محل مناسب پر محمول فرمائین ع والعذر عند کرام الناس مقبول +

حسن بتان ہوش ربامی کشد مرا
بی اختیار سوے خدامی کشد مرا

نیرنگ دلربائی اورا نگہ کنید
گاہے بنازوگہ بادامی کشد مرا

آوارہ ام ز دست دل بیقرار خویش
در کوچہ ہائے زلف دوتامی کشد مرا

در خانقاہ و میکدہ بریک طریقہ ام
او بسکہ سوی خود ہمہ جامی کشد مرا

بسکہ دیوانگیم راہ بجائے دارد
عقل ہم رشک بر دبر دل دیوانۂ ما

فرصت گوشہ نشستن نہ ہد زاہد را
آنقدر تند بود گردش پیمانۂ ما

دل وارستہ درین باغ بہاری دارد
نیست پامال خزان سبزۂ بیگانۂ ما

ظاہرا خاک نشینیم ز بالائے کسے
بر فلک ہست دماغ دل دیوانۂ ما

بشنو ترانۂ دل پر اضطراب را
افگن بخاک بربط و عود و رباب را

ہر موی من ز نشۂ عشق تو سرخوش ست
از دل ربود چشم تو ذوق شراب را

بر ماہر آنچہ رفت بروز فراق تو
آسان نمود سختی روز حساب را

پروانۂ معافی ماجذب عشق اوست
یک سو نہید بحث خطا و صواب را

برروئے دل کشود جمال تو عالمی
ہیچ آبرو نماند جہان خراب را

رعنائی جمال تو در صلح آورد
رند خراب و صوفی عالی جناب را

مخمس بر غزل حضرت مظہرؒ

برآب چون سفینہ روان ست تخت ما
شد غرق سبزہ و گل و شاخ و درخت ما

از راہ چشم شد جگر لخت لخت ما
آبی نزد بروی گران خواب بخت ما

باآنکه گریه داد بسیلاب رخت ما

ماراکه سوز عشق درآغوش پرورد | زاهد بجال سوختگی ما عجب برد
نیرنگ برق حسن شناسد چه بیخرد | ما از پی ورتب وتابیم مے خورد

چون نخل شعله آب ز آتش درخت ما

چون مفلسان نه در بدر از بهر راحتیم | در راهِ فقر گوشه نشین قناعتیم
پیوسته در سفر به وطن با اقامتیم | ما والی قلمرو سیر و سیاحتیم

هر نقش پاسے خویش بود پایی تخت ما

کس در لباس عشق چنین ما جرانه کرد | با عشق جمع نازکی طبع را نه کرد
جمعیتے به تفرقه زینسان بپا نه کرد | مظهر زما رسید و دگر یاد ما نه کرد

دیوانه خوش نبود ز وضع کرخت ما

ندانی زاهدا وضع بلانوشان الفت را | شناسد اهل دل در پرده کہ ایلام نعمت را
دل خاصان درگاه هست مخصوص این جراحت را | از آن پهلوی خود جا میدهم این گنج محبت را

که غیر از من پناهے نیست در عالم مصیبت را

محبت چون بدل جا کرد کے انجام میگیرد | هزاران کار از یک عاشق ناکام میگیرد
پس از مردن شهید او کجا آرام میگیرد | قضا از مشهد ما مشت خونی وام میگیرد

کتا رنگین کند هنگامهٔ روز قیامت را

نهادن سر بزیر تیغ و محو شکر گردیدن | شدن ممنون احسان و ز قاتل چشم پوشیدن
تحمل بر ستمها کردن و هرگز نه رنجیدن | بنا کردند خوش رسمے بخون و خاک غلطیدن

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

توانی یافتن این نکته را گر محرم رازی | بود آئینه دار حسن او هر هندی و تازی
بخوبان جهان حیف ست گر چشمے نیندازی | نگیرد باطن اهل صفا زنگ از نظر بازی

تصرف نیست هرگز در دل آئینه صورت را

دلے دارم که زهد خشک بر وی شاق میگردد | سوی محراب می آید نه گرد طاق میگردد

کسی این رمز می فهمد که از عشاق میگردد
دماغ دل درین جاگاه گاهی جای میگردد

خدا آباد تر سازد خرابات محبت را

دل دیوانه را از مدتی اینجا نمی بینم
غمش خون ریخت از چشمم ببین دامان نگینم

به پهلو جستم دل از هجر او تلخ ست شیرینم
تلف کردست این دل حق صحبتهای دیرینم

به بزم خود نخواهی داد جا این بیمروت را

ز جذب دل برنگ یار عاشق منصبغ گردد
بلاگردان حسن اوست آخر شوکتی دارد

اگر تکریم فرمایند آن دیوانه را شاید
بجای سنگ طفلان پارهای شیشه بارد

چو مظهر میرزا دیوانهٔ نازک طبیعت را

در خلوت بزن و بر سر بازار طلب
اگر آزاد به گلگشت چمن می تازی
حضرت میکدهٔ عشق ادب می طلبد
نه سرم بود بدنیا نه خیال عقبی

هر کجا ناز فروشد کرم یار طلب
عبرت از نالهٔ مرغان گرفتار طلب
دل آگاه بجود یدهٔ بیدار طلب
از عدم کرد مرا فردهٔ دیدار طلب

آنجا نه زمان نی اثر کون و مکان ست
میخانهٔ عشق تو ورای دو جهان ست

در کسوت عصیان کرم دوست نهان ست
در دست نه تیر ست نه بر دوش کمان ست
در مدرسه از جنبش لعل تو حکایت
دریاب که در یک نظر پیر خرابات
بیوجه به سرخی نه زند گوشهٔ چشمت

زاهد خط پیمانهٔ ما خط امان ست
این سادگی اوست که بسمل دو جهان ست
در میکده از مستی چشم تو نشان ست
نور شب قدر و برکات رمضان ست
والله که این مشهد صاحب نظران ست

نغازه نیست رخ دلفریب او محتاج
بهار حسن نیاید برنگ و بو محتاج

نگار من به نگاهی ادا تواند کرد
اگر بخاک نشستم چه شد که عزت عشق

هزار نکته که آمد به گفتگو محتاج
نه عزتیست که باشد بکاخ و کو محتاج

ببوی روی تو صد گل شنیده ام چمن　　بذوق چشم تو گشتم بصد سبو محتاج
بکنج میکده شد هر که راه عشق گرفت　　نرفت گه بدر شیخ مرده شو محتاج

درچارسوے زهد نه یابی دکان صلح
زاهد بیا به میکده بنگر جهان صلح

در هر ادای دوست برم پی بلطف خاص　　من نکته فهم نازم و اندازه دان صلح
ای من فدای سادگی تو که در عتاب　　پیداست از نگاه تو صد ره نشان صلح
این مشرب عجیب به مے خانه یافتم　　رنجے برنگ شادی و جنگے بسان صلح

ز جذب شوق بکویش روم چنان گستاخ
که باد تند درآید به گلستان گستاخ

یکے ز شیوهٔ تمکین یار من این است　　که خنده نیست بلعل شکر فشان گستاخ
ز ننگ و نام گذشتم بشوق محفل تو　　که با رقیب ندیمم به پاسبان گستاخ
فغان ز جوش بیانی که در ادب گه دوست　　همه خموش نشستند و من همان گستاخ

صد قافله اند طلب زلف و لب او
از شام برون آمد و از طرف یمن شد

صد بار رود از خود و از جای نجنبد　　دیوانهٔ عشق تو مسافر به وطن شد

علو خاکساران جهان سوختن بنگر
که بر دوش صبا خاکستر پروانه می آید

تحمل بر تصرفهای عشق خانمان سوزش　　باین نازک مزاجی از من دیوانه می آید
به پیشم از برای اکتساب عشقبازیها　　سحرگه بلبل و هنگام شب پروانه می آید

هزار میکده در ضمن نرگس شهلاست
هنوز از نگهت صد خمار می خیزد

بهر زمین که نهی پای نازنین وری　　ز ذره ذره آن انتظار می خیزد
گرفته ایم ازین جا به خاک افتادن　　ادب ز سایهٔ دیوار یار می خیزد

سرورشتهٔ صد ساغر شراب طهور		زگردش نگه چشم یار می خیزد

عاشقان را سیر کوی یار می باشد لذیذ
دیدن بام و در و دیوار می باشد لذیذ

شوق ناز از نرگس دلدار می باشد لذیذ		این بصر تنها ازین بیمار می باشد لذیذ
ساغری از چشم جانان می برد از خود مرا		بادهٔ میخانهٔ دلدار مے باشد لذیذ
در ادای شیوه خویش حاجت گفتار نیست		اندکے جنبش ز لعل یار می باشد لذیذ
حور و غلمان وارم جز سیر باغی بهشتی نیست		این تکلفها پے دیدار مے باشد لذیذ
در جنون عشق هم ترک ادب منظور نیست		ناله کردن از پس دیوار مے باشد لذیذ

همچو شیخ سبحه گردان یا برهمن دار باش
هر چه باشی باش لیکن بندهٔ دلدار باش

آشنای دوست اندر کسوت اغیار باش		در ادبگاه محبت اندکے هشیار باش
در طریق عشق بیکارست کوشش بی کشش		جذبه کن زاد راه و بر سر رفتار باش
زلف جانان حلقه آزادان گرفتار تو اند		سایه گستر بر جهان ای خواجهٔ احرار باش
سرمهٔ چشم پرستش تماشا کن مدام		فیضیاب از خاک راه خانهٔ خمار باش
این طرفه رسم میکدهٔ اهل الفت است	وله	ساقی نگار و بادهٔ عشق و سبوی دل
گر جذب صادق است دوئی را مجال نیست		ما ناکسان کشتان شده خوی تو خوی دل
زاهد طریق عشق ورای تورع است		خلقے بکعبه مائل و میلم بسوے دل

ز سوز عشق نشانی که داشتم دارم
دل برشته و جانی که داشتم دارم

خزان رسید بهار بتان عالم را		نگار خویش به آنے که داشتم دارم
ز دست شاه سوارے که رفت از نظرم		عنان گسسته فغانی که داشتم دارم

ای در هوای نکهت زلف دوتای تو
آواره بوے مشک ختا تا آسوده

ای ترجمان جنبش لبهای لعل تو
بانگ رباب وزمزمۂ تار آمده
ای دل خنک مباش که اندر جهان عشق
سوز و گداز گریہ بازار آمده

لباس عشق ببر شوخ وگلعذار انند
که بیقرار نمایند و بیقرار انند

زعشوہای نهان وزصورت زیبا
بتان باہمہ پنہان وآشکار انند
اگر ببزم نشینند غیرت شمعند
وگر بباغ درآیند نوبہار انند
مپرس رسم وره پیر میفروش ای شیخ
که زاہدان ہمہ آنجا گناہگار انند
جمال تو نشناسد زخویش بیگانہ
بعالمے که توئی جملہ دوستدار انند
سکون زشیوۂ ارباب عشق نتوان جست
که یار در دل و مدہوش انتظار انند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **ساقی جذب** ہے جذبہ من جذبات اللہ خیر من عبادۃ الثقلین **فیض** رباعی لااقم
سے آنرا کہ رہے بحضرت رحمان ست ٭ دریاب کہ زیر سایۂ احسان ست ٭ سرمایۂ او ز فیض کوثر
دائم ٭ علم و عمل و محبت و ایمان ست ٭ کوثر یعنی خیر کثیر **فیض** آغاز سلوک
علم ہے یعنے آگاہی بہ نہج دوام چاہیے اور اذکار رحمانی مفید علم ہین بعد
حصول ملکۂ آگاہی عمل سے اقربیت پیدا ہوتی ہے چنانچہ مفہوم آیات و
احادیث بالتصریح ہے اور بعد حصول اقربیت کے جذبات محبت منجذب
بفوق کرتے ہین اور واسطے حصول جذبات فوقانی کے تلاوت کلام اللہ سے
بہتر کوئی سبب نہین **فیض** رابطۂ استقامت جامع اصول اربعہ ہے لیکن
بمقتضاے ترکیب انسانی بعض اصل کا غلبہ معاملہ سے پیدا ہوتا ہے مثلاً بعض
مین غلبہ علم باللہ کا اور بعض مین غلبہ اعمال صالحہ کا اور بعض مین غلبہ محبت
خالص کا اور بعض مین غلبہ ایمان کامل کا واللہ اعلم **فیض** آنحضرت صلعم
نے فرمایا اگر تولا جاوے ایمان ابوبکر کا تو ساری امت کے ایمان پر راجح آجاوے
لہذا افضل ایمانی نسبت نقشبندیہ مین غالب ہے حضرت باقی باللہ رضہ نے طریقہ نقشبندیہ

کو انجذاب ایمان سے تعبیر فرمایا ہے فیض الرفیق ثم الطریق لہذا وسیلہ
مرشد اہل طریقت کو ضرور ہے کیونکہ نفس و شیطان سد راہ ہین کہ ان الشیطان

للانسان عدو مبین اور یہ نفس کا بیان ہے کہ وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ
بالسوء فیض تفصیل اعمال صالحہ فرائض اور واجبات اور سنن اور مستحبات
ہین اور دائرۂ اباحت ان سب کا حاوی ہے فیض معاملات وصول
وقرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصول وہی اصول اربعہ نسبت
کے ہین کہ بمقتضائے نسبت معاملات قرب اوس طرز پر پیدا ہوتے ہین
فیض شروع سیر عالم امر سے یا آغاز کار عالم خلق سے معاملۂ آلہی دونون
طرح پر ہے فیض مراقبہ صبح وشام معمول ہمارے حضرات کا ہے فیض موافق
حوصلہ اور ہمت کے خیالات بھی پست وبلند ہوتے ہین فیض شکایت جفا شقاق
شکر بے مغنے سے بہتر ہے ؎ در بزم وصال تو بہنگام تماشا ٭ نظارہ ز
جنبیدن مژگان گلہ دارد فیض مرتبہ ظلال اسماء وصفات کو نالہ عندلیب
مین مقتضیات اسماء وصفات سے تعبیر کیا ہے اور مرتبہ وجود پر علم الکتاب
مین نور کا اطلاق فرمایا ہے ؎ اصطلاح عشق لب یار است ومن دیوانہ ام ٭
فیض فیض وجود عرش سے فرش تک سب مین ساری ہے اور تمام کائنات
نور وجود الٰہی سے درخشان ہے ؎ زمعجزہائے عشق ست این کہ شبہا بر سر
کوش ٭ نگاہ بام و در رالذت دیدار می باشد ٭ فیض فیض رحمت کا اکتساب
بواسطہ اعمال مسنونہ کے موجب قربیت ہے اور وصول جنت بے توسل اس
فیض کے محال ہے فیض اہل ظاہر اہل باطن کے رموز سے واقف نہین
ہوتے کہ اہل الجنۃ بلہ فیض فیض افعال کا مشاہدہ بچشم ظاہر ہر متفکر پر عیان
ہے اور صدور افعال بمقتضائے اسماء وصفات وشیون الٰہی لاریب فیہ ہے
کل یوم ہو فی شان اوس سے شعر ہے اور ذات بحت مین چونکہ اعتبارات
ذاتی ثابت ہین لہذا حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے علاوہ کمالات نبوت کے

جو مقام تجلی ذاتی دائمی ہے اور بہی مقامات عالیہ فرماتے ہین **فیض** فیض اسرار
کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین سے مستفاد ہے کاشف رموز عبدیت ہے چنانچہ
حضرت امام ربانیؒ و حضرت خواجہ میر دردؒ کمال انسانی مقام عبدیت کو
فرماتے ہین اور عشق و محبت کو زینہ وصول اس مقام عالی کا فرمایا ہے
واللہ اعلم **فیض** راقم دوسری بار حاضر مرادآباد شریف ہوا تہا اوس وقت
حضرت پیر و مرشد نے فرمایا تہا کہ اللہ تعالے نے ہم کو معاملات حشر و نشر
وغیرہ سب دکہلائے **فیض** ابتدا مین تصحیح خیال ضرور ہے کہ شاہراہ وصول
الی اللہ ہے اور خواب آئینہ دار حالات باطن ہے کہ اس فوٹوگراف سے تمام
حسن و قبح اوقات بیداری کا نمایان ہوتا ہے **فیض** جب معاملہ خواب و
خیال سے تجاوز کرے اور بیداری مین حاجت مراقبہ نرہے تو اس کو
کشف عیانی سے تعبیر کرتے ہین **فیض** ایک بزرگ فرماتے تہے کہ جو کوئی مجہکو
دنیا مین متوجہ کردے اوس کو جنت دیتا ہون یہہ ذکر حضرت پیر و مرشد
سے سنا **فیض** حضرت پیر و مرشد نے ایکبار راقم سے رسالہ شہرۂ آفاق
فیض رحمانی و چند صفحہ نور احمدی کے پڑہوا کر سنے **فیض** موافق سنت نبوی
کے ایسا فیض بہی وارد ہوتا ہے جس سے تمام تن بدن معطر ہو جاتا ہے چنانچہ
راقم بارہا اوس سے مشرف ہوا خصوصًا وقت حضوری خاص کے **فیض**
عرصہ ہوا کہ حضرت پیر و مرشد نے ازروی نوازش ایک معاملۂ خاص سے
مطلع فرمایا تہا مجملًا یہ ہے کہ تاریخ بست و ہفتم ماہ رمضان کی تہی آپ نے
حضرت کا مقام رفیع الشان ملاحظہ کیا دیر تک مدہوش پڑے رہے
معاملۂ موسوی کا ظہور تہا اوس جلسہ مین راقم کو اپنے عقب مین دیکہا کہ طالب
نظر فیض اثر ہے آپ نے اوس وقت راقم سے وعدہ فرمایا **فیض** حضرت سید
میر نعمان اکبرآبادیؒ حضرت ابو العلا کو فرمایا کہ نسبت عالی رکہتے تہے **فیض**
حضرت پیر و مرشد نے مولوی ثناء اللہ سنبہلی خلیفۂ حضرت مرزا صاحب

کی نسبت حضرت سے نقل فرمایا کہ نسبت عالی رکہتے تہے **فیض** حضرت پیرو
مرشد نے حضرت سے نقل فرمایا کہ حضرت مولوی مراد اللہ صاحب پیرو مرشد
حضرت شاہ غلام رسول صاحب علیہ الرحمۃ کے نسبت بہت عالی رکہتے تہے
فیض حضرت پیرو مرشد نے نقل فرمایا کہ رتیا شاہ سے کسی نے اپنا مطلب
عرض کیا کہا یہ پڑہا کرو یلم تم چیتو ہماری اور اوس کا مطلب حاصل ہوگیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ التجوید دستخط خاص حضرت کا لکہا ہوا جو راقم کے نزدیک ہے نافع قاریان کلام اللہ ہی لہذا
موسوم بہ **طریقہ تلاوت** کرکے شائع کیا جاتا ہے اور اوس کے حواشی بہی آپ کے لکہے
ہوے ہین وہ بہی نقل کیے گئے فقط

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی
آلہ واصحابہ اجمعین وبعد فہذہ رسالۃ تتعلق بالتجوید **فصل** فی الاظہار[۱] اعلم
ان النون الساکنۃ والتنوین[۲] اذا لقیا حروف الحلق تظہران وہی الہمزۃ والہاء
والعین المہملۃ والغین والحاء والخاء المعجمتین مثل من امر ورسول امین ومن ہاد وسلام
ہی ومن علم وسمیع علیم وفان حکمت وغفور حلیم ومن غل وعزیز غفور ومن خیر و
قروۃ خاسئین[۳] **فصل** فی الاخفاء[۴] وتخفی النون الساکنۃ والتنوین مع غنۃ
عند ہذہ الحروف التاء والثاء والجیم والدال والذال والزاء والسین والشین والصاد والضاد
والطاء والظاء والفاء والقاف والکاف مثل لن تنالوا وجنات تجری ومن ثلثی اللیل
وماء ثجاجا ومن جاء وغثاء قاجزاء ومن دون اللہ ودکا دکا ومنذر وصعدا ابا
ذلک وینزل وریح صرصر زرقا ومن سوء وبشرا سویا ومن شیء ولنفس شیئا ومن
صیاصیہم ورجال صدقوا ولمن ضرہ وقوما ضالین ومن طہور وقوما ظالمین و
من فئۃ وکتابا فقد وقوا ومن قرار وشاعر قلیلا ومن کان ونفی یوم کان **فصل**
فی الاقلاب واذا لقیت النون الساکنۃ او التنوین باء تقلب میما مخفاۃ مع غنۃ
مثل من بعد والیم باکانوا وسمیع بصیر وینبغی وانبئہ[۵] **فصل** اذا لقیت المیم الساکنۃ

[۱] یعنی نون را بغنہ نخوانند ۱۲
[۲] در وزن زیر یا پیش ۱۲
[۳] یعنی آنچنان نون ساکن و تنوین را خوانند کہ در نون ... غنہ
[۴] یعنی چنان خوانند کہ آواز ... یعنی بقدر یک الف ۱۲
[۵] ... میم ... بدل نون و تنوین بمیم ۱۲

الباء فيجوز اخفاؤها ويجوز اظهارها والاخفاء اولى مثل وما هم بمؤمنين واذا التقيت
الميم الساكنة ميما لزم الادغام بغنة مثل في قلوبهم مرض واذا التقيت غير الباء والميم
اظهرت خصوصًا عند الواو والفاء مثل عليهم ولا الضالين ولهم فيها **فصل**
في الادغام مع الغنة اذا التقيت النون الساكنة والتنوين الياء التحتية والنون
والميم والواو فانهما تدغمان فيها مع الغنة مثل ان يضرب يومئذ يصدر الناس
من نشاء حطة نغفر لكم من مال صراطا مستقيما من واق جنات وعيون وما اشبه
ذلك الا في صنوان وبنيان ودنيا وقنوان وتجب الغنة في الميم والنون
اذا كانتا مشددتين مثل عم وثم وان الجنة وما اشبه ذلك **فصل** في الادغام
بلا غنة اذا التقيت النون الساكنة والتنوين الراء واللام تدغمان فيهما بلا غنة
مثل من ربهم غفور رحيم من لدنا هدى للمتقين **فصل** في ادغام المثلين يدغم
كل حرف ساكن في مثله مثل فما ربحت تجارتهم ان اضرب بعصاك الحجر ما ليه
هلك وذلك بما عصوا وكانوا اينما يوجهه وما اشبه ذلك الا في مثل آمنوا و
عملوا الصالحات وفي يوم كيلا تزول المدة فانه لا يجوز الادغام في مثل ذلك
فصل في ادغام المتقاربين تدغم التاء مثل ما عبدتم وكدت والذال في الظاء
مثل اذ ظلمتم واللام في الراء مثل وقل رب وبل ران وما اشبه ذلك و
تظهر في بل ران وفي قيل من راق في رواية حفص وتدغم الباء في الميم والثاء
في الذال مثل يا بني اركب معنا ويلهث ذلك عند عاصم لا غيره **فصل** في تفخيم الراء
وترقيقها ان الراء تفخم اذا كانت مفتوحة او مضمومة مثل ربنا رزقوا وترقق اذا
كانت مكسورة مثل رجال ورزقا هذا اذا كانت متحركة واما اذا كانت ساكنة
فان كان ما قبلها مفتوحا او مضموما مثل قرية وقربا فخمت وان كان ما قبلها
مكسورا رققت مثل فرعون ومرية الا اذا كانت الكسرة عارضة فانها تفخم مثل ان
ارتبتم ام ارتابوا او وقعت الراء قبل حرف من حروف الاستعلاء وهي خص
ضغط قظ فانها تفخم كذلك مثل قرطاس ومرصاد وفرقة واختلف في راء فرق

وان كان ما قبلها ياء ساكنة ترقق في الوقف مثل خير وسير وان لم يكن ما قبلها ياءً
بل ساكن آخر وكان ما قبله مفتوحا او مضموما فخمت مثل القدر واليه ترجع الامور
فان كان مكسورا رققت مثل ذكر وشعر وغيرهما **فصل** اللام ترقق في جميع المواضع
الا في لفظة الله واللهم فانها تفخم اذا كان ما قبلها مفتوحا او مضموما مثل هو الله يحب المحسنين
وختم الله وعبد الله وقال الله ويفعل الله وما اشبه ذلك وان كان ما قبلها
مكسورا ترقق سواء كانت من نفس الكلمة او غيرها مثل بسم الله وبالله ولله وآيات الله
وغير ذلك **فصل** في هاء الضمير اعلم ان القراء يصلون الهاء اذا كان ما قبلها
وما بعدها متحركا وحقيقة الصلة زيادة ياء او واو مدية مثل له وبه فان كان ما قبلها
ساكنا لا يوصل مثل عليه وفيه ومنه الا ابن كثير فانه يوصل وحفص معه في فيه
مهانا فقط ولا توصل في يرضه لكم الا عند البعض والبعض يسكنونها وتوصل في مثل
نؤته ويؤده ونوله ونصله وما اشبه ذلك **فصل** في تفخيم حروف الاستعلاء
السبعة والمطبقة خصت بالتفخيم اشد وهي الخاء المعجمة والصاد المهملة والضاد المعجمة
والغين المعجمة والطاء المهملة والقاف والظاء المعجمة **فصل** في المد حروف المد
وهي الالف والواو والياء الساكنات المجانس لها حركة ما قبلها فانها اذا لقيت
همزة في كلمة واحدة تمد ويسمى مدا متصلا واجبا مثل اولئك وملائكة وجاء وشاء
وسوء وجيء وما اشبه ذلك وان كانت الهمزة في كلمة وحروف المد في كلمة اخرى
ويسمى مدا منفصلا فيجوز مده وقصره مثل بما انزل ويا ايها الناس وقالوا آمنا وفي
امها وما اشبه ذلك واذا لقيت حرفا ساكنا وقفا ووصلا تمد ساكنة مدا لازما
مثل آلآن وقل آلذكرين واذا كانت ساكنة بنفسها تسمى مدا لازما خفيفا مثل
الم طسم ص ق حم عسق ن وسببه السكون لا ينفك عنه وقفا ووصلا واذا لقيت حرفا
ساكنا وقفا لا وصلا فانه يجوز فيه الطول والتوسط والقصر مثل يعلمون ونستعين وما اشبه
ذلك ويسمى ذلك المد مدا عارضيا ولنا مد آخر عارضيا مد عوض ومد مظهر ومد بدل ومد
تمكين مثل المد اللازم المظهر كحروف المقطعات وهي الم المص الر كهيعص طسم طس

له اگر دراز کرده در سوره والفجر ترقیق ست باتفاق ۱۲ منه

بعضی در همه حال پر خوانند و بعضی در همه حال باریک خوانند کذا فی المدارک ۱۲ منه

اصل قرأ بود دیگر همزه را در راء ادغام کردند ۱۲ منه

صله ای اشباع

یعنی [illegible] ۱۲ منه

یعنی اشباع ۱۲ منه

[illegible] ۱۲

یس صٓ حٰمٓ حمٓعسق قٓ نٓ وشل المد اللازم المدغم مثل والصافات ولا الضالین وما اشبہ ذالک مثل المد العارض المدغم الرحیم ملک والصیف فلیعبدوا علے قرارۃ ابی عمرو شال مد البدل آمن وآزر واٰتینا وما اشبہ ذالک ومثال مد اللکین واذ احییتم وتحیۃ ومعاذیرہ والذی یکذب وما اشبہ ذالک حروف لمد تمد وقفا لا وصلا مثل موت وخوف وبیت وصیف وشیئ وما اشبہ ذالک واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ علم **نافع** ہے علمی کہ رہ بحق نماید جہالت ست ✤ **تعلیم** منجملہ تحریر حضرت کے بنام راقم ایک یہ عبارت ہے از فضل رحمن بہ میاں نور احسن سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد الحمد للہ باید کہ موافق سنت عمل نمودہ باشند ہمین کافی ست **تحقیق** کیمیا سعادت مین حرف ضاد کو مشابہ حرف ظا لکھا ہے اور فوائد الفواد مین ہے کہ ضاد مخصوص رسول علیہ السلام سے ہے رسول الضاد ارسل علیہ الضاد واللہ اعلم **تنقیح** فرقہ ناجی وہی ہے جو اجماع اہل سنت وجماعت پر قائم ہے ورنہ ہفتاد و دو ملت جو اس امت مین ہین وہ بھی مستند اپنا قرآن وحدیث کو جانتے ہین اور آیات واحادیث خلاف مشرب اپنے کے تاویل کرتے ہین تو ہفتاد و دو ملت مین داخل وہی لوگ ہین جو فہم وقرار داشت صحابہ وتابعین وغیرہ اکابر کو جب پر اجماع ہے پیشوا نہین مانتے وما انا علیہ واصحابی سے اجماع کی طرف یہی ایا ہے فافہم **تاویل** دوزخ ہل من مزید پکاریگی جب اللہ تعالی اپنا قدم رکھے گا بس بس کرے گی ظاہر ہے کہ اپنے دشمنون کو پامال کیا کرتے ہین **نقل** ہے کہ حضرت خواجہ میر دردؒ کو ایک فاقہ مہینہ بھر کا اور ایک پندرہ روز کا ہوا تھا آپ فرماتے تھے کہ فقیر ڈیڑہ فاقہ مین فقیر مشہور ہوگیا **نقل** ہے کہ حضرت خواجہ میر دردؒ کے مکان مبارک مین اجزا صحیح بخاری کے باحتیاط رحلون پر رکھے تھے آپ مطالعہ فرمایا کرتے تھے کسی نے کوئی مسئلہ بخاری کا دیکھنا چاہا آپ نے فرمایا کہ مسئلہ

اور کہین جا کر دیکہو فقیر کے ہان تو صحیح بخاری فیض حاصل کرنے کے واسطے
رکہی ہوئی ہے **نقل** ہے کہ شاہ عالم بادشاہ حاضر خدمت بابرکت
حضرت خواجہ کے ہوا بسبب کسی عارضے کے موافق دستور مجلس کے بیٹہنے کا
چارزانو بیٹہ گیا آپ مراقب تہے کسی مرید نے آپ کے آگاہ کیا الماس غلام
عقب بادشاہ کے کہڑا تہا اوس نے جواب دیا کہ عذر مین اس طرح نماز بہی
جائز ہے آپ نے فرمایا کہ نماز مین جائز ہے فقیر کے ہان مستحب بہی نہین **معمول**
نماز اشراق بہی معمول ہمارے حضرات کا ہے اور بعد سنت فجر کے تہوڑا لیٹ کر
آپ فرض کو ادا فرماتے ہین **نکتہ** حضرت فاروق اعظم رض کو صفت کلام سے
مناسبت خاص تہی اور موافق آپ کی راے کے بارہا وحی نازل ہوئی
نقل ہے کہ ایک بزرگ نے بعد انتقال آپ کے خواب مین دیکہا انتقال کو
کئی برس گذرے تہے آپ نے فرمایا کہ مین اب محاسبہ سے فارغ ہوا ہون
سو یہ بہی وہی مناسبت کلام ہے اور حساب وکتاب بہانہ ہمکلامی کا تہا
درمیان محب ومحبوب کے **بشارت** راقم نے قبل حضوری خدمت کے
حضرت کو ایک عریضہ لکہا تہا اوس پر یون تحریر فرمایا کہ ہمیشہ شاکر باشند
فقط ہمین کار است کہ بنبود ان او مردان بمقصد رسیدہ اند بعونہ تعالی شما
ہم خواہند رسید اور اسی عریضہ پر راقم کو فرزند صالح تحریر فرمایا فقط ؏ احب الصالحین
ولست منہم ٭ لعل اللہ یرزقنی صلاحا ٭ **وظیفہ** درود تاج و درود لکہی حضرت
نے پڑہنے کو عنایت فرمایا تہا واسطے افادہ عام کے نقل کیا جاتا ہے
درود تاج اللہم صل علی سیدنا ومولانا محمد صاحب التاج والمعراج والبراق
والعلم دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم اسمہ مکتوب مرفوع مشفوع
منقوش فی اللوح والقلم سید العرب والعجم جسمہ مقدس معطر مطہر منور فی البیت
والحرم شمس الضحی بدر الدجی صدر العلی نور الہدی کہف الوری مصباح الظلم جمیل الشیم
شفیع الامم صاحب الجود والکرم واللہ عاصمہ وجبریل خادمہ والبراق مرکبہ

والمعراج سفرہ وسدرۃ المنتہی مقامہ وقاب قوسین مطلوبہ والمطلوب مقصودہ
والمقصود موجودہ سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین انیس الغریبین رحمۃ
للعالمین راحۃ العاشقین مراد المشتاقین شمس العارفین سراج السالکین
مصباح المقربین محب الفقراء والمساکین سید الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین
وسیلتنا فی الدارین صاحب قاب قوسین محبوب رب المشرقین والمغربین
جد الحسن والحسین مولانا ومولی الثقلین ابو القاسم محمد بن عبداللہ نور من نور اللہ
یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ واصحابہ وسلموا تسلیما **درود لکھی**
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد رحمۃ اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد فضل اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد خلق اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد علم اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کلمات اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کرم اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد حروف کلام اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد قطرات الامطار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد اوراق الاشجار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد رمل القفار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد ما خلق فی البحار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد الحبوب والثمار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد اللیل والنہار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد ما اظلم علیہ اللیل واشرق علیہ النہار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد من صلی علیہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد من لم یصل علیہ

اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا محمد بعدد انفاس الخلائق
اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا محمد بعدد نجوم السموات
اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا محمد بعدد کل شیٔ فی الدنیا
والآخرة صلوات اللہ تعالیٰ و ملائکتہ و انبیائہ ورسلہ وجمیع الخلائق علی
سید المرسلین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین و شفیع المذنبین سیدنا و مولانا
محمد و علی آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ و اہل بیتہ و اہل طاعتک اجمعین
من اہل السموات والارضین برحمتک یا ارحم الراحمین و یا اکرم الاکرمین وصلی اللہ
علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین وسلم تسلیماً دائماً ابداً کثیراً والحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **جواہر قدس** ہے تذکرہ شیخ محمد احسان علیہ الرحمۃ نے ذکر حضرت خواجہ ضیاء اللہ
خلیفہ حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہما کا دو مقام پر تحریر کیا ہے لہٰذا نقل کیا جاتا ہے دریں سال
خواجہ ضیاء اللہ کشمیری بخدمت آنحضرت مرید شد سبب ارادت او این بود کہ
شبے در واقعہ پیغمبر خدا را دید کہ دست حضرت صدیق اکبرؓ را گرفتہ در مسجد
در آمدند دران مسجد حضرت خلیفۃ اللہ بودند حضرت خاتم الرسل از حد زیادہ کرم بر
حضرت خلیفۃ اللہ می نمایند و از نہایت مہربانی بوسہ بر پیشانی ایشان
می دہند بمجرد بوسیدن جناب رسالت صورت قیوم رابع و صورت حضرت
سید المرسلینؐ یکے شد درین اثنا حضرت ابوبکر خطاب بخواجہ ضیاء اللہ کردہ فرمودند
کہ حکم حضرت پیغمبر خدا چنین است کہ پیش شیخ محمد زبیر رفتہ مرید شوی کہ او
قطب جہان و قیوم زمان ست روز دیگر خواجہ ضیاء اللہ بخدمت حضرت
خلیفۃ اللہ آمدہ مرید شد آنجناب عنایت بے غایت بر خواجہ ضیاء اللہ داشتند
و می فرمودند کہ او فخر کشمیر است اور دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ از جملہ خلفائے
حضرت خلیفۃ اللہ بکمال ورع و تقوے و اتباع سنت سنیہ این طریقہ علیہ
احمدیہ معصومیہ موصوف است آنحضرت مہربانی بسیار از حد زیادہ کہ خارج

تحریرست بر خواجہ داشتند و بشارات عمدہ مثل ولایت صغری و کبری و
علیا و کمالات نبوت بلکہ تا حقائق ثلثہ وغیرہ بخواجہ عنایت فرمودند بخلافت
خود سرافراز ساختہ اند و کرات و مرات از زبان مبارک آنحضرت در حق
خواجہ شنیدہ شدہ است کہ مے فرمودند کہ وے در محبت و اعتقاد عدیم المثل
است انتہی **معاملہ** تاریخ بست و ہشتم ماہ مبارک رمضان ۱۳۰۴ھ تہی کہ راقم
کو بعد عشا کے ایک مقام عالی معاینہ مین آیا ظہور نسبت بابرکت حضرت پیر و مرشد
کا معلوم ہوا وہ کیفیت عیانی اور فیضان معطر تقریر و تحریر سے افزون ہے
بعد ازان بذریعہ عرضداشت کی انجناب کو اطلاع کی جواب مین دستخط خاص سے تحریر فرمایا کہ یہ بہت بڑی
بشارت ہے والحمد للہ **فیض** حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ امام بخاری و
مسلم سلطانجی رح کو نہین پاتے اور حضرت نے بہی ایسا ہی فرمایا **دعوت**
وہ مقام جس کی طرف آنحضرت صلعم نے خاص و عام کو دعوت کی ہے جنت
ہے **اختلاف** حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تجلی ذات بحت کے قائل ہین اور
حضرت خواجہ میر درد رح تجلی ذات بے حیلولہ اسما و صفات جائز نہین رکہتے
واللہ اعلم **ف** ذات و صفات مین لاعین و لاغیر قول قدیم ہے **فیض**
اہل عبادت ہون یا اہل ریاضت جس کے معاملات عالی تر اوسی کی نسبت
فائق ہے **لطیفہ** ارواح مشائخ پر فاتحہ پڑہنے سے فتح باب جلد ہوتا ہے
نکتہ پیش طاق وصول جس قدر بلند ہوگا معاملات بہی عالی ہون گے
معرفت اتباع سنت ہر ذیل کی نسبت مین عجب معاملہ پیدا ہوتا ہے
حسنات الابرار سیآت المقربین **ف** جب تک حضوری آنحضرت صلعم
کی نہو سلوک ناتمام ہے **تحقیق** طریقۂ احسنیہ کے بیان مین ایک مکتوب انتباہ
فی سلاسل اولیاء اللہ مین نظر سے گذرا **تفصیل** حضرت شاہ غلام علی صاحب
نے طریقہ مظہریہ مین ارشاد مفصل فرمایا لہذا اون سے بہی طریقہ جدید پیدا ہوا
چنانچہ آپ کو الہام بہی ہوا اتہاف ہاتف غیب مشہور ہے اور بعض اکابر نے

فرمایا کہ اللہ تعالے اولیاء اللہ سے بخلق صوت کلام کرتا ہے **ف** نعمائے بہشتی کا اس عالم مین آنا قصۂ حضرت مریم سے ظاہر ہے اور اولیاء اللہ سے بھی یہ کرامت منقول ہے **ارشاد** سلوک مصطلح اگرچہ تمام ہو جائے معاملات آلٰہی کی انتہا نہین ہے قصۃ العشق لا انفصام لہا۔ **نکتہ** میدان وسیع واسطے دیدار رب الارباب کے تمام جنات کے مافوق ہے تو سب اہل بہشت اپنے اپنے مقام سے عروج کر کے اوس میدان مین جمع ہوان گے اور بحسب مراتب بٹھلائے جائین گے کہ انزلوا الناس منازلہم اوس وقت عرش سے حجاب اوٹھا دیے جائین گے اور قبل دیدار ایک مینہہ خوشبو کا برسیگا اور دور شراب طہور بھی ہوگا اور ہر ایک اوس کو اپنے سے اس طرح اقرب دیکھے گا اور باتین کریگا کہ ایک کی دوسرے کو خبر نہ ہوگی اور دیدار آلٰہی مین ایسے مستغرق ہوان گے کہ تمام نعمائے بہشتی کو اوس کے روبرو فراموش کرینگے افازنا اللہ وایاکم بہذہ النعمۃ العظمی بجاہ حبیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **ذوق طاعت** مشتمل ہے ابواب ثلثہ پر

باب اول قال اللہ تعالی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التوحید راس الطاعات واختلف المشائخ فی اقسام التوحید وحدودہ فقال واحد منہم التوحید اسقاط الاضافات فی اقوالہم کثیرۃ جدا کما لا یخفی علی اہل الخبر وقال طائفۃ بوحدۃ الوجود مثل الشیخ محی الدین رضی اللہ عنہ وایدہ مولانا الجامی قدس اللہ روحہ وانکشف ذلک التوحید علی کثیر من الخواص مع صحۃ الاحوال وہم ارباب الولایۃ افاض اللہ علینا من برکاتہم وقال بہ کثیر من العوام بمحض التقلید فضلوا واضلوا نعوذ باللہ منہم وقال جماعۃ بوحدۃ الشہود مثل الشیخ علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ وایدہ شیخ مشائخنا الکبار قدوۃ المقربین والابرار الشیخ احمد السہرندی قدس اللہ تعالی سرہ بل

اثبت العروج من ذلک المقام ایضا ومنهم من قال بالتطبیق بین القولین
والجمع بین الضدین مثل الشیخ ولی الله الدهلوی رح ومنهم من قال بالتوحید
المطلق من تقید الوجود والشهود وهو امام الطریقة المحمدیة خواجه ناصر الدهلوی
وخلفه خواجه میر درد المحمدی طریقة رضی الله تعالی عنهما والاختلاف فی مرتبة الاجمال
ان الله واحد وعلیها مدار الایمان واما اقوالهم رحمهم الله فمن باب التفصیل الذی
ظهر علی قلوبهم لتفاوت اقدامهم فی العرفان ولا یقبل التوحید الا باقرار الرسالة
خلافا للحکماء الفلاسفة وغیرهم فان الحکماء خاضوا فی بواطن عالم الاجسام فانکشف
علیهم ان ذلک الاجسام اعتبارات محضة وزعموا ان ذلک الوجود الذی هو حقیقة
عالم الاجسام هو الله تعالی وبه قیام العالم کما تری فی الظاهر ان الاجسام لاختلاف
صورهم اعتبارات شتی ومع ذلک کلهم من العناصر الاربعة التی بها ترکیب العالم
کله فان قلت ما الفرق بین الصوفیة الوجودیة والحکماء الاشراقیین لان المنتهی
واحد قلت سبحان الله شتان ما بینهما فان الحکماء هجرتهم الی حقائق الاشیاء
والصوفیة هجرتهم الی الله ورسوله ونیاتهم صالحة وانما الاعمال بالنیات وانما
لامرئ ما نوی فمن کانت هجرته الی الله ورسوله الی آخر الحدیث فالحمد لله الذی
هدانا من المختلفات کلها الی ما هو شفاء للصدور باب ثانی نوع دیگر از طاعت
اطاعت رسول است صلی الله علیه وسلم وآن مبسوط در همه کتاب وسنت آیت
ومن یطع الرسول فقد اطاع الله وتدوین مسائل مستنبطه از آیات واحادیث
ائمه مجتهدین است فرموده اند لفقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد
وماتریدی واشعری رحمهم الله متکفل عقائد شدند تا مبتدعے از طرف خود اختراع
ایمانیات نه کند وصوفیه کبار اخلاق الهیه واوصاف قدسیه که در نفس مطمئنه
آنحضرت صلعم مودع بود به تصفیه قلب وتزکیه نفس پرداخته تکمیل قرب بتحصیل
آن فرمودند که قد افلح من زکاها وقد خاب من دساها وفلاح موعود در امشهود
ایشان نمودند که الاحسان ان تعبد الله کانک تراه اگرچه رویت نیست مشاهده

رویت است کاف تشبیہ اشارت بآن دارد وچون حصول این دولت وابستہ
فضل رحمانی است لہذا اہل کسب را باین حضور عام تسلی نمودند کہ فان لم تکن
تراہ فانہ یراک

باب ثالث تیسری قسم اطاعت کی اطاعت اولوا الامر کی ہے کہ السلطان ظل اللہ تو یہ مرتبہ ظل بھی منجر طرف اوسی اصل کے ہے اور علمانے اولوا الامر سے ایک یہ مراد لی ہے جو مذکور ہوئی دوسرے مراد اولوا الامر سے اصول انسان کہ ماں باپ ہین موافق شرع کے ان کی اطاعت ضرور ہے تیسرے مراد اولوا الامر سے استاذ ہے کہ اوس کی نافرمانی سے انسان علم ضروری سے محروم رہتا ہے چوتھے مراد اولوا الامر سے مرشد ہے کہ اوسکی اطاعت سے قرب خدا ورسول حاصل ہوتا ہے واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **وسعت بیان** ہے واضح ہو کہ طائفۂ صوفیہ واصلان خدا وتارکان ماسوا ہین لیکن بفحوائے ظہور کثرت در وحدت ان کے مصطلحات علوم بھی بہت ہین چنانچہ مذکور کتب سلوک ورسائل بشرح وبسط تمام ہین اور بعض مصطلحات اون کے ساتھ علمای ظاہر ومتکلمین کے متفق ہین اور بعض حکما کی اصطلاح کے موافق ہین اور بعض مطابق عرف عام کے اور بعض مصطلح خاص اون کے ہین لہذا مناسب جانا کہ مشتے از خروار تحریر کرکے فہم من فہم سے مطرب عشق عجب ساز ونوائے دارد ✽ نقش ہر پردہ کہ زد راہ بجائے دارد ✽ وہو ہذا حیرت جذب وسلوک سیر وطیر صحو ومحو تلوین وتمکین سیر مستدیر ومستطیل سیر قدمی ونظری معیت واقربیت عینیت واتحاد اثنینیت وامتیاز ظلال ومقتضیات وآثار صفات ثمانیہ صفات ثبوتیہ وسلبیہ شیون ذاتیہ لطائف عشرہ ہیئت وحدانی کمالات ولایت ونبوت حقائق انبیا والٰہیہ حضور وشہود جذبات وواردات سکینہ وجمعیت وقوف قلبی وعددی وزمانی پاس انفاس وجود عدم فنا وبقا عروج نزول

یافت و نایافت تجلیات دقائق معارف صباحت و ملاحت تجلی
برقی و دائمی حسن صورت و سیرت تجلی نوری و صوری ایمان حقیقی
نسبت احسان دائرۂ امکان عالم مثال تجدد امثال مراقبہ مشاہدہ
مکاشفات الہام القای رحمانی و ملکی خواطر شیطانی و حدیث نفسانی محاضرہ
مجاہدہ حال و مقام ذوق شوق کشف و کرامت نسبت مرادی و مریدی
فتوح غیب و شہادت صلاح قلب اطمینان نفس اعتبارات
مبادی تعینات لاتعین اصل و ظل عکوس ولایت عامہ و خاصہ
ولایت صغری و کبری و علیا ولایت ایمانی و عرفانی و احسانی عالم امر
عالم خلق محکم و متشابہ رموز مقطعات کفر طریقت اسلام حقیقی حجب ظلمانی
و نورانی اسم ذات نفی اثبات عرض و طول نسبت دوام آگاہی
ملک و ملکوت اجسام و ارواح پرداخت نسبت کسب و وہب محبت
ذاتی و صفاتی شریعت طریقت حقیقت معرفت تجلی و استتار بطون و ظہور
سلطان الاذکار سیر مرادی ریاضت و عبادت نسبت ادراکی و کشفی
و جہلی وصول الی اللہ اویسیت ضمنیت فاتحہ مشائخ علم لدنی سیر
الی اللہ و فی اللہ و من اللہ باللہ انتفاے انا نفی خواطر جمع و فرق جمع الجمع
غیبت و استغراق و بیخودی اضمحلال و استہلاک رنگ و بیرنگی قرب
نوافل و فرائض وجود و شہود قطبیت غوثیت فردیت خلت
محبوبیت صرفہ محبت و محبوبیت ممتزجہ عاشقی و معشوقی کشف وقائع
وجدان و عیان قرب امامت و خلافت اجازت مقیدہ و مطلقہ شرح صدر
جہل و نکارت فیض و برکت آزادگی و مشیخت اولیاے عزلت و عشرت
ارادت حقیقی طلب صادق ذکر جنانی و لسانی نسیان ماسوا فطرت و
خلقت سماع اصالت و تبعیت فوائد و زوائد اصول و فروع نفس ناطقہ
مصالح کلی و جزئی مشارب و اقدام استعداد فیض زمانی و مکانی علم و حکمت

جمع وقبول همت تصرف حلقۂ توجہ اوراد ووظائف ذکر وفکر کیف وبے کیف حدوث وقدم کلام ورویت تصفیہ وتزکیہ وتجلیہ خلوت وجلوت فقر ودرویشی روبحق روبخلق رابطہ انوار اسرار اشارات حواس خمسہ تقید واطلاق قبض وبسط سیر آفاقی وانفسی کمالات رسالت واولوالعزمی محمدیت خالصہ طفرہ لمعان وصفا سوز وگداز راز ونیاز عبودیت عبدیت الوہیت تجلی افعال آداب تخلق باخلاق اللہ اذکار واشغال تخفیف بار وغیرہ بہت سے اصطلاحات ہین کل حزب بالدیہم فرحون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلوٰۃ آنکہ یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **غنیمت باردہ** بیان مناقب طریقۂ حضرات مین بقدر ضرورت تحریر ہوتا ہے ازانجملہ یہ منقبت اکثر خاص و عام پر ظاہر وباہر ہے کہ اس طریقے کے حضرات مین جو معاملات عالیہ دیکھے اور سنے جاتے ہین فی زماننا کمیاب تر ہین چنانچہ کسی قدر ضمن رسائل مین راقم کے مذکور ہوئے ازانجملہ یہ جامعیت اس طریقے کی ظاہر ہے کہ طریقۂ محمدیہ مروجہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کہ باعتبار اون کے عصر کے خاتم الطرق اور جامع کمالات قدما، ومتاخرین بلطف تمام ہے اوس کے فیوض وبرکات بجز ہمارے حضرات کے فی زماننا معلوم نہین ہین ازانجملہ یہ اقربیت وسہولت اس طریقہ کی مفید عام ہے کہ مراقبات دور ودراز ومعمولات طول وطویل ایسے نہین جس سے حوصلہ وہمت اہل طلب کی پست ہوجائے بحکم بشروا ولاتنفروا ویسروا ولاتعسروا بحسب لطف سے وصول وحصول ہوتا ہے اور بحسب اتباع سنت قرب خدا ورسول سے لوگ بہرہ ور ہوتے ہین ازانجملہ یہ خصوصیت اکثر تحریر سے ہویدا ہے کہ معارف وفوائد اس طریقۂ جامع کے اکثر موافق عقل ونقل ومعرفت کے خاص فہم وعام پسند اور باعث مزید اعتقاد وتصدیق کمالات

اولیای سابق و متاخرین اور با این ہمہ بجائے خود ایک جدت بھی رکھتے ہین از انجملہ یہ لطف خاص ہے کہ اکثر مصطلحات کتاب و سنت کا بیان اس طریقے مین اصل اصول قرار دیا گیا ہے اور بضرورت افہام وغیرہ اور اصطلاحات کو بھی صرف تحریر کیا ہے ؎ چہ راہی زند این مطرب مقام شناس + کہ درمیان غزل قول آشنا آورد + از انجملہ یہ قرب جو اس طریقہ کو اپنی اصل سے بحکم اول با آخر نسبتے دارد ثابت ہے لہذا ہمارے حضرات اون رسوم سے جو موجب خردہ گیری خلق ہوتے ہین بالکل بر کنار ہین اگرچہ خواہ مخواہ ہر ایک رسم و عادت کو داخل کفر و شرک بھی نہین جانتے از انجملہ فروغ اس طریقہ کا اس سے روشن ہے کہ بسبب اتباع سنت و حسن اخلاق حضرات کے اون کی عقیدت اور محبت کو عام نظرون مین قبول تمام ہے کہ علما و اہل کمال کے ہر فن کے لوگ اکثر اون کے نیازمند اور بیان اوصاف مین تر زبان ہین للراقم ؎ مرید ہوتے ہین سب رند و پارسا اوس کے + بھری ہوئی ہے شراب طہور آنکھون مین + بالجملہ اس بیان مجمل سے بہت سے امور مفصل ہو سکتے ہین والسلام والاکرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **شرح صدر** ہے **لطیفہ** حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ سیادت بنی فاطمہ کے بنظر نطفۂ پاک آنحضرت صلعم کے ایسا شرف ہے جو کسی کی اولاد مین نہین **نقل** ایک بزرگ کا قول ہے کہ مین نے تیس لوگ صحابۂ کبار سے پائے کہ اون کو اپنے اوپر خوف نفاق کا تھا تذکرہ اس عرصہ مین جو اتفاق حضوری خدمت حضرات کا ہوا بحسب شمار گیارہوین بار زیارت حاصل ہوئی بعض ملفوظات جو فرمائے تحریر ہوتے ہین فرمایا ایک بار مجکو تشنگی غالب تھی اوس وقت ایک فیض آیا جس سے تمام سینہ خنک ہو گیا مانند برف کے فرمایا اولیا زیر قدم انبیا کے ہوتے ہین اور بعض اولیا اللہ کے قلب مین

سب انبیاء اولوالعزم کا فیض ہوتا ہے ایک صاحب نے عرض کیا وجود و شہود مین کیا فرماتے ہین فرمایا ہمارے حضرت کے ہان ان باتون کا ذکر نہین مسئلہ مسائل کا ذکر ہے فرمایا افسوس لوگ آداب شریعت کا برتاؤ نہین کرتے ایک بزرگ کسی کو اولیاء اللہ سنکر اون کی زیارت کو گئے دیکھا کہ اونہون نے اول پاے چپ مسجد مین رکھا وہ پھر کر چلے آئے فرمایا کہ لوگ بعض شخص کو برُا جانتے ہین اور اوسی شخص پر انوار آلہی برستے ہوتے ہین فرمایا راقم سے کہ تمسے اور حضرت مخدوم جہانیان رح سے بہی ملاقات ہوتی ہے عرض کیا ایک بار دیکھا تہا آپ نے اون کی مدح فرمائی فرمایا شاہ نصیر الدین صاحب مجاہد خلیفہ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے تہے **نقل** مین کے لوگ قرآن شریف کو سن کر گریہ کرتے تہے حضرت ابو بکر رض نے فرمایا کہ ہم بہی ایسا کرتے تہے پہر سخت ہو گئے دل **ف** تہذیب اخلاق باعث حسن معاش وتصحیح اعمال موجب حسن معاد ہے کونوا بقبول العمل اشد اہتماما من العمل قول حضرت مرتضے علی کرم اللہ وجہہ کا ہے **نقل** فرمایا آنحضرت صلعم نے تین شخص مرفوع القلم ہین مجنون اور طفل نابالغ اور نائم جسے کہ عذر ساقط ہو **وارد** توارد عرفان جائز ہے الصوفیۃ کنفس واحد سر فضیلت بعض کی بعض پر ثابت ہے اور فضیلت کلی خصائص جزئیہ پر حاوی ہوتی ہے **عرفان** اگرچہ احاطہ اوس کا عام ہے لیکن مقام خاص بہی ثابت ہین چنانچہ عرش اور کعبہ اور دل مومن اور جنات عدن وغیرہ ؎ ان نلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم ٭ بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم ٭ من وجہہ شمس الضحے من خدہ بدر الدجے ٭ من ذاتہ نور الہدی من کفہ بحر الہمم ٭ **مثال** مثل واسطے اللہ تعالے کے ممتنع ہے اور مثال جائز ہے کہ وللہ المثل الاعلی تو وہ مثل اعلی سارے کائنات مین بہی انسان کامل ہے جو اشرف مخلوقات آلہی ہے اور راس کل وافضل رسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین تو گویا اللہ تعالے ان الفاظ کے پردہ مین

آنحضرت صلعم سے فرماتا ہے کہ میری مثال تم سے ہے ولہ درین قال
ے گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببین ٭ ذات حق را آشکارا اندرو
خندان ببین ٭ ف قرب صلاح وشہادت وصدیقیت تمام اولیاء اللہ
مین دائر ہے علی تفاوۃ الاقدام تاریخ دوازدہم ذی الحجہ ۱۲۴۹ھ یکہزار
ودوصد وچہل ونہم مین اعلی حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ نے اجازت نامہ
حضرت کو بہیجا تہا چنانچہ لفافہ پر تاریخ مذکور ثبت ہے رسائل ہذا مین
اگر کوئی شک وشبہہ ناظرین کو ہووے تو کسی عبارت سے انہین رسائل
کی حل ہو سکتا ہے اور اگر کوئی مافی الضمیر ایناد کیا چاہے تو جواب شافی
حاصل کر سکتا ہے واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ بزم نشاط ہے للراقم ے تجبسے ہی جسم وروح کو
یان ارتباط ہے ٭ عالم تر نے ظہور سے بزم نشاط ہے ٭ حضرت نے فرمایا
کہ چار گھڑی مسئلہ مسائل کا ذکر کرنا افضل ہے رات بہر کے عبادت کرنے
سے آنچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ فرمودہ اند کہ علم الیقین اولیا
مشکل می شود تناقض بقول مجمع علیہ صوفیہ کہ علمائے ظاہر نیز آن قائل اند
ندارد و نفی مشاہدہ بطور سے نباید دانست کہ خلاف سلف وخلف لازم آید والحمد
للہ کہ فقیر راقم ہر چند علم رسمے بقدر ضرور دارد وکتب تصوف وسلوک را از
ہیچ استادے نخواندہ محض تصرف باطن حضرات ست کہ دقائق انوار را
برمن منکشف ساختہ وعجائب اسرار نوختہ لہذا سطرے چند در معانی قول مذکور
می نگارد امید کہ منظور نظر ارباب ذوق افتد منہا ہر گاہ علم الیقین صورت پذیر
آمد مقصود حاصل ست زیرا کہ گرفتاری ایقان است نہ از باب وہم وگمان
منہا مفہوم کلام حضرت شیخ ورائیت اوست تعالی شانہ پس این ہم مستلزم
نفی مشاہدہ باطن نیست زیرا کہ اہل نظر قائل تقید او در صورت وشکل وشبیہ نیستند

بلکہ ظہورے از ظہورات الٰہی در منظر دل می شناسند منہا کلام حضرت شیخ کہ
برین نہج واقع شدہ بمقتضاے نسبت آنجناب ست و ارباب نسبت
مع اللہ بحسب معاملۂ ایشان با رب خود کلام می فرمایند چون نسبت انبیا
کہ جہت نزول دران لازم است برایشان غلبہ داشت ازینجاست کہ
مشاہدہ باطن را بآن رتبہ نمی سنجند منہا مشکل گفتن دلالت بر تجلی دارد کہ ظہور
شے در مرتبۂ ثانیت منہا بحسب اختلاف اوقات کہ تجلی کل یوم ہو فے شان
ازان شعر است سخنہای مختلف از دہن عارف کامل کہ ترجمان الٰہی ست
می برآید این طائفہ گویا بزبان دگراند منہا مراد ازین مشاہدہ تجلی صورے
کفر طریقت کہ در صور این عالم جلوہ می نماید گرفتہ باشند و آن معاملہ دیگر است
کہ رایت ربی فی احسن صورۃ منہا مقتضاے کلام حضرت شیخ غیرت محب بمحبوب
خود است کما قیل ع غیرت از عشق بر م روی تو دیدن ندہم ✦ گوش را نیز
حدیث تو شنیدن ندہم ✦ منہا منظور ازین بیان نگہداشت مصلحت کلی است
و سنت انبیاست کہ دعوت ایشان باموری باشد کہ دران خواص حکم
عوام دارند منہا تجلی ہر سالک بحسب علم اوست بآن سبحانہ و تعالیٰ نہ مناسب
رتبۂ الوہیت پس صحیح آمد کہ علم الیقین مشکل مے شود واللہ اعلم **رباعیات**
حضرت درد علیہ الرحمۃ کی علم الکتاب سے نقل ہوتی ہین واسطی تفریح خاطر احباب کے

رباعی

ہستی و عدم خراب میخانۂ اوست	امکان و وجوب مست پیمانۂ اوست
چشم دل تو اگر حقیقت بین است	ہر ذرۂ خلق روزن خانۂ اوست
گر باد نسیم ست بوے تو گذشت	در فصل بہار محو روے تو گذشت
یارب چہ قدر بخلق نزدیک تری	ہر کس کہ ز خود گذشت سوی تو گذشت
آن دل کہ ہمہ وقت بحق آگاہ است	خالی ز خیالات گدا و شاہ است
در دیدۂ مردمان اہل تحقیق	مصراع دگر ز ہر بیت اللہ ست

از ہر بد و نیک چون خوش و شاد شدیم
وارستہ ز خار و گل چو شمشاد شدیم

یعنی دل را کہ باعث تفرقہ بود
بستیم بزلف یار و آزاد شدیم

در عجز بسا ز کبریائیم ہمہ
در کسوت فقر با غنائیم ہمہ

ما درویشان بسان اکسیر ای درد
خاکیم اگرچہ کیمیائیم ہمہ

یک عمر قدم براہ افسانہ زدیم
یک چند در کعبہ و بت خانہ زدیم

المنۃ للہ کہ آخر اے درد
در میکدہ آمدیم و پیمانہ زدیم

کیفیت چشم تو بہ خاطر جا کرد
مستغنیم از کشمکش صہبا کرد

بر دل چو نظر فتاد از خود رفتم
این شیشہ مگر نشئہ مے پیدا کرد

آن جلوہ کہ از طاق شعورم افگند
بر خرمن ہوش برق طورم افگند

تا پردۂ راز اقربیت نہ درد
نزدیک شد آن قدر کہ دورم افگند

آن جلوہ بہ دیدہ یار خواہد گردید
رازش ہمہ آشکار خواہد گردید

ما آئینہ ایم و خود پرست ست نگار
ناچار بہ ما دوچار خواہد گردید

تابندۂ آن حسن و جمالیم ہمہ
وارستہ ز ہر فکر و خیالیم ہمہ

مستقبل و ماضے علما می دانند
ما درویشیم مست حالیم ہمہ

بے لشکر و فوج بادشاہی کردیم
بر مسند فقر کبریائے کردیم

ای درد بدولت فقیری این جا
در کسوت بندگی خدائی کردیم

نسبت ہمارے حضرات کی عجب مجموعہ ہے کہ سالکان طریقہ کو بحسب استعداد اون کے اس طریقہ مین نسبت پیدا ہوتی ہے اور بعض کی نسبت بہ نسبت بعض کے جامع تر ہوتی ہے اور اصل رتبہ ہی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ آنکہ چونکہ صوفیہ کبار عقائد مین تمام اہل سنت و جماعت سے اور اعمال مین صلحا و علما سے اور اخلاق مین اکثر حکما و عقلا سے متفوق ہین اور جامع ان تمام مقاصد کی حدیث شریف ہے لہذا راقم نے مناسب جانا

کہ مشارق الانوار سے احادیث متفق علیہ کہ اصح بالاتفاق ہین اقتباس کری
تاکہ ہر نہج کے لوگ اوس سے بہرہ ور ہوسکین لہذا نام اس خلاصہ کا
انوار المشارق رکھا اور احکام مندرجہ احادیث کو کتب فقہ سے دریافت
کرنا چاہیے **الباب الاول ابن عباس** من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتے
یستوفیہ **ابن عمر** من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرہا للذی باعہا الا ان یشترطہا
المبتاع ومن ابتاع عبدا فمالہ للذی باعہ الا ان یشترطہ المبتاع **عائشة** من
ابتلی من ہذہ البنات بشیء فاحسن الیہن کن لہ سترا من النار **انس** من احب
ان یسال عن شیء فلیسال فلا تسالونی عن شیء الا اخبرتکم ما دمت فی مقامی
ہذا **عائشة** من احدث فی امرنا ہذا ما لیس فیہ فہو رد **ابن مسعود** من احسن
فی الاسلام فلا یواخذ بما عمل فی الجاہلیۃ ومن اساء فی الاسلام اخذ بالاول
والآخر **سعید بن زید** من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقہ الی سبع ارضین **ابوہریرة**
من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ **ابوہریرة** من ادرک مالہ بعینہ
عند رجل افلس او انسان قد افلس فہو احق بہ من غیرہ **سعد بن ابی وقاص**
من ادعی الی غیر ابیہ وہو یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام **ابوہریرة** من
اراد اہل المدینۃ بسوء اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء **عدی بن حاتم** من
استطاع منکم ان یستتر من النار ولو بشق تمرۃ فلیفعل **ابن عباس** من اسلم
فی تمر فلیسلم فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم **ابن مسعود** من اشتری
محفلۃ فردہا فلیرد معہا صاعا **ابوہریرة** من اعتق رقبۃ مومنۃ اعتق اللہ بکل ارب
منہا اربا منہ من النار **ابوہریرة** من اعتق شقیصا من مملوک فعلیہ خلاصہ
فی مالہ فان لم یکن لہ مال قوم المملوک قیمۃ عدل ثم استسعی غیر مشقوق علیہ **ابن عمر**
من اعتق عبدا بینہ وبین آخر قوم علیہ فی مالہ قیمۃ عدل لا وکس ولا شطط ثم عتق
علیہ ان کان موسرا **جابر** من اعمر رجلا عمری لہ ولعقبہ فقد قطع قولہ حقہ فیہا
وہی لمن اعمر لہ ولعقبہ **ابوہریرة** من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح فکانما

قرب بدنة ومن راح فی الساعة الثانیة فکانما قرب بقرة ومن راح فی الساعة
الثالثة فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فے الساعة الرابعة فکانما قرب دجاجة
ومن راح فے الساعة الخامسة فکانما قرب بیضة فاذا خرج الامام حضرت الملائکة
یستمعون الذکر **سفیان بن ابی زہیر** من اقتنی کلبا لا یغنی عنه زرعا ولا ضرعا
نقص من عمله کل یوم قیراط **جابر** من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او لیعتزل مسجدنا
ولیقعد فی بیته **انس وابوہریرة** من اکل من ہذہ الشجرة فلا یقرب مسجدنا
ابوہریرة من امسک کلبا فانه ینقص کل یوم من عمله قیراطا الا کلب حرث
او ماشیة **ابوہریرة** من انفق زوجین فی سبیل الله دعاه خزنة الجنة کل
خزنة باب تقول ای فل ہلم فقال ابوبکر رضی الله عنه یا رسول الله ذاک
الذی لا توی علیه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لارجوان تکون منهم
عثمان من بنی لله مسجدا یبتغی به وجه الله بنی الله له مثله فے الجنة **ابوہریرة**
من تردی من جبل فقتل نفسه فهو فی نار جهنم تیردی فیها خالدا مخلدا فیها ابدا ومن
تحسی سما فقتل نفسه فسمه فی یده یتحساه فی نار جهنم خالدا مخلدا فیها ابدا ومن قتل نفسه
بحدیدة فحدیدته فی یده یتوجأ بها فی بطنه فی نار جهنم خالدا مخلدا فیها ابدا **بریدة
بن الحصیب** من ترک صلوة العصر فقد حبط عمله **سعد بن ابی وقاص**
من تصبح بسبع تمرات عجوة لم یضره ذلک الیوم سم ولا سحر **عثمان** من توضأ نحو
وضوئی ہذا ثم قام فرکع رکعتین لا یحدث فیهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه قاله حین
توضأ ثلثا **ابن عمر** من جاء منکم الجمعة فلیغتسل **زید بن خالد الجهنی** من جهز غازیا
فی سبیل الله فقد غزا ومن خلف غازیا فی اہله بخیر فقد غزا **ثابت بن الضحاک**
من حلف بملة غیر الاسلام کاذبا فهو کما قال **ابن مسعود** من حلف علی مال امرء
مسلم بغیر حقه لقی الله وہو علیه غضبان ثم قرأ علینا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
مصداقه من کتاب الله ان الذین یشترون بعهد الله وایمانهم ثمنا قلیلا اولئک
لا خلاق لهم فے الآخرة ولا یکلمهم الله ولا ینظر الیهم یوم القیامة ولا یزکیهم ولهم

عذاب اليم ابو هريرة من حلف على يمين فراى غيرها خيرا منها فليكفر عن يمينه
ثم ليفعل الذي هو خير ابو هريرة من حلف فقال في حلفه باللات والعزى
فليقل لا اله الا الله ابن عمرو ابو هريرة من حمل علينا السلاح فليس منا ابو هريرة
من دخل دار ابي سفيان فهو آمن ومن القى السلاح فهو آمن ومن اغلق بابه
فهو آمن قاله يوم فتح مكة ابن عباس من راى من اميره شيئا يكرهه فليصبر
عليه فانه من فارق الجماعة فمات فميتة جاهلية ابن عباس من راى منكم رويا
فليقصها اعبرها له كان يقول لاصحابه ابو هريرة راني في المنام فسيراني في اليقظة
او لكانما راني في اليقظة لا يتمثل الشيطان بي ابو هريرة من راني في المنام
فقد راني فان الشيطان لا يتمثل بي ابو هريرة من سره ان ينظر الى رجل من
اهل الجنة فلينظر الى هذا قاله لرجل قال دلني على عمل اذا عملته دخلت الجنة قال
تعبد الله لا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة المكتوبة وتودي الزكوة المفروضة وتصوم
رمضان فقال والذي نفسي بيده لا ازيد على هذا شيئا ابدا ولا انقص منه ابو هريرة
من شهد الجنازة حتى يصلي عليها فله قيراط ومن شهدها حتى تدفن فله قيراطان
قيل وما القيراطان قال مثل الجبلين العظيمين عبادة بن الصامت
من شهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله وان عيسى
عبد الله ورسوله وكلمته القاها الى مريم وروح منه والجنة حق والنار حق ادخله
الله الجنة على ما كان من العمل ابو سعيد من صام يوما في سبيل الله بعد الله وجهه
عن النار سبعين خريفا ابو موسى من صلى البردين دخل الجنة سعيد بن زيد
من ظلم قيد شبر من الارض طوقه الله من سبع ارضين ابو هريرة من غدا
الى المسجد او راح اعد الله له في الجنة نزلا كلما غدا او راح ابو موسى الاشعري
من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله ابو هريرة من قال حين
يصبح وحين يمسي سبحان الله وبحمده مائة مرة لم يات احد يوم القيمة بافضل مما جاء
به الا احد قال مثل ما قال او زاد عليه ابو ايوب الانصاري من قال

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شیٔ قدير
عشر مرار كان كمن اعتق اربعة انفس من ولد اسمعيل **ابو هريرة** من قال لا
اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شیٔ قدير
فی يوم مائة مرة كانت له عدل عشر رقاب وكتبت له مائة حسنة ومحيت عنه مائة
سيئة وكانت له حرزا من الشيطان يومه ذلك حتى يمسی ولم يأت احد
بافضل مما جاء به الا رجل عمل اكثر منه ومن قال سبحان الله وبحمده فی يوم مائة
مرة حطت خطاياه وان كانت مثل زبد البحر **ابو قتادة** من قتل قتيلا له عليه بينة
فله سلبه **ابو هريرة** من قذف مملوكه وهو بریٔ مما قال جلد يوم القيامة الا ان
يكون كما قال **ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاری** من قرأ بالآيتين من
آخر سورة البقرة فی ليلة كفتاه **الربيع بنت معوذ بن عفراء** من كان اصبح
صائما فليتم صومه ومن كان اصبح مفطرا فليتم بقية يومه **ابو سعيد** من كان
اعتكف فليرجع الى معتكفه فانی رأيت هذه الليلة ورأيتنی اسجد فی ماء وطين
ابو هريرة من كانت له ارض فليزرعها او ليمنحها اخاه فان ابی فليمسك ارضه
انس من كان ذبح قبل الصلوة فليعد **عبد الرحمن بن ابی بكر** من كان
عنده طعام اثنين فليذهب بثالث ومن كان عنده طعام اربعة فليذهب
بخامس بسادس اوكما قال **جابر** من كان له شريك فی ربعة او نخل فليس له
ان يبيع حتى يؤذن شريكه فان رضی اخذ وان كره ترك **ابو هريرة** من كان
منكم مادحا اخاه لا محالة فليقل احسب فلانا والله حسيبه ولا ازكی على الله احدا
احسب كذا وكذا ان كان يعلم ذلك **ابو هريرة** من كان يؤمن بالله واليوم
الآخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره ومن كان
يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا او ليصمت **ابو هريرة** من لا يرحم لا يرحم
عمر من لبس الحرير فی الدنيا لم يلبسه فی الآخرة **عائشة** من مات وعليه
صيام صام عنه وليه **ابن مسعود** من مات وهو يدعو من دون الله ندا دخل النار

ابو ہریرۃ من نسی وہو صائم فاکل او شرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ
عائشۃ من نوقش الحساب عذب ابو ہریرۃ من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ
فی الدین جابر من رجل یتقدمنا فیمدر الحوض فیشرب ویسقینا قالہ حین دنا
من ماء من میاہ العرب جابر من لکعب بن الاشرف فانہ قد آذی اللہ
ورسولہ انس من ینظر لنا ما صنع ابوجہل قالہ یوم بدر فانطلق الیہ ابن مسعود
الباب الثانی فی ان عائشۃ ان ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم
ابو موسی الاشعری ان ابواب الجنۃ تحت ظلال السیوف ابو ہریرۃ ان احدکم
اذا قام یصلی جاء الشیطان فلبس علیہ حتی لا یدری کم صلی فان وجد احدکم
ذلک فلیسجد سجدتین وہو جالس ابن مسعود ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ
اربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یرسل اللہ الیہ
الملک فینفخ فیہ الروح ویؤمر باربع کلمات یکتب رزقہ واجلہ وعملہ وشقی او
سعید فوالذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اہل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینہا
الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل النار فیدخلہا وان احدکم لیعمل
بعمل اہل النار حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل
اہل الجنۃ فیدخلہا انس ان اخوانکم قد قتلوا وانہم قالوا اللہم بلغ عنا نبینا
انا قد لقیناک فرضیت عنا ورضینا عنک جابر ان اخوف ما اخاف علی
امتی عمل قوم لوط ابن مسعود ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ عند اللہ المصورون
عائشۃ ان اصحاب ہذہ الصور یعذبون یوم القیمۃ ویقال لہم احیوا ما خلقتم
سعد بن ابی وقاص ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن شیء لم یحرم علی
الناس فحرم من اجل مسألتہ ابو موسی ان الاشعریین اذا ارملوا فی الغزو او قل
طعام عیالہم بالمدینۃ جمعوا ما کان عندہم فی ثوب واحد ثم اقتسموا بینہم
فی اناء واحد بالسویۃ فہم منی وانا منہم جابر وعائشۃ ان البیت الذی فیہ
الصور لا تدخلہ الملائکۃ ابن عمر وعائشۃ ان التلبینۃ تجم فواد المریض وتذہب

بعض الخرن النعمان بن بشیر ان الحلال بین و ان الحرام بین و بینہما
مشتبہات لا یعلمہن کثیر من الناس فمن اتقی الشبہات استبرألدینہ و عرضہ
ومن وقع فی الشبہات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشک ان
یرتع فیہ الا و ان لکل ملک حمی الا و ان حمی اللہ محارمہ الا و ان فی الجسد
مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ و اذا فسدت فسد الجسد کلہ الا و ہی القلب عائشۃ
ان الرجل اذا غرم حدث فکذب و وعد فاخلف ابوہریرۃ ان الرحم شجنۃ
من الرحمن فقال اللہ من وصلک وصلتہ و من قطعک قطعتہ ابوبکرۃ ان
الزمان قد استدار کہیئتہ یوم خلق اللہ السموات و الارض السنۃ اثنا عشر شہرا
منہا اربعۃ حرم ثلثۃ متوالیات ذو القعدۃ و ذو الحجۃ و المحرم و رجب مضر الذی بین
جمادی و شعبان المغیرۃ بن شعبۃ ان الشمس و القمر آیتان من آیات اللہ لا
ینکسفان لموت احد و لا لحیوتہ فاذا رایتموہا فادعوا اللہ و صلوا حتی تنجلی انس
ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم ابن مسعود ان الصدق یہدی
الی البر و ان البر یہدی الی الجنۃ و ان الرجل لیصدق حتی یکتب صدیقا و ان
الکذب لیہدی الی الفجور و ان الفجور یہدی الی النار و ان الرجل لیکذب حتی
یکتب عند اللہ کذابا ابوہریرۃ و ابن عباس ان العین حق ابی بن کعب
ان الغلام الذی قتلہ الخضر طبع کافرا و لو عاش لارہق ابویہ طغیانا و کفرا
ابن عمر ان الفتنۃ ہہنا من حیث یطلع قرن الشیطان قال الصغانی مؤلف
ہذا الکتاب ہذا حدیث سمعتہ من النبی صلی اللہ علیہ و سلم فی المنام قالہ وہو
یشیر الی الشرق انس ان اللہ امرنی ان اقرء علیک لم یکن الذین کفروا
قالہ لابی بن کعب فقال ابی و سمانی قال نعم فبکی ابوہریرۃ ان اللہ تجاوز لامتی
عما حدثت بہ انفسہا ما لم تتکلم بہ او تعمل بہ ابوہریرۃ ان اللہ حبس عن مکۃ الفیل و
سلط علیہا رسولہ و المؤمنین و انہا لم تحل لاحد کان قبلی و انہا احلت لی ساعۃ
من نہار و انہا لا تحل لاحد بعدی فلا ینفر صیدہا و لا یختلی شوکہا و لا تحل ساقطتہا

الا المنشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين اما ان يفدى واما ان يقيد فقال العباس
الا الاذخر يا رسول الله فانا نجعله في قبورنا وبيوتنا فقال الا الاذخر فقام ابو شاه
رجل من اهل اليمن فقال اكتبوا لي يا رسول الله فقال اكتبوا لابي شاه
ابو هريرة ان الله خلق الخلق حتى اذا فرغ منهم قامت الرحم فقالت هذا
مقام العائذ من القطيعة قال نعم اما ترضين ان اصل من وصلك واقطع من
قطعك قالت بلى ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرءوا ان شئتم ان
توليتم ان تفسدوا في الارض وتقطعوا ارحامكم اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم و
اعمى ابصارهم ابو سعيد ان الله خير عبدا بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ذلك
العبد ما عند الله انس ان الله عن تعذيب هذا نفسه لغني زيد بن ارقم ان الله
قد صدقك قاله له حين نزلت سورة المنافقين وقد كان اخبر رسول الله صلى الله
عليه وسلم بقول عبد الله بن ابي لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا
وقوله لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل ابو هريرة ان الله كتب
على ابن آدم حظه من الزنا ادرك ذلك لا محالة فزنا العينين النظر وزنا اللسان
النطق والنفس تمنى وتشتهي والفرج يصدق ذلك او يكذبه عبد الله بن عمرو
ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من الناس ولكن يقبض العلم بقبض العلماء
حتى اذا لم يترك عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا
عائشة ان الله لم يامرنا ان نكسو الحجارة والطين ابو هريرة ان الله ليضحك
من رجلين ويروى يضحك الله الى رجلين يقتل احدهما صاحبه ثم يدخلان
الجنة ابو موسى ان الله ليملي للظالم فاذا اخذه لم يفلته ثم قرأ وكذلك اخذ ربك
اذا اخذ القرى وهي ظالمة ان اخذه اليم شديد جابر ان الله ورسوله حرما
بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام قاله عام الفتح وهو بمكة ابو هريرة ان الله ورسوله
يصدقانكم ويعذرانكم قاله للانصار عائشة ان الله يحب الرفق في الامر كله
ابن عمر ان الله يدني المؤمن فيضع عليه كنفه ويستره ويقول اتعرف ذنب كذا اتعرف

ذنب كذا فيقول نعم اى رب حتى قرره بذنوبه ورأى فى نفسه انه هلك قال
سترتها عليك فى الدنيا وانا اغفرها لك اليوم فيعطى كتاب حسناته واما الكافرون
والمنافقون فيقول الاشهاد هؤلاء الذين كذبوا على ربهم الا لعنة الله على الظالمين
ابو سعيد ان الله يقول لاهل الجنة يا اهل الجنة فيقولون لبيك ربنا وسعديك
والخير فى يديك فيقول هل رضيتم فيقولون وما لنا لا نرضى يا رب وقد اعطيتنا ما
لم تعط احدا من خلقك فيقول الا اعطيكم افضل من ذلك فيقولون يا رب واى
شئ افضل من ذلك فيقول احل عليكم رضوانى فلا اسخط عليكم بعده ابدا ام سلمة
ان الذى يشرب فى اناء الفضة فانما يجرجر فى بطنه نار جهنم انس ان المؤمن اذا
كان فى الصلوة فانما يناجى ربه فلا يبزقن بين يديه ولا عن يمينه ولكن عن يساره
تحت قدمه ابو هريرة ان المؤمن لا ينجس ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصارى
ان المسلم اذا انفق على اهله نفقة وهو يحتسبها كانت له صدقة مجاشع بن مسعود
ان الهجرة قد مضت لاهلها ولكن على الاسلام والجهاد والخير ابن عمر ان امامكم حوضا
كما بين جربا واذرح انس ان امثل ما تداويتم به الحجامة والقسط البحرى
ابو هريرة ان امرأة بغيا رأت كلبا فى يوم حار يطيف ببير قد ادلع لسانه من العطش
فنزعت له بموقها فغفر لها وقال البخارى فنزعت خفها فاوثقته بخمارها فنزعت
له من الماء فغفر لها بذلك فاطمة بنت قيس ان ام شريك ياتيها المهاجرون
الاولون فانطلقى الى ابن ام مكتوم الاعمى فانك اذا وضعت خمارك لم يرك
قاله لها حين ارادت ان تعتد وقد طلقها زوجها ابو عمرو بن حفص البتة ابو سعيد
ان امة من بنى اسرائيل مسخت فلا ادرى اى الدواب مسخت عائشة ان
اولئك اذا كان فيهم الرجل الصالح فمات بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه تيك الصور
اولئك شرار الخلق عند الله يوم القيامة يعنى كنيسة بالحبشة كان يقال لها مارية
ابو سعيد ان اهل الجنة ليتراءون اهل الغرف من فوقهم كما تتراءون الكوكب الدرى الغابر
فى الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بينهم قالوا يا رسول الله تلك منازل الانبياء

لا يبلغها غيرهم قال بلى والذى نفسى بيده رجال آمنوا بالله وصدقوا المرسلين
النعمان بن بشير ان اهون اهل النار عذابا من له نعلان وشراكان من نار
يغلى منهما دماغه كما يغلى المرجل ما يرى ان احدا اشد منه عذابا وانه لاهونهم عذابا
عائشة ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم ابن مسعود
ان بين يدي الساعة اياما ينزل فيها الجهل ويرفع فيها العلم ويكثر فيها الهرج و
الهرج القتل ابو هريرة ان ثلثة فى بنى اسرائيل ابرص واقرع واعمى فاراد الله
ان يبتليهم فبعث اليهم ملكا فاتى الابرص فقال اي شئ احب اليك قال
لون حسن وجلد حسن ويذهب عنى الذى قد قذرنى الناس قال فمسحه فذهب
عنه قذره واعطى لونا حسنا وجلدا حسنا قال فاي المال احب اليك قال
الابل او قال البقر شك اسحق بن عبد الله احد رواة هذا الحديث الا ان الابرص
والاقرع قال احدهما الابل وقال الآخر البقر فاعطى ناقة عشراء فقال بارك الله
لك فيها قال فاتى الاقرع فقال اي شئ احب اليك فقال شعر حسن ويذهب عني
هذا الذى قد قذرنى الناس فمسحه فذهب عنه واعطى شعرا حسنا قال فاى المال
احب اليك قال البقر فاعطى بقرة حاملا قال بارك الله لك فيها قال فاتى
الاعمى فقال اي شئ احب اليك قال ان يرد الله الى بصرى فابصر به الناس
قال فمسحه فرد الله اليه بصره قال فاي المال احب اليك قال الغنم فاعطي شاة والدا
فانتج هذان وولد هذا فكان لهذا واد من الابل ولهذا واد من البقر ولهذا واد من الغنم
قال ثم انه اتى الابرص فى صورته وهيئته فقال رجل مسكين قد انقطعت بى الحبال
فى سفرى فلا بلاغ لى اليوم الا بالله ثم بك اسألك بالذى اعطاك اللون الحسن
والجلد الحسن والمال بعيرا اتبلغ عليه فى سفرى فقال الحقوق كثيرة فقال انه كانى
اعرفك الم تكن ابرص يقذرك الناس فقيرا فاعطاك الله فقال انما ورثت
هذا المال كابرا عن كابر فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى
الاقرع فى صورته وهيئته فقال له مثل ما قال لهذا ورد عليه مثل ما رد على هذا قال

ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى الاعمى فى صورته وهيئته
فقال رجل مسكين وابن سبيل انقطعت بى الحبال فى سفرى فلا بلاغ لى اليوم
الا بالله ثم بك اسالك بالذى رد عليك بصرك شاة اتبلغ بها فى سفرى
فقال قد كنت اعمى فرد الله الى بصرى فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا اجهدك
اليوم شيئا اخذته لله ويروى لا احمدك اليوم بشىء اخذته لله فقال امسك
مالك فانما ابتليتم فقد رضى عنك وسخط على صاحبيك **عائشة** ان روح القدس
لا يزال يؤيدك ما نافحت عن الله ورسوله قاله لحسان بن ثابت **ابو ذر** ان
شدة الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوة **عائشة** ان
شر الناس عند الله منزلة يوم القيمة عبد اذهب آخرته بدنيا غيره **عائشة** ان شر الناس
عند الله منزلة يوم القيمة من فرقه الناس اتقاء فحشه ويروى من تركه **ابن عمر**
ان عاشوراء يوم من ايام الله فمن شاء صامه **ابو هريرة** ان عفريتا من الجن
تفلت على البارحة ليقطع على صلوتى فامكننى الله منه فاخذته فاردت ان اربطه
على سارية من سوارى المسجد حتى تنظروا اليه كلكم فذكرت دعوة اخى سليمان
رب اغفر لى وهب لى ملكا لا ينبغى لاحد من بعدى فرددته خاسئا **المسور بن
مخرمة** ان فاطمة منى وانى اتخوف ان تفتن فى دينها وانى لست احرم حلالا
ولا احل حراما ولكن والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت عدو الله مكانا واحدا
ابدا **سهل بن سعد** ان فى الجنة بابا يقال له الريان يدخل منه الصائمون
يوم القيامة لا يدخل منه احد غيرهم يقال اين الصائمون فيقومون لا يدخل منه
احد غيرهم فاذا دخلوا اغلق فلم يدخل منه احد **ابو سعيد** ان فى الجنة شجرة
يسير الراكب الجواد المضمر السريع مائة عام ما يقطعها **ابن مسعود** ان فى الصلوة لشغلا
انس ان فى حوضى من الاباريق بعدد نجوم السماء **ابو سعيد** ان فيك لخصلتين
يحبهما الله الحلم والاناة قاله لاشج عبد القيس **انس** ان قريشا حديث عهد
بجاهلية ومصيبة وانى اردت ان اجبرهم واتالفهم اما ترضون ان يرجع الناس

بالدنيا وترجعوا برسول الله الى بيوتكم لو سلك الناس واديا وسلكت الانصار شعبا
لسلكت شعب الانصار المغيرة بن شعبة ان كذبا علي ليس ككذب على احد من
كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار عائشة ان لصاحب الحق مقالا
انس ان لكل امة امينا وان اميننا ايتها الامة ابو عبيدة بن الجراح
جابر ان لكل نبي حواريا وحواري الزبير انس ان لكل نبي دعوة واني
اختبأت دعوتي شفاعة لامتي يوم القيامة اسامة بن زيد ان لله ما
اخذ وله ما اعطى وكل شئ عنده باجل مسمى ابو هريرة ان لله ملائكة يطوفون
في الطرق يلتمسون اهل الذكر فاذا وجدوا قوما يذكرون الله تنادوا هلموا الى
حاجتكم قال فيحفونهم باجنحتهم الى السماء الدنيا فاذا تفرقوا عرجوا الى السماء قال فيسالهم
ربهم وهو اعلم بهم منهم من اين جئتم فيقولون جئنا من عند عباد لك في الارض
قال فيسالهم ربهم وهو اعلم بهم منهم ما يقول عبادي قالوا يسبحونك ويكبرونك
ويحمدونك ويهللونك ويمجدونك قال فيقول هل راوني قال فيقولون لا والله
ما راوك قال فيقول كيف لو راوني قال فيقولون لو راوك كانوا اشد لك عبادة
واشد لك تمجيدا واكثر لك تسبيحا قال فيقول فما يسالوني قالوا يسالونك
الجنة قال فيقول وهل راوها قال يقولون لا والله يا رب ما راوها قال فيقول
فكيف لو راوها قال يقولون لو انهم راوها كانوا اشد عليها حرصا واشد لها طلبا
واعظم فيها رغبة قال فمما يتعوذون قال يقولون من النار قال يقول وهل
راوها قال يقولون لا والله يا رب ما راوها قال يقول فكيف لو راوها قال
يقولون لو انهم راوها كانوا اشد منها فرارا واشد لها مخافة قالوا ويستغفرونك
قال فيقول فاشهدكم اني قد غفرت لهم قال يقول ملك من الملائكة رب فيهم
فلان ليس منهم انما جاء لحاجة قال هم القوم لا يشقى جليسهم ابو موسى ان للمؤمن
في الجنة لخيمة من لؤلؤة واحدة مجوفة طولها في السماء وفي رواية عرضها ستون
ميلا للمؤمن فيها اهلون يطوف عليهم المؤمن فلا يرى بعضهم بعضا ابن عباس ان لله

دسما قال حين شرب لبنا ثم دعا بماء فتمضمض **رافع بن خديج** ان لهذه البهائم
اوابد كاوابد الوحش **ابو موسى** ان مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم كمثل
غيث اصاب ارضا فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء وانبتت الكلاء
والعشب الكثير وكانت منها اجادب امسكت الماء فنفع الله به الناس فشربوا
منها وسقوا وزرعوا واصاب طائفة منها اخرى انما هي قيعان لا تمسك ماء
ولا تنبت كلاء فذلك مثل من فقه في دين الله ونفعه الله بما بعثني به فعلم
وعلم ومثل من لم يرفع بذلك راسا ولم يقبل هدى الله الذي ارسلت به **ابو هريرة**
ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع
لبنة من زاوية من زواياه فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا
وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين **ابو موسى** ان مثلي ومثل ما
بعثني الله به كمثل رجل اتى قوما فقال يا قوم اني رايت الجيش بعيني واني انا
النذير العريان فالنجاء فاطاعه طائفة من قومه فادلجوا فانطلقوا على مهلهم و
كذبت طائفة منهم فاصبحوا مكانهم فصبحهم الجيش فاهلكهم واجتاحهم فذلك مثل
من اطاعني واتبع ما جئت به ومثل من عصاني وكذب بما جئت به من الحق
حذيفة ان معه ماء ونارا فناره ماء وماؤه نار **ابو شريح الخزاعي** ان مكة حرمها الله
ولم يحرمها الناس فلا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر ان يسفك بها دما ولا يعضد
بها شجرة فان احد ترخص لقتال رسول الله فقولوا ان الله قد اذن لرسوله ولم
ياذن لكم وانما اذن لي فيها ساعة من نهار ثم عادت حرمتها اليوم كحرمتها بالامس
وليبلغ الشاهد الغائب **انس** ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم ويظهر الجهل
ويفشو الزنى وتشرب الخمر وتذهب الرجال وتبقى النساء حتى يكون لخمسين امراة
قيم واحد **ابو سعيد** ان من امن الناس علي في صحبته وماله ابا بكر ولو كنت
متخذا خليلا غير ربي لاتخذت ابا بكر خليلا ولكن اخوة الاسلام ومودته لا يبقين في
المسجد باب الا سد الا باب ابي بكر **ابو سعيد** ان من ضئضئ هذا قوما يقرؤن القرآن

لايجاوز حناجرهم يقتلون اهل الاسلام ويدعون اهل الاوثان يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم
من الرمية لئن ادركتهم لاقتلنهم قتل عاد قال الذي الخويصرة عيين قال اتق الله يا محمد جبين ثم
ذهيبة في تربتها كان بعث بها علي من اليمن بين الاقرع وعيينة وعلقمة وزيد الخيل ابي بن كعب
ان موسى قام خطيبا في بني اسرائيل فسئل اي الناس اعلم فقال انا فعتب الله عليه اذ لم يرد العلم
اليه فاوحى الله اليه ان لي عبدا بمجمع البحرين هو اعلم منك فقال موسى يا رب وكيف لي به قال
تاخذ معك حوتا فتجعله في مكتل فحيثما فقدت الحوت فهو ثم فاخذ حوتا فجعله في مكتل ثم انطلق وانطلق
معه بفتاه يوشع بن نون حتے اذا اتيا الصخرة وضعا رؤسهما فناما واضطرب الحوت في المكتل
فخرج منه فسقط فے البحر واتخذ سبيله فے البحر سربا وامسک الله عن الحوت جرية الماء
فصار عليه مثل الطاق فلما استيقظ نسي صاحبه ان يخبره بالحوت فانطلقا بقية
يومهما وليلتهما حتے اذا كان من الغد قال موسے لفتاه آتنا غداءنا لقد لقينا من
سفرنا هذا نصبا قال ولم يجد موسے النصب حتے جاوز المكان الذي امره الله به قال
له فتاه ارأيت اذ اوينا الى الصخرة فاني نسيت الحوت وما انسانيه الا الشيطان
ان اذكره واتخذ سبيله فے البحر عجبا قال فكان للحوت سربا ولموسے ولفتاه
عجبا فقال موسے ذلك ما كنا نبغي فارتدا على آثارهما قصصا قال رجعا يقصان
آثارهما حتى انتهيا الى الصخرة فاذا رجل مسجى ثوبا فسلم عليه موسے فقال الخضر واني
بارضک السلام قال انا موسے قال موسے بني اسرائيل قال نعم اتيتک لتعلمني
مما علمت رشدا قال انک لن تستطيع معے صبرا يا موسے اني على علم من علم الله
علمنيه لا تعلمه وانت على علم من علم الله علمكه الله لا اعلمه فقال موسے ستجدني
ان شاء الله صابرا ولا اعصي لک امرا فقال له الخضر فان اتبعتني فلا تسألني عن شيء
حتے احدث لک منه ذكرا فانطلقا يمشيان على ساحل البحر فمرت سفينة فكلموهم
ان يحملوهم فعرفوا الخضر فحملوا بغير نول فلما ركبا فے السفينة ولم يفجأ الا والخضر قد
قلع لوحا من الواح السفينة بالقدوم فقال له موسے قوم حملونا بغير نول عمدت
الى سفينتهم فخرقتها لتغرق اهلها لقد جئت شيئا امرا قال الم اقل انک لن تستطيع معي صبرا

قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من امري عسرا قال وقال رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم وكانت الاولى من موسى نسيانا قال وجاء عصفور
فوقع على حرف السفينة فنقر في البحر نقرة فقال له الخضر ما علمي وعلمك من علم الله
الا مثل ما نقص هذا العصفور من هذا البحر ثم خرجا من السفينة فبينما هما يمشيان على
الساحل اذ ابصر الخضر غلاما يلعب مع الغلمان فاخذ الخضر برأسه بيده فاقتلعه
بيده فقتله فقال له موسى اقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا قال
الم اقل لك انك لن تستطيع معي صبرا قال وهذه اشد من الاولى قال ان
سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني عذرا فانطلقا حتى اذا اتيا
اهل قرية استطعما اهلها فابوا ان يضيفوهما فوجدا فيها جدارا يريد ان ينقض قال
مائل فقال الخضر بيده فاقامه فقال موسى قوم اتيناهم فلم يطعمونا ولم يضيفونا
لو شئت لاتخذت عليه اجرا قال هذا فراق بيني وبينك سانبئك بتأويل ما لم
تستطع عليه صبرا فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وددنا ان موسى
كان صبر حتى يقص علينا من خبرهما ابن عمر ان ناسا منكم قد اروا ليلة القدر
في السبع الاول وارى ناس منكم انها في السبع الغوابر فالتمسوها في العشر الغوابر
عدي بن حاتم ان وسادك لعريض انما هو سواد الليل وبياض النهار قاله
ابن مسعود ان هاتين الصلوتين حولتا عن وقتهما في هذا المكان يعني صلوة المغرب
وصلوة الفجر بمزدلفة ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري ان هذا اتبعنا فان
شئت ان تأذن له وان شئت رجع قال بل آذن له يا رسول الله قاله
لابي شعيب الانصاري لما دعاه خامس خمسة فاتبعه رجل جابر ان هذا اخترط
على سيفي وانا نائم فاستيقظت وهو في يده صلتا فقال من يمنعك مني فقلت
الله ثلثا عمر ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف فاقرءوا ما تيسر منه عائشة
ان هذا شيء كتبه الله على بنات آدم فاقضي ما يقضي الحاج غير ان لا تطوفي بالبيت
حتى تغتسلي قاله لها حين حاضت بسرف عام حجة الوداع ابو موسى ان هذا

قذر والبشرى فاقبلا انتما قاله لابي موسى وبلال حين قال الاعرابي اكثرت علي من ابشر انس ان
هذه المساجد لا تصلح لشيء من هذا البول والقذر انما هي لذكر الله والصلوة وقراءة القرآن ابو موسى ان
هذه النار انما هي عدو لكم فاذا نمتم فاطفئوها عنكم **فصل** ابو سعيد اني اعتكفت العشر الاول التمس
هذه الليلة ثم اعتكفت العشر الاوسط ثم اوتيت فقيل لي انها في العشر الاواخر
فمن احب منكم ان يعتكف فليعتكف عائشة اني ذاكر لك امرا فلا عليك ان لا تستعجلي
حتى تستامري ابويك قاله لها عقبة بن عامر اني فرط لكم وانا شهيد عليكم واني
والله لانظر الى حوضي الآن واني اعطيت مفاتيح خزائن الارض او مفاتيح الارض
واني والله ما اخاف عليكم ان تشركوا بعدي ولكن اخاف عليكم ان تنافسوا فيها
ابن عمر اني قد خيرت فاخترت ولو اعلم اني ان زدت على السبعين يغفر له
زدت عليها عمرو بن ابي سلمة وعائشة اني لاتقاكم لله واخشاكم له ويروى
واعلمكم بحدوده انس اني لادخل في الصلوة وانا اريد اطالتها فاسمع بكاء الصبي
فاتجوز في صلوتي مما اعلم من شدة وجد امه من بكائه ابو موسى اني لاعرف
اصوات رفقة الاشعريين بالقرآن حين يدخلون بالليل واعرف منازلهم من
اصواتهم بالقرآن بالليل وان كنت لم ار منازلهم حين نزلوا بالنهار ومنهم حكيم
اذا لقي الخيل او قال العدو قال لهم ان اصحابي يامرونكم ان تنظروهم سعد بن
ابي وقاص اني لاعطي الرجل وغيره احب الي منه خشية ان يكب في النار
على وجهه سليمان بن صرد اني لاعلم كلمة لو قالها لذهب عنه ما يجد لو قال اعوذ
بالله من الشيطان الرجيم لذهب عنه ما يجد ابن مسعود اني لاعلم آخر اهل النار
خروجا منها وآخر اهل الجنة دخولا الجنة رجلا يخرج من النار حبوا فيقول الله له
اذهب فادخل الجنة فياتيها فيخيل اليه انها ملأى فيرجع فيقول يا رب وجدتها
ملأى فيقول الله له اذهب فادخل الجنة فياتيها فيخيل اليه انها ملأى فيرجع فيقول
يا رب وجدتها ملأى فيقول الله له اذهب فادخل الجنة فان لك مثل الدنيا و
عشرة امثالها او ان لك مثل عشرة امثال الدنيا فيقول اتسخر بي او تضحك بي

وانت الملک قال ابن مسعود فلقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ضحک حتی بدت نواجذہ فکان یقال ذاک ادنی اہل الجنۃ منزلۃ **عائشۃ** انی
لاعلم اذا کنت عنی راضیۃ واذا کنت علی غضبی قالت فقلت ومن این تعرف
ذلک فقال اما اذا کنت عنی راضیۃ فانک تقولین لا ورب محمد واذا کنت غضبی
قلت لا ورب ابراہیم قلت اجل واللہ ما اہجر الا اسمک **ابوہریرۃ** انی لا نقلب
الی اہلی فاجد التمرۃ ساقطۃ علی فراشی او فی بیتی فارفعہا لاکلہا ثم اخشی ان تکون صدقۃ
فالقیہا **حفصۃ** انی لبدت راسی وقلدت ہدیی فلا احل حتی انحر **ابن عمر** انی
لست کہیئتکم انی اظل اطعم واسقی **ابوسعید** انی لم اومر ان انقب عن قلوب الناس
ولا اشق بطونہم **انس** انی لم ابعثہا الیک لتلبسہا وانما بعثت بہا الیک لتنتفع بثمنہا
ابوحمید الساعدی انی مسرع فمن شاء منکم فلیسرع معی ومن شاء فلیمکث قالہ
منصرفہ من تبوک **فصل المسور بن مخرمۃ ومروان بن الحکم** انا لا ندری من
اذن منکم فی ذلک ممن لم یاذن فارجعوا حتی یرفع الینا عرفاؤکم امرکم **المسور بن
مخرمۃ ومروان بن الحکم** انا لم نجیٔ لقتال احد ولکنا جئنا معتمرین وان قریشا قد
نہکتہم الحرب واضرت بہم فان شاؤا ماددتہم مدۃ ویخلوا بینی وبین البیت
فان اظہر فان شاؤا ان یدخلوا فیما دخل فیہ الناس فعلوا والا فقد جموا وانہم
ابوا فوالذی نفسی بیدہ لاقاتلنہم علی امری ہذا حتی تنفرد سالفتی او لینفذن اللہ امرہ
الصعب بن جثامۃ انا لم نردہ علیک الا انا حرم قالہ **فصل عائشۃ** انہ قد
اذن لکن ان تخرجن لحاجتکن **عبداللہ بن مغفل** انہ لا یصاد بہ الصید ولا ینکی
بہ العدو ولکنہ یکسر السن ویفقا العین یعنی الخذف **عائشۃ** انہ لم یقبض نبی قط
حتی یری مقعدہ من الجنۃ ثم یخیر **عبداللہ بن عمرو** انہ لم یکن نبی قبلی الا کان حقاً
علیہ ان یدل امتہ علی خیر ما یعلمہ لہم وینذرہم شر ما یعلمہ لہم وان امتکم ہذہ جعل
عافیتہا فی اولہا وسیصیب آخرہا بلاء وامور تنکرونہا وتجیٔ الفتنۃ فیرقق بعضہا
بعضا وتجیٔ الفتنۃ فیقول المومن ہذہ مہلکتی ثم تنکشف وتجیٔ الفتنۃ فیقول المومن

ہذہ ہذہ فمن احب ان یزحزح عن النار و یدخل الجنۃ فلتاتہ منیتہ و ہو یؤمن
باللہ والیوم الآخر ولیأت الی الناس الذی یحب ان یوتی الیہ و من بایع
اماما فاعطاہ صفقۃ یدہ و ثمرۃ قلبہ فلیطعہ ان استطاع فان جاء آخر ینازعہ
فاضربوا عنق الآخر ابو ہریرۃ انہ لن یبسط احد ثوبہ حتی اقضے مقالتی ثم یجمع الیہ
ثوبہ الا وعی ما اقول ابو ہریرۃ انہ لیأتی الرجل العظیم السمین یوم القیمۃ لا یزن
عند اللہ جناح بعوضۃ اقرؤا فلا نقیم لہم یوم القیامۃ وزنا عائشۃ انہ لیبکی علیہا
وانہا لتعذب فی قبرہا یعنی یہودیۃ فصل عائشۃ انہا ابنۃ ابی بکر قالہ عند
انتصار عائشۃ من زینب بنت جحش ابن مسعود انہا ستکون بعدی اثرۃ و
امور تنکرونہا قالوا یا رسول اللہ فما تامرنا قال تؤدون الحق الذی علیکم و
تسئلون اللہ الذی لکم زید بن ثابت انہا طیبۃ و انہا تنفی الخبث کما تنفی النار
خبث الفضۃ ام عطیۃ واسمہا نسیبۃ انہا قد بلغت محلہا قالہ حین بعث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشاۃ الیہا من الصدقۃ فبعثت الی عائشۃ منہا بشیء
فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی عائشۃ فقال ہل عندکم من شیء قالت
لا الا ان نسیبۃ بعثت الینا من الشاۃ التی بعثت بہا الیہا فصل ابو ذر
انک امرؤ فیک جاہلیۃ ہم اخوانکم و خولکم جعلہم اللہ تحت ایدیکم فمن کان اخوہ
تحت یدیہ فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس و لا تکلفوہم ما یغلبہم فان کلفتموہم فاعینوہم
علیہ قالہ حین عیر غلامہ بامہ سعد بن ابی وقاص انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر
من ان تذرہم عالۃ یتکففون الناس و انک لن تنفق نفقۃ تبتغی بہا وجہ اللہ الا
اجرت بہا حتی ما تجعل فی فی امراتک قال فقلت یا رسول اللہ اخلف بعد اصحابی
قال انک لن تخلف فتعمل عملا تبتغی بہ وجہ اللہ الا ازددت درجۃ و رفعۃ و لعلک ان
تخلف حتی ینتفع بک اقوام و یضر بک آخرون اللہم امض لاصحابی ہجرتہم ولا تردہم
علی اعقابہم لکن البائس سعد بن خولۃ قالہ لہ لما عادہ ابن عباس انک ستأتی
قوما اہل کتاب فاذا جئتہم فادعہم الی ان یشہدوا ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ

فان هم اطاعوا لک بذلک فاخبرهم ان الله فرض علیهم خمس صلوات فی کل یوم
ولیلة فان هم اطاعوا لک بذلک فاخبرهم ان الله فرض علیهم صدقة توخذ من
اغنیائهم فترد علی فقرائهم فان هم اطاعوا لک بذلک فایاک وکرائم اموالهم واتق
دعوة المظلوم فانه لیس بینها وبین الله حجاب **فصل ام سلمة** انکم تختصمون الی و
لعل بعضکم ان یکون الحن بحجته من بعض فاقضی له بنحو ما اسمع منه فمن قطعت له
من حق اخیه شیئا فلا یاخذه فانما اقطع له قطعة من النار **جریر** انکم سترون
ربکم کما ترون ہذا لا تضامون فی رؤیته فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوة
قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا ثم قرء وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس و
قبل الغروب **حذیفة** انکم لا تدرون لعلکم ان تبتلوا **انس** انکم لستم مثلی اما والله
لو تمادی لی الشهر لواصلت وصالا یدع المتعمقون تعمقهم **فصل عائشة** انکن
لانتن صواحب یوسف مروا ابا بکر فلیصل بالناس قاله فی مرضه الذی توفی
فیه **فصل ابن عمر** انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم کما بین صلوة العصر الی
مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیهود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من
یعمل لی الی نصف النهار علی قیراط قیراط فعملت الیهود الی نصف النهار علی قیراط
قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النهار الی صلوة العصر علی قیراط قیراط فعملت
النصاری من نصف النهار الی صلوة العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من
صلوة العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین تعملون من
صلوة العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیهود والنصاری
فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال الله تعالی وهل ظلمتکم قالوا لا قال فانه فضلی
اعطیه من شئت **سهل بن سعد** انما الاعمال بالخواتیم **البراء بن عازب** انما الخالة
ام **اسامة بن زید** انما الربوا فی النسیئة **جابر** انما المدینة کالکیر تنفی خبثها وتنصع
طیبها **ابن مسعود** انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی **ام سلمة**
انما انا بشر وانه یاتینی الخصم فلعل بعضهم ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انه صادق

فاقضی له فمن قضیت له بحق مسلم فانما هی قطعة من النار فلیحملها او یذرها **عائشة**
انما اهلک الذین قبلکم انهم کانوا اذا سرق فیهم الشریف ترکوه واذا سرق فیهم الضعیف
اقاموا علیه الحد وایم الله لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت یدها **سهل بن سعد**
انما جعل الاذن من قبل البصر **ابو هریرة** انما جعل الامام لیؤتم به فلا تختلفوا علیه **ابن عباس**
انما حرم من المیتة اکلها **عمار بن یاسر** انما کان یکفیک ان تقول بیدیک هکذا ثم
ضرب بیدیه الارض ضربة واحدة ثم مسح الشمال علی الیمین وظاهر کفیه ووجهه و
یروی ثم ضرب بیدیه الی الارض فنفض بیدیه فمسح وجهه وکفیه قاله **ابو هریرة** انما هذا
من اخوان الکهان قاله لحمل بن مالک بن النابغة **زینب بنت جحش** انما هی اربعة اشهر
وعشر وقد کانت احدکن فی الجاهلیة ترمی بالبعرة علی راس الحول **الباب الثالث**
ابو موسی لا احد اصبر علی اذی سمعه من الله انه یشرک به ویجعل له الولد ثم هو یعافیهم
ویرزقهم **ابن مسعود** لا احد اغیر من الله ولذلک حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن
ولا احد احب الیه المدح من الله ولذلک مدح نفسه وفی روایة اسماء بنت ابی
بکر لا شیء اغیر من الله **ابن مسعود** لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها کانه ینظر الیها
ابو بشیر الانصاری لا تبقین فی رقبة بعیر قلادة من وتر او قلادة الا قطعت
ابو سعید لا تبیعوا الذهب بالذهب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها علی بعض ولا تبیعوا
الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضها علی بعض ولا تبیعوا منها غائبا بناجز **ابن عمر**
لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون **ابو هریرة** لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا
ولا تدابروا وکونوا عباد الله اخوانا **ابو هریرة** لا تخیروا بین الانبیاء **ابو سعید** لا تخیرونی
من بین الانبیاء فان الناس یصعقون یوم القیامة فاکون اول من یفیق فاذا
انا بموسی آخذ بقائمة من قوائم العرش فلا ادری افاق قبلی ام جزی بصعقة الطور
ابن عمر لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسهم ان یصیبکم ما اصابهم الا ان تکونوا باکین
ابو بکرة وجریر وابن عمر لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض **انس**
لا تزال جهنم تقول هل من مزید حتی یضع فیها رب العزة قدمه فتقول قط قط وعزتک

ويروي بعضها الى بعض **انس** لاتذرموه دعوه يعني الاعرابي الذي بال في المسجد
عبدالرحمن بن سمرة لاتسئال الامارة فانك ان اعطيتها عن غير مسألة اعنت عليها
وان اعطيتها عن مسألة وكلت اليها **عائشة** لاتسئلني امرأة منهن الا اخبرتها يعني
باختيار عائشة اياه **عمر** لاتشتره ولا تعد في صدقتك وان اعطاكه بدرهم
فان العائد في صدقته كالعائد في قيئه قاله له حين حمل على فرس في سبيل الله فاضاعه
الذي كان عنده فاراد ان يشتريه **ابوهريرة** لاتشد الرحال الا الى ثلثة مساجد المسجد
الحرام ومسجد الرسول والمسجد الاقصى **عمر** لاتطروني كما اطري عيسى بن مريم وقولوا عبدالله
ورسوله **عائشة** لاتعجل فان ابابكر اعلم قريش بانسابها وان لي فيهم نسبا حتى
يلخص لك نسبي قاله لحسان بن ثابت **ابوسعيد وابوهريرة** لاتفعل بع الجمع بالدراهم
ثم ابتع بالدراهم جنيبا قاله لاخي بني عدي الانصاري وكان قد استعمله على خيبر
ابوهريرة لاتقبل صلوة من احدث حتى يتوضأ **ابوهريرة** لاتقتسم ورثتي دينارا
ما تركت بعد نفقة نسائي ومؤنة عاملي فهو صدقة **المقداد بن الاسود** لاتقتله فان قتلته
فانه بمنزلتك قبل ان تقتله وانك بمنزلته قبل ان يقول كلمته التي قال قاله حين ساله
المقداد عن قتل من اسلم من الكفار بعد ان قطع يده في الحرب **عائشة** لا
تقطع يد السارق الا في ربع دينار فصاعدا **ابوهريرة** لاتقوم الساعة حتى تخرج
نار من ارض الحجاز تضيئ اعناق الابل ببصرى **ابوهريرة** لاتقوم الساعة حتى
تضطرب اليات نساء دوس على ذي الخلصة **ابوهريرة** لاتقوم الساعة حتى تطلع الشمس
من مغربها فاذا رآها الناس آمن من عليها فذاك حين لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن
آمنت من قبل **عائشة** لاتقوم الساعة حتى تعبد اللات والعزى **ابوهريرة** لا
تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما كان وجوههم المجان المطرقة **ابوهريرة** لاتقوم الساعة
حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر **ابوهريرة** لاتقوم الساعة حتى تقتتل فئتان دعواهما
واحدة **ابوهريرة** لاتقوم الساعة حتى يكثر فيكم المال فيفيض حتى يهم رب المال من
من يقبل منه صدقة **ابوهريرة** لاتقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيقول ياليتني

مكانه ابو سعيد لا تكتبوا عني ومن كتب عني غير القرآن فليمحه وحدثوا عني ولا تكذبوا
عليّ هذا حديث منسوخ صدره علي لا تكذبوا علي فانه من يكذب علي يلج النار
عمر لا تلبسوا الحرير فانه من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة حذيفة بن اليمان
لا تلبسوا الحرير ولا الديباج ولا تشربوا في آنية الذهب والفضة ولا تاكلوا في صحافها
فانها لهم في الدنيا ولكم في الآخرة ابن عمر لا تمنعوا اماء الله مساجد الله ابو هريرة
لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا به فضل الكلاء انس لا تنتبذوا في الدباء ولا في المزفت
جابر لا تنزلن بركتكم ولا تخبزن عجينكم حتى اجئ قاله له ابو هريرة لا تنكح الايم حتى تستامر
ولا تنكح البكر حتى تستاذن قالوا يا رسول الله وكيف اذنها قال ان تسكت
ابو سعيد لا تواصلوا فايكم اراد ان يواصل فليواصل حتى السحر اسماء بنت ابي بكر
لا توعي فيوعي الله عليك ارضخي ما استطعت لا توكي فيوكي الله عليك لا تحصي
فيحصي الله عليك ابو سعيد لا صاعين تمر بصاع ولا صاعين حنطة بصاع ولا
درهم بدرهمين عبادة بن الصامت لا صلوة لمن لم يقرء بفاتحة الكتاب علي لا
طاعة في معصية الله انما الطاعة في المعروف جابر لا عدوى ولا طيرة ولا غول
ابو هريرة لا فرع ولا عتيرة ابن عباس لا مال لك ان كنت صدقت عليها فهو
بما استحللت من فرجها وان كنت كذبت عليها فهو ابعد لك منها قاله لرجل من الانصار
لاعن امراته فقال يا رسول الله مالي ابو بكر وعمر وعلي وعائشة لا نورث
ما تركناه صدقة ابن عباس لا هجرة بعد الفتح انس لا يؤمن احدكم حتى
اكون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين انس لا يؤمن عبد حتى يحب
لاخيه ما يحب لنفسه ابو هريرة لا يبع بعضكم على بيع بعض ابن عمر لا يتحرى احدكم
فيصلي عند طلوع الشمس ولا عند غروبها ابو هريرة لا يتقدمن احدكم رمضان بصوم يوم
او يومين الا ان يكون رجل كان يصوم صوما فليصمه انس لا يتمنين احدكم الموت
لضر نزل به عثمان لا يتوضأ رجل فيحسن الوضوء فيصلي صلوة الا غفر الله له ما بينه
وبين الصلوة التي تليها ابو بردة بن نيار لا يجلد احد فوق عشر جلدات الا في حد من

حدود الله ابوہریرۃ لا یجمع بین المرأۃ وعمتہا ولا بین المرأۃ وخالتہا البراء بن عازب
لا یحبہم الا مؤمن ولا یبغضہم الا منافق من احبہم احبہ اللہ ومن ابغضہم ابغضہ اللہ یعنی
الانصار ابوبکر لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان ابوبکرۃ لا یحکم
احد بین اثنین وہو غضبان ابن مسعود لا یحل دم امرء مسلم یشہد ان لا الٰہ الا اللہ
وانی رسول اللہ الا باحدی ثلٰث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ
المفارق للجماعۃ ابوہریرۃ لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تسافر مسیرۃ
یوم ولیلۃ لیس معہا حرمۃ ویروی الا مع ذی محرم علیہا ام سلمۃ لا یحل لامرأۃ
مسلمۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تحد فوق ثلٰثۃ ایام الا علی زوجہا اربعۃ اشہر و
عشر اسعد بن ابی وقاص لا یحل لامرء ان یہجر اخاہ فوق ثلٰث ابوہریرۃ
لا یخطب احدکم علی خطبۃ اخیہ جبیر بن مطعم لا یدخل الجنۃ قاطع ام سلمۃ
لا یدخلن ہؤلاء علیکم یعنی المخنثین اسامۃ بن زید لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر
المسلم ابوہریرۃ لا یزال احدکم فی صلوٰۃ ما دامت الصلوٰۃ تحبسہ لا یمنعہ ان ینقلب
الی اہلہ الا الصلوٰۃ المغیرۃ بن شعبۃ لا یزال ناس من امتی ظاہرین حتے
یاتیہم امر اللہ وہم ظاہرون ابوہریرۃ لا یسوم المسلم علی سوم اخیہ المسلم
ابوہریرۃ لا یشیر احدکم الی اخیہ بالسلاح فانہ لا یدری احدکم لعل الشیطان
ینزع من یدہ فیقع فی حفرۃ من النار ابوہریرۃ لا یصل احدکم فی الثوب الواحد
لیس علی عاتقہ منہ شیئ ابن عمر لا یصلین احد الظہر ویروی العصر الا فی
بنی قریظۃ قالہ منصرفہ من الاحزاب عائشۃ لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل
لقست نفسی ابن عمر لا یقیمن احدکم الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ سعد بن
ابی وقاص لا یکید اہل المدینۃ احد الا انماع کما ینماع الملح فی الماء
ابن عمر لا یلبس المحرم القمیص ولا العمامۃ ولا البرنس ولا السراویل ولا ثوبا
مسہ ورس ولا زعفران ولا الخفین الا ان لا یجد نعلین فلیقطعہما حتی یکونا اسفل
من الکعبین ابن عمر لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین ابن عمر لا یسکین احدکم

ذكره بيمينه وهو يبول ولا يتمسح في الخلاء بيمينه ولا يتنفس في الاناء **ابن مسعود**
لا يمنعن احدكم اذان بلال من سحوره فانه يؤذن او قال ينادي بليل ليرجع
قائمكم ويوقظ نائمكم ليس الفجر ان يقول هكذا وجمع بعض الرواة كفيه حتى يقول
هكذا ومد اصبعيه السبابتين **ابو هريرة** لا يموت لاحد من المسلمين ثلثة من الولد
فتمسه النار الا تحلة القسم **عقبة بن عامر** لا ينبغي هذا للمتقين قاله عند نزعه فروج
حرير لبسه **ابو هريرة** لا يورد ممرض على مصح **الباب الرابع** **ابن عمر** اذا اتى
احدكم الجمعة فليغتسل **ابو ايوب** اذا اتيتم الغائط فلا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها
ببول ولا بغائط ولكن شرقوا او غربوا **ابو هريرة** اذا احسن احدكم اسلامه
فكل حسنة يعملها تكتب بعشر امثالها الى سبع مائة ضعف وكل سيئة يعملها تكتب
بمثلها حتى يلقى الله **عدي بن حاتم** اذا ارسلت كلبك المعلم وذكرت
اسم الله عليه فكل قال عدي بن حاتم قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم يشركها
كلب ليس معها قال قلت فاني ارمي بالمعراض الصيد فاصيب قال اذا رميت
بالمعراض فخزق فكله وان اصابه بعرضه فلا تاكله **ابو موسى** اذا استاذن احدكم
ثلثا فلم يؤذن له فليرجع **ابو هريرة** اذا استيقظ احدكم من منامه فليستنثر ثلث
مرات فان الشيطان يبيت على خياشيمه **ابو هريرة** اذا اصبح احدكم يوما صائما
فلا يرفث ولا يجهل فان امرؤ شاتمه او قاتله فليقل اني صائم اني صائم **جابر** اذا
اطال احدكم الغيبة فلا يطرق اهله ليلا **عمر** اذا اعطيت شيئا من غير مسئلة فكل
وتصدق **عمر** اذا اقبل الليل وادبر النهار وغابت الشمس فقد افطر الصائم
ابو هريرة اذا اقترب الزمان لم تكد رؤيا المومن تكذب **ابو قتادة الحارث
بن ربعي** اذا اقيمت الصلوة فلا تقوموا حتى تروني **ابن عباس** اذا اكل
احدكم طعاما فلا يمسح يده حتى يلعقها او يلعقها **ابو بكرة** اذا التقى المسلمان بسيفيهما
فالقاتل والمقتول في النار **ابو هريرة** اذا امن الامام فامنوا فان من وافق تامينه
تامين الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه **ابن عمر** اذا انزل الله بقوم عذابا

اصاب من كان فيهم ثم بعثوا على اعمالهم عائشة اذا انفقت المرأة من طعام
بيتها غير مفسدة فلها اجرها بما انفقت وللزوج بما اكتسب وللخازن مثل ذلك
لا ينقص بعضهم من اجر بعض ابو هريرة اذا انقطع شسع نعل احدكم فلا يمش في الاخرى
حتى يصلحها ابو هريرة اذا اوى احدكم الى فراشه فلينفض فراشه بداخلة ازاره فانه
لا يدري ما خلفه عليه ثم يقول باسمك ربي وضعت جنبي وبك ارفعه ان امسكت
نفسي فارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به الصالحين ابو هريرة اذا باتت
المرأة هاجرة فراش زوجها لعنتها الملائكة حتى تصبح ابن عمر اذا بايعت فقل لا
خلابة ابن عمر اذا بدا حاجب الشمس فاخروا الصلوة حتى تبرز واذا غاب حاجب
الشمس فاخروا الصلوة حتى تغيب ابو هريرة وابو سعيد اذا تنخم احدكم
فلا يتنخمن قبل وجهه ولا عن يمينه وليبصق عن يساره او تحت قدمه اليسرى
جابر اذا جاء احدكم يوم الجمعة وقد خرج الامام فليركع ركعتين ابو هريرة اذا
جاء رمضان فتحت ابواب الجنة واغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشياطين
مالك بن الحويرث اذا حضرت الصلوة فاذنا ثم اقيما وليؤمكما اكبركما
قاله له ولصاحب له عمرو بن العاص اذا حكم الحاكم فاجتهد ثم اصاب فله اجران
واذا حكم واجتهد فاخطأ فله اجر انس اذا دعا احدكم فليعزم المسئلة ولا يقولن
اللهم ان شئت فاعطني فانه لا مستكره له ابو هريرة اذا دعا الرجل امرأته الى
فراشه فابت ان تجئ فبات غضبان لعنتها الملائكة حتى تصبح ابو هريرة اذا دعي
احدكم الى الوليمة فليأتها ابو هريرة اذا رأى احدكم ما يكره فليقم فليصل ولا يحدث
به الناس عائشة اذا رايت الذين يتبعون ما تشابه منه فاولئك الذين سمى الله
فاحذروهم عامر بن ربيعة بن ثمامة اذا رايتم الجنازة فقوموا حتى تخلفكم نسخها
حديث منسوخ ابو هريرة اذا زنت امة احدكم فتبين زناها فليجلدها الحد ولا يثرب
عليها ثم ان زنت فليجلدها الحد ولا يثرب عليها ثم ان زنت الثالثة فتبين زناها
فليبعها ولو بحبل من شعر ويروى ثم ليبعها في الرابعة انس اذا سلم عليكم اهل الكتاب

فقولوا علیکم **ابو ہریرۃ** اذا سمعتم الاقامۃ فامشوا الی الصلوۃ وعلیکم السکینۃ والوقار
ولا تسرعوا فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا **اسامۃ بن زید** اذا سمعتم الطاعون
بارض فلا تدخلوہا واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا منہا **ابو سعید** اذا سمعتم
النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن **ابو ہریرۃ** اذا سمعتم نہاق الحمیر فتعوذوا باللہ من الشیطان
فانہا رأت شیطانا واذا سمعتم صیاح الدیکۃ فاسئلوا اللہ من فضلہ فانہا رأت
ملکا **ابو قتادۃ الحارث بن ربعی** اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء
واذا اتی الخلاء فلا یمس ذکرہ بیمینہ ولا یتمسح بیمینہ **ابن مسعود** اذا شک احدکم
فی صلوتہ فلیتحر الصواب فلیتم علیہ ثم لیسجد سجدتین **ابو ہریرۃ** اذا قال الامام
سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ
غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ابن مسعود** اذا قعد احدکم فی الصلوۃ فلیقل
التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ **ابو ہریرۃ** اذا قلت لصاحبک انصت یوم الجمعۃ والامام یخطب فقد
لغوت **ابن عمر** اذا کان احدکم علی الطعام فلا یعجل حتی یقضی حاجتہ منہ
وان اقیمت الصلوۃ **ابن عمر** اذا کان احدکم یصلی فلا یبصق قبل وجہہ
فان اللہ قبل وجہہ **ابن مسعود** اذا کانوا ثلثۃ فلا یتناج اثنان دون واحد
جابر اذا کان واسعا فخالف بین طرفیہ واذا کان ضیقا فاشددہ علی حقویک
قال لہ **ابو ہریرۃ** اذا کان یوم الجمعۃ کان علی کل باب من ابواب المسجد
ملائکۃ یکتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف وجاؤا یستمعون الذکر
ابو موسی اذا کان یوم القیمۃ دفع اللہ الی کل مسلم یہودیا او نصرانیا فیقول ہذا
فکاکک من النار **ابن عمر** اذا مات الرجل عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی
ان کان من اہل الجنۃ فالجنۃ وان کان من اہل النار فالنار ثم یقال ہذا
مقعدک الذی تبعث الیہ یوم القیامۃ **ابو موسی** اذا مر احدکم فی مسجد او سوق

وبيده نبل فليأخذ بنصالها ثم ليأخذ بنصالها ثم ليأخذ بنصالها **ابن عمر** اذا نصح العبد لسيده واحسن
عبادة ربه كان له الاجر مرتين **عائشة** اذا نعس احدكم وهو يصلي فليرقد
حتى يذهب عنه النوم فان احدكم اذا صلى وهو ناعس لا يدري لعله يذهب
يستغفر فيسب نفسه **عائشة** اذا وضع العشاء واقيمت الصلوة فابدأوا بالعشاء
ابو هريرة وجابر بن سمرة اذا هلك كسرى فلا كسرى بعده واذا هلك قيصر
فلا قيصر بعده والذي نفس محمد بيده لتنفقن كنوزهما في سبيل الله **عبد الله بن زمعة**
اذ انبعث اشقاها انبعث لها رجل عزيز عارم منيع في رهطه مثل ابي زمعة
الباب الخامس انس ما اجد لكم الا ان تلحقوا بالذود وقاله لرهط من عكل ثمانية
اجتووا المدينة فقالوا يا رسول الله ابغنا رسلا **ابو هريرة** ما اذن الله لشيء كاذنه للنبي يتغنى بالقرآن يجهر
ابو هريرة ما انزل الله علي فيها شيئا الا هذه الآية الفاذة الجامعة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا
يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره قاله حين سئل عن الحمر **اسامة بن زيد**
ما تركت بعدي فتنة اضر على الرجال من النساء **ابن عمر** ما تزال المسألة بالعبد
حتى يلقى الله وما في وجهه مزعة **ابن عمر** ما حق امرئ مسلم تمر عليه ثلث ليال
الا وعنده وصيته **المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم** ما خلأت القصوى
وما ذاك لها بخلق ولكن حبسها حابس الفيل والذي نفسي بيده لا يسألوني خطة
يعظمون فيها حرمات الله الا اعطيتهم اياها **انس** ما رأينا من شيء وان وجدناه لبحرا
يعني فرس ابي طلحة الذي كان يقال له مندوب **ابو سعيد** ما رزق العبد رزقا
اوسع عليه من الصبر **زيد بن ثابت** ما زال بكم صنيعكم حتى ظننت انه سيكتب
عليكم فعليكم بالصلوة في بيوتكم فان خير صلوة المرء في بيته الا الصلوة المكتوبة **عائشة**
ما زال جبرئيل يوصيني بالجار حتى ظننت انه سيورثه **ابو سعيد** ما عليكم ان لا تفعلوا
يعني العزل **انس** ما كان الله ليسلطك على ذلك او قال علي قاله لصاحبة الشاة
المسمومة **كعب بن عجرة** ما كنت ارى ان الجهد بلغ بك هذا او يرى بك ما ارى
اما تجد شاة قلت لا قال صم ثلثة ايام او اطعم ستة مساكين لكل مسكين نصف صاع

من طعام و احلق رأسک تا له **انس** ما من احد يشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا عبده و رسوله صدقا من قلبه الا حرمه الله على النار **ابو هريرة** ما من الانبياء نبي الا اعطى من الآيات ما مثله آمن عليه البشر و انما كان الذي اوتيته وحيا اوحاه الله الي فارجوان اكون اكثرهم تابعا يوم القيمة **معقل بن يسار** ما من عبد يسترعيه الله رعية يموت يوم يموت غاش لرعيته الا حرم الله عليه الجنة **عمرو بن عبسة** ما منكم رجل يقرب وضوءه فيمضمض و يستنشق و ينتثر الا خرت خطايا وجهه و فيه و خياشيمه ثم اذا غسل وجهه كما امره الله الا خرت خطايا وجهه من اطراف لحيته مع الماء ثم يغسل يديه الى المرفقين الا خرت خطايا يديه من انامله مع الماء ثم يمسح راسه الا خرت خطايا راسه من اطراف شعره مع الماء ثم يغسل قدميه الى الكعبين الا خرت خطايا رجليه من انامله مع الماء فان هو قام فصلى فحمد الله و اثنى عليه و مجده بالذي هو له اهل و فرغ قلبه لله الا انصرف من خطيئته كهيئته يوم ولدته امه **علي** ما منكم من احد الا قد كتب مقعده من الجنة و مقعده من النار فقالوا يا رسول الله افلا نتكل على كتابنا فقال اعملوا فكل ميسر لما خلق له اما من كان من اهل السعادة فيصير لعمل السعادة و اما من كان من اهل الشقاوة فيصير لعمل الشقاوة ثم قرأ فاما من اعطى و اتقى و صدق بالحسنى الى قوله للعسرى **ابن مسعود** ما من مسلم يصيبه اذى من مرض فما سواه الا حط الله به سيئاته كما تحط الشجرة ورقها **عائشة** من ما مصيبة تصيب المسلم الا كفر الله بها عنه حتى الشوكة يشاكها **ابو هريرة** ما من مكلوم يكلم في سبيل الله الا جاء يوم القيمة و كلمه يدمى اللون لون دم و الريح ريح مسك **ابو هريرة** ما من مولود يولد الا و الشيطان يمسه حين يولد فيستهل صارخا من مس الشيطان اياه الا مريم و ابنها **انس** ما من نبي الا و قد انذر امته الاعور الكذاب الا و انه اعور و ان ربكم عز و جل ليس باعور مكتوب بين عينيه ک ف ر **عائشة** ما من نبي يموت حتى يخير **انس** ما من نفس تموت لها عند الله خير يسرها انها ترجع الى الدنيا و ان لها الدنيا و ما فيها الا الشهيد فانه يتمنى ان يرجع فيقتل في الدنيا لما يرى من فضل الشهادة

عائشة ما ینتظرها من اہل الارض احد غیرکم یعنی صلوۃ العشاء **ابوہریرہ** ما نقم
ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ واما خالد فانکم تظلمون خالدا قد
احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ واما العباس بن عبد المطلب عم رسول اللہ
فہی علیہ ومثلہا معہا **انس** ما بال اقوام قالوا کذا وکذا لکنی اصلی وانام واصوم
وافطر واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی قالہ حین سمع ان نفرا من الصحابہ
قال بعضہم لا اتزوج النساء وقال بعضہم لا آکل اللحم وقال بعضہم لا انام علی فراش
عائشة ما بال اقوام یتنزہون عن الشیء اصنعہ فواللہ انی لاعلمہم باللہ واشدہم
لہ خشیۃ **سہل بن سعد** ما تصنع بازارک ان لبستہ لم یکن علیہا منہ شیء وان
لبستہ لم یکن علیک شیء قالہ لرجل خطب امرأۃ عرضت نفسہا علی النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فلم یردہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم **کعب بن مالک** ما خلفک الم تکن
قد ابتعت ظہرک قالہ لہ مقدمہ من تبوک **ابوہریرۃ** ما عندک یا ثمامۃ قالہ لثمامۃ
بن اثال قبل اسلامہ **زید بن خالد** مالک ولہا دعہا فان معہا حذاءہا و
سقاءہا ترد الماء وتاکل الشجر حتی یجدہا ربہا یعنی ضالۃ الابل **سہل بن سعد**
ما لی رأیتکم اکثرتم التصفیق من نابہ شیء فی صلوۃ فلیسبح فانہ اذا سبح التفت الیہ و
انما التصفیق للنساء **ابن عباس** وخ **جابر** ما منعک من الحج وفی روایۃ
ابن عباس ما منعک ان تکونی حججت معنا قالت ابو فلان تعنی زوجہا حج علی احدہما
تعنی البعیرین والآخر یسقی ارضا قال فان عمرۃ فی رمضان تقضی حجۃ او حجۃ معی
قالہ لام سنان **رافع بن خدیج** ما انہر الدم وذکر اسم اللہ علیہ فکلوہ لیس السن
والظفر وساحدثکم عن ذلک اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبشۃ **عمر** ما جاءک
من ہذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ ومالا فلا تتبعہ نفسک **یعلی بن امیۃ**
ما کنت صانعا فی حجک فاصنعہ فی عمرتک یعنی من الاحرام واجتناب الطیب
ابو سعید ما یکن عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعف یعفہ اللہ ومن یستغن
یغنہ اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء خیرا واوسع من الصبر **ابوہریرہ**

مابين النفختين اربعون **عبد الله بن زيد الانصاري** مابين بيتي ومنبري
روضة من رياض الجنة **ابو هريرة** مابين لابتيها حرام **ابو هريرة** مابين منكبي
الكافر مسيرة ثلثة ايام للراكب المسرع **فصل عائشة** يا ابا بكر ان لكل قوم عيدا و
هذا عيدنا **ابو بكر** يا ابا بكر ما ظنك باثنين الله ثالثهما **سهل بن سعد** يا ابا بكر
ما منعك ان تصلي بالناس حين اشرت اليك **ابو ذر** يا ابا ذر اتدري اين تذهب
هذه الشمس قلت الله ورسوله اعلم فقال تذهب تسجد تحت العرش فتستاذن فيؤذن
لها ويوشك ان تسجد ولا يقبل منها وتستاذن ولا يؤذن لها فيقال لها ارجعي
من حيث جئت فتطلع من مغربها فذلك قوله والشمس تجري لمستقر لها ذلك تقدير
العزيز العليم **ابو ذر** يا ابا ذر اذا طبخت مرقة فاكثر ماءها وتعاهد جيرانك **انس**
يا ابا عمرو ما بال ثابت اشتكى يعني ثابت بن قيس بن شماس وابو عمرو هو سعد
بن معاذ وكان قال ثابت انه من اهل النار فلما اخبر بقوله قال بل هو من اهل الجنة
انس يا ابا عمير ما فعل النغير **ابو موسى** يا ابا موسى لقد اعطيت مزمارا من مزامير
آل داؤد **سلمة بن الاكوع** يا ابن الاكوع ملكت فاسجح ان القوم يقرون
في قومهم **عمر** يا ابن الخطاب الا ترضى ان تكون لنا الآخرة ولهم الدنيا ويروى
يا ابن الخطاب اولئك عجلت لهم طيباتهم في الحيوة الدنيا **سهل بن حنيف**
يا ابن الخطاب اني رسول الله ولن يضيعني الله ابدا **انس** يا انس كتاب الله
يأمر بالقصاص ويروى كتاب الله القصاص قاله لانس بن النضر **ابو هريرة** يا بلال
حدثني بارجى عمل عملته عندك في الاسلام منفعة فاني سمعت الليلة خشف نعليك و
يروى دف نعليك بين يدي في الجنة قال بلال ما عملت عملا في الاسلام
ارجى عندي منفعة من اني لم اتطهر طهورا تاما في ساعة من ليل او نهار الا صليت بذلك
الطهور ما كتب الله لي ان اصلي **انس** يا بني النجار ثامنوني بحائطكم هذا قالوا لا والله
ما نطلب ثمنه الا الى الله **ابو هريرة** يا حسان اجب عن رسول الله اللهم ايده بروح القدس
الزبير بن العوام يا زبير اسق ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر **علي وسعد**

بن ابی وقاص یا سعد ارم فداک ابی وامی ابو موسی یا عبد الله الا اعلمک
کنزا من کنوز الجنة لا حول ولا قوة الا بالله قاله لابی موسی عبد الله بن عمرو یا عبد الله لا تکن
مثل فلان کان یقوم من اللیل فترک قیام اللیل قاله له عبد الله بن ابی
اوفی یا فلان انزل فاجدح لنا قال یا رسول الله ان علیک نهارا قال انزل
فاجدح لنا قال فنزل فجدح فاتاه به فشرب ثم قال بیده اذا غابت الشمس من
ههنا وجاء اللیل من ههنا فقد افطر الصائم معاذ بن جبل یا معاذ بن جبل هل
تدری ما حق الله علی العباد قال قلت الله ورسوله اعلم قال فان حق الله علی العباد
ان یعبدوه ولا یشرکوا به شیئا یا معاذ بن جبل هل تدری ما حق العباد علی الله
اذا فعلوا ذلک قلت الله ورسوله اعلم قال ان لا یعذبهم المغیرة بن شعبة یا مغیرة
خذ الاداوة جابر یا اهل الخندق ان جابرا قد صنع لکم سورا فحیهلا بکم عبد الله
بن زید بن عاصم یا معشر الانصار الم اجدکم ضلالا فهداکم الله بی وکنتم
متفرقین فالفکم الله بی وعالة فاغناکم الله بی ابو هریرة یا معشر الانصار قلتم
اما الرجل فادرکته رغبة فی قریته قالوا قد کان ذلک قال کلا انی عبد الله و
رسوله هاجرت الی الله والیکم المحیا محیاکم والممات مماتکم ابن مسعود یا معشر الشباب
من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه
بالصوم فانه له وجاء عائشة یا معشر المسلمین من یعذرنی من رجل قد بلغنی
اذاه فی اهل بیتی فوالله ما علمت علی اهلی الا خیرا ولقد ذکروا رجلا ما علمت علیه الا
خیرا وما کان یدخل علی اهلی الا معی ابو سعید یا معشر النساء تصدقن فانی اریتکن
اکثر اهل النار ابو هریرة یا معشر الیهود اسلموا تسلموا اسامة بن زید ای سعد
الم تسمع الی ما قال ابو حباب قال کذا وکذا قاله لسعد بن عبادة حین عاده و
ابو حباب هو عبد الله بن ابی المسیب بن حزن ای عم قل لا اله الا الله کلمة احاج
لک بها عند الله قاله لابی طالب عند وفاته ابو موسی ایها الناس اربعوا علی
انفسکم انکم لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا وهو معکم قاله فی سفر وکانوا

يجهرون بالتكبير ام سلمة يا ابنة ابي امية سألت عن الركعتين بعد العصر وانه
اتاني ناس من عبد القيس بالاسلام من قومهم فشغلوني عن الركعتين بعد الظهر فهما هاتان
عائشة يا ام سلمة لا تؤذيني في عائشة فانه والله ما نزل علي الوحي وانا في
لحاف امرأة منكن غيرها انس يا ام سليم ما هذا الذي تصنعين قاله حين رآها تجمع
عرقه عائشة يا بريرة هل رأيت منها شيئا يريبك يعني عائشة قاله حين
قال فيها اهل الافك ما قالوا عائشة يا بنية الا تحبين ما احب قاله لفاطمة
حين بعثها ازواج النبي صلى الله عليه وآله وسلم اليه ينشدنه العدل في عائشة عائشة
يا عائشة اشعرت ان الله افتاني فيما استفتيته فيه جاءني رجلان فقعد احدهما
عند رأسي والآخر عند رجلي فقال الذي عند رأسي للذي عند رجلي او الذي عند
رجلي للذي عند رأسي ما وجع الرجل قال مطبوب قال من طبه قال لبيد بن الاعصم
قال في اي شئ قال في مشط ومشاطة وجف طلعة ذكر قال فاين هو قال
في بير ذي اروان عائشة يا عائشة الامر اشد من ان ينظر بعضهم الى بعض
يعني يوم القيامة عائشة يا عائشة ما ازال اجد الم الطعام الذي اكلت بخيبر
فهذا اوان وجدت انقطاع ابهري من ذلك السم عائشة يا عائشة ما يؤمنني
ان يكون فيه عذاب قد عذب قوم بالريح وقد رأى قوم العذاب فقالوا هذا
عارض ممطرنا قاله لما قالت له يا رسول الله ارى الناس اذا رأوا الغيم فرحوا رجاء
ان يكون فيه المطر واراك اذا رأيته عرفت في وجهك الكراهية عائشة يا
عائشة والله لكأن ماءها نقاعة الحناء ولكأن نخلها رؤس الشياطين يعني بير
ذي اروان عائشة يا عائشة هذا جبرئيل يقرئك السلام ابو هريرة يا نساء المؤمنات
لا تحقرن احدكن لجارتها ولو كراع شاة محرق كذا ذكره الاقليشي والرواية يا نساء
المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة الباب السادس ابو هريرة
ليس الشديد بالصرعة انما الشديد الذي يملك نفسه عند الغضب ابو هريرة ليس الغنى
عن كثرة العرض انما الغنى غنى النفس ابو هريرة ليس المسكين الذي ترده التمرة والتمرتان

ولا اللقمة ولا اللقمتان انما المسكين الذي يتعفف اقرؤا ان شئتم لا يسئلون الناس الحافا اسماء بنت عميس ليس باحق بي منكم وله ولاصحابه هجرة واحدة ولكم انتم اهل السفينة هجرتان يعني عمر بن الخطاب رضي الله عنه وكان قال لاسماء حين قدمت من الحبشة سبقناكم بالهجرة فنحن احق برسول الله منكم عثمان ليس بكذاب من اصلح بين اثنين فقال خيرا او نمى خيرا ابو هريرة ليس على المسلم في عبده ولا فرسه صدقة عائشة ليس كذلك ولكن المؤمن اذا بشر برحمة الله ورضوانه وجنته احب لقاء الله واحب الله لقاءه وان الكافر اذا بشر بعذاب الله وسخطه كره لقاء الله وكره الله لقاءه قاله لها حين قالت كلنا يكره الموت جابر ليس من البر الصيام في السفر ابو موسى ليس منا من حلق ولا خرق ولا سلق انس ليس من بلد الا سيطؤه الدجال الا مكة والمدينة ليس نقب من انقابها الا عليه الملائكة صافين يحرسونها فينزل السبخة ثم ترجف المدينة باهلها ثلث رجفات فيخرج اليه كل كافر ومنافق ابو ذر ليس من رجل ادعى لغير ابيه وهو يعلمه الا كفر ومن ادعى ما ليس له فليس منا وليتبوء مقعده من النار ومن دعا رجلا بالكفر او قال عدو الله وليس كذلك الا حار عليه كذا قال مسلم وقال البخاري لا يرمي رجل رجلا بالفسوق ولا يرميه بالكفر الا ارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذلك ابن مسعود ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية وفي رواية او ابن مسعود ليس من نفس تقتل ظلما الا كان على ابن آدم الاول كفل من دمها لانه سنّ القتل اولا ويروى لانه كان اول من سن القتل ابن مسعود ليس هو كما تظنون انما هو كما قال لقمان لابنه يا بني لا تشرك بالله ان الشرك لظلم عظيم قاله لما نزلت الذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم فشق ذلك على اصحابه وقالوا اينا لم يظلم نفسه فصل حفصة نعم الرجل عبد الله لو كان يصلي من الليل ابو هريرة بئس الطعام طعام الوليمة يدعى اليها الاغنياء ويترك الفقراء ومن ترك الدعوة فقد عصى الله ورسوله ابن مسعود بئس ما لاحدهم ان يقول نسيت آية كيت وكيت

بل ہو نسي واستذکروا القرآن فانه اشد تفصيا من صدور الرجال من النعم من عقلها
فضل جابر بينا انا امشي اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت رأسي فاذا الملک
الذي جاءني بحراء جالسا على كرسي بين السماء والارض فجئثت منه فرقا فرجعت
فقلت زملوني زملوني فدثروني فانزل الله يا ايها المدثر قم فانذر وربک فکبر
وثيابک فطهر والرجز فاهجر ابن عمر بينا انا نائم اتيت بقدح لبن فشربت منه
حتى اني لارى الري يخرج من اظفاري ثم اعطيت فضلي عمر بن الخطاب
قالوا فما اولته قال العلم ابو سعيد بينا انا نائم رأيت الناس يعرضون علي و
عليهم قمص منها ما يبلغ الثدي ومنها ما يبلغ دون ذلک وعرض علي عمر بن الخطاب
وعليه قميص يجره قالوا فما اولت ذلک يا رسول الله قال الدين ابو ہريرة
بينا انا نائم رايتني في الجنة فاذا امرأة تتوضا الى جانب قصر فقلت لمن ہذا القصر
قالوا لعمر فذکرت غيرته فوليت مدبرا مالک بن صعصعة بينما انا في الحطيم وربما قال
في الحجر مضطجعا اذ اتاني آت فقد قال وسمعته يقول فشق ما بين ہذه الى ہذه
فاستخرج قلبي ثم اوتيت بطست من ذہب مملوة ايمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم اعيد
ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابيض يضع خطوه عند اقصى طرفه فحملت
عليه فانطلق بي جبرئيل حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح قيل من ہذا قال جبرئيل
قيل ومن معک قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجيء جاء
ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال ہذا ابوک آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام
ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الثانية فاستفتح
قيل من ہذا قال جبرئيل قيل ومن معک قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم
قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وہما ابنا خالة قال ہذا
يحيى وعيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد
بي الى السماء الثالثة فاستفتح قيل من ہذا قال جبرئيل قيل ومن معک قال محمد
قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يوسف

قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد علي ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي
الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل
ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح
فلما خلصت فاذا ادريس قال هذا ادريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا
بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من
هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه فسلمت عليه
فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتے اتى السماء السادسة
فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل
اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا موسى قال هذا موسى فسلم
عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح فلما تجاوزت بكى
فقيل له ما يبكيك قال ابكي لان غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من امته اكثر ممن
يدخلها من امتي ثم صعد بي الى السماء السابعة فاستفتح جبرئيل قيل من هذا قال
جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد بعث اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء
جاء فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا ابوك ابراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام
علي ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت الى سدرة المنتهى فاذا نبقها
مثل قلال هجر واذا ورقها مثل آذان الفيلة قال هذه سدرة المنتهى واذا اربعة
انهار نهران ظاهران ونهران باطنان فقلت ما هذان يا جبرئيل قال اما الباطنان
فنهران فے الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم
اتيت باناء من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة
انت عليها وامتك ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت
على موسے فقال بما امرت قلت امرت بخمسين صلوة كل يوم قال ان امتك
لا تستطيع خمسين صلوة كل يوم واني والله قد جربت الناس قبلك وعالجت بني

بنی اسرائیل اشد المعالجۃ فارجع الی ربک فاسئلہ التخفیف لامتک فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسی فقال مثلہ فرجعت فوضع عنی عشرا فرجعت الی موسے فقال مثلہ فرجعت فامرت بعشر صلوات کل یوم فرجعت الی موسی فقال مثلہ فرجعت فامرت بخمس صلوات کل یوم فرجعت الی موسی فقال بما امرت فقلت امرت بخمس صلوات کل یوم قال ان امتک لاتستطیع خمس صلوات کل یوم وانی قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجۃ فارجع الی ربک فسالہ التخفیف لامتک قال سالت ربی حتی استحییت ولکن ارضی واسلم فلما جاوزت نادی مناد امضیت فریضتی وخففت عن عبادی حدیث المعراج متفق علیہ لکنی تتبعت فیہ سیاق البخاری ابن عمر بینا ثلثۃ نفر یمشون اخذہم المطر فاووا الی غار فی جبل فانحطت علی فم غارہم صخرۃ من الجبل فاطبقت علیہم فقال بعضہم لبعض انظروا اعمالا عملتموہا صالحۃ للہ فادعوا اللہ بہا لعلہ یفرجہا عنکم فقال احدہم اللہم انہ کان لی والدان شیخان کبیران وامرأتی ولی صبیۃ صغار ارعی علیہم المواشی فاذا ارحت علیہم حلبت فبدأت بوالدی فسقیتہما قبل بنیے وانہ نأی بی ذات یوم الشجر فلم آت حتی امسیت فوجدتہما قد ناما فحلبت کما کنت احلب فجئت بالحلاب فقمت عند رؤسہما اکرہ ان اوقظہما من نومہما واکرہ ان اسقے الصبیۃ قبلہما والصبیۃ یتضاغون عند قدمی فلم یزل ذلک دأبی ودابہم حتی طلع الفجر فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجہک فافرج لنا منہا فرجۃ نری منہا السماء ففرج اللہ منہا فرجۃ فرأوا منہا السماء وقال الآخر اللہم انہ کانت لی ابنۃ عم احببتہا کاشد ما یحب الرجال النساء فطلبت الیہا نفسہا فابت حتے آتیہا بمائۃ دینار فسعیت حتی جمعت مائۃ دینار فجئتہا بہا فلما وقعت بین رجلیہا قالت یا عبد اللہ اتق اللہ ولا تفتح الخاتم الا بحقہ فقمت عنہا فان کنت تعلم انی فعلت ذلک ابتغاء وجہک فافرج لنا منہا فرجۃ ففرج اللہ لہم وقال الآخر اللہم ان کنت استاجرت اجیرا بفرق ارز فلما قضے عملہ قال اعطنی حقی فعرضت علیہ حقہ فترکہ ورغب عنہ

فلم ازل ازرعه حتى جمعت منه بقرا ورعاءها فجاءني فقال اتق الله ولا تظلمني حقي
قلت اذهب الى تلك البقر ورعاءها فخذها فقال اتق الله ولا تستهزئ بي فقلت
اني لا استهزئ بك خذ تلك البقر ورعاءها فاخذه فذهب به فان كنت تعلم
اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج ما بقي ففرج الله ما بقي **ابو هريرة** بينا
رجل يسوق بقرة قد حمل عليها التفتت اليه البقرة فقالت اني لم اخلق لهذا ولكني
انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان الله بقرة تكلم فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فاني اومن به انا وابو بكر وعمر وبينا راع في غنمه عدا عليها الذئب
فاخذ منها شاة فطلبه الراعي حتى استنقذها منه فالتفت اليه الذئب فقال له
من لها يوم السبع يوم ليس لها راع غيري فقال الناس سبحان الله ذئب يتكلم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاني اومن به انا وابو بكر وعمر وما هما ثم
ابو هريرة بينا رجل يمشي بطريق فوجد غصن شوك على الطريق فاخره فشكر الله له
فغفر له **ابو هريرة** بينما رجل يمشي في حلة تعجبه نفسه مرجل جمته اذ خسف الله به فهو
يتجلجل به الى يوم القيامة **فصل جابر** لعن الله الذي وسمه قاله لما راى حمارا قد وسم
في وجهه **ابو هريرة** لعن الله السارق يسرق البيضة فتقطع يده ويسرق الحبل فتقطع
يده **ابن عمر** لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة **عائشة**
لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد **فصل ابو هريرة** لو آمن بي
عشرة من اليهود لآمن بي اليهود ويروى لو تابعني عشرة من اليهود لم يبق على
ظهرها يهودي الا اسلم **ابن عباس** لو ان احدهم اذا اراد ان ياتي اهله وقال
بسم الله اللهم جنبنا الشيطان وجنب الشيطان ما رزقتنا فانه ان يقدر بينهما
ولد في ذلك لم يضره الشيطان ابدا **ابو هريرة** لو ان رجلا اطلع اليك بغير اذن
فخذفته بحصاة ففقأت عينه ما كان عليك جناح **ام حبيبة بنت ابي سفيان** لو انها
لم تكن ربيبتي في حجري ما حلت لي انها ابنة اخي من الرضاعة ارضعتني واباها ثويبة
فلا تعرضن علي بناتكن ولا اخواتكن يعني درة بنت ابي سلمة قاله لها لما عرضت

عليه اخبتها عزة **ابن عمر** لو تركته بين يعني ام ابن صيّاد **جابر** لو تركتها مازال قائما قاله لام مالک حين عصرت العكة التي كانت تهدي فيها للنبي صلى الله عليه وسلم **ابو هريرة** لو تعلمون ما اعلم لبكيتم كثيرا ولضحكتم قليلا **عليّ** لو دخلتموها لم تزالوا فيها الى يوم القيمة يعني النار التي اوقدها عبد الله بن حذافة السهمي امير من امرائه **جابر** لو قد جاء مال البحرين قد اعطيتک ہکذا و ہکذا و ہکذا قاله له **عمران بن حصين** لو قلتها وانت تملک امرک افلحت كل الفلاح قاله لاسير من بني عقيل اصابوا معها العضباء فاوثقوه فقال اني مسلم **انس** لو كان لابن آدم واديان من مال لابتغى اليهما ثالثا ولا يملأ جوف ابن آدم الا التراب ويتوب الله على من تاب **ابو هريرة** لو يعلم الكافر بكل الذي عند الله من الرحمة لم ييأس من الجنة ولو يعلم المؤمن بكل الذي عند الله من العذاب لم يأمن من النار **ابو جهيم** عبد الله بن الحارث لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان ان يقف اربعين خيرا له من ان يمر بين يديه **ابو هريرة** لو يعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع بجنته احد ولو يعلم الكافر ما عند الله من الرحمة ما قنط من جنته احد **ابو هريرة** لو يعلم الناس ما في النداء والصف الاول ثم لم يجدوا الا ان يستهموا عليه لاستهموا ولو يعلمون ما في التهجير لاستبقوا اليه ولو يعلمون ما في العتمة والصبح لاتوهما ولو حبوا **فضل ابن عباس** لولا ان اشق على امتي لامرتهم ان يصلوها كذلک يعني صلوة العشاء قاله حين اخرها **انس** لولا ان معي الهدي لاحللت **انس** لولا اني اخاف ان تكون من الصدقة لاكلتها **ابو هريرة** لولا ان يشق على المسلمين ما تخلفت عن سرية ولكن لا اجد حمولة ولا اجد ما احملهم عليه ويشق على ان تخلفوا عني **ابو هريرة** لولا بنو اسرائيل لم يخنز اللحم ولولا حواء لم تخن انثى زوجها **فضل ابو هريرة و زيد بن خالد الجهني** ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم بيعوها ولو بضفير يعني الامة غير المحصنة **ابن عباس** ان شئت صبرت ولک الجنة وان شئت دعوت الله ان يعافيک قاله لامراة كانت تصرع **عائشة** ان شئت فصم

وان شئت فافطر قاله لحمزة بن عمرو الاسلمي وسأله عن الصيام في السفر وكان يسرد
الصوم **جابر** ان كان عندك ماربات في شنة والا كرعنا **جابر** ان كان
في شيء من ادويتكم خير ففي شرطة محجم او شربة من عسل او لذعة بنار **عقبة بن عامر**
ان نزلتم بقوم فامروا لكم بما ينبغي للضيف فاقبلوا فان لم يفعلوا فخذوا منهم
حق الضيف الذي ينبغي لهم **عمر بن الخطاب** ان يكن هو فلن تسلط عليه
وان لم يكن هو فلا خير في قتله يعني ابن صياد **حكيم بن حزام** خير الصدقة ما كان
عن ظهر غنى **ابن مسعود** خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يجيء
قوم لتسبق شهادة احدهم يمينه ويمينه شهادته **انس** خير دور الانصار بنو النجار
ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم بنو ساعدة وفي كل دور الانصار
خير **ابو هريرة** خير نساء ركبن الابل نساء قريش احناه على ولد في صغره وارعاه على
زوج في ذات يده **علي** خير نسائها مريم بنت عمران وخير نسائها خديجة **ابو هريرة**
وعائشة احب الاعمال الى الله ادومها وان قل **عقبة بن عامر** احق الشروط
ان توفوا بها ما استحللتم به الفروج **ابو هريرة** اخوف ويروى ان اخوف ما اخاف
عليكم ما يخرج الله لكم من زهرة الدنيا قالوا وما زهرة الدنيا يا رسول الله قال
بركات الارض قالوا يا رسول الله وهل ياتي الخير بالشر قال لا ياتي الخير الا بالخير
لا ياتي الخير الا بالخير لا ياتي الخير الا بالخير ان كل ما ينبت الربيع يقتل او يلم ويروى يقتل حبطا او يلم
الا آكلة الخضر فانها تاكل حتى اذا امتدت خاصرتاها استقبلت الشمس ثم اجترت
وبالت وثلطت ثم عادت فاكلت ان هذا المال خضرة حلوة فمن اخذه بحقه
ووضعه في حقه فنعم المعونة هو ومن اخذه بغير حقه كان كالذي ياكل ولا يشبع
عائشة اسرعكن لحاقا بي اطولكن يدا **ابو هريرة** اشعر كلمة تكلمت بها العرب
كلمة لبيد الا كل شيء ما خلا الله باطل **ام حرام بنت ملحان** اول جيش من امتي
يغزون البحر قد اوجبوا **ام حرام بنت ملحان** اول جيش من امتي يغزون
مدينة قيصر مغفور لهم **ابو هريرة** كل ابن آدم تاكله الارض الا عجب الذنب منه

خلق وفيه ركب ابو هريرة كل امتى معافى الا المجاهرون وان من الاجهار
ان يعمل العبد بالليل عملا ثم يصبح قد ستره ربه فيقول يا فلان عملت البارحة
كذا وكذا وقد بات يستره ربه ويصبح يكشف ستر الله عنه ابو هريرة كل سلامى
من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس تعدل بين الاثنين صدقة و
تعين الرجل فى دابته فتحمله عليها او ترفع له عليها متاعه صدقة والكلمة الطيبة صدقة
وبكل خطوة تمشيها الى الصلوة صدقة وتميط الاذى عن الطريق صدقة ابو موسى
كل شراب اسكر فهو حرام ابن عمر كل شئ بقدر حتى العجز والكيس او الكيس والعجز
ابن عمر كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته ابن عمر كل مسكر خمر وكل مسكر حرام و
من شرب الخمر فى الدنيا فمات وهو يدمنها لم يتب لم يشربها فى الآخرة ابن
عباس كل مصور فى النار جابر كل معروف صدقة ام هانئ بنت ابى طالب
قد اجرنا من اجرت وآمنا من آمنت قاله لها يوم فتح مكة جابر قد اخذت
جملك باربعة دنانير ولك ظهره الى المدينة قاله له ابو هريرة قد عجب الله من صنيعكما
بضيفكما الليلة يعنى رجلا من الانصار وامرأته ابو هريرة لقد اهلكتم او قطعتم ظهر الرجل
يعنى المطرى فى المدحة المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم لقد رأى هذا ذعرا
يعنى احد الرجلين اللذين رجعا بابى بصير من المدينة الباب السابع عائشة
الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف عمر بن الخطاب
الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وتقيم الصلوٰة وتؤتى الزكوٰة
وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا قاله لجبرئيل حين جاءه على
صورة رجل فقال صدقت قال فاخبرنى عن الايمان قال ان تؤمن بالله و
ملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقت قال
فاخبرنى عن الاحسان قال ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه
يراك قال فاخبرنى عن الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال فاخبرنى
عن اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون

فی البنیان عمر الاعمال بالنیات ولکل امرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ
ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او امراۃ یتزوجہا فہجرتہ
الی ما ہاجر الیہ ابو ہریرۃ الایمان بضع وسبعون شعبۃ والحیاء شعبۃ من الایمان روایۃ
البخاری وستون وفی روایۃ مسلم سبعون او ستون علی الشک ابن عباس الایم احق
بنفسہا من ولیہا والبکر تستأذن فی نفسہا واذنہا صماتہا انس الامیون الامیون
الامیون النواس بن سمعان البر حسن الخلق انس البرکۃ فی نواصی الخیل
انس البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتہا دفنہا حکیم بن حزام البیعان بالخیار ما لم
یتفرقا او قال حتی یتفرقا فان صدقا وبینا بورک لہما فی بیعہما وان کتما وکذبا
محقت برکۃ بیعہما ابو ہریرۃ التثاؤب من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیکظم
ما استطاع ابو ہریرۃ التصفیح للنساء والتسبیح للرجال سعد بن ابی وقاص الثلث
والثلث کثیر او کبیر قالہ لہ حین قال فی مرضہ افاتصدق بثلثی مالی قال لا قال
فالشطر قال لا قال فالثلث قال الحدیث جابر الحرب خدعۃ عائشۃ الحمی من
فیح جہنم انس وعمران بن حصین الحیاء خیر کلہ ابن عمر الحیاء من الایمان
ابن عمر الخیر معقود فی نواصی الخیل الی یوم القیامۃ ابو ہریرۃ الخیل ثلثۃ لرجل اجر
ولرجل ستر وعلی رجل وزر فاما الذی لہ اجر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ فاطال لہا فی
مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلہا ذلک من المرج او الروضۃ کانت لہ حسنات
ولو انہ انقطع طیلہا فاستنت شرفا او شرفین کانت لہ آثارہا وارواثہا حسنات
ولو انہا مرت بنہر فشربت منہ ولم یرد ان یسقیہا کان ذلک حسنات لہ فہی لذلک
الرجل اجر ورجل ربطہا تغنیا وتعففا ثم لم ینس حق اللہ فی رقابہا ولا ظہورہا فہی
لذلک ستر ورجل ربطہا فخرا ورئاء ونواء لاہل الاسلام فہی علی ذلک وزر عمر الذہب
بالورق ربوا الا ہاء وہاء والبر بالبر ربوا الا ہاء وہاء والشعیر بالشعیر ربوا الا ہاء وہاء والتمر بالتمر ربوا الا
ہاء وہاء ویروی الورق بالورق ربوا الا ہاء وہاء والذہب بالذہب ربوا الا ہاء وہاء ابو
قتادۃ الحارث بن ربعی الرؤیا من اللہ والحلم من الشیطان عائشۃ الرحم

معلقة بالعرش تقول من وصلني وصله الله ومن قطعني قطعه الله ابو هريرة الساعي
على الارملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله قال ابو هريرة واحسبه قال كالقائم
لا يفتر وكالصائم لا يفطر ابو هريرة السفر قطعة من العذاب يمنع احدكم نومه وطعامه
وشرابه فاذا قضى احدكم نهمته من وجهه فليعجل الى اهله ابن عمر الشوم في المرأة
والفرس والدار ابو هريرة الشونيز فيه دواء من كل داء الا السام ابو هريرة
الشهداء خمسة المطعون والمبطون والغرق وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله
انس الصبر عند الصدمة الاولى اسامة بن زيد الصلوة امامك ابو هريرة
الصيام جنة ابو شريح العدوي الضيافة ثلثة ايام وجائزته يوم وليلة ولا يحل لرجل
مسلم ان يقيم عند اخيه حتى يؤثمه زاد مسلم قالوا يا رسول الله كيف يؤثمه قال يقيم عنده
ولا شيء له يقريه به انس الطاعون شهادة لكل مسلم ابن عمر الظلم ظلمات
يوم القيامة ابن عباس العائد في هبته كالكلب يعود في قيئه ابو هريرة العجماء
جبار والبير جبار والمعدن جبار وفي الركاز الخمس ابو هريرة العمرة الى العمرة كفارة
لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة ابو هريرة العمرى جائزة جابر العمرى لمن
وهبت له ابو سعيد الغسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم وان يستن وان يمس
طيبا ان وجد ابو هريرة الفخر والخيلاء في الفدادين من اهل الوبر والسكينة في
اهل الغنم ابو هريرة الفطرة خمس الختان والاستحداد وقص الشارب وتقليم الاظفار
ونتف الآباط ابو هريرة الكلمة الطيبة صدقة سعيد بن زيد الكماة من المن و
ماؤها شفاء للعين ابو هريرة المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا جابر وابن عمر
المؤمن يأكل في معى واحد والكافر يأكل في سبعة امعاء عائشة الماهر بالقرآن
مع السفرة الكرام البررة والذي يقرء القرآن ويتتعتع فيه وهو عليه شاق له اجران
اسماء بنت ابي بكر المتشبع بما لم يعط كلابس ثوبي زور علي المدينة حرم ما بين
عير الى ثور فمن احدث فيها حدثا او آوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس
اجمعين لا يقبل الله منه يوم القيمة صرفا ولا عدلا ذمة المسلمين واحدة يسعى بها

اذ ناہم فمن اخفر مسلما فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لایقبل اللہ منہ
یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا ومن والی قوما بغیر اذن موالیہ وفی روایۃ ومن ادعی
الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین
لایقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا **ابن مسعود** المرء مع من احب **ابن عمر** المسلم
اخو المسلم لا یظلمہ ولا یسلمہ **البراء بن عازب** المسلم اذا سئل فی القبر یشہدان لا الٰہ
الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فذلک قولہ یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت
عبداللہ بن عمرو المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ **عبداللہ بن عمرو**
المہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ **عمر** المیت یعذب فی قبرہ بما نیح علیہ وفی روایۃ
ما نیح علیہ **ابو ہریرۃ** الناس تبع لقریش فی ہذا الشان مسلمہم تبع لمسلمہم وکافرہم
تبع لکافرہم الناس معادن خیارہم فی الجاہلیۃ خیارہم فی الاسلام اذا فقہوا تجدون
من خیر الناس اشد الناس کراہیۃ لہذا الشان حتی یقع فیہ **ابن عمر** الناس کابل
مائۃ لا تجد فیہا راحلۃ واحدۃ **ابن عمر** الوتر رکعۃ من آخر اللیل **عائشۃ** الولاء
لمن اعتق **ابو ہریرۃ** الولد للفراش وللعاہر الحجر **ابو ہریرۃ** الیمین الکاذبۃ منفقۃ
للسلعۃ ممحقۃ للکسب **ابو ہریرۃ** ایما امرء مسلم اعتق امرءا مسلما استنقذہ اللہ بکل عضو
منہ عضوا منہ من النار **مالک بن بحینۃ** آلصبح اربعا آلصبح اربعا **ابن مسعود**
اترضون ان تکونوا ربع اہل الجنۃ قلنا نعم قال اترضون ان تکونوا ثلث اہل الجنۃ
قلنا نعم قال والذی نفس محمد بیدہ انی لارجو ان تکونوا نصف اہل الجنۃ وذلک
ان الجنۃ لا یدخلہا الا نفس مسلمۃ وما انتم فی اہل الشرک الا کالشعرۃ البیضاء فی
جلد الثور الاسود او کالشعرۃ السوداء فی جلد الثور الاحمر **عمر** اترون ہذہ المرأۃ
طارحۃ ولدہا فی النار قلنا لا واللہ فقال للہ ارحم بعبادہ من ہذہ المرأۃ بولدہا
قالہ حین رای امرأۃ من السبی تسعی اذا وجدت صبیا فی السبی اخذتہ فالزقتہ
ببطنہا فارضعتہ **عائشۃ** اتریدین ان ترجعی الی رفاعۃ لا حتی تذوقی عسیلتہ
ویذوق عسیلتک قالہ لامرأۃ رفاعۃ القرظی وقد طلقہا ثلثا **البراء بن عازب** اتعجبون

من لين هذه لمناديل سعد بن معاذ في الجنة خير منها والين **ابوبكرة** ارايت
ان كان اسلم وغفار ومزينة وجهينة خيرا من بني تميم وبني عامر واسد و
غطفان اخابوا وخسروا قال نعم قال فوالذي نفسي بيده انهم لاخير منهم قاله
للاقرع بن حابس حين قال انما بايعك سراق الحجيج من اسلم وغفار ومزينة
وجهينة **انس** ارايت ان منع الله الثمر بم يستحل مال اخيه **ابن عمر** ارايتكم
ليلتكم هذه فان راس مائة سنة منها لا يبقى ممن هو على ظهر الارض احد **ابن عباس**
ارايت لو كان على امك دين فقضيته اكان يؤدي عنها قالت نعم قال فصومي
عن امك **ابوهريرة** ارايتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل منه كل يوم خمس مرات
هل يبقى من درنه شيء قالوا لا يبقى من درنه شيء قال فذلك مثل الصلوات الخمس
يمحو الله بهن الخطايا **جابر** اركعت ركعتين قال لا قال قم فاركعهما ويروى قم
فاركع ركعتين وتجوز فيهما قاله لسليك الغطفاني حين جاء يوم الجمعة وهو قاعد
على المنبر فقعد سليك قبل ان يصلي **ابوهريرة** اصدق ذواليدين **كعب بن عجرة**
ايؤذيك هوام راسك قلت نعم قال فاحلق وصم ثلثة ايام او اطعم ستة مساكين
او انسك نسيكة لا ادري باي ذلك بدا قاله زمن الحديبية **ابوهريرة** الا احدثكم
حديثا عن الدجال ما حدث به نبي قومه انه اعور وانه يجيئ بمثال الجنة والنار
فالتي يقول انها الجنة هي النار واني انذركم كما انذر به نوح قومه **علي** الا
اخبرك ما هو خير لك منه تسبحين الله ثلثا وثلثين وتحمدين الله ثلثا وثلثين وتكبرين الله
اربعا وثلثين قاله لفاطمة رضي الله عنها حين سألته خادما **حارثة بن وهب**
الخزاعي الا اخبركم باهل الجنة كل ضعيف متضعف لو يقسم على الله لابره الا اخبركم
باهل النار كل عتل جواظ مستكبر **ابو واقد الليثي** الا اخبركم عن النفر الثلثة اما
احدهم فاوى الى الله فاوى الله واما الآخر فاستحيى فاستحيى الله منه واما الآخر
فاعرض فاعرض الله عنه **عائشة** الا استحيي ممن تستحيي منه الملائكة يعني عثمان
بن عفان **عمرو بن العاص** الا ان آل ابي فلان ليسوا لي باولياء انما وليي الله

وصالح المومنين وزاد البخاري ولكن لهم رحم ابلها ببلالها **ابو مسعود** عقبة بن
عمرو الانصاري الا ان الايمان ههنا وان القسوة وغلظ القلوب في الفدادين
عند اصول اذناب الابل حيث يطلع قرنا الشيطان في ربيعة ومضر **المسور بن مخرمة**
الا ان بني هشام بن المغيرة استاذنوني ان ينكحوا ابنتهم علي بن ابي طالب فلا
آذن لهم ثم لا آذن لهم ثم لا آذن لهم الا ان يحب ابن ابي طالب ان يطلق ابنتي
وينكح ابنتهم فانما ابنتي بضعة مني يريبني ما رابها ويؤذيني ما آذاها **فاطمة** الا ترضين
ان تكوني سيدة نساء العالمين او سيدة نساء هذه الامة قال لها **ابن عمر** الا
تسمعون ان الله لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب ولكن يعذب بهذا او
يرحم **عبد الله بن عمرو** الم اخبر انك تصوم ولا تفطر وتصلي الليل فلا تفعل
فان لعينك حظا ولنفسك حظا ولاهلك حظا فصم وافطر وصل ونم وصم من كل
عشرة ايام يوما ولك اجر تسعة ويروى فانك اذا فعلت ذلك هجمت عيناك
ونفهت نفسك **عائشة** الم تري ان قومك حين بنوا الكعبة اقتصروا عن قواعد
ابراهيم فقلت يا رسول الله الا تردها على قواعد ابراهيم قال لولا حدثان
قومك بالكفر لفعلت **ابو بكر** الم يأن للرحيل قال له بعد خروجه الى المدينة **ابو هريرة**
افلا اعلمكم شيئا تدركون به من سبقكم وتسبقون به من بعدكم ولا يكون احد افضل منكم
الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلى يا رسول الله قال تسبحون وتكبرون وتحمدون دبر
كل صلوة ثلثا وثلثين مرة **عائشة** افلا اكون عبدا شكورا قاله حين قيل له اتكلف هذا
وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر **انس** افلا تخرجون مع راعينا في ابله
فتصيبون من ابوالها والبانها قاله لنفر من عكل او عرينة **انس** اليس الذي
امشاه على رجليه في الدنيا قادرا على ان يمشيه على وجهه يوم القيامة **انس**
اليس يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله يعني مالك بن الدخشم قالوا انه يقول
ذلك وما هو في قلبه قال لا يشهد احد انه لا اله الا الله واني رسول الله فيدخل النار
او تطعمه **ابو هريرة** او لكلكم ثوبان قاله لسائل ساله عن الصلوة في ثوب واحد

عائشة ولوانی استقبلت من امری ما استدبرت ما سقت الهدی معی حتی اشتریه ثم احل
کما حلوا جابر اما انک قادم فاذا قدمت فالکیس الکیس قاله میمونة بنت
الحارث اما انک لو اعطیتها اخوالک کان اعظم لاجرک قاله لها لما اعتقت ولیدة
ابن عباس اما انهما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدهما فکان یمشی بالنمیمة
واما الآخر فکان لایستتر من بوله ویروی لایستنزه سعد بن ابی وقاص
اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی غیر انه لانبی بعدی قاله لعلی
رضی الله عنه عند خروجه الی غزوة تبوک ابو هریرة اما وابیک لتنبأنه ان تصدق
وانت صحیح شحیح تخشی الفقر وتأمل الغنی زاد مسلم وتأمل البقاء ثم اتفقا ولاتمهل حتی
اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان تفرد مسلم بقوله
اما وابیک المسیب بن حزن اما والله لاستغفرن لک مالم انه عنک فانزل الله
ما کان للنبی والذین آمنوا الی قوله اصحاب الجحیم قاله لابی طالب عند وفاته
ابو هریرة اما یخشی احدکم اذا رفع رأسه قبل الامام ان یحول الله رأسه رأس حمار
او یجعل الله صورته صورة حمار ابو هریرة مثل البخیل والمتصدق مثل رجلین علیهما
جبتان او جنتان من حدید اذا هم المتصدق بصدقة اتسعت علیه حتی تعفی اثره
واذا هم البخیل بصدقة تقلصت عنه وانضمت یداه الی تراقیه وانقبضت کل حلقة
الی صاحبتها فیجهد ان یوسعها فلا یستطیع ویروی فلا تتسع ابن عمر مثل القرآن
مثل الابل المعقلة ان عقلها صاحبها امسکها وان ترکها ذهبت ابو موسی مثل
المومن الذی یقرأ القرآن مثل الاترجة ریحها طیب وطعمها طیب ومثل المومن الذی
لایقرأ القرآن مثل التمرة لاریح لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذی یقرأ القرآن
مثل الریحانة ریحها طیب وطعمها مر ومثل المنافق الذی لایقرأ القرآن کمثل الحنظلة
لیس لها ریح وطعمها مر جابر مثل المومن مثل السنبلة تحرکها الریح فتقوم مرة وتقع
اخری ومثل الکافر مثل الارزة لاتزال قائمة حتی تنقعر جابر مثلی ومثل الانبیاء
کرجل بنی دارا فاکملها واحسنها الا موضع لبنة فجعل الناس یدخلونها ویعجبون

ويقولون لولا موضع اللبنة زاد مسلم فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبياء ابوسعيد

اياكم والجلوس في الطرقات فقالوا يا رسول الله انما من مجالسنا بد نتحدث فيها

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا ابيتم الا المجلس فاعطوا الطريق حقه

قالوا وما حق الطريق يا رسول الله قال غض البصر وكف الاذى ورد السلام

والامر بالمعروف والنهي عن المنكر عقبة بن عامر اياكم والدخول على النساء فقال

رجل من الانصار يا رسول الله افرأيت الحمو فقال الحمو الموت انس اياكم و

دعوة المظلوم وان كان كافرا ابو هريرة اياكم والوصال البراء بن عازب انا النبي

لا كذب انا ابن عبد المطلب اللهم نزل نصرك قاله يوم حنين ابو هريرة انا

اولى الناس بابن مريم الانبياء اولاد علات وليس بيني وبينه نبي ابو هريرة

انا اولى بالمؤمنين من انفسهم فمن توفي من المؤمنين فترك دينا فعلي قضاؤه ومن

ترك مالا فلورثته جرير انا فرطكم على الحوض عائشة دونكم يا بني ارفدة قاله يوم

عيد للسودان وكانوا يلعبون بالدرق والحراب عائشة على رسلك فاني ارجو

ان يؤذن لي قاله لابي بكر قبل الهجرة صفية بنت حيي على رسلكما انها صفية

بنت حيي ابو موسى على رسلكم اعلمكم وابشروا ان من نعمة الله عليكم انه ليس احد

من الناس يصلي هذه الساعة غيركم او قال ما صلى هذه الساعة احد غيركم قاله حين

اعتم بالصلوة جابر عليكم بالاسود منه فانه اطيب قال جابر فقلت اكنت ترعى

الغنم قال نعم وهل من نبي الا رعاها جابر لك الثمن ولك الجمل لك الثمن ولك الجمل

قاله له ابن مسعود وانس لكل غادر لواء يوم القيامة بقدر غدرته ابو هريرة لكل

نبي دعوة يدعو بها فاريد ان شاء الله ان اختبي دعوتي شفاعة لامتي يوم القيامة

ابو هريرة للعبد المملوك المصلح اجران جبير بن مطعم لي خمسة اسماء انا محمد واحمد

وانا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي و

انا العاقب ابو هريرة لم يتكلم في المهد الا ثلثة عيسى بن مريم وصاحب جريج و

بينا صبي يرضع ابو هريرة لم يكذب ابراهيم النبي قط الا ثلث كذبات ثنتين في

ذات الله قوله انی سقیم وقوله بل فعله کبیرہم ہذا وواحدة فی شان سارة
ابوہریرة لن یدخل احدا منکم عمله الجنة قالوا ولا انت یا رسول الله قال ولا
انا الا ان یتغمدنی الله منه بفضل ورحمة جابر لما کذبنی قریش قمت فی الحجر
فجلی الله لی بیت المقدس فطفقت اخبرہم عن آیاته وانا انظر الیه فاطمة بنت
قیس اما ابوجہم فلا یضع عصاہ عن عاتقه واما معاویة فصعلوک لا مال له انکحی
اسامة قال لہا لما طلقہا زوجہا ابوعمرو بن حفص البتة فخطبہا ابوجہم ومعاویة بن
ابی سفیان المسور بن مخرمة ومروان بن الحکم اما الاسلام فاقبل واما المال
فلست منه فی شیئ قاله للمغیرة بن شعبة حین اسلم عبدالله بن سلام اما الطرق التی رایت عن یسارک
فہی طرق اصحاب الشمال واما الطرق التی رایت عن یمینک فہی طرق اصحاب الیمین
واما الجبل فہو منزل الشہداء ولن تناله واما العمود فہو عمود الاسلام واما العروة فہو
عروة الاسلام ولن تزال مستمسکا بہا حتی تموت یعلی بن امیة اما الطیب الذی
بک فاغسله ثلث مرات واما الجبة فانزعہا ثم اصنع فی عمرتک ما تصنع فی حجک
قاله لرجل جاءہ بالجعرانة قد اہل بالعمرة وہو مصفر لحیته ورأسه وعلیه جبة فقال
انی احرمت بعمرة وانا کما تری جبیر بن مطعم اما انا فافیض علی رأسی ثلث
اکف وقال البخاری ثلثا واشار بیدیه کلتیہما قاله حین تماروا فی الغسل عندہ فقال
بعض القوم اما انا فانی اغسل رأسی بکذا وکذا عائشة اما انا فقد عافانی الله و
کرہت ان اثیر علی الناس شرا عبدالله بن سلام اما اول اشراط الساعة فنار
تحشر الناس من المشرق الی المغرب واما اول طعام یاکله اہل الجنة فزیادة کبد حوت
واذا سبق ماء الرجل ماء المراة نزع الولد واذا سبق ماء المراة نزعت اجابه بہا
حین ساله عنہا قبل اسلامه المسور بن مخرمة ومروان بن الحکم اما بعد فان اخوانکم
قد جاؤنا تائبین وانی قد رأیت ان ارد الیہم سبیہم فمن احب منکم ان یطیب ذلک
فلیفعل ومن احب منکم ان یکون علی حظه حتی نعطیه ایاہ من اول ما یفیئ الله علینا
فلیفعل یعنی وفد ہوازن عائشة اما بعد یا عائشة فانه بلغنی عنک کذا وکذا فان

كنت بريئة فسيبرئك الله وان كنت ألممت بذنب فاستغفري الله وتوبي اليه
فان العبد اذا اعترف بذنبه ثم تاب تاب الله عليه **كعب بن مالك** اما هذا فقد
صدق فقم حتى يقضي الله فيك قاله له **الباب الثاني من ابو موسى** جنتان
من فضة آنيتهما وما فيهما وجنتان من ذهب آنيتهما وما فيهما وما بين القوم وبين
ان ينظروا الى ربهم الا رداء الكبرياء على وجهه في جنة عدن **ابو هريرة** كلمتان
خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان حبيبتان الى الرحمن سبحان الله و
بحمده سبحان الله العظيم **ابو هريرة** ثلثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا ينظر اليهم
ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم رجل على فضل ماء بالفلاة منعه من ابن السبيل ورجل
بايع رجلا بسلعة بعد العصر فحلف له بالله لاخذها بكذا وكذا فصدقه وهو على غير ذلك
ورجل بايع اماما لايبايعه الا للدنيا فان اعطاه منها وفى وان لم يعط منها لم يف
ابو موسى ثلثة لهم اجران رجل من اهل الكتاب آمن بنبيه وآمن بمحمد والعبد
المملوك اذا ادى حق الله وحق مواليه ورجل كانت عنده امة يطؤها فادبها
فاحسن تاديبها وعلمها فاحسن تعليمها ثم اعتقها فتزوجها فله اجران **انس** ثلث
من كن فيه وجد حلاوة الايمان من كان الله ورسوله احب اليه مما سواهما
وان يحب المرء لايحبه الا لله وان يكره ان يعود في الكفر بعد ان انقذه الله
منه كما يكره ان يقذف في النار **عبد الله بن عمرو** اربع من كن فيه كان منافقا
خالصا ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها اذا
اؤتمن خان واذا حدث كذب واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر **طلحة بن عبيد الله**
خمس صلوات في اليوم والليلة قاله لرجل سأله عن الاسلام فقال هل علي غيرهن
فقال لا الا ان تطوع قال وصيام شهر رمضان فقال هل علي غيره فقال لا الا ان
تطوع وذكر له رسول الله صلى الله عليه وسلم الزكوة فقال هل علي غيرها فقال لا
الا ان تطوع فادبر الرجل وهو يقول والله لا ازيد على هذا ولا انقص منه فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم افلح ان صدق ويروى افلح وابيه ان صدق او دخل الجنة وابيه ان صدق

عائشة خمس من الدواب كلهن فاسق تقتلن فی الحرم الغراب والحداة والعقرب والفارة والكلب العقور ابو هريرة سبعة يظلهم الله فی ظله يوم لا ظل الا ظله امام عادل وشاب نشا فی عبادة الله ورجل قلبه معلق فی المساجد ورجلان تحابا فی الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل دعته امرأة ذات منصب وجمال فقال انی اخاف الله ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتی لا تعلم شماله ما تنفق يمينه ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه انس والذی نفسی بيده انكم لاحب الناس الی مرتين يعنی الانصار ابو هريرة والذی نفسی بيده لاذودن رجالا عن حوضی كما تذاد الغريبة من الابل عن الحوض ابو هريرة والذی نفسی بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويفيض المال حتی لا يقبله احد سعد بن ابی وقاص وابو هريرة والذی نفسی بيده ما لقيك الشيطان سالكا فجا قط الا سلك فجا غير فجك هذه رواية سعد وفی رواية ابو هريرة قط سالكا فجا قاله لعمر بن الخطاب رضی الله عنه ابو هريرة والذی نفسی بيده ما من رجل يدعو امرأته الی فراشه فتابی عليه الا كان الذی فی السماء ساخطا عليها حتی يرضی عنها المسور بن مخرمه ومروان بن الحكم والله انی لرسول الله وان كذبتمونی اكتب محمد بن عبد الله قاله زمن الحديبية ابو هريرة والله لان يلج احدكم بيمينه فی اهله آثم له عند الله من ان يعطی كفارته التی فرض الله عليه ابو هريرة وابو شريح الخزاعی والله لا يؤمن والله لا يؤمن والله لا يؤمن قيل من يا رسول الله قال الذی لا يامن جاره بوائقه البراء بن عازب والله لولا الله ما اهتدينا ✣ ولا تصدقنا ولا صلينا ✣ فانزلن سكينة علينا ✣ وثبت الاقدام ان لاقينا ✣ والمشركون قد بغوا علينا ✣ اذا ارادوا فتنة ابينا ✣ ابو هريرة ستكون فتنة القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشی والماشی خير من الساعی من تشرف لها تستشرفه ومن وجد ملجا او معاذا فليعذ به ابو حميد الساعدی ستهب الليلة ريح شديدة فلا يقم فيها احد فمن كان له بعير فليشد

عقالہ قال بتبوک علی سیخرج قوم فی آخر الزمان حدثاء الاسنان سفہاء الاحلام
یقولون من خیر قول البریۃ یقرؤن القرآن لا یجاوز ایمانہم حناجرہم یمرقون
من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ فاینما لقیتموہم فاقتلوہم فان فی قتلہم اجرا
لمن قتلہم عند اللہ یوم القیمۃ ابن عباس آمرکم باربع وانہاکم عن اربع الایمان
باللہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ
وان تودوا خمس ما غنمتم وانہاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر قالہ لوفد عبد القیس
ابن عمر اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریہا فلیتحرہا
فی السبع الاواخر جابر تبکیہ او لا تبکیہ ما زالت الملائکۃ تظلہ باجنحتہا حتی رفعتموہ
یعنی عبد اللہ ابا جابر ابو ہریرۃ تجدون من شر الناس فاالوجہین الذی
یاتی ہولاء بوجہ وہولاء بوجہ فاطمۃ بنت قیس تدرون لم جمعتکم قالوا اللہ ورسولہ
اعلم قال انی واللہ ما جمعتکم لرغبۃ ولا رہبۃ ولکن جمعتکم لان تمیما الداری کان رجلا
نصرانیا فجاء فبایع واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم عن المسیح
الدجال حدثنی انہ رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلثین رجلا من لخم وجذام فلعب بہم
الموج شہرا فی البحر ثم ارفؤا الی جزیرۃ فی البحر حتی مغرب الشمس فجلسوا فی اقرب
السفینۃ فدخلوا الجزیرۃ فلقیتہم دابۃ اہلب کثیر الشعر لا یدرون ما قبلہ من دبرہ من
کثرۃ الشعر فقالوا ویلک ما انت قالت انا الجساسۃ قالوا وما الجساسۃ قالت
ایہا القوم انطلقوا الی ہذا الرجل فی الدیر فانہ الی خبرکم بالاشواق قالوا لما سمت لنا
رجلا فرقنا منہا ان تکون شیطانۃ قال فانطلقنا سراعا حتی دخلنا الدیر فاذا فیہ
اعظم انسان رأیناہ قط خلقا واشدہ وثاقا مجموعۃ یداہ الی عنقہ ما بین رکبتیہ الی کعبیہ
بالحدید قلنا ویلک ما انت قال قد قدرتم علی خبری فاخبرونی ما انتم قالوا نحن
اناس من العرب رکبنا فی سفینۃ بحریۃ فصادفنا البحر حین اغتلم فلعب بنا الموج شہرا
ثم ارفانا الی جزیرتک ہذہ فجلسنا فی اقربہا فدخلنا الجزیرۃ فلقیتنا دابۃ اہلب کثیر الشعر
لا ندری ما قبلہ من دبرہ من کثرۃ الشعر فقلنا ویلک ما انت فقالت انا الجساسۃ

قلنا وما الجساسة قالت اعمدوا الى هذا الرجل فی الدیر فانه الی خبرکم بالاشواق
فاقبلنا الیک سراعا وفزعنا منها ولم نأمن ان تکون شیطانة فقال اخبرونی
عن نخل بیسان قلنا عن ای شانها تستخبر قال اسألکم عن نخلها حتے تثمر قلنا له نعم
قال اما انها توشک الا تثمر قال اخبرونی عن بحیرة طبریة قلنا عن ای شانها
تستخبر قال هل فیها ماء قالوا هے کثیرة الماء قال ان ماءها یوشک ان یذهب
قال اخبرونی عن عین زغر قالوا عن ای شانها تستخبر قال هل فے العین ماء و
هل یزرع اهلها بماء العین قلنا له نعم هی کثیرة الماء واهلها یزرعون من ماءها قال
اخبرونی عن نبی الامیین ما فعل قالوا قد خرج من مکة ونزل یثرب قال اقاتله
العرب قلنا نعم قال کیف صنع بهم فاخبرناه انه قد ظهر علے من یلیه من العرب
فاطاعوه قال لهم قد کان ذاک قلنا نعم قال اما ان ذاک خیر لهم ان یطیعوه وانی
مخبرکم عنی انی انا المسیح وانی اوشک ان یؤذن لی فے الخروج فاخرج فاسیر
فے الارض فلا ادع قریة الا هبطتها فے الاربعین لیلة غیر مکة وطیبة هما محرمتان
علی کلتاهما کلما اردت ان ادخل واحدة منها استقبلنی ملک بیده السیف صلتا
یصدنی عنها وان علی کل نقب منها ملائکة یحرسونها فطعن رسول الله صلی الله علیه و
سلم بمخصرته فی المنبر هذه طیبة هذه طیبة الا هل کنت حدثتکم ذلک فقال الناس
نعم فانه اعجبنی حدیث تمیم انه وافق الذی کنت احدثکم عنه وعن المدینة ومکة الا انه
فے بحر الشام او بحر الیمن لا بل من قبل المشرق ما هو من قبل المشرق ما هو من قبل المشرق
ما هو واومأ بیده الی المشرق ابن عمر تطعم الطعام وتقرء السلام علی من عرفت ومن
لم تعرف قاله رجل قال ای الاسلام خیر ابو سعید تکون الارض یوم القیمة خبزة واحدة
یکفؤها الجبار بیده کما یکفؤ احدکم خبزته فی السفر نزلا لاهل الجنة ابو هریرة ننزل غداً
ان شاء الله بخیف بنی کنانة حیث تقاسموا علی الکفر یعنے المحصب ابو هریرة
یأتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتے یقول من خلق ربک
فاذا بلغه فلیستعذ بالله ولینته ابو سعید یأتی علی الناس زمان یغزو فئام من الناس

فيقال لهم هل فيكم من رأى رسول الله فيقولون نعم فيفتح لهم ثم يغزو فئام من الناس
فيقال لهم هل فيكم من رأى من صحب رسول الله فيقولون نعم فيفتح لهم ثم يغزو فئام
من الناس فيقال هل فيكم من رأى من صحب من صحب رسول الله فيقولون نعم
فيفتح لهم انس يتبع الميت ثلثة اهله وماله وعمله فيرجع اثنان ويبقى واحد
يرجع اهله وماله ويبقى عمله ابوهريرة يتركون المدينة على خير ما كانت لا يغشاها الا العوافي
وآخر من يحشر راعيان من مزينة يريدان المدينة ينعقان بغنمهما فيجدانها وحوشا
حتى اذا بلغا ثنية الوداع خرا على وجوههما ابوهريرة يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل
وملائكة بالنهار ويجتمعون في صلوة العصر وصلوة الفجر ثم يعرج الذين باتوا فيكم فيسألهم
وهو اعلم بكم كيف تركتم عبادي فيقولون تركناهم وهم يصلون واتيناهم وهم يصلون
ابوهريرة يتقارب الزمان وينقص العلم ويلقى الشح وتظهر الفتن ويكثر الهرج
قالوا يا رسول الله ايما هو قال القتل القتل انس يجمع الله الناس يوم القيمة
فيهتمون لذلك فيقولون لو استشفعنا على ربنا حتى يريحنا من مكاننا هذا فيأتون
آدم فيقولون انت آدم ابو الخلق خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر
الملائكة فسجدوا لك اشفع لنا عند ربك حتى يريحنا من مكاننا فيقول لست هناكم
فيذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا نوحا اول رسول بعثه الله فيأتون
نوحا فيقول لست هناكم فيذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا ابراهيم
الذي اتخذه الله خليلا فيأتون ابراهيم فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي
اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا موسى الذي كلمه الله واعطاه التوراة فيأتون
موسى فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي اصاب فيستحيي ربه منها ولكن ائتوا عيسى
روح الله وكلمته فيأتون عيسى روح الله وكلمته فيقول لست هناكم ولكن ائتوا محمدا
عبدا قد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر فيأتوني فاستأذن على ربي فيؤذن لي
فاذا انا رأيته وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله ان يدعني فيقال يا محمد ارفع
راسك قل يسمع سل تعط اشفع تشفع فارفع رأسي فاحمد ربي بتحميد يعلمنيه ربي ثم اشفع

فيحد لي حدا فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة ثم اعود فاقع ساجدا فيدعني ما شاء الله
ان يدعني ثم يقال لي ارفع رأسك يا محمد وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع
فارفع رأسي فاحمد ربي بتحميد يعلمنيه ربي ثم اشفع فيحد لي حدا فاخرجهم من النار
وادخلهم الجنة قال فلا ادري في الثالثة او في الرابعة قال فاقول يا رب ما
بقي في النار الا من حبسه القرآن وفي رواية ثم آتيه الرابعة او اعود الرابعة وذكر
موسى الذي تقدم هو في بعض روايات البخاري **ابن عباس** يحرم من الرضاع
ما يحرم من النسب **ابو هريرة** يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة **انس**
يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن شعيرة ثم يخرج
من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن برة ثم يخرج من النار
من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن ذرة زاد البخاري في رواية
قتادة عن انس من ايمان مكان خير **ابو هريرة** يدخل الجنة من امتي زمرة هم سبعون
الفا تضيئ وجوههم اضاءة القمر ليلة البدر **ابن عمر** يدخل الله اهل الجنة الجنة
واهل النار النار ثم يقوم مؤذن بينهم فيقول يا اهل الجنة لا موت ويا اهل النار
لا موت كل خالد فيما هو فيه **ابن مسعود** يرحم الله موسى لقد اوذي باكثر من هذا
فصبر قاله حين سمع رجلا قال يوم حنين والله ان هذه لقسمة ما عدل فيها ولا اريد
بها وجه الله **عائشة** يرحم الله لقد اذكرني كذا وكذا آية كنت انسيتها ويروى
اسقطتها من سورة كذا وكذا قاله حين سمع عبد الله بن يزيد الخطمي الانصاري يقرأ
من الليل **ابو هريرة** يسلم الراكب على الماشي والماشي على القاعد والقليل على الكثير
ابن عمر يطوي الله السموات يوم القيامة ثم ياخذهن بيده اليمنى ثم يقول انا الملك
اين الجبارون اين المتكبرون ثم يطوي الارضين بشماله ثم يقول انا الملك اين الجبارون
اين المتكبرون **ابو هريرة** يعرق الناس يوم القيامة حتى يذهب عرقهم في الارض
سبعين ذراعا ويلجمهم حتى يبلغ آذانهم **عمران بن حصين** يعض احدكم يد اخيه
كما يعض الفحل لا دية لك **ابو هريرة** يعمد احدكم الى جمرة من نار فيجعلها في يده

قال له حين رأى خاتما من ذهب فى يد رجل فنزعه فطرحه فقيل للرجل بعد ما ذهب
رسول الله صلعم خذ خاتمك انتفع به فقال لا والله لا آخذه ابدا وقد طرحه رسول الله
صلى الله عليه وسلم **عائشة** يغزو جيش الكعبة فاذا كانوا ببيداء من الارض يخسف
باولهم وآخرهم ويبعثون على نياتهم **ابو سعيد** يقول الله يا آدم فيقول لبيك وسعديك
والخير فى يديك فيقول اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من كل الف
تسع مائة وتسعة وتسعين قال فذلك حين يشيب الصغير وتضع كل ذات حمل حملها
وترى الناس سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد قال فاشتد
ذلك عليهم فقالوا يا رسول الله اينا ذلك الرجل فقال ابشروا فان من ياجوج وماجوج
الفا ومنكم رجل ثم قال والذى نفسى بيده انى لارجو ان تكونوا ربع اهل الجنة قال
فحمدنا الله وكبرنا ثم قال والذى نفسى بيده انى لارجو ان تكونوا ثلث اهل الجنة
قال فحمدنا الله وكبرنا ثم قال والذى نفسى بيده انى لارجو ان تكونوا شطر اهل الجنة
ان مثلكم فى الامم كمثل الشعرة البيضاء فى جلد الثور الاسود او كالرقمة فى ذراع الحمار
ابن عمر يقوم الناس لرب العالمين حتى يغيب احدهم فى رشحه الى انصاف اذنيه
جابر بن سمرة يكون بعدى اثنا عشر اميرا قال جابر فقال كلمة لم اسمعها فقال ابى
انه قال كلهم من قريش **عبد الله بن سلام** يموت عبد الله بن سلام وهو آخذ
بالعروة الوثقى **حذيفة** ينام الرجل النومة فتقبض الامانة من قلبه فيظل اثرها مثل
الوكت ثم ينام النومة فتقبض الامانة من قلبه فيظل اثرها مثل المجل كجمر دحرجته على
رجلك فنفط فتراه منتبرا وليس فيه شئ فيصبح الناس يتبايعون لا يكاد احد يؤدى الامانة
حتى يقال ان فى بنى فلان رجلا امينا حتى يقال للرجل ما اجلده ما اظرفه ما اعقله
وما فى قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان **ابو هريرة** ينزل ربنا كل ليلة الى السماء الدنيا
حين يبقى ثلث الليل الاخير يقول من يدعونى فاستجيب له من يسألنى فاعطيه
من يستغفرنى فاغفر له **ابو هريرة** يوشك الفرات ان يحسر عن كنز من ذهب فمن
حضره فلا ياخذ منه شيئا **انس** يهرم ابن آدم وتشب منه اثنتان الحرص

على المال والحرص على العمر ابو هريرة يهلك الناس هذا الحي من قريش قالوا
فما تأمرنا قال لو ان الناس اعتزلوهم قال ابو هريرة لو شئت ان أسميهم بني
فلان وبني فلان ابن عمر يهل اهل المدينة من ذي الحليفة ويهل اهل الشام
من الجحفة ويهل اهل نجد من قرن ابن عمر اراني في المنام اتسوك بسواك
فجاذبني رجلان احدهما اكبر من الآخر فناولته الاصغر منهما فقيل لي كبر فدفعته
الى الاكبر منهما ابن عمر اراني ليلة عند الكعبة فرأيت رجلا آدم كاحسن ما انت راء
من آدم الرجال له لمة كاحسن ما انت راء من اللمم قد رجلها فهي تقطر ماء متكئا
على رجلين او على عواتق رجلين يطوف بالبيت فسألت من هذا فقيل هذا المسيح
بن مريم ثم اذا انا برجل جعد قطط اعور العين اليمنى كانها عنبة طافية فسألت
من هذا فقيل هذا المسيح الدجال سفيان بن ابي زهير الازدي تفتح اليمن
فيأتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا يعلمون
وتفتح الشام فيأتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة خير لهم لو كانوا
يعلمون وتفتح العراق فيأتي قوم يبسون فيتحملون باهليهم ومن اطاعهم والمدينة
خير لهم لو كانوا يعلمون ابو هريرة تنكح المرأة لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها
فاظفر بذات الدين تربت يداك اسامة بن زيد يؤتى بالرجل يوم القيامة
فيلقى في النار فتندلق اقتاب بطنه فيدور بها كما يدور الحمار بالرحا فيجتمع اليه
اهل النار فيقولون يا فلان ما لك الم تكن تأمر بالمعروف وتنهى عن المنكر فيقول
بلى كنت آمر بالمعروف ولا آتيه وانهى عن المنكر وآتيه انس يجاء بالكافر
يوم القيمة فيقال له أرأيت لو كان لك ملء الارض ذهبا أكنت تفتدي به فيقول
نعم فيقال له انك كنت سئلت ما هو ايسر من ذلك ابو هريرة يحشر الناس
على ثلث طرائق راغبين وراهبين واثنان على بعير وثلثة على بعير واربعة
على بعير وعشرة على بعير وتحشر بقيتهم النار تقيل معهم حيث قالوا وتبيت معهم حيث
باتوا وتصبح معهم حيث اصبحوا وتمسي معهم حيث امسوا سهل بن سعد يحشر الناس

يوم القيامة على ارض بيضاء عفراء كقرصة النقي ليس فيها علم لاحد وقيل ليس فيها
علم من حديث سهل او غيره **ابو هريرة** يستجاب لاحدكم ما لم يعجل يقول قد دعوت
ربي فلم يستجب لي **الباب التاسع ابو ذر** اتاني جبرئيل فبشرني انه من مات من امتك
لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى
وان سرق **ابو هريرة** احتج آدم وموسى فقال موسى يا آدم انت ابونا خيبتنا
واخرجتنا من الجنة فقال له آدم انت موسى اصطفاك الله بكلامه وخط لك التوراة
بيده اتلومني على امر قدره الله على قبل ان يخلقني باربعين سنة فحج آدم موسى
ابو هريرة اختتن ابراهيم النبي صلى الله عليه وسلم بالقدوم **ابو هريرة** اذنب عبد
ذنبا فقال اللهم اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى اذنب عبدي ذنبا علم ان
له ربا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال اي رب اغفر لي ذنبي
فقال تبارك وتعالى عبدي اذنب ذنبا فعلم ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ
بالذنب ثم عاد فاذنب فقال اي رب اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى
اذنب عبدي ذنبا فعلم ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب اعمل ما شئت
فقد غفرت لك قال عبد الاعلى احد رواة هذا الحديث لا ادري اقال في الثالثة
او الرابعة اعمل ما شئت **حكيم بن حزام** اسلمت على ما سلف لك من خير
قال له **البراء بن عازب** اشبهت خلقي وخلقي قاله لجعفر بن ابي طالب **ابو هريرة**
اشتد غضب الله على قوم فعلوا بنبيه يشير الى رباعيته اشتد غضب الله على
رجل يقتله رسول الله في سبيل الله **ابو هريرة** اشترى رجل من رجل عقارا
له فوجد الرجل الذي اشترى العقار في عقاره جرة فيها ذهب فقال له الذي
اشترى العقار خذ ذهبك مني انما اشتريت منك الارض ولم ابتع منك
الذهب فقال للذي اشترى الارض انما بعتك الارض وما فيها فتحاكما الى
رجل فقال الذي تحاكما اليه الكما ولد فقال احدهما لي غلام وقال الآخر لي
جارية فقال انكحا الغلام الجارية وانفقا على انفسكما منه وتصدقا **ابن عباس**

احببت بعضا واخطأت بعضا قاله لابی بکر رضی اللہ عنہ جابر اهتز عرش الرحمن
لموت سعد بن معاذ انس بارک اللہ فی لیلتکما دعا به لابی طلحة و ام سلیم
ابو هریرة تحاجت ویروی احتجت النار والجنة فقالت هذه یدخلنی الجبارون
والمتکبرون وقالت هذه یدخلنی الضعفاء والمساکین فقال اللہ لهذه انت
عذابی اعذب بک من اشاء وقال لهذه انت رحمتی ارحم بک من اشاء
ولکل واحدة منکما ملؤها ابو هریرة جاء ملک الموت الی موسی فقال له اجب
ربک فلطم موسی عین ملک الموت ففقأها فرجع الملک الی اللہ فقال انک
ارسلتنی الی عبد لک لا یرید الموت وقد فقأ عینی فرد اللہ الیه عینه وقال ارجع
الی عبدی فقل الحیوة ترید فان کنت ترید الحیاة فضع یدک علی متن ثور فما وارت
یدک من شعرة فانک تعیش بها سنة قال ثم مه قال ثم الموت قال فالآن من
قریب رب ادننی من الارض المقدسة رمیة بحجر قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
واللہ لو انی عنده لاریتکم قبره الی جنب الطریق عند الکثیب الاحمر ابو هریرة
جعل اللہ الرحمة مائة جزء فامسک عنده تسعة وتسعین وانزل فی الارض جزءا
واحدا فمن ذلک الجزء تتراحم الخلائق حتی ترفع الدابة حافرها عن ولدها خشیة
ان تصیبه ابو هریرة خلق اللہ آدم وطوله ستون ذراعا ثم قال اذهب فسلم علی
اولئک من الملائکة فاستمع ما یحیونک فانها تحیتک وتحیة ذریتک فقال السلام علیکم
فقالوا السلام علیک ورحمة اللہ فزادوه ورحمة اللہ فکل من یدخل الجنة
علی صورة آدم فلم یزل الخلق ینقص حتی الآن ابو هریرة رای عیسی بن
مریم رجلا یسرق فقال له اسرقت فقال کلا والذی لا اله الا هو فقال عیسی آمنت
باللہ وکذبت عینی علی شغلونا عن الصلوة الوسطی صلوة العصر ملأ اللہ قبورهم و
بیوتهم نارا قاله یوم الخندق ابو سعید صدق اللہ وکذب بطن اخیک عائشة
صدقتا انهم یعذبون عذابا تسمعه البهائم کلها یعنی عجوزین من عجز یهود المدینة
دخلتا علی عائشة فقالتا ان اهل القبور یعذبون فی قبورهم البراء بن عازب

عمل ہذا یسیرًا عدیروی قلیلا واجر کثیرًا قال فی رجل من بنی النبیت قال اشہد
ان لا الہ الا اللہ وانک عبدہ ورسولہ ثم تقدم فقاتل حتی قتل ابو ھریرۃ
غزا نبی من الانبیاء فقال لقومہ لا یتبعنی رجل قد ملک بضع امرأۃ وہو یرید ان
یبنی بہا ولما یبن بہا ولا آخر قد بنی بنیانا ولما یرفع سقفہا ولا آخر قد اشتری
غنما او خلفات وہو ینتظر ولادہا فغزا فدنا من القریۃ حین صلوۃ العصر او قریبا من ذلک
فقال للشمس انت مامورۃ وانا مامور اللہم احبسہا علی شیئا فحبست علیہ حتی فتح اللہ
علیہ قال فجمعوا ما غنموا فاقبلت النار لتاکلہ فابت ان تطعمہ فقال فیکم غلول فلیبایعنی
من کل قبیلۃ رجل فبایعوہ فلصقت ید رجل بیدہ فقال فیکم الغلول فلتبایعنی
قبیلتک فبایعتہ فلصقت یدہ بید رجلین او ثلثۃ فقال فیکم الغلول انتم غللتم فاخرجوا
لہ مثل راس بقرۃ من ذہب فوضعوہ فی المال وہو بالصعید فاقبلت النار فاکلتہ
فلم تحل الغنائم لاحد من قبلنا ذلک بان اللہ رأی ضعفنا وعجزنا فطیبہا لنا ابو ہریرۃ
قال رجل لاتصدقن اللیلۃ بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید زانیۃ فاصبحوا
یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن
بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق علی سارق
فقال اللہم لک الحمد علی غنی لاتصدقن بصدقۃ فیخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید
سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق علی سارق فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ و
علی غنی وعلی سارق فاتی فقیل لہ اما صدقتک فقد قبلت اما الزانیۃ فلعلہا تستعف
بہا عن زناہا ولعل الغنی یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ ولعل السارق یستعف بہا عن
سرقتہ ابو ہریرۃ قال رجل لم یعمل حسنۃ قط لاہلہ اذا مات فحرقوہ ثم اذروا نصفہ
فی البر ونصفہ فی البحر فواللہ لئن قدر اللہ علیہ لیعذبنہ عذابا لا یعذبہ احدا من العالمین
فلما مات الرجل فعلوا ما امرہم فامر اللہ البر فجمع ما فیہ وامر البحر فجمع ما فیہ ثم قال
لم فعلت ہذا قال من خشیتک یارب وانت اعلم فغفر اللہ لہ ابو ہریرۃ قال سلیمان
بن داود لاطوفن اللیلۃ بمأۃ امرأۃ تلد کل امرأۃ منہن غلاما یقاتل فی سبیل اللہ فقال لہ

الملک قل ان شاء الله فلم یقل ونسی فطاف بهن ولم تلد منهن الا امرأة نصف
انسان لو قال ان شاء الله لم یحنث وکان ارجی لحاجته ویروی لتسعین و
یروی سبعین **ابوهریرة** قتل سبعة ثم قتلوه هذا منی وانا منه هذا منی وانا منه
یعنی جلیبیا **ابوهریرة** قرصت نملة نبیا من الانبیاء فامر بقریة النمل فاحرقت
فاوحی الله الیه ان قرصتک نملة احرقت امة من الامم تسبح **ابوهریرة** کانت
امرأتان معهما ابناهما جاء الذئب فذهب بابن احداهما فقالت لصاحبتها انما
ذهب بابنک وقالت الاخری انما ذهب بابنک فتحاکما الی داود فقضی
به الکبری فخرجتا علی سلیمان ابن داود فاخبرتاه فقال ائتونی بالسکین اشقه بینهما
فقالت الصغری لا تفعل رحمک الله هو ابنها فقضی به للصغری **ابوهریرة** کانت
بنو اسرائیل یغتسلون عراة ینظر بعضهم الی سوأة بعض وکان موسی یغتسل وحده
فقالوا والله ما یمنع موسی ان یغتسل معنا الا انه آدر قال فذهب مرة یغتسل فوضع
ثوبه علی حجر ففر الحجر بثوبه قال فجمح موسی علیه السلام باثره یقول ثوبی حجر ثوبی
حجر حتی نظرت بنو اسرائیل الی سوأة موسی فقالوا والله ما بموسی من باس
فقام الحجر حتی نظر الیه قال فاخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا **ابوهریرة** کان جریج رجلا
عابدا فاتخذ صومعة وکان فیها فاتته امه وهو یصلی فقالت یا جریج فقال
یا رب امی وصلوتی فاقبل علی صلوته فانصرفت فلما کان من الغد اتته وهو یصلی
فقالت یا جریج فقال یا رب امی وصلوتی فاقبل علی صلوته فانصرفت فلما
کان من الغد اتته فقالت یا جریج فقال یا رب امی وصلوتی فاقبل علی صلوته
فقالت اللهم لا تمته حتی ینظر الی وجوه المومسات فتذاکر بنو اسرائیل جریجا وعبادته
وکانت امرأة بغی تتمثل بحسنها فقالت ان شئتم لافتننه لکم قال فتعرضت له فلم
یلتفت الیها فاتت راعیا کان یأوی الی صومعته فامکنته من نفسها فوقع علیها
فحملت فلما ولدت قالت هو من جریج فاتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته و
جعلوا یضربونه فقال ما شانکم فقالوا زنیت بهذه البغی فولدت منک فقال

اين الصبي فجاءوا به فقال دعوني حتى اصلي فصلى فلما انصرف اتى بالصبي فطعن
في بطنه وقال يا غلام من ابوك قال فلان الراعي قال فاقبلوا على جريج فجعلوا
يقبلونه ويتمسحون به وقالوا نبني لك صومعتك من ذهب قال لا اعيدوها من
طين كما كانت ففعلوا وبينا صبي يرضع من امه فمر رجل راكب على دابة فارهة
وشارة حسنة فقالت امه اللهم اجعل ابني مثل هذا فترك الثدي واقبل اليه
فنظر اليه فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم اقبل على ثديه فجعل يرتضع قال فكاني انظر
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه باصبعه السبابة في فمه
فجعل يمصها قال ومروا بجارية وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت وهي
تقول حسبي الله ونعم الوكيل فقالت امه اللهم لا تجعل ابني مثلها فترك الرضاع
ونظر اليها فقال اللهم اجعلني مثلها فهناك تراجعا الحديث فقالت امه حلقى مر
رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني مثله ومروا بهذه الامة
وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثلها فقلت
اللهم اجعلني مثلها قال ان ذاك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله و
ان هذه يقولون لها زنيت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني
مثلها **سلمة بن الاكوع** كان خير فرساننا اليوم ابو قتادة وخير رجالتنا سلمة
قاله منصرفه من ذي قرد **ابو هريرة** كان رجل يداين الناس فكان يقول
لفتاه اذا اتيت معسرا فتجاوز عنه لعل الله يتجاوز عنا قال فلقي الله فتجاوز عنه
عائشة كان عذابا يبعثه الله على من يشاء من عباده فجعله الله رحمة للمؤمنين
ما من عبد يكون في بلدة يكون فيه ويمكث فيه لا يخرج من البلدة صابرا
محتسبا يعلم انه لا يصيبه الا ما كتب الله له الا كان له مثل اجر شهيد قاله لعائشة حين سألته عن الطاعون **جندب بن
عبد الله** كان فيمن كان قبلكم رجل به جرح فجزع فاخذ سكينا فحز بها يده فما
رقأ الدم حتى مات قال الله تعالى بادرني عبدي بنفسه فحرمت عليه الجنة
ابو سعيد كان فيمن كان قبلكم رجل قتل تسعة وتسعين نفسا فسال عن اعلم اهل الارض

فدل على راهب فاتاه فقال انه قتل تسعة وتسعين نفسا فهل له من توبة فقال لا فقتله فكمل به مائة ثم سال عن اعلم اهل الارض فدل على رجل عالم فقال انه قتل مائة نفس فهل له من توبة فقال نعم ومن يحول بينه وبين التوبة انطلق الى ارض كذا وكذا فان بها اناسا يعبدون الله فاعبد الله معهم ولا ترجع الى ارضك فانها ارض سوء فانطلق حتى اذا نصف الطريق اتاه الموت فاختصمت فيه ملائكة الرحمة وملائكة العذاب فقالت ملائكة الرحمة جاء تائبا مقبلا بقلبه الى الله وقالت ملائكة العذاب انه لم يعمل خيرا قط فاتاهم ملك فى صورة آدمى فجعلوه بينهم فقال قيسوا ما بين الارضين فالى ايتهما كان ادنى فهو له فقاسوا فوجدوه ادنى الى الارض التى اراد فقبضته ملائكة الرحمة وفى رواية فاوحى الله الى هذه ان تباعدى والى هذه ان تقربى وقال البخارى فناء بصدره نحوها سلمة بن الاكوع كذب من قاله ان له لاجرين وجمع بين اصبعيه انه لجاهد مجاهد قل عربى مشى بها مثله يعنى عامر بن الاكوع اخا سلمة وقد اصاب ركبته ذباب سيفه فمات منه ابو موسى كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء غير مريم بنت عمران وآسية امرأة فرعون ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصارى نزل جبرئيل فامنى فصليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ثم صليت معه ابن مسعود وقاها الله شركم كما وقاكم شرها يعنى حية خرجت عليهم بمنى عائشة اريتك فى المنام ثلث ليال جاءنى بك الملك فى سرقة من حرير فيقول هذه امرأتك فاكشف عن وجهك فاذا انت هى فاقول ان يك من عند الله يمضه جابر اعطيت خمسا لم يعطهن احد من الانبياء قبلى نصرت بالرعب مسيرة شهر وجعلت لى الارض مسجدا وطهورا فايما رجل من امتى ادركته الصلوة فليصل واحلت لى الغنائم ولم تحل لاحد قبلى واعطيت الشفاعة وكان النبى يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس عامة ابن عباس امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة واليدين والركبتين واطراف القدمين ولا اكفت الثياب

ولا الشعر **ابو بكر وعمر وجابر** امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فمن
قال لا اله الا الله عصم مني ماله ونفسه الا بحقه وحسابه على الله **ابو هريرة** امرت بقرية
تاكل القرى يقولون يثرب وهي المدينة تنفى الناس كما ينفى الكير خبث الحديد
انس وسهل بن سعد الساعدي بعثت انا والساعة كهاتين يعني اصبعيه
السبابة والوسطى **ابو هريرة** بعثت من خير قرون بني آدم قرنا فقرنا حتى
كنت من القرن الذي كنت منه **ابن عمر** بني الاسلام على خمس على ان يوحد الله
واقام الصلوة وايتاء الزكوة وصيام رمضان والحج فقال رجل لابن عمر الحج
وصيام رمضان قال لا صيام رمضان والحج كذا سمعت من رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم ويروى شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلوة
وايتاء الزكوة وحج البيت وصوم رمضان **ابو هريرة** حجبت الجنة بالمكاره وحجبت
النار بالشهوات ورواية القضاعي حفت **عائشة** حرمت التجارة في الخمر
ابن عباس عرضت علي الامم فاخذ النبي يمر معه الامة والنبي يمر معه النفر
والنبي يمر معه العشرة والنبي يمر معه الخمسة والنبي يمر وحده فنظرت فاذا سواد كبير
فقلت يا جبرئيل هولاء امتي قال لا ولكن انظر الى الافق فنظرت فاذا سواد كبير
قال هولاء امتك وهولاء سبعون الفا قدامهم لا حساب عليهم ولا عذاب قلت
ولم قال كانوا لا يكتوون ولا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون الحديث
متفق عليه والسياق للبخاري **ابو هريرة** فقدت امة من بني اسرائيل لا يدري
ما فعلت واني لا اراها الا الفار اذا وضع لها البان الابل لم تشرب واذا وضع لها
البان الشاء شربت **ابو هريرة** قيل لبني اسرائيل ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة نغفر
لكم فبدلوا فدخلوا الباب يزحفون على استاههم وقالوا حبة في شعرة **ابن عباس**
نصرت بالصبا واهلكت عاد بالدبور **انس** اتيت على نهر حافتاه قباب اللؤلؤ
المجوف فقلت ما هذا يا جبرئيل قال الكوثر **ابن عباس** اطلعت في الجنة فرايت
اكثر اهلها الفقراء واطلعت في النار فرايت اكثر اهلها النساء **جابر** جاورت بحراء شهرا

فلما قضيت جواري نزلت فاستبطنت لبطن الوادي فنوديت فنظرت امامي وخلفي وعن يميني وعن شمالي فلم ار احداً ثم نوديت فنظرت فلم ار احدا ثم نوديت فرفعت راسي فاذا هو على العرش في الهواء يعني جبرئيل فاخذتني رجفة شديدة فاتيت خديجة فقلت دثروني فدثروني فصبوا على ماء فانزل الله يا ايها المدثر قم فانذر المسور بن مخرمة خبأت هذا لك خبأت هذا لك قاله لابيه مخرمة يعني قباء من ديباج مزررا بالذهب ابو هريرة رأيت عمرو بن عامر الخزاعي يجر قصبه في النار كان اول من سيب السوائب ابو موسى رايت في المنام اني اهاجر من مكة الى ارض بها نخل فذهب وهلي الى انها اليمامة او هجر فاذا هي المدينة يثرب ورايت في رؤياي هذه اني هززت سيفا فانقطع صدره فاذا هو ما اصيب من المؤمنين يوم احد ثم هززته اخرى فعاد احسن ما كان فاذا هو ما جاء الله به من الفتح واجتماع المؤمنين اسنده مسلم وعلقه البخاري جابر رايتني دخلت الجنة فاذا انا بالرميصاء امراة ابي طلحة وسمعت خشفة فقلت من هذا فقال هذا بلال ورايت قصرا بفنائه جارية فقلت لمن هذا قالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخله فانظر اليه فذكرت غيرتك فوليت مدبرا فبكى عمر وقال اعليك اغار يا رسول الله سعد بن ابي وقاص عجبت من هولاء اللاتي كن عندي فلما سمعن صوتك ابتدرن الحجاب قاله لعمر بن الخطاب رضي الله عنه اسامة بن زيد قمت على باب الجنة فكان عامة من دخلها المساكين واصحاب الجد محبوسون غير ان اصحاب النار قد امر بهم الى النار وقمت على باب النار فاذا عامة من دخلها النساء عائشة كنت لك كابي زرع لام زرع قاله لها وخبر ابي زرع ما حكت عائشة رضي الله عنها فقالت جلس احدى عشرة امراة فتعاهدن وتعاقدن ان لا يكتمن من اخبار ازواجهن شيئا قالت الاولى زوجي لحم جمل غث على راس جبل لا سهل فيرتقى ولا سمين فينتقل قالت الثانية زوجي لا ابث خبره اني اخاف ان لا اذره ان اذكره اذكر عجره وبجره قالت الثالثة

زوجي العشنق ان انطق اطلق وان اسكت اعلق قالت الرابعة زوجي كليل
تهامة لاحر ولا قر ولا مخافة ولا سآمة قالت الخامسة زوجي ان دخل فهد وان
خرج اسد ولا يسئل عما عهد قالت السادسة زوجي ان اكل لف وان
شرب اشتف وان اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم البث قالت السابعة
زوجي عيايا او عيايا طباقاء كل داء له داء شجك او فلك او جمع كلا لك قالت
الثامنة زوجي المس مس ارنب والريح ريح زرنب قالت التاسعة زوجي
رفيع العماد طويل النجاد عظيم الرماد قريب البيت من الناد قالت العاشرة
زوجي مالك وما مالك مالك خير من ذلك له ابل كثيرات المبارك قليلات
المسارح اذا سمعن صوت المزهر ايقن انهن هوالك قالت الحادية عشرة زوجي
ابو زرع فما ابو زرع اناس من حلي اذني وملأ من شحم عضدي وبجحني فبجحت الي
نفسي وجدني في اهل غنيمة بشق فجعلني في اهل صهيل واطيط ودائس ومنق فعنده
اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح ويروى اتقمح ام ابي زرع فما
ام ابي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن ابي زرع فما ابن ابي زرع مضجعه
كمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابي زرع فما بنت ابي زرع طوع ابيها و
طوع امها وملء كسائها وغيظ جارتها جارية ابي زرع فما جارية ابي زرع لا تبث
حديثنا تبثيثا ولا تنقث ميرتنا تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا خرج ابو زرع والاوطاب
تمخض فلقي امرأة معها ولدان لها كالفهدين يلعبان من تحت خصرها برمانتين فطلقني
ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا واخذ خطيا واراح علي نعما ثريا واعطاني
من كل رائحة زوجا وقال كلي ام زرع وميري اهلك قالت فلو جمعت كل
شئ اعطانيه ما بلغ اصغر آنية ابي زرع **ابو موسى** لست انا حملتكم ولكن الله حملكم قال النفر من الاشعريين
ابن عمر لست آكله ولا احرمه يعني الضب **جرير** هل انت مريحي من ذي الخلصة
اي الكعبة اليمانية الشامية **اسامة بن زيد** هل ترك لنا عقيل منزلا **اسامة بن زيد**
هل ترون ما ارى قالوا لا قال فاني لارى مواقع الفتن خلال بيوتكم كمواقع القطر

قاله لما اشرف على اطم من آطام المدينة ابوهريرة وابوسعيد هل تضارون في القمر ليلة البدر
قالوا لا يا رسول الله قال فهل تضارون في الشمس ليس دونها سحاب قالوا
لا قال فانكم ترونه كذلك يجمع الله الناس يوم القيامة فيقول من كان يعبد
شيئا فليتبعه فيتبع من كان يعبد الشمس الشمس ويتبع من كان يعبد القمر القمر ويتبع من كان يعبد الطواغيت
الطواغيت وتبقى هذه الامة فيها منافقوها فياتيهم الله في صورة غير صورته التي
يعرفون فيقول انا ربكم فيقولون نعوذ بالله منك هذا مكاننا حتى ياتينا ربنا فاذا
جاء ربنا عرفناه فياتيهم الله في صورته التي يعرفون فيقول انا ربكم فيقولون
انت ربنا فيتبعونه ويضرب الصراط بين ظهري جهنم فاكون انا وامتي اول من
يجيز ولا يتكلم يومئذ الا الرسل ودعوى الرسل يومئذ اللهم سلم سلم وفي جهنم
كلاليب مثل شوك السعدان هل رايتم شوك السعدان قالوا نعم يا رسول الله قال
فانها مثل شوك السعدان غير انه لا يعلم ما قدر عظمها الا الله تخطف الناس باعمالهم
فمنهم الموبق بعمله ومنهم المخردل حتى ينجى حتى اذا فرغ الله من القضاء بين العباد
واراد ان يخرج برحمته من اراد من اهل النار امر الملائكة ان يخرجوا من النار
من كان لا يشرك بالله شيئا ممن اراد الله ان يرحمه ممن يقول لا اله الا الله
فيعرفونهم في النار يعرفونهم باثر السجود تاكل النار من ابن آدم الا اثر السجود حرم الله
على النار ان تاكل اثر السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحياة
فينبتون منه كما تنبت الحبة في حميل السيل ثم يفرغ الله من القضاء بين العباد
ويبقى رجل مقبل بوجهه على النار وهو آخر اهل الجنة دخولا الجنة فيقول اي
رب اصرف وجهي عن النار فانه قد قشبني ريحها واحرقني ذكاؤها فيدعو الله ما شاء الله
ان يدعو ثم يقول الله هل عسيت ان فعلت ذلك بك ان تسال غيره فيقول
لا اسالك غيره فيعطي ربه من عهود ومواثيق ما شاء الله فيصرف الله وجهه عن النار
فاذا اقبل على الجنة ورآها سكت ما شاء الله ان يسكت ثم يقول يا رب قدمني
الى باب الجنة فيقول الله له اليس قد اعطيت عهودك ومواثيقك لا تسالني

غیر الذی اعطیتک ویلک یا ابن آدم ما اغدرک فیقول ای رب یدعو اللہ حتے
یقول لہ فہل عسیت ان اعطیتک ذلک ان تسأل غیرہ فیقول لا وعزتک فیعطی
ربہ ما شاء اللہ من عہود ومواثیق فیقدمہ الی باب الجنۃ فاذا قام علی باب الجنۃ
انفہقت لہ الجنۃ فرای ما فیہا من الحبرۃ والسرور فیسکت ما شاء اللہ ان یسکت
ثم یقول ای رب ادخلنی الجنۃ فیقول اللہ لہ الیس قد اعطیت عہودک ومواثیقک
الا تسأل غیر ما اعطیت ویلک یا ابن آدم ما اغدرک فیقول ای رب لا اکونن
اشقی خلقک فلا یزال یدعو اللہ حتی یضحک اللہ منہ فاذا ضحک اللہ منہ قال
ادخل الجنۃ فاذا دخلہا قال اللہ تمنہ فیسأل ربہ ویتمنی حتے ان اللہ لیذکرہ فیقول
من کذا وکذا حتے اذا انقطعت بہ الامانی قال اللہ لک ذلک ومثلہ معہ **ابوبرزۃ**
ہل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا اربعۃ ثم قال وہل
تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا ثم قال وہل تفقدون
من احد قالوا لا قال لکنی افقد جلیبیبا فاطلبوہ **سمرۃ بن جندب** ہل ای منکم احد
رؤیا قلنا لا قال لکنی رایت اللیلۃ رجلین اتیانی فاخذ بیدی فاخرجانی الی
ارض مقدسۃ فاذا رجل جالس ورجل قائم بیدہ کلوب من حدید یدخلہ فی شدقہ
حتے یبلغ قفاہ ثم یفعل بشدقہ الآخر مثل ذلک ویلتئم شدقہ فیعود فیصنع مثلہ فقلت
ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتے اتینا علی رجل مضطجع علے قفاہ ورجل قائم علے
راسہ بفہر او صخرۃ فیشدخ بہ راسہ فاذا ضربہ تدہدہ الحجر فانطلق الیہ لیاخذہ
فلا یرجع الی ہذا حتے یلتئم راسہ وعاد راسہ کما ہو فعاد الیہ فضربہ فقلت ما ہذا
قالا انطلق فانطلقنا الی نقب مثل التنور اعلاہ ضیق واسفلہ واسع یتوقد تحتہ نار
فاذا اوقدت ارتفعوا حتے کادوا ان یخرجوا فاذا اخمدت رجعوا فیہا وفیہا رجال
ونساء عراۃ فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتے اتینا علی نہر من دم فیہ رجل
قائم وعلی شط النہر رجل بین یدیہ حجارۃ فاقبل الرجل الذی فی النہر فاذا اراد
ان یخرج رمی الرجل بحجر فی فیہ فردہ حیث کان فجعل کلما جاء لیخرج رمی فی فیہ بحجر

فيرجع كما كان فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى اتينا الى روضة خضراء فيها
شجرة عظيمة وفي اصلها شيخ وصبيان واذا رجل قريب من الشجرة بين يديه نار
يوقدها فصعدا بي الشجرة فادخلاني دارا لم ار قط احسن وافضل منها فيها رجال شيوخ
وشباب ونساء وصبيان ثم اخرجاني منها فصعدا بي الشجرة فادخلاني دارا هي احسن
وافضل لم ار قط احسن وافضل منها فيها شيوخ وشباب فقلت لهما انكما قد طوفتماني
الليلة فاخبراني عما رايت قالا نعم اما الرجل الذي رايته يشق شدقه فكذاب يحدث
بالكذبة فتحمل عنه حتى تبلغ الآفاق فيصنع به الى يوم القيامة والذي رايته يشدخ
راسه فرجل علمه الله القرآن فنام عنه بالليل ولم يعمل فيه بالنهار يفعل به الى يوم القيامة
والذي رايته في النقب هم الزناة والذي رايته في النهر آكل الربوا والشيخ الذي
رايت في اصل الشجرة ابراهيم والصبيان حوله فاولاد الناس والذي يوقد النار
مالك خازن النار والدار الاولى التي دخلت دار عامة المومنين واما هذه الدار
فدار الشهداء وانا جبرئيل وهذا ميكائيل فارفع راسك فرفعت راسي فاذا فوقي
مثل السحاب ويروى مثل الربابة البيضاء قالا ذاك منزلك فقلت دعاني ادخل
منزلي قالا انه بقي لك عمر لم تستكمله فلو استكملته اتيت منزلك **سهل بن سعد** هل
معك شيء من القرآن قاله لرجل اراد ان يتزوج المراة التي عرضت نفسها على النبي
صلى الله عليه وآله وسلم **ابن عمر** هل وجدتم ما وعد ربكم حقا ثم قال انهم الآن
يسمعون ما اقول قاله لما وقف على قليب بدر **علي** ائتوا روضة خاخ فان بها
ظعينة معها كتاب فخذوه منها قاله لعلي والزبير والمقداد ويروى انطلقوا حتى تاتوا
روضة خاخ قاله لعلي ولابي مرثد الغنوي والزبير **ابن عباس** ائتوني بكتاب
اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده ابدا قاله في مرضه **عائشة** ائذنوا له فلبئس ابن العشيرة
او بئس رجل العشيرة ويروى بئس اخو القوم وابن العشيرة يعني رجلا استاذن عليه
عائشة ائذني له فانه عمك تربت يمينك يعني افلح اخا ابي القعيس **ابو هريرة**
ابدا بمن تعول **ام عطية** ابدان بميامنها ومواضع الوضوء منها قاله للنساء اللاتي غسلن

قال له قال قلت یا رسول الله اقرء علیک وعلیک انزل قال انی احب ان
اسمعه من غیری فقرأت النساء حتی اذا بلغت فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید
وجئنا بک علی هؤلاء شهیدا رفعت رأسی او غمزنی رجل الی جنبی فرفعت راسی
فرایت دموعه تسیل **جندب بن عبد الله** اقرؤا القرآن ما ائتلفت قلوبکم فاذا
اختلفتم فقوموا عنه **انس** التمس لنا غلاما من غلمانکم یخدمنی قاله لابی طلحة
ابن عباس الحقوا الفرائض باهلها فما بقی فهو لاولی رجل ذکر **کعب بن مالک**
امسک علیک بعض مالک فهو خیر لک قاله **ابو هریرة** انظروا الی من هو اسفل
منکم ولا تنظروا الی من هو فوقکم فانه اجدر ان لا تزدروا نعمة الله علیکم **سهل بن سعد**
انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتهم ثم ادعهم الی الاسلام واخبرهم بما یجب علیهم من حق الله فیه **عمر** اوف بنذرک قاله
حین قال یا رسول الله انی کنت نذرت فی الجاهلیة ان اعتکف لیلة وفی روایة فی المسجد الحرام **انس** اولم ولو بشاة
البراء بن عازب اهجهم او هاجهم وجبرئیل معک قاله لحسان بن ثابت **ابو ذر**
بشر الکانزین برضف یحمی علیه فی نار جهنم فیوضع علی حلمة ثدی احدهم حتی یخرج
من نغض کتفه ویوضع علی نغض کتفه حتی یخرج من حلمة ثدییه یتزلزل **ابن مسعود**
تسحروا فان فی السحور برکة **حارثة بن وهب الخزاعی** تصدقوا فیوشک الرجل
یمشی بصدقته فیقول الذی اعطیها لو جئتنا بها بالامس قبلتها فاما الآن فلا حاجة لی
بها فلا یجد من یقبلها **ابو موسی** تعاهدوا هذا القرآن فوالذی نفس محمد بیده لهو اشد
تفلتا من الابل فی عقلها **ابو هریرة** تعوذوا بالله من جهد البلاء ودرک الشقاء
وسوء القضاء وشماتة الاعداء **ابن عمر** توضأ واغسل ذکرک ثم نم **عائشة** حجی واشترطی وقولی اللهم محلی
حیث حبستنی قاله لضباعة بنت الزبیر لما ارادت ان تحج وکانت وجعة **عبد الله بن عمرو** خذوا القرآن
من اربعة من عبد الله وسالم ومعاذ وابی بن کعب سالم هو مولی ابی حذیفة
عائشة خذوا من الاعمال ما تطیقون فان الله لا یمل حتی تملوا **زید بن خالد**
خذها فانما هی لک او لاخیک او للذئب یعنی ضالة الغنم **جابر** خذ یا جابر فصب
علی وقل بسم الله یعنی ماء کان فی عزلاء لانصاری **عائشة** خذی فرصة من مسک

ويروى ممسكة فتطهري بها عائشة خذي من ماله بالمعروف ما يكفيك و
يكفي ولدك ويروى خذي ما يكفيك وولدك بالمعروف قاله لهند بنت عتبة
امرأة ابي سفيان ابن عباس دعوني فالذي انا فيه خير واوصيكم بثلث
اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيزوا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم قال وسكت
عن الثالثة او قالها فانسيتها هذا من قول سليمان بن ابي مسلم جابر دعوها فانها
منتنة يعني دعوى الجاهلية اي قول الانصاري حين كسعه المهاجري يا للانصار
ابن عمر دعه فان الحياء من الايمان قاله لرجل كان يعظ اخاه في الحياء
ابو سعيد دعه فان له اصحابا يحقر احدكم صلوته مع صلاتهم وصيامه مع صيامهم
يقرؤن القرآن لا يجوز تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية
ينظر الى نصله فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر الى رصافه فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر الى
نضيه فلا يوجد فيه شيء ثم ينظر الى قذذه فلا يوجد فيه شيء سبق الفرث والدم
آيتهم رجل اسود احدى عضديه مثل ثدي المرأة او مثل البضعة تدردر يخرجون على
خير فرقة من الناس ويروى على حين فرقة جابر دعه لا يتحدث الناس ان محمدا
يقتل اصحابه قاله لعمر حين قال دعني اضرب عنق هذا المنافق يعني عبد الله بن ابيّ
المغيرة بن شعبة دعهما فاني ادخلتهما طاهرتين يعني الخفين قاله له جابر
سم ابنك عبد الرحمن قاله له عمر بن ابي سلمة سم الله وكل بيمينك وكل مما يليك
انس سموا باسمي ولا تكنوا بكنيتي انس سووا صفوفكم فان تسوية الصفوف
من تمام الصلوة عبد الله بن مغفل صلوا قبل صلوة المغرب صلوا قبل صلوة المغرب
قال في الثالثة لمن شاء كراهية ان يتخذها الناس سنة خباب بن الارتّ
ضعوا لها مما يلي رأسه واجعلوا على رجليه من الاذخر يعني مصعب بن عمير حين استشهد
باحد ام سلمة طوفي من وراء الناس وانت راكبة قاله لها لما قالت اني اشتكي
جابر غطوا الاناء واوكوا الاسقية واغلقوا الباب واطفئوا السراج فان الشيطان
لا يحل سقاء ولا يفتح بابا ولا يكشف اناء فان لم يجد احدكم الا ان يعرض على انائه عودا

ابنتہ وہی زینب زوجۃ ابی العاص بن الربیع وکانت اکبر بناتہ ابو ذر
ابردا ابردا وقال انتظر انتظر قالہ للمؤذن بالظہر کعب بن مالک ابشر بخیر
یوم مر علیک منذ ولدتک امک قالہ عمرو بن عوف ابشروا واملوا ما یسرکم
فواللہ ما الفقر اخشی علیکم ولکنی اخشی علیکم ان تبسط الدنیا علیکم کما بسطت علی من کان
قبلکم فتنافسوہا کما تنافسوہا وتہلککم کما اہلکتہم ویروی وتلہیکم کما الہتہم عائشۃ
ابشری یا عائشۃ اما اللہ فقد برأک عائشۃ اتقوا النار ولو بشق تمرۃ ابو ہریرۃ
اجب عنی اللہم ایدہ بروح القدس قالہ لحسان بن ثابت ابو ہریرۃ اجتنبوا السبع
الموبقات قالوا یا رسول اللہ وما ہن قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی
حرم اللہ الا بالحق واکل الربوا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات
المؤمنات الغافلات ابن عمر اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا ابن عمر اجیبوا
ہذہ الدعوۃ اذا دعیتم لہا عائشۃ ادعی لی ابا بکر اباک واخاک حتی اکتب کتابا
فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا اولی ویأبی اللہ والمؤمنون الا
ابا بکر عائشۃ اذکروا انتم اسم اللہ وکلوا انس اذکروا اسم اللہ ولیأکل کل
رجل مما یلیہ عائشۃ اذہب فاحث فی افواہہن من التراب یعنی نساء
جعفر بن ابی طالب حین اکثرن البکاء علیہ قالہ لرجل قال لقد غلبتنا یا رسول اللہ
ابو ہریرۃ اذہب فاطعمہ اہلک یعنی عرقا فیہ تمر قالہ للذی اصاب اہلہ فی
رمضان سہل بن سعد اذہب فقد ملکتکہا بما معک من القرآن عائشۃ
اذہبوا بخمیصتی ہذہ الی ابی جہم وأتونی بانبجانیۃ ابی جہم فانہا الہتنی آنفا عن صلوتی
عمران بن حصین اذہبی فاطعمی ہذا عیالک واعلمی انا لم نرزا من مالک
زاد البخاری شیئا ولکن اللہ اسقانا قالہ صحار لیلۃ التعریس لذات المزادتین
ابن عباس ارجع فحج مع امرأتک قالہ لرجل قال انی کتبت ویروی اکتتبت
فی غزوۃ کذا وکذا وامرأتی حاجۃ ابو ہریرۃ ارجع فصل فانک لم تصل عائشۃ
ارضعیہ تحرمی علیہ ویذہب الذی فی نفس ابی حذیفۃ قالہ لسہلۃ بنت سہیل بن عمرو

حين قالت يا رسول الله اني ارى في وجه ابي حذيفة من دخول سالم فقال ارضعيه
قالت وكيف ارضعه وهو رجل كبير فتبسم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
وقال قد علمت انه رجل كبير **ام سلمة** استرقوا لها فان بها النظرة قاله حين رأى
جارية في بيت ام سلمة في وجهها سفعة **ابو هريرة** استوصوا بالنساء فان المرأة
خلقت من ضلع وان اعوج ما في الضلع اعلاه فان ذهبت تقيمه كسرته وان
تركته لم يزل اعوج فاستوصوا بالنساء **ابو هريرة** اسرعوا بالجنازة فان كانت
صالحة قربتموها الى الخير وان كانت غير ذلك كان شرا تضعونه عن رقابكم **الزبير**
راسق يا زبير ثم ارسل الماء الى جارك **ام الحصين** اسمعوا واطيعوا وان استعمل
عليكم عبد حبشي كان راسه زبيبة **عائشة** اشتريها فاعتقيها فانما الولاء لمن
اعتق **ابو موسى** اشربا منه وافرغا على وجوهكما ونحوركما وابشرا يعني مما اجتمع من
وضوئه بعد ما مج فيه قاله لابي موسى وبلال **ابن عمر وابن مسعود** اشهدوا اشهدوا
ويروى اللهم اشهد قاله عند انشقاق القمر **انس** اعتدلوا في سجودكم ولا يبسطن احدكم
ذراعيه انبساط الكلب **ابو هريرة** اعتقيها فانها من ولد اسمعيل قاله لعائشة في
سبية من بني تميم **النعمان بن بشير** اعدلوا في اولادكم وفي رواية الاقليشي بين ابنائكم
زيد بن خالد اعرف عفاصها ووكاءها ثم عرفها سنة فان لم تعرف فاستنفقها
ولتكن وديعة عندك فان جاء طالبها يوما من الدهر فادها اليه يعني لقطة الذهب
والفضة **ابو هريرة** اعلموا ان الارض لله ولرسوله واني اريد ان اجليكم فمن
وجد منكم بماله شيئا فليبعه والا فاعلموا انما الارض لله ولرسوله قاله لليهود **جابر** اغتسلي
واستثفري بثوب واحرمي قاله لاسماء بنت عميس حين ولدت محمد بن ابي بكر في
حجة الوداع بذي الحليفة **ام عطية** واسمها نسيبة بنت كعب اغسلنها ثلثا او
خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك واجعلن في الآخرة كافورا او شيئا من
كافور فاذا فرغتن فآذنني **ابن عباس** اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبين
ولا تحنطوه ولا تخمروا راسه فان الله يبعثه يوم القيمة ملبيا **ابن مسعود** اقرأ علي القرآن

ويذكر اسم الله عليه فليفعل فان الفويسقة تضرم على اهل البيت بيتهم **ابو حميد الساعدي**
قولوا اللهم صل على محمد وعلى ازواجه وذريته كما صليت على ابراهيم وبارك على
محمد وعلى ازواجه وذريته كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد **ابو سعيد**
قوموا الى سيدكم او الى خيركم يعني سعد بن معاذ فقعد عند النبي صلى الله عليه وآله وسلم
فقال ان هؤلاء نزلوا على حكمك **ابن عباس** قوموا عني ولا ينبغي عندي التنازع
ويروى عند نبي تنازع **ابو هريرة** كخ كخ ارم بها اما علمت انا لا ناكل الصدقة
ويروى لا تحل لنا الصدقة قاله للحسن بن علي رضي الله عنهما حين اخذ تمرة من
تمر الصدقة فجعلها في فيه **جابر** كل فاني اناجي من لا تناجي يعني الثوم المطبوخ
قاله لرجل من اصحابه **ابن عمر** كلوا فانه حلال ولكنه ليس من طعامي يعني الضب
ابن عمر كلوا من الاضاحي ثلثا هذا حديث منسوخ بما ذكرنا من قبل **ابن عمر**
كن في الدنيا كانك غريب او كانك عابر سبيل وعد نفسك في اصحاب القبور
عائشة ليصل احدكم نشاطه فاذا كسل او فتر قعد ويروى فليقعد **عائشة**
مروا ابا بكر يصلي بالناس **سهل بن سعد** مري غلامك النجار يعمل لي اعوادا اكلم
الناس عليها **انس** يسروا ولا تعسروا وسكنوا ولا تنفروا **الباب العاشر** **سهل بن سعد**
لاعطين الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله
يعني عليا رضي الله عنه قاله يوم خيبر **ابن عباس** لان يمنح الرجل اخاه ارضه
خير له من ان ياخذ عليها خرجا معلوما **ابو سعيد** لتتبعن سنن من كان قبلكم شبرا بشبر
وذراعا بذراع حتى لو دخلوا جحر ضب لتبعتموه قلنا يا رسول الله اليهود والنصارى
قال فمن **النعمان بن بشير** لتسون صفوفكم او ليخالفن الله بين قلوبكم **ابن مسعود**
لله افرح بتوبة عبده المؤمن من رجل نزل في ارض دوية مهلكة معه راحلته عليها
طعامه وشرابه فوضع رأسه فنام نومة واستيقظ وقد ذهبت راحلته فطلبها حتى
اذا اشتد عليه الحر والعطش او ما شاء الله قال ارجع الى مكاني الذي كنت فيه فانام
حتى اموت فوضع رأسه على ساعده ليموت فاستيقظ فاذا راحلته عنده عليها زاده

وشرابه فلله اشد فرحا بتوبة العبد المؤمن من هذا براحلته وزاده **سهل بن سعد**
ليدخلن الجنة من امتي سبعون الفا او سبعمائة الف الشك من ابي حازم
متماسكون آخذ بعضهم بعضا لا يدخل اولهم حتى يدخل آخرهم وجوههم على صورة القمر
ليلة البدر **ابن مسعود** ليرفعن الي رجال منكم حتى اذا اهويت اليهم لاناولهم اختلجوا
دوني فاقول اي رب اصحابي فيقال انك لا تدري ما احدثوا بعدك **ابو هريرة**
آية المنافق ثلث اذا حدث كذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان **انس**
ابن اخت القوم منهم **ابن مسعود** اجل اني اوعك كما يوعك رجلان منكم قاله في
مرضه حين قال ابن مسعود يا رسول الله انك لتوعك وعكا شديدا **ابو هريرة** احد
جبل يحبنا ونحبه **عائشة** احيانا يأتيني مثل صلصلة الجرس وهو اشد علي فيفصم عني
وقد وعيت ما قال واحيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فاعي ما يقول قاله حين
ساله الحارث بن هشام كيف يأتيك الوحي **ابو ايوب** تعبد الله ولا تشرك به شيئا
وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة وتصل الرحم دع الناقة قاله لاعرابي اخذ بخطام ناقته
فقال يا رسول الله دلني على عمل يدنيني من الجنة ويباعدني من النار **ابو هريرة**
امتي الغر المحجلون يوم القيمة من آثار الوضوء **البراء بن عازب** انت اخونا ومولانا
قاله لزيد بن حارثة **جابر** انتم اليوم خير اهل الارض قاله يوم الحديبية وكانوا
الفا واربع مائة **انس** انت مع من احببت **البراء بن عازب** انت مني وانا
منك قاله لعلي رضي الله عنه **ابو سعيد** اوه عين الربوا لا تفعل ولكن اذا اردت
ان تشتري التمر فبعه ببيع آخر ثم اشتر به قاله لبلال حين جاءه بتمر برني وقال كان
عندنا تمر ردي فبعت منه صاعين بصاع لمطعم النبي صلى الله عليه وآله وسلم وفي
رواية البخاري اوه اوه مرتين **عائشة** اين انا غدا اين انا غدا قاله في
مرضه الذي توفي فيه **انس** بخ ذلك مال رابح بخ ذلك مال رابح وقد سمعت
ما قلت واني ارى ان تجعلها في الاقربين قاله لابي طلحة **عبد الله بن سلام**
تلك الروضة روضة الاسلام وذلك العمود عمود الاسلام وتلك العروة عروة الوثقى

وانت على الاسلام حتى تموت قال له حين قص رؤیاہ علیه **البراء بن عازب** تلک الملائکة کانت تستمع لک ولو قرأت لاصبحت یراها الناس ما تستتر منهم قال له لاسید بن حضیر حین قرأ سورة الکهف باللیل وعنده فرس مربوطة بشطنین فتغشته سحابة فجعلت تدنو وتدنو وجعل فرسه ینفر منها **ابن عمر** حسابکما على الله احدکما کاذب لاسبیل لک علیها قال له للمتلاعنین **ابو هریرة** حق المسلم على المسلم خمس رد السلام وعیادة المریض واتباع الجنائز واجابة الدعوة وتشمیت العاطس **عبد الله بن عمرو** حوضی مسیرة شهر ماءه ابیض من اللبن وریحه اطیب من المسک وکیزانه کنجوم السماء من شرب منه فلا یظمأ ابدا **ابو هریرة** رأس الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اهل الخیل والابل والفدادین اهل الوبر والسکینة فی اهل الغنم **ابن مسعود** سباب المسلم فسوق وقتاله کفر **ابو هریرة** سیحان وجیحان والفرات والنیل کل من انهار الجنة **ابو بکرة** شهرا عید لا ینقصان رمضان وذو الحجة **ابو هریرة** صلوة الرجل فی جماعة تزید على صلوته فی بیته وصلوته فی سوقه بضعا وعشرین درجة وذلک ان احدهم اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم اتى المسجد لا ینهزه الا الصلوة لم یخط خطوة الا رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطیئة حتى یدخل المسجد فاذا دخل المسجد کان فی الصلوة ما کانت الصلوة تحبسه والملائکة یصلون على احدکم ما دام فی مجلسه الذی صلى فیه یقولون اللهم ارحمه اللهم اغفر له اللهم تب علیه ما لم یؤذ فیه ما لم یحدث فیه **ابن عمر** صلوة اللیل مثنى مثنى فاذا خشیت الصبح فاوتر بواحدة **ام قیس بنت محصن** علام تدغرن اولادکن بهذا العلاق علیکن بهذا العود الهندی فان فیه سبعة اشفیة منها ذات الجنب یسعط من العذرة ویلد من ذات الجنب **ابن عمر** على المرء المسلم السمع والطاعة فیما احب وکره الا ان یؤمر بمعصیة فاذا امر بمعصیة فلا سمع ولا طاعة **ابو هریرة** على انقاب المدینة ملائکة لا یدخلها الطاعون ولا الدجال **حذیفة** فتنة الرجل فی اهله وماله ونفسه وولده وجاره یکفرها الصیام والصلوة والصدقة والامر بالمعروف والنهی عن المنکر **ابو هریرة** فی الحبة السوداء

شفاء من كل داء الا السام **ابو هريرة** في كل كبد حرى اجر **انس** قدر حوضي
كما بين ايلة وصنعاء من اليمن وان فيه من الاباريق كعدد نجوم السماء **ابو هريرة**
قريش والانصار وجهينة ومزينة واسلم واشجع وغفار موالي ليس لهم مولى دون الله
ورسوله **عبد الرحمن بن عوف** كلاكما قتله يعني ابا جهل قاله لمعاذ بن عمرو بن الجموح
ومعاذ بن عفراء **ابو هريرة** كلا والذي نفس محمد بيده ان الشملة لتلتهب عليه نارا
اخذها من الغنائم يوم خيبر لم تصبها المقاسم قاله لعبد له اسمه رفاعة ويقال له مدعم
قتل بوادي القرى مقفله من خيبر **انس** كيف يفلح قوم شجوا نبيهم وكسروا رباعيته
وهو يدعوهم قاله يوم احد علقه البخاري واسنده مسلم **ابن مسعود** لكل غادر
لواء يوم القيمة بقدر غدرته **ابن عباس** لم يكن لهم يومئذ حب ولو كان لهم
لدعا لهم فيه يعني لاهل مكة حين دعا لهم ابراهيم عليه السلام **عائشة** ليت رجلا
صالحا من اصحابي يحرسني الليلة **ابن عباس** مرحبا بالقوم او بالوفد غير خزايا ولا ندامى
قاله لوفد عبد القيس حين قال لهم من القوم او من الوفد فقالوا ربيعة **ابو قتادة**
الحارث بن ربعي مستريح ومستراح منه قالوا يا رسول الله ما المستريح
والمستراح منه فقال العبد المومن يستريح من نصب الدنيا والعبد الفاجر يستريح
منه العباد والبلاد والشجر والدواب **ابو هريرة** مطل الغني ظلم واذا اتبع احدكم
على ملي فليتبع **عبد الله بن عمرو** من الكبائر شتم الرجل والديه قالوا يا رسول الله
وهل يشتم الرجل والديه قال نعم يسب ابا الرجل فيسب اباه ويسب امه فيسب امه
ابن عباس من محمد رسول الله الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى
اما بعد فاني ادعوك بدعاية الاسلام ويروى بداعية الاسلام اسلم تسلم واسلم يؤتك الله
اجرك مرتين وان توليت فان عليك اثم الاريسيين ويا اهل الكتاب تعالوا الى
كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا الى قوله فقولوا اشهدوا بانا
مسلمون كتبه الى قيصر **ابو هريرة** ناركم جزء من سبعين جزءا من نار جهنم قالوا والله
يا رسول الله ان كانت لكافية قال فانها فضلت عليهن بتسعة وستين جزءا كلها

شل حرہا زادا البخاری نارکم ہذہ التی یوقد ابن آدم **ام حرام بنت ملحان**
ناس من امتی عرضوا علیّ غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ہذا البحر ملوکا علی الاسرۃ
او مثل الملوک علی الاسرۃ **ابوہریرۃ** نحن احق بالشک من ابراہیم اذ قال رب ارنی
کیف تحیی الموتی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی ویرحم اللہ لوطا لقد کان
یاوی الی رکن شدید ولو لبثت فی السجن طول لبث یوسف لاجبت الداعی
ابوسعید ویحک ان الہجرۃ شانہا شدید فہل لک من ابل قال نعم قال
فتعطی صدقتہا قال نعم قال فہل تمنح منہا قال نعم قال فتحلبہا یوم وردہا
قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان اللہ لن یترک من عملک شیئا قالہ
لاعرابی سالہ عن الہجرۃ **ابوبکرۃ** ویحک قطعت عنق صاحبک ویحک قطعت
عنق صاحبک قالہ مرارا **المسور بن مخرمۃ و مروان بن الحکم**
ویل امہ مسعر حرب لو کان لہ احد یعنی ابا بصیر **عبد اللہ بن عمرو** ویل للاعقاب
من النار **ابوہریرۃ** ویل للعراقیب من النار **زینب بنت جحش** ویل للعرب
من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج و ماجوج مثل ہذہ وحلق باصبعیہ
الابہام والتی تلیہا فقالت زینب بنت جحش قلت یارسول اللہ انہلک وفینا
الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث **عائشۃ** ہذا الحمال لاحمال خیبر ہذا ابر ربنا
واطہر کان تمثل بہ عند نقلہ اللبن فی بنیان مسجدہ **المسور بن مخرمۃ و مروان بن الحکم**
ہذا فلان وہو من قوم یعظمون البدن فابعثوہا لہ یعنی رجلا من کنانۃ قال یوم الحدیبیۃ
لکفار قریش دعونی آتہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلما اشرف علیہ قال فلما
اشرف مکرز بن حفص قال ہذا مکرز بن حفص وہو رجل فاجر وکان قال ایضا لہم
دعونی آتہ **معاویۃ بن ابی سفیان** ہذا یوم عاشوراء ولم یکتب اللہ علیکم صیامہ
وانا صائم فمن احب منکم ان یصوم فلیصم ومن احب منکم ان یفطر فلیفطر **ابوہریرۃ**
ہذہ صدقات قومی یعنی بنی تمیم **ابن عباس** ہلا اخذتم اہابہا فدبغتموہ فانتفعتم
بہ یعنی شاۃ لمیمونۃ میتۃ **ابوہریرۃ** ہم اشد امتی علی الدجال یعنی بنی تمیم **ابوذر**

ہم الاخسرون ورب الکعبۃ فقلت یا رسول اللہ فداک ابی وامی من ہم قال
ہم الاکثرون اموالا الا من قال ہکذا وہکذا وہکذا من بین یدیہ ومن خلفہ وعن
یمینہ وعن شمالہ وقلیل ما ہم من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا یودی زکوتہا الا جات
یوم القیمۃ اعظم ما کانت واسمنہ تنطحہ بقرونہا وتطوہ باظلافہا کلما نفدت اخرہا عادت
علیہ اولہا حتی یقضے بین الناس **العباس بن عبد المطلب** ہو فی ضحضاح
من النار ولولا انا لکان فے الدرک الاسفل من النار یعنی ابا طالب **انس**
ہو لہا صدقۃ ولنا ہدیۃ یعنی لحما تصدق بہ علی بریرۃ **الباب الحادی عشر ابوہریرۃ**
اعددت لعبادی الصالحین مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر
ابوہریرۃ انا عند ظن عبدی بی وانا مع عبدی اذا ذکرنی **ابوہریرۃ** ان الصوم
لی وانا اجزی بہ **ابوہریرۃ** یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانہ لا یرد وانی اعطیتک
لامتک ان لا اہلکہم بسنۃ عامۃ ولا اسلط علیہم عدوا من سوی انفسہم یستبیح بیضتہم ولو
اجتمع علیہم من باقطارہا او قال من بین اقطارہا حتے یکون بعضہم یہلک بعضا و
بعضہم یسبی بعضا **الباب الثانی عشر فی جوامع الادعیۃ عائشۃ** اذہب
الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما
کان اذا اشتکی انسان مسحہ بیمینہ ثم قال **ابن عمر** واذا رجع قالہن وزاد فیہن
آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ
وہزم الاحزاب وحدہ **انس** اللہم آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا
عذاب النار کان ہذا اکثر دعائہ **انس** اللہم اجعل بالمدینۃ ضعفی ما جعلت بمکۃ من البرکۃ
ابوہریرۃ اللہم اجعل رزق آل محمد قوتا **البراء بن عازب** اللہم اسلمت نفسی الیک
ووجہت وجہی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظہری الیک رغبۃ ورہبۃ
الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک اللہم آمنت بکتابک الذی انزلت ونبیک
الذی ارسلت **ابن مسعود** اللہم اعنی علیہم بسبع کسبع یوسف **انس** اللہم اغثنا
اللہم اغثنا اللہم اغثنا قالہ فی الاستسقاء **ابوموسی** اللہم اغفر لعبید ابی عامر اللہم اجعلہ

یوم القیٰمۃ فوق کثیر من خلقک او من الناس قال ابو موسیٰ فقلت ولی یا رسول اللہ
فقال اللھم اغفر لعبد اللہ بن قیس ذنبہ وادخلہ یوم القیامۃ مدخلا کریما
زید بن ارقم اللھم اغفر للانصار ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار ابو ہریرۃ
اللھم اغفر للمحلقین قالوا یا رسول اللہ وللمقصرین قال اللھم اغفر للمحلقین قالوا یا
رسول اللہ وللمقصرین قال اللھم اغفر للمحلقین قالوا یا رسول اللہ وللمقصرین قال و
للمقصرین ابو موسیٰ اللھم اغفر لی خطیئتی وجہلی واسرافی فی امری وما انت اعلم
منی اللھم اغفر لی ہزلی وجدی وخطیئتی وعمدی وکل ذلک عندی عائشۃ
اللھم اغفر لی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ دعا بہ عند وفاتہ ام سلیم بنت
ملحان اللھم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیما اعطیتہ دعا بہ لانس بن مالک عائشۃ
اللھم الرفیق الاعلیٰ ابو ہریرۃ اللھم انج الولید بن الولید وسلمۃ بن ہشام وعیاش
بن ابی ربیعۃ والمستضعفین بمکۃ اللھم اشدد وطاتک علیٰ مضر اللھم اجعلھا
علیھم سنین کسنی یوسف ابو ہریرۃ اللھم انی احبہ فاحبہ واحبب من یحبہ یعنی
الحسن بن علی رضی اللہ عنہما انس اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث
کان یقولہ اذا دخل الخلاء ابو سعید وانس اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن
والعجز والکسل والبخل والجبن وضلع الدین وغلبۃ الرجال ابو بکر اللھم انی ظلمت نفسی
ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت
الغفور الرحیم ابو ہریرۃ اللھم اہد دوسا وائت بہم ابو ہریرۃ اللھم باعد بینی وبین
خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب
الابیض من الدنس اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد جریر اللھم ثبتہ واجعلہ
ہادیا مہدیا دعا بہ لہ حین شکے الیہ انہ لا یثبت علی الخیل عائشۃ اللھم حبب الینا
المدینۃ کحبنا مکۃ او اشد اللھم صححہا وبارک لنا فی مدہا وصاعہا وانقل حماہا فاجعلھا
بالجحفۃ انس اللھم حوالینا ولا علینا ابن عباس اللھم ربنا لک الحمد انت
قیم السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت نور السموات والارض ومن فیہن

ولک الحمد انت ملک السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت الحق و
وعدک الحق ولقاؤک حق وقولک حق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق
ومحمد حق والساعۃ حق اللہم لک اسلمت وبک آمنت وعلیک توکلت والیک
انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت
وما اعلنت ویروی بعد ذلک وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر
لا الہ الا انت اولا الہ غیرک کان یقولہ اذا قام من اللیل تہجد **عبد اللہ بن ابی
اوفی** اللہم صل علی آل ابی اوفی **انس** اللہم علی الآکام والظراب وبطون الاودیۃ
ومنابت الشجر دعا بہ حین استسقی فقیل لہ ہلکت الاموال وانقطعت السبل
فادع اللہ یمسکہا عنا **ابن مسعود** اللہم علیک بقریش قالہ ثلث مرات ثم قال
اللہم علیک بابی جہل بن ہشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید
بن عتبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وذکر السابع ولم احفظہ قال ابن مسعود
فوالذی بعث محمدا بالحق لقد رأیت الذین سمی صرعی ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر
قال الصغانی مؤلف ہذا الکتاب السابع ہو عمارۃ بن الولید **ابن عباس** اللہم فقہہ
فی الدین زاد ابو مسعود وعلمہ التأویل دعا بہ لہ لما وضع لہ وضوءہ **انس** اللہم
لا عیش الا عیش الآخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرۃ **عبد اللہ بن ابی اوفی** اللہم
منزل الکتاب سریع الحساب اہزم الاحزاب اللہم اہزمہم وزلزلہم دعا بہ علی الاحزاب
عائشۃ بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا تشفی سقیمنا باذن ربنا کان اذا اشتکی
الانسان الشئ منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال باصبعہ بالارض ثم رفعہا **ابن
عباس** لا الہ الا اللہ العلی العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ
رب السموات والارض ورب العرش الکریم کان یقولہ عند الکرب **المغیرۃ بن شعبۃ** لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر اللہم لا مانع لما
اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد کان یقولہ فی دبر کل صلوۃ
جابر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر لا الہ الا اللہ

وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ قالہ علی الصفا عبد اللہ
بن الزبیر بن العوام لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
وہو علی کل شئی قدیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ
ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون کان
یہلل بہن فی دبر کل صلوۃ ابن عمر لبیک اللہم لبیک لا شریک لک لبیک
ان الحمد والنعمۃ والملک لک لا شریک لک کان یلبی بہذہ التلبیۃ فی حجہ وعمرتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امابعد
تاریخ الخلفا امام سیوطی علیہ الرحمۃ کی حاوی فضائل وتذکرہ خلفای راشدین
وغیرہم جواون کے بعد ہین نظر سے گذرے چونکہ بعد انبیاء علیہم السلام کے
صحابہ کبار واہلبیت نبوی وسائل قرب خدا ورسول باتفاق اہل ظاہر وباطن
ہین لہذا مذکور پرنور خلفاء راشدین رضے اللہ عنہم کا پیشکش اہل نظر ہے
کہ اس سے اصل وسند تمام احوال ومقامات مشائخ کی معلوم ہوسکتی ہے
علاوہ اس کے حاوی منافع کثیرہ ہے اورنام اس منتخب کا مناقب الخلفا رکہا
ابوبکر الصدیق ابوبکر الصدیق خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمہ عبد اللہ
بن ابی قحافۃ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب
ابن لوی بن غالب القرشی التیمی یلتقی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرۃ
قال النووی فی تہذیبہ وما ذکرناہ من ان اسم ابی بکر عبد اللہ ہو الصحیح المشہور
وقیل اسمہ عتیق والصواب الذی علیہ کافۃ العلماء ان عتیقا لقب لہ لا اسم و
لقب عتیقا لعتقہ من النار کما ورد فی حدیث رواہ الترمذی وقیل لعتاقۃ وجہہ
ای حسنہ وجمالہ (قالہ مصعب بن الزبیر واللیث بن سعد وجماعۃ) وقیل لانہ لم
یکن فی نسبہ شئی یعاب بہ قال مصعب بن الزبیر وغیرہ واجمعت الامۃ علی تسمیتہ
بالصدیق لانہ بادر الی تصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولازم الصدق فلم

فلم تقع منه هناة ما ولا وقفة في حال من الاحوال وكانت له في الاسلام المواقف الرفيعة منها قصته ليلة الاسراء وثباته وجوابه للكفار في ذلك وهجرته مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وتركه عياله واطفاله وملازمته في الغار وسائر الطريق ثم كلامه يوم بدر ويوم الحديبية حين اشتبه على غيره الامر في تاخر دخول مكة ثم بكاؤه حين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عبدا خيره الله بين الدنيا والآخرة ثم ثباته يوم وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم وخطبته الناس وتسكينهم ثم قيامه في قضية البيعة لمصلحة المسلمين ثم اهتمامه في بعث جيش اسامة بن زيد الى الشام وتصميمه في ذلك ثم قيامه في قتال اهل الردة ومناظرته للصحابة حتى حجهم بالدلائل وشرح الله صدورهم لما شرح له صدره من الحق وهو قتال اهل الردة ثم تجهيزه الجيوش الى الشام لفتوحه وامدادهم ثم ختم ذلك بمهم من احسن مناقبه واجل فضائله وهو استخلافه على المسلمين عمر رضي الله عنه وكم للصديق من مناقب ومواقف وفضائل لا تحصى هذا كلام النووي واقول قد اردت ان ابسط ترجمة الصديق بعض البسط ذاكرا فيه جملة كثيرة مما وقفت عليه من حاله وارتب ذلك فصولا **فصل في اسمه ولقبه** تقدمت الاشارة الى ذلك قال ابن كثير اتفقوا على ان اسمه عبد الله بن عثمان الا ما روى ابن سعد عن ابن سيرين ان اسمه عتيق والصحيح انه لقبه ثم اختلف في وقت تلقيبه به وفي سببه فقيل لعتاقة وجهه اي لجماله (قاله الليث بن سعد واحمد بن حنبل وابن معين وغيرهم وقال ابو نعيم الفضل بن دكين لقدمه في الخير وقيل لعتاقة نسبه اي طهارته اذ لم يكن في نسبه شيء يعاب به وقيل سمي به اولا ثم سمي بعبد الله وروى الطبراني عن القاسم بن محمد انه سأل عائشة رضي الله عنها عن اسم ابي بكر فقالت عبد الله فقال ان الناس يقولون عتيق قالت ان ابا قحافة كان له ثلثة اولاد سماهم عتيقا ومعتقا ومعتيقا واخرج ابن منده وابن عساكر عن موسى بن طلحة قال قلت لابي طلحة

لم سمی ابو بکر عتیقا قال کانت امہ لا یعیش لہا ولد فلما ولدتہ استقبلت بہ البیت
ثم قالت اللہم ان ہذا عتیق من الموت فہبہ لی واخرج الطبرانی عن ابن عباس
قال انما سمی عتیقا لحسن وجہہ واخرج ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت اسم ابی بکر الذی سماہ بہ اہلہ عبد اللہ ولکن غلب علیہ اسم عتیق وفی لفظ
ولکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سماہ عتیقا واخرج ابو یعلی فی مسندہ وابن سعد
والحاکم وصححہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت واللہ انی لفی بیتی ذات یوم
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فی الفناء والستر بینی وبینہم اذ اقبل
ابو بکر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی
ابی بکر وان اسمہ الذی سماہ اہلہ عبد اللہ فغلب علیہ اسم عتیق واخرج الترمذی
والحاکم عن عائشۃ رض ان ابا بکر دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال
یا ابا بکر انت عتیق اللہ من النار فمن یومئذ سمی عتیقا واخرج البزار والطبرانی
بسند جید عن عبد اللہ بن الزبیر قال کان اسم ابی بکر عبد اللہ فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انت عتیق اللہ من النار فسمی عتیقا واما الصدیق فقیل کان
یلقب بہ فی الجاہلیۃ لما عرف منہ من الصدق ذکرہ ابن مسدی وقیل لمبادرتہ
الی تصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما کان یخبر بہ قال ابن اسحاق
عن الحسن البصری وقتادۃ واول ما اشتہر بہ صبیحۃ الاسراء واخرج الحاکم فی المستدرک
عن عائشۃ رض قالت جاء المشرکون الی ابی بکر فقالوا ہل لک الی صاحبک یزعم
انہ اسری بہ اللیلۃ الی بیت المقدس قال وقال ذلک قالوا نعم فقال لقد صدق
انی لاصدقہ بابعد من ذلک بخبر السماء غدوۃ وروحۃ فلذلک سمی الصدیق
(اسنادہ جید) وقد ورد ذلک من حدیث انس وابی ہریرۃ اسندہما ابن عساکر
وام ہانی (اخرجہ الطبرانی) قال سعید بن منصور فی سننہ حدثنا ابو معشر عن ابی
وہب مولی ابی ہریرۃ قال لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ
فکان بذی طوی قال یا جبریل ان قومی لا یصدقونی قال یصدقک ابو بکر وہو

الصديق واخرجه الطبرانی فی الاوسط موصولا عن ابی وہب عن ابی ہریرۃ واخرج الحاکم فی المستدرک عن النزال ابن سبرۃ قال قلنا لعلی یا امیر المومنین اخبرنا عن ابی بکر قال ذاک امرء سماہ اللہ الصدیق علی لسان جبرئیل وعلی لسان محمد کان خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الصلوۃ رضیہ لدیننا فرضیناہ لدنیانا اسنادہ جید واخرج الدارقطنی والحاکم عن ابی یحیی قال لا احصی کم سمعت علیا یقول علی المنبر ان اللہ سمی ابا بکر علی لسان نبیہ صدیقا واخرجہ الطبرانی بسند جید صحیح عن حکیم بن سعد قال سمعت علیا یقول ویحلف لانزل اللہ اسم ابی بکر من السماء الصدیق وفی حدیث احد اسکن فانما علیک نبی وصدیق وشہیدان وام ابی بکر بنت عم ابیہ اسمہا سلمی بنت صخر بن عامر بن کعب وتکنی ام الخیر قالہ الزہری اخرجہ ابن عساکر **فصل فی مولدہ ومنشاہ** ولد بعد مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسنتین واشہر فانہ مات ولہ ثلاث وستون سنۃ قال ابن کثیر واما ما اخرجہ خلیفۃ بن الخیاط عن یزید بن الاصم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر انا اکبر او انت قال انت اکبر وانا اسن منک فہو مرسل غریب جداً والمشہور خلافہ وانما صح ذلک عن العباس وکان منشاہ بمکۃ لا یخرج منہا الا لتجارۃ وکان ذا مال جزیل فی قومہ ومروۃ تامۃ واحسان وتفضل فیہم کما قال ابن الدغنۃ انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتکسب المعدوم وتعین علی نوائب الدہر وتقری الضیف قال النووی وکان من رؤساء قریش فی الجاہلیۃ واہل مشاورتہم ومحببا فیہم واعلم لمعالمہم فلما جاء الاسلام آثرہ علی ما سواہ ودخل فیہ اکمل دخول واخرج الزبیر بن بکار وابن عساکر عن معروف بن خربوذ قال ان ابا بکر الصدیق رض احد عشرۃ من قریش اتصل بہم شرف الجاہلیۃ والاسلام فکان الیہ امر الدیات والغرم وذلک ان قریشا لم یکن لہم ملک ترجع الامور کلہا الیہ بل کان فی کل قبیلۃ ولایۃ عامۃ تکون لرئیسہا فکانت فی بنی ہاشم السقایۃ والرفادۃ ومعنی ذلک انہ لا یاکل ولا یشرب احد الا من طعامہم وشرابہم

وكانت في بني عبد الدار الحجابة واللواء والندوة اي لا يدخل البيت احد الا باذنهم
واذا عقدت قريش راية حرب عقدها لهم بنو عبد الدار واذا اجتمعوا الامر اكما او نقضا
لا يكون اجتماعهم الا بدار الندوة ولا ينفذ الا بها وكانت لبني عبد الدار **فصل**
كان ابو بكر رض اعف الناس في الجاهلية اخرج ابن عساكر بسند صحيح عن عائشة رض
قالت والله ما قال ابو بكر شعرا قط في جاهلية ولا اسلام ولقد ترك هو وعثمان
شرب الخمر في الجاهلية واخرج ابو نعيم بسند جيد عنها قالت لقد كان حرم ابو بكر
الخمر على نفسه في الجاهلية واخرج ابن عساكر عن عبد الله بن الزبير قال ما قال
ابو بكر شعرا قط واخرج ابن عساكر عن ابي العالية الرياحي قال قيل لابي بكر
الصديق في مجمع من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم هل شربت الخمر
في الجاهلية فقال اعوذ بالله فقيل ولم قال كنت اصون عرضي واحفظ مروتي
فان من شرب الخمر كان مضيعا في عرضه ومروته قال فبلغ ذلك رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال صدق ابو بكر صدق ابو بكر مرتين مرسل غريب سندا
ومتنا **فصل في صفته** رض اخرج ابن سعد عن عائشة رض ان رجلا قال لها صفي
لنا ابا بكر فقالت رجل ابيض نحيف خفيف العارضين احنأ لا يستمسك ازاره يسترخي
عن حقويه معروق الوجه غائر العينين ناتي الجبهة عاري الاشاجع هذه صفته
واخرج عن عائشة رض ان ابا بكر كان يخضب بالحناء والكتم واخرج عن انس
قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة وليس في اصحابه اشمط غير ابي
بكر فغلفها بالحناء والكتم **فصل في اسلامه** رض اخرج الترمذي وابن حبان في صحيحه
عن ابي سعيد الخدري قال قال ابو بكر رض الست احق الناس بها اي الخلافة
الست اول من اسلم الست صاحب كذا الست صاحب كذا واخرج ابن عساكر
من طريق الحارث عن علي رض قال اول من اسلم من الرجال ابو بكر واخرج خيثمة
بسند صحيح عن زيد بن ارقم قال اول من صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم ابو بكر الصديق
واخرج ابن سعد عن ابي اروى الدوسي الصحابي رض قال اول من اسلم ابو بكر الصديق

واخرج الطبرانی فی الکبیر وعبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد عن الشعبی قال سالت
ابن عباس ای الناس کان اول اسلاما قال ابو بکر الصدیق الم تسمع قول حسان
حیث یقول شعرا اذا تذکرت شجوا من اخی ثقۃ ÷ فاذکر اخاک ابا بکر بما فعلا ÷
خیر البریۃ اتقاہا واعدلہا ÷ الا النبی واوفاہا بما حملا ÷ والثانی التالی المحمود مشہدہ ÷
واول الناس منہم صدق الرسلا ÷ واخرج ابو نعیم عن فرات بن السائب قال
سالت میمون ابن مہران قلت علی افضل عندک ام ابو بکر وعمر قال فارتعد
حتی سقطت عصاہ من یدہ ثم قال ماکنت اظن ان ابقی الی زمان یعدل بہما
للہ درہما کانا راس الاسلام قلت فابو بکر کان اول اسلاما ام علیؓ قال
واللہ لقد آمن ابو بکر بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم زمن بحیری الراہب حین مر بہ
واختلف فیما بینہ وبین خدیجۃ حین انکحہا ایاہ وذلک کلہ قبل ان یولد علی
وقد قال انہ اول من اسلم خلائق من الصحابۃ والتابعین وغیرہم بل ادعی
بعضہم الاجماع علیہ وقیل اول من اسلم علی وقیل خدیجۃ وجمع بین الاقوال
بان ابا بکر اول من اسلم من الرجال وعلی اول من اسلم من الصبیان وخدیجۃ
اول من اسلمت من النساء واول من ذکر ہذا الجمع الامام ابو حنیفۃ رح اخرجہ عنہ
واخرج ابن ابی شیبۃ وابن عساکر عن سالم بن ابی الجعد قال قلت لمحمد بن الحنفیۃ
ہل کان ابو بکر اول القوم اسلاما قال لا قلت فبما علا ابو بکر وسبق حتی لا یذکر احد
غیر ابی بکر قال لانہ کان افضلہم اسلاما حین اسلم حتی لحق بربہ واخرج ابن عساکر
بسند جید عن محمد بن سعد بن ابی وقاص انہ قال لابیہ سعد اکان ابو بکر الصدیق
اولکم اسلاما قال لا ولکنہ اسلم قبلہ اکثر من خمسۃ ولکن کان خیرنا اسلاما قال ابن کثیر
الظاہر ان اہل بیتہ صلی اللہ علیہ وسلم آمنوا قبل کل احد زوجتہ خدیجۃ ومولاہ
زید وزوجتہ زید ام ایمن وعلی وورقۃ انتہی واخرج ابن عساکر عن عیسی بن یزید
قال قال ابو بکر الصدیق کنت جالسا بفناء الکعبۃ وکان زید بن عمرو بن نفیل
قاعدا فمر بہ امیۃ بن ابی الصلت فقال کیف اصبحت یا باغی الخیر قال بخیر قال

هل وجدت قال لا فقال شعر كل دين يوم القيامة الا ما قضى الله في الحقيقة
بور اما ان هذا النبي الذي ينتظر منا او منكم قال ولم اكن سمعت قبل ذلك
بنبي ينتظر ويبعث قال فخرجت الى ورقة بن نوفل وكان كثير النظر الى السماء كثير
همهمة الصدر فاستوقفته ثم قصصت عليه الحديث فقال نعم يا ابن اخي انا
اهل الكتب والعلوم الا ان هذا النبي الذي ينتظر من اوسط العرب نسبا ولي علم بالنسب
وقومك اوسط العرب نسبا قلت يا عم وما يقول النبي قال يقول ما قيل له
الا انه لا يظلم ولا يظلم ولا يظالم فلما بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم آمنت به و
صدقته وقال ابن اسحق حدثني محمد بن عبد الرحمن بن عبد الله بن الحصين التميمي
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما دعوت احدا الى الاسلام الا كانت له
عنه كبوة وتردد ونظر الا ابا بكر ما عتم عنه حين ذكرته وما تردد فيه عتم اي تلبث
قال البيهقي وهذا لانه كان يرى دلائل نبوة رسول الله صلى الله عليه وسلم ويسمع
آثاره قبل دعوته فحين دعاه كان قد سبق له فيه تفكر ونظر فاسلم في الحال
ثم اخرج عن ابي ميسرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا برز سمع من
يناديه يا محمد فاذا سمع الصوت ولى هاربا فاسر ذلك الى ابي بكر وكان صديقا له
في الجاهلية واخرج ابو نعيم وابن عساكر عن ابن عباس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما كلمت في الاسلام احدا الا ابى وراجعني الكلام الا ابن
ابي قحافة فاني لم اكلمه في شيء الا قبله واستقام عليه واخرج البخاري عن ابي الدردا
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل انتم تاركون لي صاحبي اني قلت
ايها الناس اني رسول الله اليكم جميعا فقلتم كذبت وقال ابو بكر صدقت

فصل في صحبته ومشاهده قال العلماء صحب ابو بكر النبي صلى الله عليه وسلم
من حين اسلم الى حين توفي لم يفارقه سفرا ولا حضرا الا فيما اذن له صلى الله عليه
وسلم في الخروج فيه من حج وغزو وشهد معه المشاهد كلها وهاجر معه وترك
عياله واولاده رغبة في الله ورسوله صلى الله عليه وسلم وهو رفيقه في الغار

قال تعالیٰ ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا و قام بنصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر موضع ولہ الآثار الجمیلۃ فی المشاہد وثبت یوم احد و یوم حنین و قد فر الناس کما سیاتی فی فصل شجاعتہ اخرج ابن عساکر عن ابی ہریرۃ قال تباشرت الملائکۃ یوم بدر فقالوا اما ترون الصدیق مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العریش ؏ اخرج ابو یعلی و الحاکم و احمد عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر و لابی بکر مع احد کما جبرئیل و مع الآخر میکائیل و اخرج ابن عساکر عن ابن سیرین ان عبد الرحمن بن ابی بکر کان یوم بدر مع المشرکین فلما اسلم قال لابیہ لقد اہدفت لی یوم بدر فانصرفت عنک ولم اقتلک فقال ابو بکر لکنک لو اہدفت لی لم انصرف عنک قال ابن قتیبۃ معنے اہدفت اشرفت ومنہ قیل للبناء المرتفع ہدف **فصل فی شجاعتہ** وانہ اشجع الناس اخرج البزار فی مسندہ عن علی انہ قال اخبرونی من اشجع الناس فقالوا انت قال اما انی ما بارزت احدا الا انتصفت منہ ولکن اخبرونی باشجع الناس قالوا لا نعلم فمن قال ابو بکر انہ لما کان یوم بدر فجعلنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عریشا فقلنا من یکون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئلا یہوی الیہ احد من المشرکین فواللہ ما دنا منا احد الا ابا بکر شاہرا بالسیف علی راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یہوی الیہ احد الا ہوی الیہ فہو اشجع الناس قال علیؓ ولقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذتہ قریش فہذا یجباہ وہذا یتلتلہ وہم یقولون انت الذی جعلت الآلہۃ الٰہا واحدا قال فواللہ ما دنا منا احد الا ابو بکر یضرب ہذا ویجاہد ہذا ویتلتل ہذا وہو یقول ویلکم اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ ثم رفع علی بردۃ کانت علیہ فبکے حتے اخضلت لحیتہ ثم قال انشدکم اللہ امؤمن آل فرعون خیر ام ابو بکر فسکت القوم فقال الا تجیبونی فواللہ لساعۃ من ابی بکر خیر من الف ساعۃ مثل مؤمن آل فرعون ذاک رجل یکتم ایمانہ وہذا رجل اعلن ایمانہ واخرج البخاری عن عروۃ بن الزبیر قال سالت عبد اللہ بن عمرو بن العاص

عن اشد ما صنع المشرکون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت عقبۃ بن ابی معیط
جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی فوضع رداءہ فی عنقہ فخنقہ بہ خنقا شدیدا
فجاء ابو بکر حتی دفعہ عنہ فقال اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات
من ربکم و اخرج الہیثم بن کلیب فی مسندہ عن ابی بکر قال لما کان یوم احد انصرف
الناس کلہم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اول من فاء وسیاتی تتمۃ الحدیث
فی مسند ما رواہ و اخرج ابن عساکر عن عائشۃ رض قال لما اجتمع اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فکانوا ثمانیۃ وثلثین رجلا الح ابو بکر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی الظہور فقال یا ابا بکر انا قلیل فلم یزل ابو بکر یلح علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حتی ظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتفرق المسلمون فی نواحی المسجد
کل رجل فی عشیرتہ وقام ابو بکر فی الناس خطیبا فکان اول خطیب دعا الی اللہ و
الی رسولہ وثار المشرکون علی ابی بکر وعلی المسلمین وضربوا فی نواحی المسجد ضربا شدیدا
وسیاتی تتمۃ الحدیث فی ترجمۃ عمر رض و اخرج ابن عساکر عن علی رض قال لما اسلم
ابو بکر اظہر اسلامہ و دعا الی اللہ والی رسولہ **فصل فی انفاقہ مالہ علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم** وانہ اجود الصحابۃ قال اللہ تعالی وسیجنبہا الاتقی الذی
یوتی مالہ یتزکی الی آخر السورۃ قال ابن الجوزی اجمعوا علی انہا نزلت فی ابی بکر
و اخرج احمد عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما نفعنی
مال قط ما نفعنی مال ابی بکر فبکی ابو بکر وقال ہل انا و مالی الا لک یا رسول اللہ
واخرج ابو یعلی من حدیث عائشۃ رض مرفوعا مثلہ قال ابن کثیر وروی ایضا
من حدیث علی وابن عباس وانس وجابر بن عبد اللہ وابی سعید الخدری رض
واخرجہ الخطیب عن سعید بن المسیب مرسلا وزاد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقضی فی مال ابی بکر کما یقضی فی مال نفسہ و اخرج ابن عساکر من طرق عن
عائشۃ رض وعروۃ بن الزبیر ان ابا بکر رض اسلم یوم اسلم ولہ اربعون الف دینار
وفی لفظ اربعون الف درہم فانفقہا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اخرج

ابو سعید ابن الاعرابی عن ابن عمر رض قال اسلم ابو بکر رض یوم اسلم و فی منزلہ اربعون
الف درہم فخرج الی المدینۃ فی الہجرۃ و مالہ غیر خمسۃ آلاف کل ذلک ینفقہ
فی الرقاب والعون علی الاسلام و اخرج ابن عساکر عن عائشۃ رض ان ابا بکر
اعتق سبعۃ کلہم یعذب فی اللہ و اخرج ابن شاہین فی السنۃ والبغوی فی
تفسیرہ و ابن عساکر عن ابن عمر قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم و عندہ
ابو بکر الصدیق و علیہ عباءۃ قد خللہا فی صدرہ بخلال فنزل علیہ جبریل علیہ السلام
فقال یا محمد مالی اری ابا بکر علیہ عباءۃ قد خللہا فی صدرہ بخلال فقال یا جبریل
انفق مالہ علی قبل الفتح قال فان اللہ تعالی یقرء علیہ السلام و یقول قل لہ
اراض انت عنی فی فقرک ہذا ام ساخط فقال ابو بکر اسخط علی ربی انا عن ربی
راض انا عن ربی راض انا عن ربی راض (غریب و سندہ ضعیف جدا) و اخرج
ابو نعیم عن ابی ہریرۃ و ابن مسعود مثلہ و سندہا ضعیف ایضا و اخرج ابن عساکر
نحوہ من حدیث ابن عباس و اخرج الخطیب بسند واہ ایضا عن ابن عباس رض
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہبط علی جبریل علیہ السلام و علیہ طنفسۃ و ہو متخلل
بہا فقلت لہ یا جبریل ما ہذا قال ان اللہ تعالی امر الملائکۃ ان تتخلل فی السماء کتخلل
ابی بکر فی الارض قال ابن کثیر و ہذا منکر جدا و قال و لو لا ان ہذا و الذی قبلہ
یتداولہ کثیر من الناس لکان الاعراض عنہا اولی و اخرج ابو داود و الترمذی
عن عمر بن الخطاب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتصدق فوافق
ذلک مالا عندی قلت الیوم اسبق ابا بکر ان سبقتہ یوما فجئت بنصف مالی
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ابقیت لاہلک قلت مثلہ و اتی ابو بکر بکل
ما عندہ فقال یا ابا بکر ما ابقیت لاہلک قال ابقیت لہم اللہ و رسولہ فقلت لا اسبقہ
فی شیء ابدا (قال الترمذی حسن صحیح) و اخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن الحسن البصری
ان ابا بکر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصدقتہ فاخفاہا فقال یا رسول اللہ ہذہ
صدقتی و اللہ عندی معاد و جاء عمر بصدقتہ فاظہرہا فقال یا رسول اللہ ہذہ صدقتی

ولی عند الله معاذ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما بین صدیقکما کما بین کلمتیکما
(اسناده جید لکنه مرسل) واخرج الترمذی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله
صلی الله علیہ وسلم ما لاحد عندنا ید الا وقد کافیناہ الا ابی بکر فان له عندنا
یدا یکافیه الله بها یوم القیامة وما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر واخرج
البزار عن ابی بکر الصدیق رض قال جئت بابی قحافة الی النبی صلی الله علیه وسلم
فقال ہلا ترکت الشیخ حتی آتیه قال بل ہو احق ان یاتیک قال انا نحفظه لایادی
ابنه عندنا واخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم ما احد عندی اعظم یدا من ابی بکر واسانی بنفسه وماله وانکحنی ابنته

فصل فی علمه وانه اعلم الصحابة واذکاہم قال النووی فی تہذیبه ومن خطه
نقلت استدل اصحابنا علی عظم علمه بقوله فی الحدیث الثابت فی الصحیحین والله
لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ والله لو منعونی عقالا کانوا یؤدونه الی
رسول الله صلی الله علیه وسلم لقاتلتهم علی منعه واستدل الشیخ ابو اسحق بہذا وغیرہ
فی طبقاته علی ان ابا بکر اعلم الصحابة لانهم کلهم وقفوا عن فهم الحکم فی المسئلة الا
ہو ثم ظہر لہم بمباحثته لهم ان قوله ہو الصواب فرجعوا الیه وروینا عن ابن عمر انه
سئل من کان یفتی الناس فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال
ابو بکر وعمر رض ما اعلم غیرهما واخرج الشیخان عن ابی سعید الخدری قال خطب
رسول الله صلی الله علیه وسلم الناس وقال ان الله تبارک وتعالی خیر عبدا
بین الدنیا وبین ما عنده فاختار ذلک العبد ما عند الله تعالی فبکی ابو بکر وقال
نفدیک بآبائنا وامهاتنا فعجبنا لبکائه ان یخبر رسول الله صلی الله علیه وسلم عن
عبد خیر فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم ہو المخیر وکان ابو بکر اعلمنا فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من امن الناس علی فی صحبته وماله ابا بکر ولو
کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر ولکن اخوۃ الاسلام ومودته لا یبقین باب
الا سد الا باب ابی بکر (ہذا کلام النووی) وقال ابن کثیر کان الصدیق رض اقرء الصحابة

اي اعلمهم بالقرآن لانه صلى الله عليه وسلم قدمها اما للصلوة بالصحابة رض مع قوله
يوم القوم اقرءهم لكتاب الله واخرج الترمذي عن عائشة رض قالت قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي لقوم فيهم ابو بكر ان يومهم غيره وكان مع ذلك
اعلمهم بالسنة كما رجع اليه الصحابة في غير موضع يبرز عليهم بنقل سنن عن النبي صلى الله
عليه وسلم يحفظها هو ويستحضرها عند الحاجة اليها ليست عندهم وكيف لا يكون كذلك
وقد واظب صحبة الرسول صلى الله عليه وسلم من اول البعثة الى الوفاة
وهو مع ذلك من اذكى عباد الله واعقلهم وانما لم يرو عنه من الاحاديث المسندة
الا القليل لقصر مدته وسرعة وفاته بعد النبي صلى الله عليه وسلم والا فلو طالت
مدته لكثر ذلك عنه جدا ولم يترك الناقلون عنه حديثا الا نقلوه ولكن كان
الذين في زمانه من الصحابة لا يحتاج احد منهم ان ينقل عنه ما قد شاركه هو في
روايته فكانوا ينقلون عنه ما ليس عندهم واخرج ابو القاسم البغوي عن ميمون
بن مهران قال كان ابو بكر اذا ورد عليه الخصم نظر في كتاب الله فان وجد فيه
ما يقضي بينهم قضى به وان لم يكن في الكتاب وعلم من رسول الله صلى الله عليه وسلم
في ذلك الامر سنة قضى به فان اعياه خرج فسأل المسلمين وقال اتاني كذا و
كذا فهل علمتم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في ذلك بقضاء فربما اجتمع
عليه النفر كلهم يذكر من رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه قضاء فيقول ابو بكر الحمد لله
الذي جعل فينا من يحفظ عن نبينا فان اعياه ان يجد فيه سنة من رسول الله
صلى الله عليه وسلم جمع رؤس الناس وخيارهم فاستشارهم فان اجمع امرهم
على رأي قضى به وكان عمر رض يفعل ذلك فان اعياه ان يجد في القرآن والسنة
نظر هل كان لابي بكر فيه قضاء فان وجد ابا بكر قد قضى فيه بقضاء قضى به والا دعا
رؤس المسلمين فاذا اجتمعوا على امر قضى به وكان الصديق رض مع ذلك اعلم الناس
بانساب العرب لا سيما قريش اخرج ابن اسحق عن يعقوب بن عتبة عن شيخ
من الانصار قال كان جبير بن مطعم من انسب قريش لقريش والعرب قاطبة

وکان یقول انما اخذت النسب من ابی بکر الصدیق وکان ابو بکر الصدیق من
النسب العرب وکان الصدیق مع ذلک غایة فی علم تعبیر الرؤیا وقد کان یعبر
الرؤیا فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم وقد قال محمد بن سیرین وهو المقدم
فی هذا العلم بالاتفاق کان ابو بکر اعبر هذه الامة بعد النبی صلی الله علیه وسلم
(اخرجه ابن سعد) واخرج الدیلمی فی مسند الفردوس وابن عساکر عن سمرة قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت ان اؤول الرؤیا ابا بکر قال ابن کثیر
وکان من افصح الناس واخطبهم قال الزبیر بن بکار سمعت بعض اهل العلم یقول
افصح خطباء اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ابو بکر الصدیق وعلی بن ابی
طالب رض وسیاتی فی حدیث السقیفة قول عمر رض وکان من اعلم الناس بالله واخوفهم
له وسیاتی من کلامه فی ذلک وفی تعبیر الرؤیا ومن خطبه جملة فی فصل مستقل و
من الدال علی انه اعلم الصحابة حدیث صلح الحدیبیة حیث سأل عمر رسول الله
صلی الله علیه وسلم عن ذلک وقال علام نعطی الدنیة فی دیننا فاجابه النبی
صلی الله علیه وسلم ثم ذهب الی ابی بکر فسأله عما سأل رسول الله صلی الله علیه
وسلم عنه فاجابه الصدیق بمثل جواب النبی صلی الله علیه وسلم سواء بسواء اخرجه
البخاری وغیره وکان مع ذلک اسدّ الصحابة رأیا واکملهم عقلا واخرج تمام الرازی
فی فوائده وابن عساکر عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یقول اتانی جبرئیل فقال ان الله یامرک ان تستشیر ابا بکر واخرج
الطبرانی وابو نعیم وغیرهما عن معاذ بن جبل ان النبی صلی الله علیه وسلم لما اراد
ان یسرح معاذا الی الیمن استشار ناسا من اصحابه فیهم ابو بکر وعمر وعثمان وعلیّ
وطلحة والزبیر واسید بن حضیر فتکلم القوم کل انسان برأیه فقال ما تری یا معاذ
فقلت اری ما قال ابو بکر فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله یکره فوق سمائه ان
یخطأ ابو بکر ورواه ابن اسامة فی سنده ان الله یکره فی السماء ان یخطأ ابو بکر الصدیق
فی الارض واخرج الطبرانی فی الاوسط عن سهل بن سعد الساعدی قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یکرہ ان یخطأ ابو بکر (رجالہ ثقات) **فصل** قال النووی
فی تہذیبہ الصدیق احد الصحابۃ الذین حفظوا القرآن کلہ وذکر ہذا ایضاً جماعۃ
منہم ابن کثیر فی تفسیرہ واما حدیث انس جمع القرآن فی عہد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اربعۃ افراد من الانصار کما اوضحتہ فی کتاب الاتقان واما ما اخرجہ
ابن ابی داود عن الشعبی قال مات ابو بکر الصدیق رض ولم یجمع القرآن کلہ فہو مدفوع
او مأول علی ان المراد جمعہ فی المصحف علی الترتیب الذی صنعہ عثمان رض **فصل
فی انہ افضل الصحابۃ وخیرہم** اجمع اہل السنۃ ان افضل الناس بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی ثم سائر العشرۃ ثم
باقی اہل بدر ثم باقی اہل احد ثم باقی اہل البیعۃ ثم باقی الصحابۃ ہکذا حکی
الاجماع علیہ ابو منصور البغدادی روی البخاری عن ابن عمر قال کنا نخیر بین الناس
فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنخیر ابا بکر ثم عمر ثم عثمان وزاد الطبرانی
فی الکبیر فیعلم بذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا ینکرہ واخرج ابن عساکر عن
ابن عمر قال کنا وفینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفضل ابا بکر وعمر وعثمان
وعلیا واخرج ابن عساکر عن ابی ہریرۃ قال کنا معاشر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ونحن متوافرون نقول افضل ہذہ الامۃ بعد نبیہا ابو بکر ثم عمر ثم عثمان
ثم نسکت واخرج الترمذی عن جابر بن عبد اللہ قال قال عمر لابی بکر یا
خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو بکر اما انک ان قلت
ذاک فلقد سمعتہ یقول ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر واخرج البخاری عن
محمد بن علی بن ابی طالب قال قلت لابی ای الناس خیر بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ابو بکر قلت ثم من قال عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت
ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین واخرج احمد وغیرہ عن علی قال خیر
ہذہ الامۃ بعد نبیہا ابو بکر وعمر قال الذہبی ہذا متواتر عن علی فلعن اللہ الرافضۃ
ما اجہلہم واخرج الترمذی والحاکم عن عمر بن الخطاب قال ابو بکر سیدنا وخیرنا واحبنا

الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخرج ابن عساکر عن عبد الرحمن بن ابی لیلی
ان عمر صعد المنبر ثم قال الا ان افضل ہذہ الامۃ بعد نبیہا ابو بکر فمن قال غیر ہذا
فہو مفتر علیہ ما علی المفتری واخرج ایضا عن ابن ابی لیلی قال قال علی لا یفضلنی
احد علی ابی بکر وعمر الا جلدتہ حد المفتری واخرج عبد الرحمن بن حمید فی مسندہ
وابو نعیم وغیرہ من طرق عن ابی الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ما طلعت الشمس ولا غربت علی احد افضل من ابی بکر الا ان یکون نبی وفی
لفظ علی احد من المسلمین بعد النبیین والمرسلین افضل من ابی بکر وقد ورد ایضا
من حدیث جابر ولفظہ ما طلعت الشمس علی احد منکم افضل منہ اخرجہ الطبرانی وغیرہ
ولہ شواہد من وجوہ اخر تقضی لہ بالصحۃ او الحسن وقد اشار ابن کثیر الی الحکم
بصحتہ واخرج الطبرانی عن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابو بکر الصدیق خیر الناس الا ان یکون نبی وفی الاوسط عن سعد بن زرارۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان روح القدس جبریل اخبرنی ان خیر
امتک بعدک ابو بکر واخرج الشیخان عن عمرو بن العاص قال قلت یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس احب الیک قال عائشۃ قلت من الرجال قال
ابوہا قلت ثم من قال ثم عمر بن الخطاب وقد ورد ہذا الحدیث بدون ثم عمر
فی روایۃ انس وابن عمر وابن عباس واخرج الترمذی والنسائی والحاکم
عن عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ ای اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ابو بکر قلت ثم من
قالت ثم عمر قلت ثم من قالت ابو عبیدۃ بن الجراح واخرج
الترمذی وغیرہ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر وعمر
ہذان سیدا کہول اہل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین
واخرج مثلہ عن علی وفی الباب عن ابن عباس وابن عمر وابی سعید الخدری وجابر
بن عبد اللہ واخرج الطبرانی فی الاوسط عن عمار بن یاسر قال من فضل علی

ابي بكر وعمر احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقد ازرى على المهاجرين والانصار واخرج ابن سعد عن الزهري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لحسان بن ثابت هل قلت في ابي بكر شيئا قال نعم فقال قل وانا اسمع فقال **شعر** وثاني اثنين في الغار المنيف وقد ✤ طاف العدو به اذ صعد الجبلا ✤ وكان حب رسول الله قد علموا ✤ من البرية لم يعدل به رجلا ✤ فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه ثم قال صدقت يا حسان هو كما قلت **فصل** روى احمد والترمذي عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارحم امتي بامتي ابو بكر واشدهم في امر الله عمر واصدقهم حياء عثمان واعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل وافرضهم زيد بن ثابت واقرأهم ابي بن كعب ولكل امة امين وامين هذه الامة ابو عبيدة بن الجراح واخرجه ابو يعلى من حديث ابن عمر وزاد فيه واقضاهم علي واخرج الديلمي في مسند الفردوس من حديث شداد بن اوس وزاد فيه وابو ذر ازهد امتي واصدقها وابو الدرداء اعبد امتي واتقاها ومعوية بن ابي سفيان احلم امتي واجودها وقد سئل شيخنا العلامة الكافيجي عن هذه التفضيلات هل تنافي التفضيل السابق فاجاب بانه لا منافاة **فصل في ما انزل من الآيات في مدحه او تصديقه او امر من شانه** اعلم اني رايت لبعضهم كتابا في اسماء من نزل فيهم القرآن غير محرر ولا مستوعب وقد الفت في ذلك كتابا حافلا مستوعبا محررا وانا الخص هنا ما يتعلق منه بالصديق رض قال تعالى ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا فانزل الله سكينته عليه اجمع المسلمون على ان الصاحب المذكور ابو بكر وسياتي فيه اثر عنه واخرج ابن ابي حاتم عن ابن عباس في قوله تعالى فانزل الله سكينته عليه قال على ابي بكر ان النبي صلى الله عليه وسلم لم تزل السكينة عليه واخرج ابن ابي حاتم عن ابن مسعود ان ابا بكر اشترى بلالا من امية بن خلف وابي بن خلف ببردة وعشر اواق فاعتقه الله

فانزل الله والليل اذا يغشى الى قوله ان سعيكم لشتى سعى ابى بكر وامية وابى
واخرج ابن جرير عن عامر بن عبدالله بن الزبير قال كان ابو بكر يعتق على الاسلام
بمكة فكان يعتق عجائز ونساء اذا اسلمن فقال ابوه اى بنى اراك تعتق اناسا ضعفاء
فلو انك تعتق رجالا جلدا يقومون معك ويمنعونك ويدفعون عنك قال اى
ابت انا اريد ما عند الله قال فحدثنى بعض اهل بيتى ان هذه الآية نزلت
فيه فاما من اعطى واتقى الى آخرها واخرج ابن ابى حاتم والطبرانى عن عروة
ان ابا بكر الصديق رض اعتق سبعة كلهم يعذب فى الله وفيه نزلت وسيجنبها الاتقى
الى آخر السورة واخرج البزار عن عبدالله بن الزبير قال نزلت هذه الآية وما لاحد
عنده من نعمة تجزى الى آخر السورة فى ابى بكر الصديق رض واخرج البخارى عن عائشة رض
ان ابا بكر لم يكن يحنث فى يمين حتى انزل الله كفارة اليمين واخرج البزار و
ابن عساكر عن اسيد بن صفوان وكانت له صحبة قال قال على والذى جاء
بالحق محمد وصدق به ابو بكر الصديق قال ابن عساكر هكذا الرواية بالحق ولعلها
قراءة لعلى واخرج الحاكم عن ابن عباس فى قوله تعالى وشاورهم فى الامر
قال نزلت فى ابى بكر وعمر واخرج ابن ابى حاتم عن ابن شوذب قال نزلت
ولمن خاف مقام ربه جنتان فى ابى بكر رض وله طرق اخرى ذكرتها فى اسباب النزول
واخرج الطبرانى فى الاوسط عن ابن عمر وابن عباس فى قوله تعالى و
صالح المومنين قال نزلت فى ابى بكر وعمر رض واخرج عبد الله بن ابى حميد فى تفسير
عن مجاهد قال لما نزلت ان الله وملائكته يصلون على النبى قال ابو بكر يا
رسول الله ما انزل الله عليك خيرا الا اشركنا فيه فنزلت هذه الآية هو الذى
يصلى عليكم وملائكته واخرج بن عساكر عن على بن الحسين ان هذه الآية نزلت فى
ابى بكر وعمر وعلى ونزعنا ما فى صدورهم من غل اخوانا على سرر متقابلين واخرج
ابن عساكر عن ابن عباس قال نزلت فى ابى بكر الصديق رض ووصينا الانسان
بوالديه احسانا الى قوله وعد الصدق الذى كانوا يوعدون واخرج ابن عساكر

عن ابن عيينة قال عاتب الله المسلمين كلهم في رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ابا بكر وحده فانه خرج من المعاتبة ثم قرأ الا تنصروه فقد نصره الله اذ اخرجه الذين كفروا ثاني اثنين اذ هما في الغار

فصل في الاحاديث الواردة في فضله مقرونا بعمر سوى ما تقدم

اخرج الشيخان عن ابي هريرة رض قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا راع في غنمه عدا عليه الذئب فاخذ منها شاة فطلبه الراعي فالتفت اليه الذئب فقال من لها يوم السبع يوم لا راعي لها غيري وبينا رجل يسوق بقرة قد حمل عليها فالتفت اليه فكلمته فقالت اني لم اخلق لهذا ولكني خلقت للحرث قال الناس سبحان الله بقرة تتكلم قال النبي صلى الله عليه وسلم فاني اومن بذلك وابو بكر وعمر وما ثم ابو بكر وعمر اي لم يكونا في المجلس شهد لهما بالايمان بذلك لعلمه بكمال ايمانهما ٭ واخرج الترمذي عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبي الا له وزيران من اهل السماء ووزيران من اهل الارض فاما وزيراي من اهل السماء فجبريل وميكائيل واما وزيراي من اهل الارض فابو بكر وعمر ٭ واخرج اصحاب السنن وغيرهم عن سعيد بن زيد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ابو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وذكر تمام العشرة ٭ واخرج الترمذي عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اهل الدرجات العلى ليراهم من تحتهم كما ترون النجم الطالع في افق السماء وان ابا بكر وعمر منهم واخرجه الطبراني من حديث جابر بن سمرة وابي هريرة) ٭ واخرج الترمذي عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج على اصحابه من المهاجرين والانصار وهم جلوس فيهم ابو بكر وعمر فلا يرفع اليه احد منهم بصره الا ابو بكر وعمر فانهما كانا ينظران اليه وينظر اليهما ويتبسمان اليه ويتبسم اليهما ٭ واخرج الترمذي والحاكم عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج ذات يوم فدخل المسجد وابو بكر وعمر احدهما عن يمينه والآخر عن شماله وهو آخذ بايديهما وقال هكذا نبعث

يوم القيمة واخرجه الطبراني في الاوسط عن ابي هريرة م واخرج الترمذي والحاكم عن
ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول من تنشق عنه الارض
ثم ابو بكر ثم عمر واخرج الترمذي والحاكم وصححه عن عبد الله بن حنطلة ان النبي
صلى الله عليه وسلم رأى ابا بكر وعمر فقال هذان السمع والبصر واخرجه الطبراني
من حديث ابن عمر وابن عمرو واخرج البزار والحاكم عن ابي اروى الدوسي
قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فاقبل ابو بكر وعمر فقال الحمد لله الذي
ايدني بكما ورد هذا ايضا من حديث البراء بن عازب اخرجه الطبراني في الاوسط
واخرج ابو يعلى عن عمار بن ياسر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني
جبريل فقلت يا جبريل حدثني بفضائل عمر بن الخطاب فقال لو حدثتك بفضائل
عمر منذ ما لبث نوح في قومه ما نفدت فضائل عمر وان عمر حسنة من حسنات
ابي بكر واخرج احمد عن عبد الرحمن بن غنم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
لابي بكر وعمر لو اجتمعتما في مشورة ما خالفتكما واخرج الطبراني من حديث البراء بن عازب
واخرج ابن سعد عن ابن عمر انه سئل من كان يفتي في زمن رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال ابو بكر وعمر ولا اعلم غيرهما واخرج عن ابي القاسم بن محمد قال
كان ابو بكر وعمر وعثمان وعلي يفتون في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
واخرج الطبراني عن ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان لكل نبي
خاصة من امته وان خاصتي من اصحابي ابو بكر وعمر واخرج ابن عساكر عن علي
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رحم الله ابا بكر زوجني ابنته وحملني الى دار الهجرة
واعتق بلالا رحم الله عمر يقول الحق وان كان مرا تركه الحق وما له من صديق
رحم الله عثمان تستحييه الملائكة رحم الله عليا اللهم ادر الحق معه حيث دار واخرج
الطبراني عن سهل بن سعد قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم من حجة الوداع صعد المنبر
فحمد الله واثنى عليه ثم قال ايها الناس ان ابا بكر لم يسؤني قط فاعرفوا له ذلك
ايها الناس اني راض عنه وعن عمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وسعد وعبد الرحمن

بن عوف والمهاجرین الاولین فاعرفوا ذلک لہم واخرج عبد اللہ بن احمد فی
زوائد الزہد عن ابن ابی حازم قال جاء رجل الی علی بن الحسین فقال ما کان
منزلۃ ابی بکر وعمر من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کمنزلتہما منہ الساعۃ واخرج
ابن سعد عن بسطام بن مسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر وعمر
لا یتأمر علیکما احد من بعدی واخرج ابن عساکر عن انس مرفوعا حب ابی بکر وعمر
ایمان وبغضہما کفر واخرج عن ابن مسعودؓ قال حب ابی بکر وعمر ومعرفتہما من السنۃ و
اخرج عن انس مرفوعا انی لارجو لامتی فی حبہم لابی بکر وعمر ما ارجو لہم فی قول
لا الٰہ الا اللہ

فصل فی الاحادیث الواردۃ فی فضلہ وحدہ سوی ما

تقدم اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من انفق زوجین من شیٔ من الاشیاء فی سبیل اللہ دعی من ابواب الجنۃ
یا عبد اللہ ہذا خیر فمن کان من اہل الصلوۃ دعی من باب الصلوۃ ومن کان
من اہل الجہاد دعی من باب الجہاد ومن کان من اہل الصدقۃ دعی من
باب الصدقۃ ومن کان من اہل الصیام دعی من باب الصیام من باب الریان
فقال ابو بکر ما علی من یدعی من تلک الابواب من ضرورۃ فہل یدعی منہا کلہا
احد قال نعم فارجو ان تکون منہم یا ابا بکر واخرج ابن داود والحاکم وصححہ عن
ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک یا ابا بکر اول
من یدخل الجنۃ من امتی واخرج الشیخان عن ابی سعید رض قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان من امن الناس علی فی صحبتہ ومالہ ابا بکر ولو کنت متخذا
خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکن اخوۃ الاسلام وقد ورد ہذا الحدیث
من روایۃ ابن عباس وابن الزبیر وابن مسعود وجندب بن عبد اللہ والبراء
وکعب بن مالک وجابر بن عبد اللہ وانس وابی واقد اللیثی وابی المعلی و
عائشۃ وابی ہریرۃ وابن عمر رض وقد سردت طرقہم فی الاحادیث المتواترۃ
واخرج البخاری عن ابی الدرداء قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اذ اقبل ابو بکر فسلم وقال انی کان بینی وبین عمر بن الخطاب شئی فاسرعت
الیہ ثم ندمت فسألتہ ان یغفر لی فابی علی فاقبلت الیک فقال یغفر لک یا ابا
ابا بکر ثلاثا ثم ان عمر ندم فاتی منزل ابی بکر فلم یجدہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فجعل وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتمعر حتے اشفق ابو بکر فجثا علی رکبتیہ فقال
یا رسول اللہ انا کنت اظلم منہ مرتین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ
بعثنی الیکم فقلتم کذبت وقال ابو بکر صدقت وواسانی بنفسہ ومالہ فہل انتم تارکوا
لی صاحبی مرتین فما اوذی بعدہا واخرج ابن عدی من حدیث ابن عمر رض
نحوہ وفیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتوذونی فی صاحبی فان اللہ
بعثنی بالہدی ودین الحق فقلتم کذبت وقال ابو بکر صدقت ولولا ان اللہ سماہ
صاحبا لاتخذتہ خلیلا ولکن اخوۃ الاسلام واخرج ابن عساکر عن المقدام قال
استب عقیل بن ابی طالب وابو بکر قال وکان ابو بکر سبابا اونسابا غیر انہ
تحرج من قرابتہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فقال الا تدعون لی صاحبی
ما شانکم وشانہ فواللہ ما منکم رجل الا علی باب بیتہ ظلمۃ الا باب ابی بکر فان
علی بابہ النور فواللہ لقد قلتم کذبت وقال ابو بکر صدقت وامسکتم الاموال و
جادلی بمالہ وخذلتمونی وواسانی واتبعنی واخرج البخاری عن ابن عمر رض قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ
فقال ابو بکر ان احد شقے ثوبی یسترخی الا ان اتعاہد ذلک فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انک لست تصنع ذلک خیلاء واخرج مسلم عن ابی ہریرۃ رض
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح منکم الیوم صائما قال ابو بکر
انا قال فمن تبع منکم الیوم جنازۃ قال ابو بکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکینا قال
ابو بکر انا قال فمن عاد الیوم منکم مریضا قال ابو بکر انا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما اجتمعن فی امرء الا دخل الجنۃ وقد ورد ہذا الحدیث من روایۃ انس

بن مالک وعبد الرحمن بن ابی بکر فحدیث انس اخرجه (البیاض فی الاصل)
وفی آخره وجبت لک الجنة وحدیث عبد الرحمن اخرجه البزار ولفظه صلی
رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوة الصبح ثم اقبل علی اصحابه بوجهه فقال من اصبح
منکم الیوم صائما فقال عمر یا رسول الله لم احدث نفسی بالصوم البارحة فاصبحت مفطرا فقال ابو بکر ولکن حدثت نفسی بالصوم البارحة
فاصبحت صائما فقال هل احد منکم الیوم عاد مریضا فقال عمر یا رسول الله لم نبرح
فکیف نعود المریض فقال ابو بکر بلغنی ان اخی عبد الرحمن بن عوف شاک فجعلت
طریقی علیه لانظر کیف اصبح فقال هل منکم احد اطعم الیوم مسکینا فقال عمر صلینا یا
رسول الله ثم لم نبرح فقال ابو بکر دخلت المسجد فاذا بسائل فوجدت کسرة من
خبز الشعیر فی ید عبد الرحمن فاخذتها ودفعتها الیه فقال انت فابشر بالجنة
ثم قال کلمة ارضی بها عمر وعمر زعم انه لم یرد خیرا قط الا سبقه الیه ابو بکر واخرج
ابو یعلی عن ابن مسعود رض قال کنت فی المسجد اصلی فدخل رسول الله صلی الله
علیه وسلم ومعه ابو بکر وعمر فوجدنی ادعو فقال سل تعطه ثم قال من احب ان
یقرء القرآن غضا طریا فلیقرء بقراءة ابن ام عبد فرجعت الی منزلی فاتانی
ابو بکر فبشرنی ثم اتی عمر فوجد ابا بکر خارجا قد سبقه فقال انک لسباق بالخیر و
اخرج احمد بسند حسن عن ربیعة الاسلمی رض قال جری بینی وبین ابی بکر کلام
فقال لی کلمة کرهتها وندم فقال لی یا ربیعة رد علی مثلها حتی یکون قصاصا
قلت لا افعل قال لتقولن او لاستعدین علیک رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقلت ما انا بفاعل فانطلق ابو بکر وجاء اناس من اسلم فقالوا لی رحم الله
ابا بکر فی ای شیء یستعدی علیک وهو الذی قال لک ما قال فقلت
اتدرون من هذا ابو بکر الصدیق هذا ثانی اثنین وهذا ذو شیبة المسلمین ایاکم
لا یلتفت فیراکم تنصرونی علیه فیغضب فیاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فیغضب
لغضبه فیغضب الله لغضبهما فیهلک ربیعة وانطلق ابو بکر وتبعته وحدی حتی
اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فحدثه الحدیث کما کان فرفع الی رأسه فقال

یا ربیعۃ مالک والصدیق فقلت یا رسول اللہ کان کذا وکذا فقال لی کلمۃ
کرہتہا فقال لی قل کما قلت حتے یکون قصاصا فابیت فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اجل لا ترد علیہ ولکن قل قد غفر اللہ لک یا ابا بکر فقلت
غفر اللہ لک یا ابا بکر و اخرج الترمذی وحسنہ عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر انت صاحبی علی الحوض وصاحبی فی الغار
و اخرج عبد اللہ بن احمدؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر
صاحبی ومؤنسی فی الغار (واسنادہ حسن) و اخرج البیہقی عن حذیفۃؓ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ طیرا کامثال البخاتی قال ابو بکر
انہا الناعمۃ یا رسول اللہ قال انعم منہا من یاکلہا وانت ممن یاکلہا وقد ورد
ہذا الحدیث من روایۃ انس و اخرج ابو یعلی عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عرج بی الی السماء فما مررت بسماء الا وجدت فیہا اسمی محمد
رسول اللہ وابو بکر الصدیق خلفی اسنادہ ضعیف لکنہ ورد ایضا من حدیث
ابن عباس وابن عمر وانس وابی سعید وابی الدرداءؓ باسانید ضعیفۃ یشد بعضہا
بعضا و اخرج ابن ابی حاتم وابو نعیم عن سعید بن جبیرؓ قال قرات عند النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یا ایتہا النفس المطمئنۃ فقال ابو بکر یا رسول اللہ ان ہذا
لحسن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ان الملک سیقولہا لک عند الموت
و اخرج ابن ابی حاتم عن عامر بن عبد اللہ بن الزبیرؓ قال لما نزلت ولو انا
کتبنا علیہم ان اقتلوا انفسکم الآیۃ قال ابو بکر یا رسول اللہ لو امرتنی ان اقتل
نفسی لفعلت فقال صدقت و اخرج ابو القاسم البغوی حدثنا داؤد بن عمر حدثنا
عبد الجبار بن الورد عن ابن ابی ملیکۃ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واصحابہ غدیرا فقال لیسبح کل رجل الی صاحبہ قال فسبح کل رجل حتے بقی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر فسبح رسول اللہ صلعم الی ابی بکر حتے اعتنقہ
وقال لو کنت متخذا خلیلا حتے القی اللہ لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکنہ صاحبی تابعہ

وکیع بن عبد الجبار بن الورد (اخرجہ ابن عساکر) وعبد الجبار ثقۃ وشیخہ ابن ابی
ملیکۃ امام الا انہ مرسل وہو غریب جدا قلت اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وابن
شاہین فی السنۃ من وجہ آخر موصولاً عن ابن عباس رض واخرج ابن ابی الدنیا
فی مکارم الاخلاق وابن عساکر من طریق صدقۃ بن میمون القرشی عن
سلیمان ابن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصال الخیر ثلثمائۃ
وستون خصلۃ اذا اراد اللہ بعبد خیرا جعل فیہ خصلۃ منہا یدخل بہا الجنۃ قال
ابوبکر یا رسول اللہ افی شئی منہا قال نعم جمیعا من کل واخرج ابن عساکر من
طریق اخری عن صدقۃ القرشی عن رجل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خصال الخیر ثلثمائۃ وستون فقال ابوبکر یا رسول اللہ لی منہا شئی قال کلہا فیک
فہنیئا لک یا ابابکر واخرج ابن عساکر من طریق مجمع بن یعقوب الانصاری عن ابیہ
قال ان کانت حلقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتشبک حتی تصیر کالاسوار
وان مجلس ابی بکر منہا لفارغ ما یطمع فیہ احد من الناس فاذا جاء ابوبکر جلس
ذلک المجلس واقبل علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بوجہہ والقی الیہ حدیثہ وسمع الناس
واخرج ابن عساکر عن انس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب
ابی بکر وشکرہ واجب علی کل امتی واخرج مثلہ من حدیث سہل بن سعد و
اخرج عن عائشۃ رض مرفوعا الناس کلہم یحاسبون الا ابابکر **فصل فیما ورد
من کلام الصحابۃ والسلف الصالح فی فضلہ** اخرج البخاری عن جابر رض
قال قال عمر رض بن الخطاب ابوبکر سیدنا واخرج البیہقی فی شعب الایمان عن
عمر رض قال لو وزن ایمان ابی بکر بایمان اہل الارض لرجح بہم واخرج ابن ابی
خیثمۃ وعبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد عن عمر رض قال ان ابابکر کان سابقا
مبرزا وقال عمر لوددت انی شعرۃ فی صدر ابی بکر (اخرجہ مسدد فی مسندہ) وقال
وددت انی من الجنۃ حیث اری ابابکر (اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن عساکر)
وقال لقد کان ریح ابی بکر اطیب من ریح المسک (اخرجہ ابونعیم) واخرج ابن عساکر

حدیث خصال الخیر

حلقۃ کالاسوار

عن علی انہ دخل علی ابی بکر وہو مسجی فقال ما احد لقی اللہ بصحیفتہ احب الی من
ہذا المسجی واخرج ابن عساکر عن عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنی عمر بن الخطاب انہ ما سبق ابا بکر الی خیر
قط الا سبقہ بہ واخرج الطبرانی فی الاوسط عن علی قال والذی نفسی بیدہ
ما استبقنا الی خیر قط الا استبقنا الیہ ابو بکر واخرج فی الاوسط ایضا عن جحیفۃ
قال قال علی خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر وعمر لا یجتمع
حبی وبغض ابی بکر وعمر فی قلب المؤمن واخرج فی الکبیر عن ابی عمرو قال ثلثۃ
من قریش اصبح قریش وجوہا واحسنہا اخلاقا واثبتہا جنانا ان حدثوک لم یکذبوک
وان حدثتہم لم یکذبوک ابو بکر الصدیق وابو عبیدۃ بن الجراح وعثمان بن عفان
واخرج ابن سعد عن ابراہیم النخعی قال کان ابو بکر یسمی الاواہ لرأفتہ ورحمتہ
واخرج ابن عساکر عن الربیع بن انس قال مکتوب فی الکتاب الاول مثل ابی بکر الصدیق
مثل القطر اینما وقع نفع واخرج ابن عساکر عن الربیع بن انس قال نظرنا فی صحابۃ الانبیاء فما وجدنا نبیا کان لہ صاحب مثل
ابی بکر الصدیق واخرج عن الزہری قال من فضل ابی بکر انہ لم یشک فی اللہ ساعۃ قط واخرج عن الزبیر بن بکار قال سمعت بعض
اہل العلم یقول خطباء اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق وعلی
ابن ابی طالب رض واخرج عن ابی حصین قال ما ولد لآدم فی ذریتہ بعد النبیین
والمرسلین افضل من ابی بکر ولقد قام ابو بکر یوم الردۃ مقام نبی من الانبیاء
فصل اخرج الدینوری فی المجالسۃ وابن عساکر عن الشعبی قال خص اللہ تبارک
وتعالی ابا بکر باربع خصال لم یخص بہا احدا من الناس سماہ الصدیق ولم یسم
احدا الصدیق غیرہ وہو صاحب الغار مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورفیقہ
فی الہجرۃ وامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوۃ والمسلمون شہود واخرج
ابن ابی داؤد فی کتاب المصاحف عن ابی جعفر قال کان ابو بکر یسمع مناجاۃ
جبریل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یراہ واخرج الحاکم عن ابن المسیب قال
کان ابو بکر من النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکان الوزیر فکان یشاورہ فی جمیع امورہ

وكان ثانيه في الاسلام وثانيه في الغار وثانيه في العريش يوم بدر و
ثانيه في القبر ولم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يقدم عليه احدا

فصل

في الاحاديث والآيات المشيرة الى خلافته وكلام الائمة في ذلك اخرج
الترمذي وحسنه والحاكم وصححه عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اقتدوا بالذين من بعدي ابي بكر وعمر وما اخرجه الطبراني من حديث
ابي الدرداء والحاكم من حديث ابن مسعود واخرج ابو القاسم البغوي بسند حسن
عن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكون
خلفي اثنا عشر خليفة ابو بكر لا يلبث الا قليلا صدر هذا الحديث مجمع على صحته وارد
من طرق عدة وقد تقدم شرحه في اول هذا الكتاب وفي الصحيحين في الحديث
السابق انه صلى الله عليه وسلم لما خطب قرب وفاته وقال ان عبدا خيره الله
الحديث وفي آخره لا يبقين باب الا سد الا باب ابي بكر وفي لفظ لهما لا يبقين في المسجد
خوخة الا خوخة ابي بكر قال العلماء هذا اشارة الى الخلافة لانه يخرج منها الى الصلوة
بالمسلمين وقد ورد هذا اللفظ من حديث انس ولفظه سدوا هذه الابواب
الشارعة في المسجد الا باب ابي بكر (اخرجه ابن عدي) ومن حديث عائشة رض
اخرجه الترمذي وغيره ومن حديث ابن عباس في زوائد المسند ومن حديث
معاوية ابن ابي سفيان اخرجه الطبراني ومن حديث انس اخرجه البزار) واخرج
الشيخان عن جبير بن مطعم قال اتت امرأة الى النبي صلى الله عليه وسلم فامرها
ان ترجع اليه قالت ارأيت ان جئت ولم اجدك كانها تقول الموت قال
ان لم تجديني فاتي ابا بكر واخرج الحاكم وصححه عن انس قال بعثني بنو المصطلق الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سله الى من ندفع صدقاتنا بعدك فاتيته
فسألته فقال الى ابي بكر واخرج ابن عساكر عن ابن عباس قال جاءت امرأة
الى النبي صلى الله عليه وسلم تسأله شيئا فقال لها تعودين فقالت يا رسول الله ان
عدت فلم اجدك تعرض بالموت فقال ان جئت فلم تجديني فاتي ابا بكر فانه

الخليفة من بعدي واخرج مسلم عن عائشة رض قالت قال لي رسول الله صلى الله
عليه وسلم في مرضه ادعي لي اباك واخاك حتى اكتب كتابا فاني اخاف ان
يتمنى متمن ويقول قائل انا اولى ويأبى الله والمؤمنون الا ابا بكر واخرجه
احمد وغيره من طرق عنها وفي بعضها قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم
في مرضه الذي فيه مات ادعي لي عبد الرحمن ابن ابي بكر اكتب لابي بكر كتابا
لا يختلف عليه احد من بعدي ثم قال دعيه معاذ الله ان يختلف المؤمنون في
ابي بكر واخرج مسلم عن عائشة رض انها سئلت من كان رسول الله صلى الله عليه و
سلم مستخلفا لو استخلف قالت ابو بكر فقيل لها ثم من بعد ابي بكر قالت عمر فقيل
لها من بعد عمر قالت ابو عبيدة بن الجراح واخرج الشيخان عن ابي موسى الاشعري رض
قال مرض النبي صلى الله عليه وسلم فاشتد مرضه فقال مُروا ابا بكر فليصل بالناس
قالت عائشة يا رسول الله انه رجل رقيق القلب اذا قام مقامك لم يستطع
ان يصلي بالناس فقال مري ابا بكر فليصل بالناس فعادت فقال مري ابا بكر فليصل
بالناس فانكن صواحب يوسف فاتاه الرسول فصلى بالناس في حياة رسول الله
صلى الله عليه وسلم هذا الحديث متواتر ورد ايضا من حديث عائشة وابن مسعود
وابن عباس وابن عمر وعبد الله بن زمعة وابن سعيد وعلي بن ابي طالب رض و
حفصة رض وقد سقطت طرقهم في الاحاديث المتواترة وفي بعضها عن عائشة رض
لقد راجعت رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك وما حملني على كثرة مراجعته
الا انه لم يقع في قلبي ان يحب الناس بعده رجلا قام مقامه ابدا والا كنت ارى
انه لن يقوم احد مقامه الا تشاءم الناس به فاردت ان يعدل ذلك رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن ابي بكر وفي حديث ابن زمعة رض ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم امرهم بالصلوة وكان ابو بكر غائبا فتقدم عمر فصلى فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا لا يابى الله والمسلمون الا ابا بكر يصلي بالناس ابو بكر وفي حديث ابن عمر
كبر عمر فسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم تكبيره فاطلع رأسه مغضبا فقال اين ابن ابي قحافة

قال العلماء في ہذا الحديث اوضح دلالة على ان الصديق افضل الصحابة
على الاطلاق واحقهم بالخلافة واولاہم بالامامة قال الاشعري قد علم بالضرورة
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر الصديق ان يصلي بالناس مع حضور المهاجرين
والانصار مع قوله يؤم القوم اقرءہم لكتاب الله فدل على انه كان اقرءہم اي
اعلمهم بالقرآن انتهى وقد استدل الصحابة انفسهم بهذا على انه احق بالخلافة منهم عمر و
سيأتي قوله في فصل المبايعة ومنهم علي واخرج ابن عساكر عنه قال لقد امر النبي
صلى الله عليه وسلم ابا بكر ان يصلي بالناس واني لشاہد وما انا بغائب وما بي
مرض فرضينا لدنيانا ما رضي به النبي صلى الله عليه وسلم لديننا قال العلماء وقد
كان معروفا باہلية الامامة في زمان النبي صلى الله عليه وسلم واخرج احمد و
ابو داود وغيرہما عن سهل بن سعد قال كان قتال بين بني عمرو بن عوف
فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فاتاہم بعد الظهر ليصلح بينهم وقال يا بلال ان حضرت
الصلوة ولم آت فمر ابا بكر فليصل بالناس فلما حضرت صلوة العصر اقام بلال
الصلوة ثم امر ابا بكر فصلى واخرج ابو بكر الشافعي في الغيلانيات وابن عساكر
عن حفصة رضـ انها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انت مرضت قدمت
ابا بكر قال لست انا اقدمه ولكن الله يقدمه واخرج الدارقطني في الافراد
والخطيب وابن عساكر عن علي رضـ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سألت
الله ان يقدمك ثلثا فابى علي الا تقديم ابي بكر واخرج ابن سعد عن الحسن قال
قال ابو بكر يا رسول الله ما ازال اراني اطأ في عذرات الناس قال لتكونن
من الناس بسبيل قال ورأيت في صدري كالرقمتين قال سنتين واخرج ابن
عساكر عن ابي بكرة قال اتيت عمر وبين يديه قوم يأكلون فرمى ببصره في
مؤخر القوم الى رجل فقال ما تجد فيما تقرأ قبلك من الكتب قال خليفة النبي
صلى الله عليه وسلم صديقه واخرج ابن عساكر عن محمد بن الزبير قال ارسلني
عمر بن عبد العزيز الى الحسن البصري اسأله عن اشياء فجئته فقلت له اشفني فيما

اختلف الناس فیہ ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابا بکر فاستوی الحسن قاعدا وقال اوفی شک ھو لا ابالک ای واللہ الذی لا الہ الا ھو لقد استخلفہ ولھو کان اعلم باللہ واتقی لہ واشد لہ مخافۃ من ان یموت علیہا لو لم یأمرہ واخرج ابن عدی عن ابی بکر بن عیاش قال قال لی الرشید یا ابا بکر کیف استخلف الناس ابا بکر الصدیق قلت یا امیر المومنین سکت اللہ وسکت رسولہ وسکت المومنون قال واللہ ما زدتنی الا غما قال یا امیر المومنین مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ ایام فدخل علیہ بلال فقال یا رسول اللہ من یصلی بالناس قال مر ابا بکر یصلی بالناس فصلی ابو بکر بالناس ثمانیۃ ایام والوحی ینزل فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لسکوت اللہ وسکت المومنون لسکوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعجبہ فقال بارک اللہ فیک وقد استنبط جماعۃ من العلماء خلافۃ الصدیق من آیات القرآن فاخرج البیہقی عن الحسن البصری فی قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یأتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ قال ھو واللہ ابو بکر واصحابہ لما ارتدت العرب جاھدھم ابو بکر واصحابہ حتے ردھم الی الاسلام واخرج یونس بن بکیر عن قتادۃ قال لما توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارتدت العرب فذکر قتال ابی بکر لہم الی ان قال فکنا نتحدث ان ہذہ الآیۃ نزلت فی ابی بکر واصحابہ فسوف یأتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ واخرج ابن ابی حاتم عن جویبر فے قولہ تعالی قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی باس شدید قال ہم بنو حنیفۃ قال ابن ابی حاتم وابن قتیبۃ ہذہ الآیۃ حجۃ علی خلافۃ الصدیق لانہ الذی دعا الی قتالہم وقال الشیخ ابو الحسن الاشعری سمعت ابا العباس بن شریح یقول خلافۃ الصدیق فے القرآن فی ہذہ الآیۃ قال لان اہل العلم اجمعوا علی انہ لم یکن بعد نزولہا قتال دعوا الیہ الا دعاء ابی بکر لہم وللناس الی قتال اہل الردۃ ومن منع الزکوۃ قال فدل ذلک علی وجوب خلافۃ ابی بکر وافتراض طاعتہ اذا اخبر اللہ ان المتولی عن

ذلک یعذب عذابا الیما قال ابن کثیر ومن فسر القوم بانہم فارس والروم فالصدیق ہو الذی جہز الجیوش الیہم وتمام امرہم کان علی ید عمر وعثمان وہما فرعا الصدیق وقال تعالی وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض الآیۃ قال ابن کثیر ہذہ الآیۃ منطبقۃ علی خلافۃ الصدیق واخرج ابن ابی حاتم فی تفسیرہ عن عبد الرحمن بن عبد الحمید المہدی قال ان ولایۃ ابی بکر وعمر فی کتاب اللہ یقول اللہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض الآیۃ واخرج الخطیب عن ابی بکر بن عیاش قال ابوبکر الصدیق خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القرآن لان اللہ تعالی یقول للفقراء المہاجرین الی قولہ اولئک ہم الصادقون فمن سماہ اللہ صادقا فلیس یکذب وہم قالوا یا خلیفۃ رسول اللہ قال ابن کثیر استنباط حسن واخرج البیہقی عن الزعفرانی قال سمعت الشافعی یقول اجمع الناس علی خلافۃ ابی بکر الصدیق وذلک انہ اضطر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجدوا تحت ادیم السماء خیرا من ابی بکر فولوہ رقابہم واخرج اسد السنۃ فی فضائلہ عن معاویۃ بن قرۃ قال ما کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشکون ان ابابکر خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما کانوا یسمونہ الا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما کانوا یجتمعون علی خطاء ولا ضلال واخرج الحاکم وصححہ عن ابن مسعودؓ قال ما راہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن وما رآہ المسلمون سیئا فہو عند اللہ سیئ وقد رأی الصحابۃ جمیعا ان یستخلف ابابکر واخرج الحاکم وصححہ الذہبی عن مرۃ الطیب قال جاء ابوسفیان بن حرب الی علی فقال ما بال ہذا الامر فی اقل قریش قلۃ واذلہا ذلا یعنی ابابکر واللہ لئن شئت لاملأنہا علیہ خیلا ورجالا قال فقال علیؓ لطال ما عادیت الاسلام واہلہ یا اباسفیان فلم یضرہ ذلک شیئا انا وجدنا ابابکر لہا اہلا **فصل فی مبایعتہ** روی الشیخان ان عمرؓ بن الخطاب خطب الناس مرجعہ من الحج فقال فی خطبتہ قد بلغنی ان فلانا منکم یقول لو مات عمر

بالبیعت فلانا فلا یغترن امرأن یقول ان بیعۃ ابی بکر کانت فلتۃ الا وانہا
کانت کذلک الا ان اللہ وقی شرہا ولیس فیکم الیوم من تقطع الیہ الاعناق مثل
ابی بکر وانہ کان من خیرنا حین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان علیا
والزبیر ومن معہما تخلفوا فی بیت فاطمۃ وتخلفت الانصار عنا باجمعہا فی سقیفۃ
بنی ساعدۃ واجتمع المہاجرون الی ابی بکر فقلت لہ یا ابا بکر انطلق بنا الی اخواننا
من الانصار فانطلقنا نؤمہم حتی لقینا رجلان صالحان فذکرا لنا الذی صنع القوم
فقالا این تریدون یا معاشر المہاجرین قلت نرید اخواننا من الانصار فقالا علیکم
ان لا تقربوہم واقضوا امرکم یا معشر المہاجرین فقلت واللہ لناتینہم فانطلقنا حتی
جئناہم فی سقیفۃ بنی ساعدۃ فاذا ہم مجتمعون واذا بین ظہرانیہم رجل مزمل
فقلت من ہذا قالوا ابن عبادۃ فقلت مالہ قالوا وجع فلما جلسنا قام خطیبہم فاثنی
علی اللہ بما ہو اہلہ وقال اما بعد فنحن انصار اللہ وکتیبۃ الاسلام وانتم یا معشر
المہاجرین رہط منا وقد دفت دافۃ منکم تریدون ان تختزلونا من اصلنا و
تحضنونا من الامر فلما سکت اردت ان اتکلم وقد کنت زورت مقالۃ اعجبتنی
اردت ان اقولہا بین یدی ابی بکر وقد کنت اداری منہ بعض الحد وہو
کان احلم منی واوقر فقال ابو بکر علی رسلک فکرہت ان اغضبہ وکان اعلم
منی واللہ ما ترک من کلمۃ اعجبتنی فی تزویری الا قالہا فی بداہتہ وافضل حتی
سکت فقال اما بعد فما ذکرتم من خیر فانتم اہلہ ولم تعرف العرب ہذا الامر الا
لہذا الحی من قریش ہم اوسط العرب نسبا ودارا وقد رضیت لکم احد ہذین الرجلین
ایہما شئتم فاخذ بیدی وبید ابی عبیدۃ بن الجراح فلم اکرہ مما قال غیرہا و
کان واللہ ان اقدم فتضرب عنقی لا یقربنی ذلک من اثم احب الیّ من ان اتامر
علی قوم فیہم ابو بکر فقال قائل من الانصار انا جذیلہا المحکک وعذیقہا المرجب
منا امیر ومنکم امیر یا معشر قریش وکثر اللغط وارتفعت الاصوات حتی خشیت
الاختلاف فقلت ابسط یدک یا ابا بکر فبسط یدہ فبایعتہ وبایعہ المہاجرون ثم بایعہ

الا انصار اما واللہ ما وجدنا فیما حضرنا امرا ہو اوفق من مبایعۃ ابی بکر خشینا ان
فارقنا القوم ولم تکن بیعۃ ان یحدثوا بعدنا بیعۃ فاما ان نتابعہم علی مالا نرضی
واما ان نخالفہم فیکون فیہ فساد وآخرج النسائی وابو یعلی والحاکم وصححہ عن
ابن مسعود قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الانصار منا امیر
ومنکم امیر فاتاہم عمر بن الخطاب فقال یا معشر الانصار الستم تعلمون ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد امر ابابکر ان یؤم الناس فایکم تطیب نفسہ ان یتقدم ابابکر
فقالت الانصار نعوذ باللہ ان نتقدم ابابکر وآخرج ابن سعد والحاکم والبیہقی
عن ابی سعید الخدری قال قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واجتمع الناس
فی دار سعد بن عبادۃ وفیہم ابو بکر وعمر فقام خطباء الانصار فجعل الرجل منہم یقول
یا معاشر المہاجرین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استعمل رجلا منکم
قرن معہ رجلا منا فنری ان یلی ہذا الامر رجلان منا ومنکم فتتابعت خطباء الانصار
علی ذلک فقام زید بن ثابت فقال اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان من المہاجرین وخلیفتہ من المہاجرین ونحن کنا انصار رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فنحن انصار خلیفتہ کما کنا انصارہ ثم اخذ بید ابی بکر فقال ہذا صاحبکم
فبایعہ عمر ثم بایعہ المہاجرون والانصار وصعد ابو بکر المنبر فنظر فی وجوہ القوم
فلم یر الزبیر فدعا بالزبیر فجاء فقال قلت ابن عمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وحواریہ اردت ان تشق عصا المسلمین فقال لا تثریب یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقام فبایعہ ثم نظر فی وجوہ القوم فلم یر علیا فدعا بہ فجاء فقال قلت ابن عم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وختنہ علی ابنتہ اردت ان تشق عصا المسلمین فقال لا تثریب یا خلیفۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فبایعہ وقال ابن اسحق فی السیرۃ حدثنی الزہری قال حدثنی انس بن مالک
قال لما بویع ابو بکر فی السقیفۃ وکان الغد جلس ابو بکر علی المنبر فقام عمر فتکلم قبل ابی بکر
فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان اللہ قد جمع امرکم علی خیرکم صاحب رسول اللہ صلعم وثانی اثنین
اذ ہما فی الغار فقوموا فبایعوہ فبایع الناس ابابکر بیعۃ العامۃ بعد بیعۃ السقیفۃ ثم تکلم ابو بکر

فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد ايها الناس فاني قد وليت عليكم ولست بخيركم
فان احسنت فاعينوني وان اسات فقوموني الصدق امانة والكذب خيانة
والضعيف فيكم قوي عندي حتى اريح عليه حقه ان شاء الله والقوي فيكم ضعيف
حتى آخذ الحق منه ان شاء الله لا يدع قوم الجهاد في سبيل الله الا ضربهم الله
بالذل ولا تشيع الفاحشة في قوم قط الا عمهم الله بالبلاء اطيعوني ما اطعت الله و
رسوله فاذا عصيت الله ورسوله فلا طاعة لي عليكم قوموا الى صلوتكم يرحمكم الله واخرج
موسى بن عقبة في مغازيه والحاكم وصححه عن عبد الرحمن بن عوف قال خطب ابو بكر
فقال والله ما كنت حريصا على الامارة يوما ولا ليلة قط ولا كنت راغبا فيها ولا
سالتها الله في سر ولا علانية ولكني اشفقت من الفتنة وما لي في الامارة من
راحة لقد قلدت امرا عظيما ما لي به من طاقة ولا يد الا بتقوية الله فقال علي والزبير
ما غضبنا الا لانا اخرنا عن المشورة وانا نرى ابا بكر احق الناس بها انه لصاحب الغار
وانا لنعرف شرفه وخيره ولقد امره رسول الله صلى الله عليه وسلم بالصلوة بالناس
وهو حي واخرج ابن سعد عن ابراهيم التيمي قال لما قبض رسول الله صلى الله عليه
وسلم اتى عمر ابا عبيدة بن الجراح فقال ابسط يدك فلابايعك انك امين هذه
الامة على لسان رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو عبيدة لعمر ما رايت لك
فهة قبلها منذ اسلمت اتبايعني وفيكم الصديق وثاني اثنين آلفهة ضعف الراي
واخرج ابن سعد ايضا عن محمد ان ابا بكر قال لعمر ابسط يدك لانبايعك فقال
له عمر انت افضل مني فقال له ابو بكر انت اقوى مني ثم كرر ذلك فقال
عمر فان قوتي لك مع فضلك فبايعه واخرج احمد عن حميد بن عبد الرحمن بن
عوف قال توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر في طائفة من المدينة
فجاء فكشف عن وجهه فقبله وقال فدى لك ابي وامي ما اطيبك حيا وميتا مات
محمد ورب الكعبة فذكر الحديث قال وانطلق ابو بكر وعمر يتقاودان حتى اتوهم
فتكلم ابو بكر فلم يترك شيئا انزل في الانصار ولا ذكره رسول الله صلى الله عليه وسلم

فی شانہم الا ذکرہ وقال لقد علمتم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو
سلک الناس وادیا وسلکت الانصار وادیا لسلکت وادی الانصار ولقد
علمت یا سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وانت قاعد قریش ولاۃ
ہذا الامر فبر الناس تبع لبرہم وفاجرہم تبع لفاجرہم فقال لہ سعد صدقت نحن الوزراء
وانتم الامراء واخرج ابن عساکر عن ابی سعید الخدری قال لما بویع ابوبکر رای
من الناس بعض الانقباض فقال ایہا الناس ما یمنعکم الست احقکم بہذا الامر
الست اول من اسلم الست الست فذکر خصالا واخرج احمد عن رافع الطائی
قال حدثنی ابوبکر عن بیعتہ وما قالتہ الانصار وما قالہ عمر قال فبایعونی و
قبلتہا منہم وتخوفت ان تکون فتنۃ یکون بعدہا ردۃ واخرج ابن اسحٰق وابن
عابد فی مغازیہ عنہ انہ قال لابی بکر ما حملک علی ان تلی امر الناس وقد نہیتنی
ان اتامر علی اثنین قال لم اجد من ذلک بدا خشیت علی امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
الفرقۃ واخرج احمد عن قیس بن ابی حازم قال انی لجالس عند ابی بکر الصدیق
بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشہر فذکر قصتہ فنودی فی الناس
الصلوۃ جامعۃ فاجتمع الناس وصعد المنبر ثم قال ایہا الناس لوددت ان ہذا
کفانیہ غیری ولئن اخذتمونی بسنۃ نبیکم ما اطیقہا ان کان لمعصوما من الشیطان
وان کان لینزل علیہ الوحی من السماء واخرج ابن سعد عن الحسن البصری قال لما
بویع ابوبکر قام خطیبا فقال اما بعد فانی ولیت ہذا الامر وانا لہ کارہ وواللہ لوددت
ان بعضکم کفانیہ الا وانکم ان کلفتمونی ان اعمل فیکم بمثل عمل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لم اقم بہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدا اکرمہ اللہ بالوحی و
عصمہ بہ الا وانما انا بشر ولست بخیر من احدکم فراعونی فاذا رایتمونی استقمت
فاتبعونی واذا رایتمونی زغت فقومونی واعلموا ان لی شیطانا یعترینی فاذا
رایتمونی غضبت فاجتنبونی لا اوثر فی اشعارکم وابشارکم واخرج ابن سعد
والخطیب فی رواتیہ مالک عن عروۃ قال لما ولی ابوبکر خطب الناس فحمد اللہ واثنی

علیہ ثم قال اما بعد فانی قد ولیت امرکم ولست بخیرکم ولکنہ نزل القرآن وسن النبی صلی اللہ علیہ وسلم السنن وعلمنا فعلمنا فاعلموا ایہا الناس ان اکیس الکیس التقی و اعجز العجز الفجور وان اقواکم عندی الضعیف حتی آخذ لہ بحقہ وان اضعفکم عندی القوی حتی آخذ منہ الحق ایہا الناس انما انا متبع ولست بمبتدع فاذا احسنت فاعینونی وان انا زغت فقومونی اقول قولی ہذا واستغفر اللہ لی ولکم قال مالک لایکون احد اماما ابدا الاعلی ہذا الشرط واخرج الحاکم فی مستدرکہ عن ابی ہریرۃ رض قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارتجت مکۃ فسمع ابو قحافۃ ذلک فقال ما ہذا قالوا قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال امر جلل فمن قام بالامر بعدہ قالوا ابنک قال فہل رضیت بذلک بنو عبد مناف وبنو المغیرۃ قالوا نعم قال لا واضع لما رفعت ولا رافع لما وضعت واخرج الواقدی من طرق عن عائشۃ وابن عمر وسعید بن المسیب وغیرہم رض ان ابا بکر بویع یوم قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول سنۃ احدی عشرۃ من الہجرۃ واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر قال لم یجلس ابوبکر الصدیق فی مجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر حتے لقی اللہ ولم یجلس عمر فے مجلس ابے بکر حتے لقے اللہ ولم یجلس عثمان سفے مجلس عمر حتے لقے اللہ

فصل فی ما وقع فی خلافتہ والذی وقع فی ایامہ من الامور

الکبار تنفیذ جیش اسامۃ وقتال اہل الردۃ ومانعی الزکوۃ ومسیلمۃ الکذاب و جمع القرآن اخرج الاسماعیلی عن عمر رض قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارتد من ارتد من العرب وقالوا نصلے ولا نزکے فاتیت ابا بکر فقلت یا خلیفۃ رسول اللہ تالف الناس وارفق بہم فانہم بمنزلۃ الوحش فقال رجوت نصرتک وجئتنی بخذ لانک جبارا فے الجاہلیۃ خوارا فی الاسلام بماذا عسیت ان اتالفہم بشعر مفتعل او بسجر مفتری ہیہات ہیہات مضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانقطع الوحی واللہ لاجاہدنہم ما استمسک السیف فی یدی وان منعونی عقالا

قال عمر فوجدته فی ذلک امضی منی واصرم وآدب الناس علی امور ہانت
علی کثیرة من مؤنتہم حین ولیتہم واخرج ابو القاسم البغوی وابو بکر الشافعی
فی فوائده وابن عساکر عن عائشة رض قالت لما توفی رسول الله صلی الله علیه و
سلم اشرأبّ النفاق وارتدت العرب وانحازت الانصار فلو نزل بالجبال
الراسیات مانزل بابی لہاضہا فما اختلفوا فی نقطة الاطار ابی بعنائہا وفصلہا
قالوا این یدفن النبی صلی الله علیه وسلم فما وجدنا عند احد من ذلک علما
فقال ابو بکر سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من نبی یقبض الا دفن
تحت مضجعه الذی مات فیه قالت واختلفوا فی میراثه فما وجدوا عند احد من
ذلک علما فقال ابو بکر سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انا معشر الانبیاء
لا نورث ماترکناه صدقة قال الاصمعی البعض الکسر للمعظم والاشرئباب رفع الراس
قال بعض العلماء وہذا اول اختلاف وقع بین الصحابة رض فقال بعضہم ندفنه بمکة
بلده الذی ولد بہا وقال آخرون بل بمسجده وقال آخرون بل بالبقیع وقال
آخرون بل ببیت المقدس مدفن الانبیاء حتے اخبرہم ابو بکر بما عنده من العلم
قال ابن زنجویه وہذه سنة تفرد بہا الصدیق من بین المہاجرین والانصار
ورجعوا الیه فیہا واخرج البیہقے وابن عساکر عن ابی ہریرة قال والذی لا اله الا ہو
لولا ان ابا بکر استخلف ما عبد الله ثم قال الثانیة ثم قال الثالثة فقیل له مه یا
ابا ہریرة فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم وجه اسامة بن زید فی سبع
مائة الی الشام فلما نزل بذی خشب[له] قبض النبی صلی الله علیه وسلم وارتدت
العرب حول المدینة واجتمع الیه اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا
رد ہؤلاء توجه ہؤلاء الی الروم وقد ارتدت العرب حول المدینة فقال
والذی لا اله الا ہو لو جرت الکلاب بارجل ازواج النبی صلی الله علیه وسلم ما
رددت جیشا وجہه رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا حللت لواء عقده فوجه اسامة
فجعل لا یمر بقبیل یریدون الارتداد الا قالوا لولا ان لہؤلاء قوة ما خرج مثل ہؤلاء

له خشب بضمتین وا[د] علی مسیرة لیلة من المدینة
ذو خشب ۱۲ مجمع البحار

من عندهم ولكن ندعهم حتى يلقوا الروم فلقوهم فهزموهم وقتلوهم ورجعوا سالمين
فثبتوا على الاسلام واخرج عن عروة قال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول في مرضه انفذوا جيش اسامة فسار حتى بلغ الجرف فارسلت اليه امراته
فاطمة بنت قيس تقول لا تعجل فان رسول الله صلى الله عليه وسلم ثقيل فلم يبرح
حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قبض رجع الى ابي بكر فقال ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم بعثني وانا على غير حالكم هذه وانا اتخوف ان تكفر العرب وان
كفرت كانوا اول من يقاتل وان لم تكفر مضيت فان معي سروات الناس و
خيارهم فخطب ابو بكر الناس ثم قال والله لئن تخطفني الطير احب الي من ان ابدا
بشيء قبل امر رسول الله صلعم فبعثه قال الذهبي لما اشتهرت وفاة النبي صلى الله عليه
وسلم بالنواحي ارتدت طوائف كثيرة من العرب عن الاسلام ومنعوا الزكوة
فنهض ابو بكر الصديق لقتالهم فاشار عليه عمر وغيره ان يفتر عن قتالهم فقال
والله لو منعوني عقالا او عناقا كانوا يؤدونها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
لقاتلتهم على منعها فقال عمر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فمن
قالها عصم مني ماله ودمه الا بحقها وحسابه على الله فقال ابو بكر والله لاقاتلن من
فرق بين الصلوة والزكوة فان الزكوة حق المال وقد قال الا بحقها قال عمر
فوالله ما هو الا ان رايت الله شرح صدر ابي بكر للقتال فعرفت انه الحق اخرجه
(البياض في الاصل) وعن عروة قال خرج ابو بكر في المهاجرين والانصار حتى
بلغ نقعا حذاء نجد وهربت الاعراب بذراريهم فكلم الناس ابا بكر وقالوا ارجع الى المدينة
والى الذرية والنساء وامر رجلا على الجيش ولم يزالوا به حتى رجع وامر خالد بن الوليد
وقال له اذا اسلموا او اعطوا الصدقة فمن شاء منكم فليرجع ورجع ابو بكر الى المدينة
واخرج الدارقطني عن ابن عمر قال لما برز ابو بكر واستوى على راحلته اخذ علي
بن ابي طالب بزمامها وقال الى اين يا خليفة رسول الله اقول لك ما قال

لک رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم أحد شم سیفک ولا تفجعنا بنفسک وارجع
الی المدینة فوالله لئن فجعنا بک لا یکون للاسلام نظام ابدا وعن حنظلة ابن علی
اللیثی ان ابا بکر بعث خالدا وامره ان یقاتل الناس علی خمس من ترک واحدة
منهن قاتله کما تقاتل من ترک الخمس جمیعا علی شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا
عبده ورسوله واقام الصلوة وایتاء الزکوة وصوم رمضان وسار خالد ومن
معه فی جمادی الآخرة فقاتل بنی اسد وغطفان وقتل من قتل واسر من
اسر ورجع الباقون الی الاسلام واستشهد بهذه الوقعة من الصحابة عکاشة
بن محصن وثابت بن اقرم وفی رمضان من هذه السنة ماتت فاطمة بنت
رسول الله صلی الله علیه وسلم سیدة نساء العالمین وعمرها اربع وعشرون سنة
قال الذهبی ولیس لرسول الله صلی الله علیه وسلم نسب الا منها فان عقب
ابنته زینب انقرضوا قاله الزبیر بن بکار وماتت قبلها بشهر ام ایمن وفی شوال
مات عبد الله بن ابی بکر الصدیق ثم سار خالد بجموعه الی الیمامة لقتال مسیلمة
الکذاب فی اواخر العام والتقی الجمعان ودام الحصار ایاما ثم قتل الکذاب لعنه الله
قتله وحشی قاتل حمزة واستشهد فیها خلق من الصحابة ابو حذیفة بن عتبة وسالم
مولی ابی حذیفة وشجاع بن وهب وزید بن الخطاب وعبد الله بن سهل و
مالک ابن عمرو والطفیل بن عمرو الدوسی ویزید بن قیس وعامر بن البکیر وعبد الله
بن مخرمة والسائب بن عثمان بن مظعون وعباد بن بشر ومعن بن عدی و
ثابت بن قیس بن شماس وابو دجانة سماک بن حرب وجماعة آخرون تتمة
سبعین وکان لمسیلمة یوم قتل مائة وخمسون سنة ومولده قبل مولد عبد الله
والد النبی صلی الله علیه وسلم وفی سنة اثنتی عشرة بعث الصدیق العلاء بن الحضرمی
الی البحرین وکانوا قد ارتدوا فالتقوا بجواثی فنصر المسلمون وبعث عکرمة بن
ابی جهل الی عمان وکانوا ارتدوا وبعث المهاجر بن ابی امیة الی اهل النجیر
وکانوا ارتدوا وبعث زیاد بن لبید الانصاری الی طائفة من المرتدة وفیها

مات ابو العاص بن الربيع زوج زينب بنت رسول الله صلی الله علیه
وسلم والصعب بن جثامة الليثي وابو مرثد الغنوي وفيها بعد فراغ قتال
اهل الردة بعث الصديق رضہ خالد بن الوليد الی ارض البصرة فغزا الابلة فافتتحها
وافتتح مدائن كسرى التي بالعراق صلحا وحربا وفيها اقام الحج ابو بكر الصديق
ثم رجع فبعث عمرو بن العاص والجنود الی الشام فكانت وقعة اجنادين في
جمادى الاولى سنة ثلث عشرة ونصر المسلمون وبشر بها ابو بكر وهو بآخر رمق
واستشهد بها عكرمة بن ابي جهل وهشام بن العاصی في طائفة وفيها كانت
وقعة مرج الصفر وهزم المشركون واستشهد بها الفضل بن عباس في طائفة
ذكر جمع القرآن اخرج البخاري عن زيد ابن ثابت قال ارسل الي ابو بكر
مقتل اهل اليمامة وعنده عمر فقال ابو بكر ان عمر اتاني فقال ان القتل قد استحر
يوم اليمامة بالناس واني لاخشى ان يستحر القتل بالقراء في المواطن فيذهب
كثير من القرآن الا ان يجمعوه واني لارى ان يجمع القرآن قال ابو بكر فقلت
لعمر كيف افعل شيئا لم يفعله رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عمر هو والله
خير فلم يزل عمر يراجعني فيه حتى شرح الله لذلك صدري فرايت الذي راى
عمر قال زيد وعمر عنده جالس لا يتكلم فقال ابو بكر انك شاب عاقل ولا نتهمك
وقد كنت تكتب الوحي لرسول الله صلی الله علیه وسلم فتتبع القرآن فاجمعه فوالله
لو كلفني نقل جبل من الجبال ما كان اثقل علي مما امرني به من جمع القرآن فقلت
كيف تفعلان شيئا لم يفعله النبي صلی الله علیه وسلم فقال ابو بكر هو والله خير فلم
ازل اراجعه حتى شرح الله صدري للذي شرح له صدر ابي بكر وعمر فتتبعت
القرآن اجمعه من الرقاع والاكتاف والعسب وصدور الرجال حتى وجدت
من سورة التوبة آيتين مع خزيمة بن ثابت لم اجدهما مع غيره لقد جاءكم رسول
من انفسكم الی آخرها فكانت الصحف التي جمع فيها القرآن عند ابي بكر حتى توفاه الله
ثم عند عمر حتى توفاه الله ثم عند حفصة بنت عمر رضہ واخرج ابو يعلى عن علي قال

اعظم الناس اجراً في المصاحف ابو بكر ان ابا بكر كان اول من جمع القرآن
بين اللوحين **فصل في اولياته** منها انه اول من اسلم واول من جمع
القرآن واول من سماه مصحفا وتقدم دليل ذلك واول من سمي خليفة
اخرج احمد عن ابي بكر بن ابي مليكة قال قيل لابي بكر يا خليفة الله قال انا
خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا راض به ومنها انه اول من ولي الخلافة
وابوه حي واول خليفة فرض له رعيته العطاء اخرج البخاري عن عائشة رض قالت
لما استخلف ابو بكر قال لقد علم قومي ان حرفتي لم تكن تعجز عن مؤنة اهلي وشغلت
بامر المسلمين فسيأكل آل ابي بكر من هذا المال ويحترف للمسلمين واخرج ابن سعد
عن عطاء بن السائب قال لما بويع ابو بكر اصبح وعلى ساعده ابراد وهو ذاهب
الى السوق فقال عمر اين تريد قال الى السوق قال تصنع ماذا وقد وليت
امر المسلمين قال فمن اين اطعم عيالي فقال انطلق يفرض لك ابو عبيدة فانطلقا
الى ابي عبيدة فقال افرض لك قوت رجل من المهاجرين ليس بافضلهم ولا
اوكسهم وكسوة الشتاء والصيف اذا اخلقت شيئا رددته واخذت غيره ففرضا
له كل يوم نصف شاة وما كساه في الراس والبطن واخرج ابن سعد عن ميمون
قال لما استخلف ابو بكر جعلوا له الفين فقال زيدوني فان لي عيالا وقد شغلتموني
عن التجارة فزادوه خمس مائة واخرج الطبراني في مسنده عن الحسن بن علي بن
ابي طالب قال لما احتضر ابو بكر قال يا عائشة انظري اللقحة التي كنا نشرب
من لبنها والجفنة التي كنا نصطبغ فيها والقطيفة التي كنا نلبسها فانا كنا ننتفع بذلك
حين كنا نلي امر المسلمين فاذا مت فاردديه الى عمر فلما مات ابو بكر ارسلت به الى
عمر فقال عمر رحمك الله يا ابا بكر لقد اتعبت من جاء بعدك واخرج ابن ابي الدنيا
عن ابي بكر بن حفص قال قال ابو بكر لما احتضر لعائشة رض يا بنية انا ولينا امر المسلمين
فلم نأخذ لنا دينارا ولا درهما ولكنا اكلنا من جريش طعامهم في بطوننا ولبسنا
من خشن ثيابهم على ظهورنا وانه لم يبق عندنا من فيء المسلمين قليل ولا كثير الا هذا العبد

الحبشی وہذا البعیر الناضح وجرد ہذہ القطیفة فاذا مت فابعثی بہن الی عمر
ومنہا انہ اول من اتخذ بیت المال واخرج ابن سعد عن سہل بن ابی خیثمة
وغیرہ ان ابابکر کان لہ بیت مال بالسنح لیس یحرسہ احد فقیل لہ الا تجعل علیہ
من یحرسہ قال علیہ قفل فکان یعطی ما فیہ حتی یفرغ فلما انتقل الی المدینة
حولہ فجعلہ فی دارہ فقدم علیہ مال فکان یقسمہ علی فقراء الناس فیسوی بین الناس
فی القسم وکان یشتری الابل والخیل والسلاح فیجعلہ فی سبیل اللہ واشتری
قطائف اتی بہا من البادیة ففرقہا فی ارامل المدینة فلما توفی ابوبکر ودفن
دعا عمر الامناء ودخل بہم فی بیت مال ابی بکر منہم عبدالرحمن بن عوف وعثمان
بن عفان ففتحوا بیت المال فلم یجدوا فیہ شیئا لا دینارا ولا درہما قلت وہذا الاثر
یرد قول العسکری فی الاوائل ان اول من اتخذ بیت المال عمر وانہ لم یکن
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت مال ولا لابی بکر رض وقد رددتہ علیہ فی کتابی
الذی صنفتہ فی الاوائل ثم رایت العسکری تنبہ لہ فی موضع آخر من کتابہ
فقال ان اول من ولی بیت المال ابوعبیدة بن الجراح لابی بکر ومنہا قال
الحاکم اول لقب فی الاسلام لقب ابی بکر رض عتیق **فصل** آخرج الشیخان
عن جابر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو جاء مال البحرین اعطیتک
ہکذا ہکذا فلما جاء مال البحرین بعد وفاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ابوبکر من کان لہ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین او عدة فلیاتنا فجئت
واخبرتہ فقال خذ فاخذت فوجدتہا خمسمائة فاعطانی الفا وخمسمائة **فصل**
فی نبذ من حلمہ وتواضعہ آخرج ابن عساکر عن انیسة قالت نزل فینا ابوبکر
ثلث سنین قبل ان یستخلف وسنة بعد ما استخلف فکان جواری الحی یاتینہ بغنمہن
فیحلبہن لہن واخرج احمد فی الزہد عن میمون بن مہران قال جاء رجل الی
ابی بکر فقال السلام علیک یا خلیفة رسول اللہ قال من بین ہؤلاء اجمعین
واخرج ابن عساکر عن ابی صالح الغفاری ان عمر بن الخطاب کان یتعہد

عجوزا كبيرة عمياء في بعض حواشي المدينة من الليل فيستقي لها ويقوم بامرها
فكان اذا جاءها وجد غيره قد سبقه اليها فاصلح ما ارادت فجاءها غير مرة كلا
يسبق اليها فرصده عمر فاذا هو بابي بكر الذي يأتيها وهو يومئذ خليفة
فقال عمر انت هو لعمري واخرج ابو نعيم وغيره عن عبد الرحمن الاصبهاني قال
جاء الحسن ابن علي الى ابي بكر وهو على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
انزل عن مجلس ابي فقال صدقت انه مجلس ابيك واجلسه في حجره وبكى فقال
علي والله ما هذا عن امري فقال صدقت والله ما اتهمك **فصل** اخرج
ابن سعد عن ابن عمر قال استعمل النبي صلى الله عليه وسلم ابابكر على الحج في
اول حجة كانت في الاسلام ثم حج رسول الله صلى الله عليه وسلم في السنة المقبلة
فلما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم واستخلف ابو بكر استعمل عمر بن الخطاب
على الحج ثم حج ابو بكر من قابل فلما قبض ابو بكر واستخلف عمر استعمل عبد الرحمن بن
عوف على الحج ثم لم يزل عمر يحج سنينه كلها حتى قبض فاستخلف عثمان واستعمل
عبد الرحمن بن عوف على الحج **فصل في مرضه ووفاته ووصيته و
استخلافه عمر** اخرج سيف والحاكم عن ابن عمر قال كان سبب موت
ابي بكر وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم كمدا فما زال جسمه يجري حتى مات
يجري اي ينقص واخرج ابن سعد والحاكم بسند صحيح عن ابن شهاب ان ابابكر
والحارث بن كلدة كانا ياكلان خزيرة اهديت لابي بكر فقال الحارث لابي بكر
ارفع يدك يا خليفة رسول الله والله ان فيها لسم سنة وانا وانت نموت
في يوم واحد فرفع يده فلم يزالا عليلين حتى ماتا في يوم واحد عند انقضاء السنة
واخرج الحاكم عن الشعبي قال ماذا نتوقع من هذه الدنيا الدنية وقد سم
رسول الله صلى الله عليه وسلم وسم ابو بكر واخرج الواقدي والحاكم عن عائشة رض
قالت كان اول بدء مرض ابي بكر انه اغتسل يوم الاثنين لسبع خلون من
جمادى الآخر وكان يوما باردا فحم خمسة عشر يوما لا يخرج الى صلوة وتوفي

ليلة الثلثاء لثمان بقين من جمادى الآخر سنة ثلث عشرة وله ثلاث وستون
سنة وأخرج ابن سعد وابن أبي الدنيا عن أبي السفر قال دخلوا على
أبي بكر في مرضه فقالوا يا خليفة رسول الله ألا ندعو لك طبيبا ينظر إليك قال
قد نظر إلي فقالوا ما قال لك قال إني فعال لما أريد وأخرج الواقدي
من طرق أن أبا بكر لما ثقل دعا عبد الرحمن بن عوف فقال أخبرني عن عمر بن
الخطاب فقال ما تسألني عن أمر إلا وأنت أعلم به مني فقال أبو بكر وإن فقال
عبد الرحمن هو والله أفضل من رأيك فيه ثم دعا عثمان بن عفان فقال
أخبرني عن عمر فقال أنت أخبرنا به فقال على ذلك فقال اللهم علمي به أن سريرته
خير من علانيته وأنه ليس فينا مثله وشاور معهما سعيد بن زيد وأسيد بن الحضير
وغيرهما من المهاجرين والأنصار فقال أسيد اللهم أعلمه الخير بعدك يرضى للرضى
ويسخط للسخط الذي يسر خير من الذي يعلن ولن يلي هذا الأمر أحد أقوى عليه منه
ودخل عليه بعض الصحابة فقال له قائل منهم ما أنت قائل لربك إذا سألك
عن استخلافك عمر علينا وقد ترى غلظته فقال أبو بكر بالله تخوفني أقول اللهم
إني استخلفت عليهم خير أهلك أبلغ عني ما قلت من وراءك ثم دعا عثمان فقال
اكتب بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما عهد أبو بكر بن أبي قحافة في آخر عهده بالدنيا
خارجا منها وعند أول عهده بالآخرة داخلا فيها حيث يؤمن الكافر ويوقن الفاجر
ويصدق الكاذب إني استخلفت عليكم بعدي عمر بن الخطاب فاسمعوا له وأطيعوا
وإني لم آل الله ورسوله ودينه ونفسي وإياكم خيرا فإن عدل فذلك ظني به و
علمي فيه وإن بدل فلكل امرئ ما اكتسب والخير أردت ولا أعلم الغيب وسيعلم الذين
ظلموا أي منقلب ينقلبون والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته ثم أمر بالكتاب فختمه
ثم أمر عثمان فخرج بالكتاب مختوما فبايع الناس ورضوا به ثم دعا أبو بكر عمر خاليا
فأوصاه بما أوصاه ثم خرج من عنده فرفع أبو بكر يديه وقال اللهم إني لم أرد
بذلك إلا صلاحهم وخفت عليهم الفتنة فعملت فيهم بما أنت أعلم به واجتهدت لهم رأيا

تولیت علیهم خیرهم واقواهم علیهم واحرصهم علی ما ارشدهم وقد حضرنی من امرک ما حضر فاخلفنی فیهم فهم عبادک ونواصیهم بیدک اصلح اللهم ولاتهم واجعله من خلفائک الراشدین واصلح له رعیته واخرج ابن سعد والحاکم عن ابن مسعود قال افرس الناس ثلاثة ابوبکر حین استخلف عمر وصاحبة موسی حین قالت استاجره والعزیز حین تفرس فی یوسف فقال لامرأته اکرمی مثواه واخرج ابن عساکر عن یسار بن حمزة قال لما ثقل ابوبکر اشرف علی الناس من کوة فقال ایها الناس انی قد عهدت عهدا افترضون به فقال الناس رضینا یا خلیفة رسول الله فقام علی فقال لا نرضی الا ان یکون عمر قال فانه عمر واخرج احمد عن عائشة رض قالت ان ابابکر لما حضرته الوفاة قال ای یوم هذا قالوا یوم الاثنین قال فان مت من لیلتی فلا تنتظروا بی الغد فان احب الایام واللیالی الی اقربها من رسول الله صلی الله علیه وسلم واخرج مالک عن عائشة رض ان ابابکر نحلها جداد عشرین وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال یا بنیة والله ما من الناس احد احب الی غنی منک ولا اعز علی فقرا بعدا منک وانی کنت نحلتک جداد عشرین وسقا فلو کنت جددته واحرزته کان لک وانما هو الیوم مال وارث وانما هو اخواک واختاک فاقتسموه علی کتاب الله فقالت یا ابت والله لو کان کذا وکذا لترکته انما هی اسماء فمن الاخری قال ذو بطن ابنة خارجة اراها جاریة واخرجه ابن سعد وقال فی آخره قال ذات بطن ابنة خارجة قد القی فی روعی انها جاریة فاستوصی بها خیرا فولدت ام کلثوم واخرج ابن سعد عن عروة ان ابابکر اوصی بخمس ماله وقال آخذ من مالی ما اخذ الله من فیئ المسلمین واخرج من وجه آخر عنه قال لان اوصی بالخمس احب الی من ان اوصی بالربع وان اوصی بالربع احب الی من ان اوصی بالثلث ومن اوصی بالثلث لم یترک شیئا واخرج سعید بن منصور فی سننه عن الضحاک ان ابابکر وعلیا اوصیا بالخمس من اموالهما لمن لا یرث من ذوی قرابتهما واخرج عبد الله بن احمد فی زوائد الزهد

افرس الناس ثلاثة

الوصیة بالخمس

عن عائشة رض قالت والله ما ترک ابو بکر دینارا ولا درهما ضرب الله سکته و
اخرج ابن سعد وغیره عن عائشة رض قالت لما ثقل ابو بکر تمثلت بهذا البیت شعر
لعمرک ما یغنی الثراء عن الفتی ٭ اذا حشرجت یوما وضاق بها الصدر ٭ فکشف
عن وجهه وقال لیس کذلک ولکن قولی وجاءت سکرة الموت بالحق ذلک ما کنت منه
تحید انظروا ثوبی هذین فاغسلوهما وکفنونی فیهما فان الحی احوج الی الجدید من المیت
واخرج ابو یعلی عن عائشة رض قالت دخلت علی ابی بکر وهو فی الموت فقلت شعر
من لا یزال دمعه مقنعا ٭ فانه فی مرة مدفوق ٭ فقال لا تقولی هذا ولکن قولی
وجاءت سکرة الموت بالحق ذلک ما کنت منه تحید ثم قال فی ایّ یوم توفی
رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت یوم الاثنین قال ارجو فیما بینی وبین اللیل
فتوفی لیلة الثلثاء ودفن قبل ان یصبح واخرج عبد الله بن احمد فی زوائد الزهد
عن بکر بن عبد الله المزنی قال لما احتضر ابو بکر قعدت عائشة رض عند راسه
فقالت شعر کل ذی ابل موردها ٭ وکل ذی سلب مسلوب ٭ ففهمها ابو بکر فقال
لیس کذلک یا ابنتاه ولکنه کما قال الله وجاءت سکرة الموت الآیة واخرج احمد
عن عائشة رض انها تمثلت بهذا البیت وابو بکر یقضی شعر وابیض یستسقی الغمام بوجهه
ثمال الیتامی عصمة للارامل ٭ فقال ابو بکر ذاک رسول الله صلی الله علیه وسلم
واخرج عبد الله بن احمد فی زوائد الزهد عن عبادة بن قیس قال لما حضرت ابا بکر
الوفاة قال لعائشة اغسلی ثوبیّ هذین وکفنینی بهما فانما ابوک احد رجلین اما مکسوا
حسن الکسوة او مسلوب اسوء السلب واخرج ابن ابی الدنیا عن ابن ابی ملیکة ان
ابا بکر اوصی ان تغسله امرأته اسماء بنت عمیس ویعینها عبد الرحمن بن ابی بکر واخرج
ابن سعد عن سعید بن المسیب ان عمر رض صلی علی ابی بکر بین القبر والمنبر وکبر علیه
اربعا واخرج عن عروة والقاسم بن محمد ان ابا بکر اوصی عائشة ان یدفن
الی جنب رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما توفی حفر له وجعل راسه عند کتف
رسول الله صلی الله علیه وسلم والصق اللحد بقبر رسول الله صلی الله علیه وسلم

واخرج عن ابن عمر قال نزل فی حفرة ابی بکر عمر وطلحة وعثمان وعبد الرحمن بن ابی بکر واخرج من طرق عدة انه دفن لیلا واخرج عن ابن المسیب ان ابا بکر لما مات ارتجت مکة فقال ابو قحافة ما هذا قالوا مات ابنک قال رزء جلیل من قام بالامر بعده قالوا عمر قال صاحبه واخرج عن مجاهد ان ابا قحافة رد میراثه من ابی بکر علی ولد ابی بکر ولم یعش ابو قحافة بعد ابی بکر الا ستة اشهر وایاما و مات فی المحرم سنة اربع عشرة وهو ابن سبع وتسعین سنة قال العلماء لم یل الخلافة احد فی حیاة ابیه الا ابو بکر ولم یرث خلیفة ابوه الا ابا بکر واخرج الحاکم عن ابن عمر قال ولی ابو بکر سنتین وسبعة اشهر وفی تاریخ ابن عساکر بسنده عن الاصمعی قال قال خفاف بن ندبة السلمی یبکی ابا بکر شعر لیس لحی فاعلمنه بقاء * وکل دنیا امرها للفناء * والملک فی الاقوام مستودع * عاریة فالشرط فیه الاداء * والمرء یسعی وله راصد * تندبه العین ونار الصدا * یهرم او یقتل او یقهره * یشکوه سقم لیس فیه شفا ان ابا بکر هو الغیث اذا * لم ترزع الجوزاء بقلا بماء * تالله لا یدرک ایامه * ذو مئزر ناش ولا ذو رداء * من یسع کی یدرک ایامه * مجتهدا شد بارض فضاء *

فصل فیما روی عنه من الحدیث المسند قال النووی فی تهذیبه روی الصدیق عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مائة حدیث واثنین و اربعین حدیثا وسبب قلة روایته انه تقدمت وفاته قبل انتشار الاحادیث واعتناء التابعین بسماعها وتحصیلها وحفظها قلت وقد ذکر عمر رض فی حدیث البیعة السابق ان ابا بکر لم یترک شیئا انزل فی الانصار ولا ذکره رسول الله صلی الله علیه وسلم فی شانهم الا ذکره وهذا اول دلیل علی کثرة محفوظه من السنة وسعة علمه بالقرآن وروی عنه عمر وعثمان وعلی وابن عوف وابن مسعود وحذیفه وابن عمر وابن الزبیر وابن عمرو وابن عباس وانس وزید بن ثابت والبراء بن عازب وابو هریرة وعقبة بن الحارث وعبد الرحمن ابنه وزید بن ارقم و عبد الله بن مغفل وعقبة بن عامر الجهنی وعمران بن حصین وابو برزة الاسلمی و

وابو سعید الخدری وابو موسی الاشعری وابو الطفیل اللیثی وجابر بن عبد الله وبلال وعائشة ابنته واسماء ابنته ومن التابعین اسلم مولی عمر وواسط البجلی وخلائق وقد رایت ان اسرد احادیثه هنا علی وجه وجیز مبینا عقب کل حدیث من خرجه وسافرو بطرقها فی مسندان شاء الله تعالی (۱) حدیث الهجرة الشیخان وغیرهما (۲) حدیث البحر هو الطهور ماءه والحل میتته الدارقطنی (۳) حدیث السواک مطهرة للفم مرضاة للرب احمد (۴) حدیث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اکل کتفا ثم صلی ولم یتوضأ البزار وابو یعلی (۵) حدیث لا یتوضأ احدکم من طعام اکله حل له اکله - البزار (۶) حدیث نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ضرب المصلین - ابو یعلی والبزار (۷) حدیث ان آخر صلوٰة صلاها النبی صلی الله علیه وسلم خلفه فی ثوب واحد - ابو یعلی (۸) حدیث من سره ان یقرأ القرآن غضا کما انزل فلیقرأه علی قراءة ابن ام عبد - احمد (۹) حدیث انه قال لرسول الله صلی الله علیه وسلم علمنی دعاء ادعو به فی صلوتی قال قل اللهم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم البخاری ومسلم (۱۰) حدیث من صلی الصبح فهو فی ذمة الله فلا تخفروا الله فی عهده فمن قتله طلبه الله حتی یکبه فی النار علی وجهه - ابن ماجه (۱۱) حدیث ما قبض نبی قط حتی یؤمه رجل من امته - البزار (۱۲) حدیث ما من رجل یذنب ذنبا فیتوضأ فیحسن الوضوء ثم یصلی رکعتین فیستغفر الله الا غفر له - احمد واصحاب السنن الاربعة وابن حبان (۱۳) حدیث ما قبض الله نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیه - الترمذی (۱۴) حدیث لعن الله الیهود والنصاری اتخذوا قبور انبیائهم مساجد - ابو یعلی (۱۵) حدیث ان المیت ینضح علیه الحمیم ببکاء الحی - ابو یعلی (۱۶) حدیث اتقوا النار ولو بشق تمرة فانها تقیم العوج وتدفع میتة السوء وتقع من الجائع موقعها من الشبعان ابو یعلی (۱۷) حدیث فرائض الصدقات بطوله - البخاری وغیره (۱۸) حدیث

عن ابن ابی ملیکۃ قال کان ربما سقط الخطام من ید ابی بکر الصدیق فیضرب بذراع ناقتہ فینیخہا فقالوا لہ افلا امرتنا نناولکہ فقال ان حبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنی ان لا اسال الناس شیئا۔ احمد (۱۹) حدیث امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسماء بنت عمیس حین نفست بمحمد بن ابی بکر ان تغتسل وتہل۔ البزار والطبرانی (۲۰) حدیث سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الحج افضل فقال العج والثج۔ الترمذی وابن ماجۃ (۲۱) حدیث انہ قبل الحجر وقال لولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک۔ الدارقطنی (۲۲) حدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ببراءۃ الی اہل مکۃ لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان الحدیث احمد (۲۳) حدیث ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ ومنبری علی ترعۃ من ترع الجنۃ ابو یعلی (۲۴) حدیث انطلاقہ صلی اللہ علیہ وسلم الی دار ابی الہیثم بن التیہان بطولہ۔ ابو یعلی (۲۵) حدیث الذہب بالذہب مثلا بمثل والفضۃ بالفضۃ مثلا بمثل والزائد والمستزید فی النار۔ ابو یعلی والبزار (۲۶) حدیث ملعون من ضار مومنا او مکر بہ۔ الترمذی (۲۷) حدیث لا یدخل الجنۃ بخیل ولا خب ولا خائن ولا سیئ الملکۃ واول من یدخل الجنۃ المملوک اذا اطاع اللہ واطاع سیدہ۔ احمد (۲۸) حدیث الولاء لمن اعتق۔ الضیاء المقدسے فی المختارۃ (۲۹) حدیث لا نورث ما ترکناہ صدقۃ البخاری (۳۰) حدیث ان اللہ اذا اطعم نبیا طعمۃ ثم قبضہ جعلہ للذی یقوم من بعدہ۔ ابو داود (۳۱) حدیث کفر باللہ تبرأ من نسب وان دق۔ البزار (۳۲) حدیث انت ومالک لابیک قال ابو بکر وانما یعنی بذلک النفقۃ۔ البیہقے (۳۳) حدیث من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ حرمہما اللہ علی النار۔ البزار (۳۴) حدیث امرت ان اقاتل الناس الحدیث۔ الشیخان وغیرہما (۳۵) حدیث نعم عبد اللہ واخو العشیرۃ خالد بن الولید وسیف من سیوف اللہ سلہ اللہ علی الکفار والمنافقین۔ احمد (۳۶) حدیث

ماطلعت الشمس علی رجل خیر من عمر۔ الترمذی (۳۷) حدیث من ولی من امر المسلمین شیئا فامر علیهم احدا محاباة فعلیه لعنة الله لایقبل الله منه صرفا ولا عدلا حتی یدخله جهنم ومن اعطی احدا حمی الله فقد انتهک من حمی الله شیئا بغیر حقه فعلیه لعنة الله۔ احمد (۳۸) حدیث تحفته اعز ورحمه۔ احمد (۳۹) حدیث ما اصر من استغفر و ان عاد فی الیوم سبعین مرة۔ الترمذی (۴۰) حدیث انه صلی الله علیه وسلم شاور فی امر الحرب۔ الطبرانی (۴۱) حدیث لما نزلت من یعمل سوءًا یجز به الحدیث۔ الترمذی وابن حبان وغیرہما (۴۲) حدیث انکم تقرؤن هذه الآیة یا ایها الذین آمنوا علیکم انفسکم الحدیث۔ احمد والاربعة وابن حبان (۴۳) حدیث ماظنک باثنین الله ثالثهما۔ الشیخان (۴۴) حدیث اللهم طغاو طاعونا ابویعلی (۴۵) حدیث شیبتنی هود الحدیث۔ الدارقطنی فی العلل (۴۶) حدیث الشرک اخفی فی امتی من دبیب النمل الحدیث۔ ابویعلی وغیره (۴۷) حدیث قلت یارسول الله علمنی شیئا اقوله اذا اصبحت واذا امسیت الحدیث۔ الهیثم بن کلیب فی مسنده وهو عند الترمذی وغیره من مسند ابی هریرة (۴۸) حدیث علیکم بلا اله الا الله والاستغفار فان ابلیس قال اهلکت الناس بالذنوب واهلکونی بلا اله الا الله والاستغفار فلما رایت ذلک اهلکتهم بالاهواء فهم یحسبون انهم مهتدون۔ ابویعلی (۴۹) حدیث لما نزلت لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی قلت یارسول الله والله لا اکلمک الا کاخی الهرم (السرار) البزار (۵۰) حدیث کل میسر لما خلق له۔ احمد (۵۱) حدیث من کذب علی متعمدا او رد علی شیئا امرت به فلیتبوا بیتا فی جهنم۔ ابویعلی (۵۲) حدیث ما نجاة هذا الامر الحدیث فی لا اله الا الله۔ احمد وغیره (۵۳) حدیث اخرج فناد فی الناس من شهد ان لا اله الا الله وجبت له الجنة فخرجت فلقینی عمر الحدیث ابویعلی وهو محفوظ من حدیث ابی هریرة غریب جدا من حدیث ابی بکر (۵۴) حدیث صنفان من امتی لایدخلان الجنة المرجئة والقدریة۔ الدارقطنی فی العلل

(۵۵) حدیث سلوا اللہ العافیۃ - احمد والنسائی وابن ماجۃ ولہ طرق کثیرۃ عنہ
(۵۶) حدیث کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اراد امرا قال اللہم
خرلی واخترلی - الترمذی (۵۷) حدیث دعاء الدین اللہم فارج الہم الحدیث
البزار والحاکم (۵۸) حدیث کل جسد نبت من سحت فالنار اولی بہ وفی لفظ
لا یدخل الجنۃ جسد غذی بحرام - ابو یعلی (۵۹) حدیث لیس شئے من الجسد
الا وہو یشکو ذرب اللسان - ابو یعلی (۶۰) حدیث ینزل اللہ لیلۃ النصف
من شعبان فیغفر فیہا لکل بشر الا لکافر او رجلا فی قلبہ شحناء الدارقطنی (۶۱)
حدیث ان الدجال یخرج بالمشرق من ارض یقال لہا خراسان یتبعہ اقوام
کان وجوہہم المجان المطرقۃ (الترمذی وابن ماجۃ (۶۲) حدیث اعطیت
سبعین الفا یدخلون الجنۃ بغیر حساب الحدیث - احمد (۶۳) حدیث الشفاعۃ
بطولہ فی تردد الخلائق الی نبی بعد نبی - احمد (۶۴) حدیث لو سلک الناس
وادیا وسلکت الانصار وادیا لسلکت وادی الانصار - احمد (۶۵) حدیث
قریش ولاۃ ہذا الامر برہم تبع لبرہم وفاجرہم تبع لفاجرہم - احمد (۶۶) حدیث
انہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصے بالانصار عند موتہ وقال اقبلوا من محسنہم وتجاوزوا
عن مسیئہم - البزار والطبرانی (۶۷) حدیث انی لاعلم ارضا یقال لہا عمان
ینضح بناحیتہا البحر بہا حی من العرب لو اتاہم رسولی ما رموہ بسہم ولا حجر - احمد
وابو یعلی (۶۸) حدیث ان ابا بکر مر بالحسن وہو یلعب مع الغلمان فاحتملہ
علی رقبتہ وقال بابی شبیہ بالنبی لیس شبیہا بعلی - البخاری قال ابن کثیر وہو
فی حکم المرفوع لانہ فی قوۃ قولہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یشبہ الحسن
(۶۹) حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یزور ام ایمن - مسلم (۷۰)
حدیث قتل السارق فی الخامسۃ - ابو یعلی والدیلمی (۷۱) حدیث قصۃ احد
الطیالسی والطبرانی (۷۲) حدیث بینا انا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذ رایتہ یدفع عن نفسہ شیئا ولا اری شیئا قلت یا رسول اللہ ما الذی تدفع قال

الدنیا تطولت لی فقلت الیک عنی فقال لی اما انک لست بمدرکی - البزار
ہذا ما اوردہ ابن کثیر فی مسند الصدیق من الاحادیث المرفوعۃ وقد فاتہ
احادیث اخری تتبعہا لتکملۃ العدۃ التی ذکرہا النووی (۷۳) حدیث قتلوا القرد
کائنا ما کان من الناس - الطبرانی فی الاوسط (۷۴) حدیث انظروا دور
من تعمرون وارض من تسکنون وفی طریق من تمشون - الدیلمی (۷۵) حدیث
اکثروا الصلوۃ علی فان اللہ وکل بقبری ملکا فاذا صلی رجل من امتی قال
لی ذلک الملک ان فلان بن فلان صلی علیک الساعۃ - الدیلمی (۷۶)
حدیث الجمعۃ الی الجمعۃ کفارۃ لما بینہما والغسل یوم الجمعۃ کفارۃ الحدیث العقیلی
فی الضعفاء (۷۷) حدیث انما حر جہنم علی امتی مثل الحمام - الطبرانی (۷۸)
حدیث ایاکم والکذب فان الکذب مجانب للایمان ابن لال فی مکارم الاخلاق
(۷۹) حدیث لبشر من شہد بدرا بالجنۃ - الدارقطنی فی الافراد (۸۰) حدیث الدین
رایۃ اللہ الثقیلۃ من ہذا الذی یطیق حملہا - الدیلمی (۸۱) حدیث سورۃ یٰسٓ
تدعی العمۃ (المطعمۃ) الحدیث - الدیلمی والبیہقی فی الشعب (۸۲) حدیث السلطان
العادل المتواضع ظل اللہ ورمحہ فی الارض ویرفع لہ فی کل یوم ولیلۃ عمل ستین
صدیقا ابو الشیخ العقیلی فی الضعفاء وابن حبان فی کتاب الثواب (۸۳)
حدیث قال موسی لربہ ما جزاء من عزی الثکلی قال اظلہ فی ظلی - ابن شاہین
فی الترغیب والدیلمی (۸۴) حدیث اللہم اشدد الاسلام بعمر بن الخطاب
الطبرانی فی الاوسط (۸۵) حدیث ما صید صید ولا عضدت عضاۃ ولا قطعت
وشیجۃ الا بقلۃ التسبیح - ابن راہویہ فی مسندہ (۸۶) حدیث لو لم ابعث فیکم
لبعث عمر الحدیث - دیلمی (۸۷) حدیث لو اتجر اہل الجنۃ لاتجروا بالبز
ابو یعلی (۸۸) حدیث من خرج یدعو الی نفسہ او الی غیرہ وعلی الناس امام
فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین فاقتلوہ - الدیلمی فی التاریخ (۸۹)
حدیث من کتب عنی علما او حدیثا لم یزل یکتب لہ الاجر ما بقی ذلک العلم او الحدیث

الحاکم فی التاریخ (۹۰) حدیث من مشی حافیا فی طاعة اللہ لم یسالہ اللہ یوم القیمة عما افترض علیہ - الطبرانی فی الاوسط (۹۱) حدیث من سرہ ان یظلہ اللہ من فور جہنم ویجعلہ فی ظلہ فلا یکن علی المومنین غلیظا ولیکن بہم رحیما - ابن لال فی مکارم الاخلاق وابو الشیخ وابن حبان فی الثواب (۹۲) حدیث من اصبح ینوی لہ طاعة کتب اللہ لہ اجر یومہ وان عصاہ - الدیلمی (۹۳) حدیث ما ترک قوم الجہاد الا عمہم اللہ بالعذاب - الطبرانی فی الاوسط (۹۴) حدیث لا یدخل الجنة منفتر - الدیلمی ولم یسندہ (۹۵) حدیث لا تحقرن احدا من المسلمین فان صغیر المسلمین عند اللہ کبیر الدیلمی (۹۶) حدیث یقول اللہ ان کنتم تریدون رحمتی فارحموا خلقی - ابو الشیخ ابن حبان والدیلمی (۹۷) حدیث سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الازار فاخذ بعضلة الساق فقلت یا رسول اللہ زدنی فاخذ بمقدم العضلة فقلت زدنی قال لا خیر فیما ہو اسفل من ذلک قلت ہلکنا یا رسول اللہ قال یا ابا بکر سددو وقاربو تنجو - ابو نعیم فی الحلیة (۹۸) حدیث کفی وکف علی فی العدل سواء - الدیلمی وابن عساکر (۹۹) حدیث لا تغفلوا التعوذ من الشیطان فانکم ان لم تکونوا ترونہ فانہ لیس عنکم بغافل - الدیلمی ولم یسندہ (۱۰۰) حدیث من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنة - الطبرانی فی الاوسط (۱۰۱) حدیث من اکل من ہذہ البقلة الخبیثة فلا یقربن مسجدنا الطبرانی فی الاوسط (۱۰۲) حدیث رفع الیدین فی الافتتاح والرکوع والسجود (والرفع) البیہقی فی السنن (۱۰۳) حدیث انہ صلی اللہ علیہ وسلم اہدی جملا لابی جہل - الاسماعیلی فی معجمہ (۱۰۴) حدیث النظر الی علی عبادة - ابن عساکر

فصل فیما ورد عن الصدیق من تفسیر القرآن اخرج ابو القاسم البغوی عن ابن ابی ملیکة قال سئل ابو بکر عن آیة فقال ای ارض تسعنی او ای سماء تظلنی اذا قلت فی کتاب اللہ ما لم یرد اللہ واخرج ابو عبیدة عن ابراہیم التیمی قال سئل ابو بکر عن قولہ تعالی وفاکہة وابا فقال ای سماء تظلنی

او اي ارض تقلني ان قلت في كتاب الله ما لا اعلم واخرج البيهقي وغيره عن
ابي بكر انه سئل عن الكلالة فقال اني ساقول فيها برای فان يكن صوابا فمن الله
وان يكن خطأ فمني ومن الشيطان اراه ما خلا الولد والوالد فلما استخلف عمر
قال اني لاستحيي ان ارد شيئا قاله ابو بكر واخرج ابو نعيم في الحلية عن الاسود
بن هلال قال قال ابو بكر لاصحابه ما تقولون في هاتين الآيتين ان الذين
قالوا ربنا الله ثم استقاموا والذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم قالوا ثم استقاموا
فلم يذنبوا ولم يلبسوا ايمانهم بخطيئة قال لقد حملتموها على غير المحمل ثم قال قالوا
ربنا الله ثم استقاموا فلم يميلوا الى آلهة غيره ولم يلبسوا ايمانهم بشرك واخرج ابن
جرير عن عامر بن سعد البجلي عن ابي بكر الصديق في قوله تعالى للذين احسنوا
الحسنى وزيادة قال النظر الى وجه الله تعالى واخرج ابن جرير عن ابي بكر في
قوله تعالى ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا قال قد قالها الناس فمن
مات عليها فهو ممن استقام **فصل فيما روي عن الصديق رض من الآثار
الموقوفة قولا او قضاء او خطبة او دعاء** اخرج اللالكائي في السنة
عن ابن عمر قال جاء رجل الى ابي بكر فقال ارايت الزنا بقدر قال نعم قال
فان الله قدره علي ثم يعذبني قال نعم يا ابن اللخناء اما والله لو كان عندي
انسان امرت ان يجاء انفك واخرج ابن ابي شيبة في مصنفه عن الزبير ان
ابا بكر قال وهو يخطب الناس يا معشر الناس استحيوا من الله فوالذي نفسي بيده
اني لاظل حين اذهب الى الغائط في الفضاء متقنعا بثوبي استحياء من الله و
اخرج عبد الرزاق في مصنفه عن عمرو بن دينار قال قال ابو بكر استحيوا من الله
فوالله اني لادخل الكنيف فاسند ظهري الى الحائط حياء من الله واخرج ابو داود
في سننه عن ابي عبد الله الصنابحي انه صلى وراء ابي بكر الصديق المغرب فقرا في
ركعتين الاوليين بام القران وسورة من قصار المفصل وقرا في الثالثة ربنا
لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا الآية واخرج ابن ابي خيثمة وابن عساكر عن ابن عيينة

قال کان ابو بکر اذا عزّیٰ رجلا قال لیس مع العزاء مصیبة ولیس مع الجزع
فائدة الموت اہون مما قبله واشد مما بعده اذکروا فقد رسول الله صلی الله
علیه وسلم تصغر مصیبتکم واعظم الله اجرکم واخرج ابن ابی شیبة والدارقطنی
عن سالم بن عبید وهو صحابی قال کان ابو بکر الصدیق یقول لی قم بینی و
بین الفجر حتے اتسحر واخرج عن ابی قلابة وابی السفر قال کان ابو بکر الصدیق
یقول اجیفوا الباب حتی نتسحر واخرج البیہقے وابو بکر بن زیاد النیسابوری فی
کتاب الزیادات عن حذیفة بن اسید قال لقد ادرکت ابا بکر وعمر وما یضحیان
ارادة ان یستن بہما واخرج ابو داود عن ابن عباس قال شہدت علی ابی بکر الصدیق
انه قال کلوا الطافی من السمک واخرج الشافعی فے الام عن ابی بکر الصدیق انه
کره بیع اللحم بالحیوان واخرج البخاری عنه انه جعل الجد بمنزلة الاب یعنی فی المیراث واخرج ابن ابی شیبة
فی مصنفه عن عطاء عن ابی بکر قال الجد بمنزلة الاب مالم یکن اب دونه وابن الابن بمنزلة الابن مالم یکن
دونه واخرج عن القاسم ان ابا بکر اتی برجل انتفی من ابیه فقال ابو بکر اضرب الراس فان الشیطان فی الراس
واخرج عن ابن دینار مالک قال کان ابو بکر اذا صلے علی المیت قال اللہم
عبدک اسلمه الاهل والمال والعشیرة والذنب عظیم وانت غفور رحیم واخرج
سعید بن منصور فی سننه عن عمر ان ابا بکر قضے لعاصم بن عمر بن الخطاب لام عاصم
وقال ریحہا وشمہا ولطفہا خیر لک منک واخرج البیہقے عن قیس بن ابی حازم
قال جاء رجل الی ابی بکر فقال ان ابی یرید ان یاخذ مالی کله یحتاجه فقال لابیه
انما لک من ماله ما یکفیک فقال یا خلیفة رسول الله الیس قد قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم انت ومالک لابیک فقال نعم وانما یعنی بذلک النفقة واخرج
احمد عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان ابا بکر وعمر کانا لا یقتلان الحر بالعبد
واخرج البخاری عن ابن ابی ملیکة عن جده ان رجلا عض ید رجل فاندر ثنیته
فاندرها ابو بکر واخرج ابن ابی شیبة والبیہقی عن عکرمة ان ابا بکر قضے فی الاذن
بخمس عشرة من الابل وقال یواری شینہا الشعر والعمامة واخرج البیہقے وغیره

عن ابی عمران الجونی ان ابابکر بعث جیوشا الی الشام وامر علیہم یزید بن
ابی سفیان فقال انی موصیک بعشر خلال لا تقتلوا امرأۃ ولا صبیا ولا کبیرا ہرما
ولا تقطع شجرا مثمرا ولا تخربن عامرا ولا تعقرن شاۃ ولا بعیرا الا لماکلۃ ولا تغرقن
نخلا ولا تحرقنہ ولا تغلل ولا تجبن و اخرج احمد وابو داود والنسائی عن ابی برزۃ
الاسلمی قال غضب ابوبکر من رجل فاشتد غضبہ جدا فقلت یا خلیفۃ رسول اللہ
اضرب عنقہ قال ویلک ما ہے لاحد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اخرج
سیف فی کتاب الفتوح عن شیوخہ ان المہاجرین امیۃ وکان امیرا علی الیامۃ
رافع الیہ امرأتان مغنیتان غنت احدہما بشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقطع یدہا
ونزع ثنیتہا وغنت الاخری بہجاء المسلمین فقطع یدہا ونزع ثنیتہا فکتب الیہ ابوبکر
بلغنی الذی فعلت فی المرأۃ التی تغنت بشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلولا ما سبقتنی
فیہا لامرتک بقتلہا لان حد الانبیاء لیس یشبہ الحدود فمن تعاطی ذلک من مسلم
فہو مرتد او معاہد فہو محارب غادر واما التی تغنت بہجاء المسلمین فان کانت ممن
یدعی الاسلام فادب وتعدیۃ دون المثلۃ وان کانت ذمیۃ فلعمری لما صفحت
عنہ من الشرک اعظم ولو کنت تقدمت الیک فی مثل ہذا البلغت مکروہا فاقبل الدعۃ
وایاک والمثلۃ فی الناس فانہا ماثم ومنفرۃ الا فی قصاص و اخرج مالک و
الدارقطنی عن صفیۃ بنت ابی عبیدۃ ان رجلا وقع علی جاریۃ بکر واعترف
فامر بہ فجلد ثم نفاہ الی فدک و اخرج ابو یعلی عن محمد بن حاطب قال جیٔ الی
ابی بکر برجل قد سرق وقد قطعت قوائمہ فقال ابوبکر ما اجد لک شیئا الا ما
قضی فیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم امر بقتلک فانہ کان اعلم بک
فامر بقتلہ اخرج مالک عن القاسم بن محمد ان رجلا من اہل الیمن اقطع الید
والرجل قدم فنزل علی ابی بکر فشکی الیہ ان عامل الیمن ظلمہ فکان یصلی من اللیل
فیقول ابوبکر وابیک ما لیلک بلیل سارق ثم انہم افتقدوا حلیا لاسماء بنت
عمیس امرأۃ ابی بکر فجعل یطوف معہم ویقول اللہم علیک بمن بیت اہل ہذا البیت

الصالح فوجد وا الحلی عند صائغ زعم ان الاقطع جاءه به فاعترف الاقطع او شهد
علیه فامر به ابوبکر فقطعت یده الیسری وقال ابوبکر واللہ لدعاءه علی نفسہ اشد
عندی علیہ من سرقتہ واخرج الدارقطنی عن انس ان ابابکر قطع فی مجن قیمتہ
خمستہ دراہم واخرج ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی صالح قال لما قدم اہل الیمن زمان
ابی بکر وسمعوا القرآن جعلوا یبکون فقال ابوبکر ہکذا کنا ثم قست القلوب قال
ابونعیم ای قویت واطمأنت بمعرفۃ اللہ تعالی واخرج البخاری عن ابن عمر قال
قال ابوبکر ارقبوا محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اہل بیتہ واخرج ابوعبید فی الغریب
عن ابی بکر قال طوبی لمن مات فی النأنأۃ ای فی اول الاسلام قبل تحرک الفتن
واخرج الاربعۃ ومالک عن قبیصۃ قال جاءت الجدۃ الی ابی بکر الصدیق تسألہ
میراثہا فقال مالک فی کتاب اللہ وما علمت لک فی سنۃ نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم شیئا فارجعی حتی اسأل الناس فسأل الناس فقال المغیرۃ بن شعبۃ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہا السدس فقال ابوبکر ہل معک
غیرک فقام محمد بن مسلمۃ فقال مثل ما قال المغیرۃ فانفذہ لہا ابوبکر واخرج
مالک والدارقطنی عن القاسم بن محمد ان جدتین اتتا ابابکر تطلبان میراثہما ام
ام وام اب فاعطی المیراث ام الام فقال لہ عبدالرحمن بن سہل الانصاری
وکان ممن شہد بدرا وہو اخو بنی حارثۃ فقال یا خلیفۃ رسول اللہ اعطیت التی
لو انہا ماتت لم یرثہا فقسمہ بینہما واخرج عبدالرزاق فی مصنفہ عن عائشۃ حدیث
امرأۃ رفاعۃ التی طلقت منہ وتزوجت بعدہ عبدالرحمن بن الزبیر فلم یستطع
ان یغشاہا وارادت العود الی رفاعۃ فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا حتی تذوقی عسیلتہ ویذوق عسیلتک وہذا القدر فی الصحیح وزاد عبدالرزاق
فقعدت ثم جاءتہ فاخبرتہ انہ قد مسہا فمنعہا ان ترجع الی زوجہا الاول وقال
اللہم ان کان انما بہا ان ترجع الی رفاعۃ فلا یتم لہا نکاحہ مرۃ اخری ثم اتت
ابابکر وعمر فی خلافتہما فمنعاہا واخرج البیہقی عن عقبۃ بن عامر ان عمرو بن العاص

وشرحبيل بن حسنة بعثاه بريدا الى ابى بكر براس بنان بطريق الشام فلما قدم على
ابى بكر انكر ذلك فقال له عقبة يا خليفة رسول الله فانهم يصنعون ذلك بنا قال
افيستنان بفارس والروم لا يحمل الى راس انما يكفى الكتاب والخبر واخرج البخارى
عن قيس بن ابى حازم قال دخل ابو بكر على امرأة من احمس يقال لها زينب فرآها
لا تتكلم فقال ما لها لا تتكلم فقالوا حجت مصمتة قال لها تكلمى فان هذا لا يحل هذا من عمل الجاهلية
فتكلمت فقالت من انت قال امرؤ من المهاجرين قالت اى المهاجرين قال
من قريش قالت من اى قريش قال انك لسئول انا ابو بكر قالت ما بقاؤنا
على هذا الامر الصالح الذى جاء الله به بعد الجاهلية قال بقاؤكم عليه ما استقامت
ائمتكم قالت وما الائمة قال اوما كان لقومك رؤس واشراف يأمرونهم قالت
بلى قال فهم اولئك الناس واخرج البخارى عن عائشة رض قالت لابى بكر غلام
يخرج له الخراج وكان ابو بكر يأكل من خراجه فجاء يوما بشئ فاكل منه ابو بكر فقال
له الغلام تدرى ما هذا قال ابو بكر ما هو قال كنت تكهنت لانسان فى الجاهلية وما احسن
الكهانة الا انى خدعته فلقينى فاعطانى هذا الذى اكلت منه فادخل ابو بكر يده
فقاء كل شئ فى بطنه واخرج احمد فى الزهد عن ابن سيرين قال لم اعلم احدا استقاء
من طعام اكله غير ابى بكر وذكر القصة واخرج النسائى عن اسلم ان عمر اطلع على
ابى بكر وهو آخذ بلسانه فقال هذا الذى اوردنى الموارد واخرج ابو عبيد فى الغريب
عن ابى بكر انه مر بعبد الرحمن بن عوف وهو يماظ جارا له فقال له لا تماظ جارك فانه
يبقى ويذهب عنك الناس المماظة المنازعة والمخاصمة واخرج ابن عساكر عن موسى
بن عقبة ان ابا بكر الصديق كان يخطب فيقول الحمد لله رب العالمين احمده واستعينه
ونسأله الكرامة فيما بعد الموت فانه قد دنا اجلى واجلكم واشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا وسراجا منيرا لينذر من
كان حيا ويحق القول على الكافرين ومن يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما
فقد ضل ضلالا مبينا اوصيكم بتقوى الله والاعتصام بامر الله الذى شرع لكم

وہداکم بہ فان جوامع ہدی الاسلام بعد کلمۃ الاخلاص السمع والطاعۃ لمن ولاہ اللہ
امرکم فانہ من یطع اللہ واولی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر فقد افلح وادی الذی
علیہ من الحق وایاکم واتباع الہوی فقد افلح من حفظ من الہوی والطمع والغضب
وایاکم والفخر وما فخر من خلق من تراب ثم الی التراب یعود ثم یاکلہ الدود ثم ہو الیوم
حي وغدا میت فاعملوا یوما بیوم وساعۃ بساعۃ وتوقوا دعاء المظلوم وعدوا انفسکم
فی الموتی واصبروا فان العمل کلہ بالصبر واحذروا والحذر ینفع واعملوا والعمل یقبل
واحذروا ما حذرکم اللہ من عذابہ وسارعوا فیما وعدکم اللہ من رحمتہ وافہموا
تفہموا واتقوا توقوا فان اللہ قد بین لکم ما اہلک بہ من کان قبلکم وما نجی بہ من
نجی قبلکم قد بین لکم فی کتابہ حلالہ وحرامہ وما یحب من الاعمال وما یکرہ فانی لا آلوکم
ونفسی واللہ المستعان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ واعلموا انکم ما اخلصتم اللہ من اعمالکم
فربکم اطعتم وحظکم حفظتم واغتبطتم وما تطوعتم بہ لدینکم فاجعلوہ نوافل بین ایدیکم تستوفوا
بسلفکم وتعطوا جرائکم حین فقرکم وحاجتکم الیہا ثم تفکروا عباد اللہ فی اخوانکم و
صحابتکم الذین مضوا قد وردوا علی ما قدموا فاقاموا علیہ وحلوا فی الشقاء والسعادۃ
فیما بعد الموت ان اللہ لیس لہ شریک ولیس بینہ وبین احد من خلقہ نسب یعطیہ
بہ خیرا ولا یصرف عنہ سوءا الا بطاعتہ واتباع امرہ فانہ لا خیر فی خیر بعدہ النار
ولا شر فی شر بعدہ الجنۃ اقول قولی ہذا واستغفر اللہ لی ولکم وصلوا علی نبیکم صلی اللہ
علیہ وسلم والسلام علیہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ واخرج الحاکم والبیہقی عن عبد اللہ بن
عکیم قال خطبنا ابو بکر الصدیق فحمد اللہ واثنی علیہ بما ہو لہ اہل ثم قال اوصیکم
بتقوی اللہ وان تثنوا علیہ بما ہو لہ اہل وان تخلطوا الرغبۃ بالرہبۃ فان اللہ
تعالی اثنی علی زکریا واہل بیتہ فقال انہم کانوا یسارعون فی الخیرات ویدعوننا
رغبا ورہبا وکانوا لنا خاشعین ثم اعلموا عباد اللہ ان اللہ قد ارتہن بحقہ انفسکم
واخذ علی ذلک مواثیقکم واشتری منکم القلیل الفانی بالکثیر الباقی وہذا
کتاب اللہ فیکم لا یطفا نورہ ولا تنقضی عجائبہ فاستضیئوا بنورہ وانتصحوا کتابہ

واستضیئوا منه لیوم الظلمة فانه انما خلقکم لعبادته ووکل بکم کراما کاتبین یعلمون ما
تفعلون ثم اعلموا عباد الله انکم تغدون وتروحون فی اجل قد غیب عنکم علمه
فان استطعتم ان تنقضی الآجال وانتم فی عمل الله فافعلوا ولن تستطیعوا ذلک
الا باذن الله سابقوا فی آجالکم قبل ان تنقضی آجالکم فتردکم الی سوء اعمالکم فان
قوما جعلوا آجالهم لغیرهم ونسوا انفسهم فانهاکم ان تکونوا امثالهم فالوحا الوحا ثم النجا
النجا فان وراءکم طالبا حثیثا امره سریع واخرج ابن ابی الدنیا واحمد فی الزهد
وابو نعیم فی الحلیة عن یحیی بن ابی کثیر ان ابا بکر کان یقول فی خطبته این الوضاة
الحسنة وجوههم المعجبون بشبابهم این الملوک الذین بنوا المدائن وحصنوها
این الذین کانوا یعطون الغلبة فی مواطن الحرب قد تضعضع ارکانهم حین اخنی
بهم الدهر واصبحوا فی ظلمات القبور الوحا الوحا ثم النجا النجا واخرج احمد فی الزهد
عن سلمان قال اتیت ابا بکر فقلت اعهد الی فقال یا سلمان اتق الله واعلم
انه سیکون فتوح فلا اعرفن ما کان حظک منها ما جعلته فی بطنک او القیته علی ظهرک
واعلم انه من صلی الصلوات الخمس فانه یصبح فی ذمة الله ویمسی فی ذمة الله تعالی
فلا تقتلن احدا من اهل ذمة الله فتخفر الله فی ذمته فیکبک الله فی النار علی
وجهک واخرج عن ابی بکر رض قال یقبض الصالحون الاول فالاول حتی یبقی من الناس
حثالة کحثالة التمر او الشعیر لا یبالی الله بهم واخرج سعید بن منصور فی سننه عن معاویة
بن قرة ان ابا بکر الصدیق رض کان یقول فی دعائه اللهم اجعل خیر عمری آخره
وخیر عملی خواتمه وخیر ایامی یوم لقائک واخرج احمد فی الزهد عن الحسن قال بلغنی
ان ابا بکر کان یقول فی دعائه اللهم انی اسألک الذی هو خیر لی فی عاقبة الامر
اللهم اجعل آخر ما تعطینی الخیر رضوانک والدرجات العلی من جنات النعیم واخرج
عن عرفجة قال قال ابو بکر من استطاع ان یبکی فلیبک والا فلیتباک واخرج
عن عزرة عن ابی بکر قال اهلکهن الاحمران الذهب والزعفران واخرج عن مسلم بن
یسار عن ابی بکر قال ان المسلم لیوجر فی کل شیء حتی فی النکبة وانقطاع شسعه

والبضاعة تكون في كمه فيفقدها فيفزع لها فيجدها في ضبنته واخرج عن ميمون بن مهران
قال اتي ابو بكر بغراب وافر الجناحين فقلبه ثم قال ما صيد من صيد ولا عضدت
من شجرة الا ضيعت من التسبيح واخرج البخاري في الادب وعبد الله بن احمد
في زوائد الزهد عن الصنابحي انه سمع ابا بكر يقول ان دعاء الاخ لاخيه في الله يستجاب
واخرج عبد الله في زوائد الزهد عن عبيد بن عمير عن لبيد الشاعر انه قدم على ابي بكر
فقال ع الا كل شيء ما خلا الله باطل * فقال صدقت فقال ع وكل نعيم
لا محالة زائل * فقال كذبت عند الله نعيم لا يزول فلما ولي قال ابو بكر ربما
قال الشاعر الكلمة من الحكمة **فصل في كلماته الدالة على شدة خوفه من ربه**
اخرج ابو احمد الحاكم عن معاذ بن جبل قال دخل ابو بكر حائطا واذا بدبسي
في ظل شجرة فتنفس الصعداء ثم قال طوبى لك يا طير تاكل من الشجر وتستظل بالشجر
وتصير الى غير حساب يا ليت ابا بكر مثلك واخرج ابن عساكر عن الاصمعي قال
كان ابو بكر اذا مدح قال اللهم انت اعلم مني بنفسي وانا اعلم بنفسي منهم اللهم اجعلني
خيرا مما يظنون واغفر لي ما لا يعلمون ولا تؤاخذني بما يقولون واخرج احمد في الزهد
عن ابي عمران الجوني قال قال ابو بكر الصديق لوددت اني شعرة في جنب عبد
مؤمن واخرج احمد في الزهد عن مجاهد قال كان ابن الزبير اذا قام في الصلوة
كانه عود من الخشوع قال وحدثت ان ابا بكر كان كذلك واخرج عن الحسن
قال قال ابو بكر والله لوددت اني كنت هذه الشجرة توكل وتعضد واخرج
عن قتادة قال بلغني ان ابا بكر قال وددت اني خضرة تاكلني الدواب واخرج
عن ضمرة بن حبيب قال حضرت الوفاة ابنا لابي بكر الصديق فجعل الفتى يلحظ الى
وسادة فلما توفي قالوا لابي بكر راينا ابنك يلحظ الى وسادة فدفعوه عن الوسادة
فوجدوا تحتها خمسة دنانير او ستة فضرب ابو بكر بيده على الاخرى يرجع ويقول
انا لله وانا اليه راجعون يا فلان ما احسب جلدك يتسع لها واخرج عن ثابت البناني
ان ابا بكر كان يتمثل شعرا لا تزال تنعى حبيبا حتى تكونه * وقد يرجو الفتى الرجا يموت دونه

١٥ الضبن ما بين الكشح والابط مجمع البحار

واخرج ابن سعد عن ابن سیرین قال لم یکن احد بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اہیب لما لا یعلم من ابی بکر ولم یکن احد بعد ابی بکر اہیب لما لا یعلم من
عمر وان ابا بکر نزلت فیہ قضیۃ فلم یجد لہا فی کتاب اللہ اصلا ولا فی السنۃ
اثرا فقال اجتہد رایی فان یکن صوابا فمن اللہ وان یکن خطا فمنی واستغفر اللہ

فصل فیما ورد عنہ من تعبیر الرؤیا اخرج سعید بن منصور عن سعید بن المسیب
قال رأت عائشۃ رض کانہ وقع فی بیتہا ثلاثۃ اقمار فقصتہا علی ابی بکر وکان من
اعبر الناس فقال ان صدقت رؤیاک لیدفنن فی بیتک خیر اہل الارض ثلثا
فلما قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عائشۃ ہذا خیر اقمارک واخرج ایضا
عن عمرو بن شرحبیل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیتنی اردفت
غنم سود ثم اردفتہا غنم بیض حتی ما تری السود فیہا قال ابو بکر یا رسول اللہ
اما السود فانہا العرب یسلمون ویکثرون والغنم البیض الاعاجم یسلمون حتی
لا یری العرب فیہم من کثرتہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذلک عبرہا
الملک سحرا ولہ عن ابن ابی لیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیتنی
علی بیر انزع فیہا فوردتنی غنم سود ثم ردفہا غنم عفر فقال ابو بکر دعنی اعبرہا
فذکر نحوہ واخرج ابن سعد عن محمد بن سیرین قال کان اعبر ہذہ الامۃ
بعد نبیہا ابو بکر واخرج ابن سعد عن ابن شہاب قال رأی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رؤیا فقصہا علی ابی بکر فقال رأیت کانی استبقت انا وانت درجۃ
فسبقتک بمرقاتین ونصف قال یا رسول اللہ یقبضک اللہ الی مغفرۃ ورحمۃ
واعیش بعدک سنتین ونصفا واخرج عبد الرزاق فی مصنفہ عن ابی قلابۃ
ان رجلا قال لابی بکر الصدیق رأیت فی النوم انی ابول دما قال انت
رجل تاتی امراتک وہی حائض فاستغفر اللہ ولا تعد فائدۃ اخرج البیہقی
فی الدلائل عن عبد اللہ بن بریدۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عمرو بن العاص فی سریۃ فیہم ابو بکر وعمر فلما انتہوا الی مکان الحرب

امرهم عمرو ان لا يتوسدوا نارا فغضب عمر فهم ان ياتيه فنهاه ابو بكر واخبره انه
لم يستعمله رسول الله صلى الله عليه وسلم عليك الا لعلمه بالحرب فهدأ عنه
واخرج البيهقي من طريق ابي معشر عن بعض مشيختهم ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال اني لاؤمر الرجل على القوم فيهم من هو خير منه لانه ايقظ عينا وابصر بالحرب

فصل اخرج خليفة بن خياط واحمد بن حنبل وابن عساكر عن يزيد بن الاصم
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لابي بكر انا اكبر او انت قال انت اكبر واكرم
وانا اسن منك مرسل غريب جدا فان صح عد هذا الجواب من فرط ذكائه و
ادبه والمشهور ان هذا الجواب للعباس وقد وقع ايضا لسعيد بن يربوع اخرجه
الطبراني ولفظه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له اينا اكبر قال انت
اكبر واخير مني وانا اقدم واخرج ابو نعيم ان ابا بكر قيل له يا خليفة رسول الله الا تستعمل
اهل بدر قال اني ارى مكانهم ولكني اكره ان ادنسهم بالدنيا واخرج احمد
في الزهد عن اسمعيل بن محمد ان ابا بكر قسم قسما فسوى فيه بين الناس فقال له
عمر تسوي بين اصحاب بدر وسواهم من الناس فقال ابو بكر انما الدنيا بلاغ
وخير البلاغ اوسعه وانما فضلهم في اجورهم

فصل اخرج احمد في الزهد
عن ابي بكر بن حفص قال بلغني ان ابا بكر كان يصوم الصيف ويفطر الشتاء
واخرج ابن سعد عن حيان الصائغ قال كان نقش خاتم ابي بكر نعم القادر الله

فائدة اخرج الطبراني عن موسى بن عقبة قال لا نعلم اربعة ادركوا النبي
صلى الله عليه وسلم وابناءهم الا هؤلاء الاربعة ابو قحافة وابنه ابو بكر الصديق
وابنه عبد الرحمن وابو عتيق بن عبد الرحمن واسمه محمد واخرج ابن منده و
ابن عساكر عن عائشة رض قالت ما اسلم ابو احد من المهاجرين الا ابو ابي بكر

فائدة اخرج ابن سعد والبزار بسند حسن عن انس قال كان اسن اصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر الصديق وسهيل بن عمرو بن بيضاء

فائدة
اخرج البيهقي في الدلائل عن اسماء بنت ابي بكر قالت لما كان عام الفتح خرجت

انتهر لابي قحافة فلقيتها الخيل وفي عنقها طوق من ورق فاقطعه انسان من عنقها فلما دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد قام ابو بكر وقال انشد بالله والاسلام طوق اختي فوالله ما اجابه احد ثم قال الثانية فما اجابه احد ثم قال يا اخت احتسبي طوقك فوالله ان الامانة اليوم في الناس لقليل

عمر بن الخطاب هو عمر بن الخطاب بن نفيل بن عبد العزى بن رياح بن قرط بن رزاح بن عدي بن كعب بن لوي امير المؤمنين ابو حفص القرشي العدوي الفاروق اسلم في السنة السادسة من النبوة وله سبع وعشرون سنة قاله الذهبي وقال النووي ولد عمر بعد الفيل بثلث عشرة سنة وكان من اشراف قريش واليه كانت السفارة في الجاهلية وكانت قريش اذا وقعت الحرب بينهم او بينهم وبين غيرهم بعثوه سفيرا اي رسولا واذا نافرهم منافر او فاخرهم مفاخر بعثوه منافرا او مفاخرا واسلم قديما بعد اربعين رجلا واحدى عشرة امرأة وقيل بعد تسعة وثلاثين رجلا وثلث وعشرين امرأة وقيل بعد خمسة واربعين رجلا واحدى عشرة امرأة فما هو الا ان اسلم فظهر الاسلام بمكة وفرح به المسلمون قال وهو احد السابقين الاولين واحد العشرة المشهود لهم بالجنة واحد الخلفاء الراشدين واحد اصهار رسول الله صلى الله عليه وسلم واحد كبار علماء الصحابة وزهادهم روي له عن رسول الله صلى الله عليه وسلم خمسمائة حديث وتسعة وثلثون حديثا روى عنه عثمان ابن عفان وعلي وطلحة وسعد وابن عوف وابن مسعود وابو ذر وعمرو بن عبسة وابنه عبد الله وابن عباس وابن الزبير وانس وابو هريرة وعمرو بن العاص وابو موسى الاشعري والبراء بن عازب وابو سعيد الخدري وخلائق آخرون من الصحابة وغيرهم رض اقول وانا الخص هنا فصولا فيها جملة من الفوائد تتعلق بترجمته **فصل في الاخبار الواردة في اسلامه** اخرج الترمذي عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم اعز الاسلام باحب هذين الرجلين اليك بعمر بن الخطاب او بابي جهل

بن هشام واخرجه الطبراني من حديث ابن مسعود وانس رض واخرج الحاكم عن ابن
عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب
خاصة واخرج الطبراني في الاوسط من حديث ابي بكر الصديق وفي الكبير
من حديث ثوبان واخرج احمد عن عمر قال خرجت اتعرض رسول الله صلى الله
عليه وسلم فوجدته قد سبقني الى المسجد فقمت خلفه فاستفتح سورة الحاقة فجعلت
اتعجب من تاليف القرآن فقلت والله هذا شاعر كما قالت قريش فقرأ انه لقول
رسول كريم وما هو بقول شاعر قليلا ما تؤمنون الآيات فوقع في قلبي الاسلام
كل موقع واخرج ابن ابي شيبة عن جابر قال كان اول اسلام عمر ان عمر
قال ضرب اختي المخاض ليلا فخرجت من البيت فدخلت في استار الكعبة
فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فدخل الحجر وعليه تُبّان وصلى الله ما شاء الله ثم انصرف
فسمعت شيئا لم اسمع مثله فخرج فاتبعته فقال من هذا فقلت عمر فقال يا عمر ما تدعني
لا ليلا ولا نهارا فخشيت ان يدعو علي فقلت اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله
فقال يا عمر اسره قلت لا والذي بعثك بالحق لاعلننه كما اعلنت الشرك واخرج
ابن سعد وابو يعلى والحاكم والبيهقي في الدلائل عن انس رض قال خرج عمر متقلدا سيفه
فلقيه رجل من بني زهرة فقال اين تعمد يا عمر فقال اريد ان اقتل محمدا قال
وكيف تامن من بني هاشم وبني زهرة وقد قتلت محمدا فقال ما اراك الا قد
صبوت قال افلا ادلك على العجب ان ختنك واختك قد صبوا وتركا دينك
فمشى عمر فاتاهما وعندهما خباب فلما سمع بحس عمر توارى في البيت فدخل فقال
ما هذه الهينمة وكانوا يقرؤن طه قالا ما عدا حديثا تحدثناه بيننا قال فلعلكما قد
صبوتما فقال له ختنه يا عمر ان كان الحق في دينك فوثب عليه عمر فوطئه وطأ شديدا
فجاءت اخته لتدفعه عن زوجها فنفحها نفحة بيده فدمي وجهها فقالت وهي غضبى
وان كان الحق في غير دينك اني اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله
فقال عمر اعطوني الكتاب الذي هو عندكم فاقرأه وكان عمر يقرأ الكتاب فقالت

لعبت طيلسان خز وصوف ١٢ منتخب من المنتخب ١٢

اختہ انک رجس وانہ لا یمسہ الا المطہرون فقم فاغتسل او توضأ فقام فتوضأ ثم اخذ الکتاب فقرأطہ حتے انتہے الی اننی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوٰۃ لذکری فقال عمر دلونی علی محمد فلما سمع خباب قول عمر خرج فقال ابشر یا عمر فانی ارجو ان تکون دعوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لک لیلۃ الخمیس اللہم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بعمرو بن ہشام وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فے اصل الدار التی فے اصل الصفا فانطلق عمر حتے اتے الدار وعلی بابہا حمزۃ و طلحۃ وناس فقال حمزۃ ہذا عمر ان یرد اللہ بہ خیرا یسلم وان یرد غیر ذالک یکن قتلہ علینا ہینا قال والنبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل اوحی الیہ فخرج حتی اتی عمر فاخذ بمجامع ثوبہ وحمائل السیف فقال ما انت بمنتہ یا عمر حتے ینزل اللہ بک من الخزی والنکال ما انزل بالولید بن المغیرۃ فقال عمر اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک عبد اللہ ورسولہ واخرج البزار والطبرانی وابو نعیم فے الحلیۃ والبیہقے فی الدلائل عن اسلم قال قال لنا عمر کنت اشد الناس علے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبینا انا فے یوم حار بالہاجرۃ فی بعض طریق مکۃ اذ لقینی رجل فقال عجبا لک یا ابن الخطاب انک تزعم انک وانک وقد دخل علیک الامر فے بیتک قلت وما ذاک قال اختک قد اسلمت فرجعت مغضبا حتے قرعت الباب قیل من ہذا قلت عمر فتبادروا فاختفوا منی وقد کانوا یقرؤن صحیفۃ بین ایدیہم ترکوہا او نسوہا فقامت اختی تفتح الباب فقلت یا عدوۃ نفسہا اصبوت وضربتہا بشئ کان فی یدی علی رأسہا فسال الدم وبکت فقالت یا ابن الخطاب ما کنت فاعلا فافعل فقد صبوت قال ودخلت حتی جلست علی السریر فنظرت الی الصحیفۃ فقلت ما ہذا ناولنیہا قالت لست من اہلہا انک لا تطہر من الجنابۃ وہذا کتاب لا یمسہ الا المطہرون فما زلت بہا حتی ناولتنیہا ففتحتہا فاذا فیہا بسم اللہ الرحمن الرحیم فلما مررت باسم من اسماء اللہ تعالی ذعرت منہ فالقیت الصحیفۃ ثم رجعت الے نفسی فتناولتہا فاذا فیہا سبح للہ ما فی السموٰت والارض فذعرت فقرأت

الی آمنوا باللہ و رسولہ فقلت اشہد ان لا الٰہ الا اللہ فخرجوا الیّ مبادرین وکبروا
وقالوا البشر فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا یوم الاثنین فقال اللھم
اعز دینک باحب الرجلین الیک اما ابوجہل بن ہشام واما عمر و دلونی علی
النبی صلعم فی بیت باسفل الصفا فخرجت حتی قرعت الباب فقالت من
قلت ابن الخطاب و قد علموا شدتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما اجترئ
احد یفتح الباب حتی قال صلی اللہ علیہ وسلم افتحوا لہ ففتحوا لی فاخذ رجلان
بعضدی حتی اتیا بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال خلوا عنہ ثم اخذ بمجامع
قمیصی وجذبنی الیہ ثم قال اسلم یا ابن الخطاب اللھم اہدہ فتشہدت فکبر المسلمون
تکبیرۃ سمعت بفجاج مکۃ وکانوا مستخفین فلم اشأ ان اری رجلا یضرب ویضرب الا
رأیتہ ولا یصیبنی من ذلک شیٔ فجئت الی خالی ابی جہل بن ہشام وکان شریفا
فقرعت علیہ الباب فقال من ہذا قلت ابن الخطاب وقد صبوت فقال لا تفعل
ثم دخل واجاف الباب دونی فقلت ما ہذا الشیٔ فذہبت الی رجل من عظماء
قریش فنادیتہ فخرج الی فقلت لہ مثل مقالتی لخالی وقال لی مثل ما قال
خالی فدخل واجاف الباب دونی فقلت ما ہذا الشیٔ ان المسلمون یضربون وانا
لا اضرب فقال لی رجل اتحب ان یعلم باسلامک قلت نعم قال فاذا جلس الناس
فی الحجر فأت فلانا الرجل لم یکن یکتم السر فقل لہ فیما بینک وبینہ انی قد صبوت
فانہ قل ما یکتم السر فجئت وقد اجتمع الناس فی الحجر فقلت فیما بینی وبینہ انی قد
صبوت قال او قد فعلت قلت نعم فنادی باعلی صوتہ ان ابن الخطاب
قد صبأ فبادروا الیّ فما زلت اضربہم ویضربونی واجتمع علیّ الناس فقال خالی
ما ہذہ الجماعۃ قیل عمر قد صبأ فقام علی الحجر فاشار بکمہ الا انی قد اجرت ابن اختی
فتکشفوا عنی فلا اشاء ان اری احدا من المسلمین یضرب ویضرب الا رأیتہ فقلت
ما ہذا الشیٔ قد یصیبنی فاتیت خالی فقلت جوارک رد علیک فما زلت اضرب
واضرب حتی اعز اللہ الاسلام واخرج ابونعیم فی الدلائل وابن عساکر عن ابن عباسؓ

قال سألت عمر لاي شي سميت الفاروق فقال اسلم حمزة قبلي بثلاثة ايام
فخرجت الى المسجد فاسرع ابوجهل الى النبي صلى الله عليه وسلم يسبه فاخبر حمزة
فاخذ قوسه وجاء الى المسجد الى حلقة قريش التي فيها ابوجهل فاتكأ على قوسه
مقابل ابي جهل فنظر اليه فعرف ابوجهل الشر في وجهه فقال مالك يا ابا عمارة
فرفع القوس فضرب بها اخدعيه فقطعه فسالت الدماء فاصلحت ذلك قريش
مخافة الشر قال ورسول الله صلى الله عليه وسلم مختف في دار الارقم ابن ابي الارقم
المخزومي فانطلق حمزة فاسلم فخرجت بعد ثلثة ايام فاذا فلان المخزومي فقلت
ارغبت عن دين آبائك واتبعت دين محمد فقال ان فعلت فقد فعله من هو
اعظم عليك حقا مني قلت ومن هو قال اختك وختنك فانطلقت فوجدت
همهمة فدخلت فقلت ما هذا فما زال الكلام بيننا حتى اخذت برأس ختني فضربته
فادميته فقامت الى اختي فاخذت برأسي وقالت قد كان ذلك على رغم
انفك فاستحييت حين رأيت الدماء فجلست وقلت اروني هذا الكتاب فقالت
انه لا يمسه الا المطهرون فقمت فاغتسلت فاخرجوا الي صحيفة فيها بسم الله الرحمن الرحيم
فقلت اسماء طيبة طاهرة طٰهٰ ما انزلنا عليك القرآن لتشقى الى قوله له الاسماء الحسنى
فتعظمت في صدري وقلت من هذا فرت قريش فاسلمت وقلت اين رسول الله
صلى الله عليه وسلم قالت فانه في دار الارقم فاتيت فضربت الباب فاستجمع
القوم فقال لهم حمزة مالكم قالوا عمر قال وعمر افتحوا له الباب فان اقبل قبلنا منه
وان ادبر قتلناه فسمع ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج فتشهد عمر فكبر
اهل الدار تكبيرة سمعها اهل مكة قلت يا رسول الله السنا على الحق قال بلى
قلت ففيم الاخفاء فخرجنا صفين انا في احدهما وحمزة في الآخر حتى دخلنا المسجد
فنظرت قريش الي والى حمزة فاصابتهم كآبة شديدة فسماني رسول الله صلى الله
عليه وسلم الفاروق يومئذ لانه ظهر الاسلام وفرق بين الحق والباطل واخرج
ابن سعد عن ذكوان قال قلت لعائشة من سمى عمر الفاروق قالت النبي

له ای اغفار سیت زیب ۱۲ منتخب اللغات

صلی اللہ علیہ وسلم واخرج ابن ماجتہ والحاکم عن ابن عباس رض قال لما اسلم
عمر نزل جبرئیل فقال یا محمد لقد استبشر اہل السماء باسلام عمر واخرج البزار
والحاکم وصححہ عن ابن عباس رض قال لما اسلم عمر قال المشرکون قد انتصف
القوم الیوم منا وانزل اللہ یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین
واخرج البخاری عن ابن مسعود رض قال مازلنا اعزۃ منذ اسلم عمر واخرج ابن سعد
والطبرانی عن ابن مسعود رض قال کان اسلام عمر فتحا وکانت ہجرتہ نصرا وکانت
امامتہ رحمۃ ولقد رأینا وما نستطیع ان نصلی الی البیت حتے اسلم عمر فلما اسلم
عمر قاتلہم حتے ترکونا فصلینا واخرج ابن سعد والحاکم عن حذیفۃ قال لما اسلم
عمر کان الاسلام کالرجل المقبل لایزداد الا قربا فلما قتل عمر کان الاسلام کالرجل
المدبر لایزداد الا بعدا واخرج الطبرانی عن ابن عباس رض قال اول من جہر بالاسلام
عمر بن الخطاب اسنادہ صحیح حسن واخرج ابن سعد عن صہیب قال لما اسلم عمر رض
ظہر الاسلام ودعی الیہ علانیۃ وجلسنا حول البیت حلقا وطفنا بالبیت وانتصفنا
ممن غلظ علینا ورددنا علیہ بعض ما یاتی بہ واخرج ابن سعد عن اسلم مولی عمر قال
اسلم عمر فی ذی الحجۃ السنۃ السادسۃ من النبوۃ وہو ابن ست وعشرین سنۃ
فصل فی ہجرتہ اخرج ابن عساکر عن علی قال ما علمت احدًا ہاجر الا
مختفیا الا عمر بن الخطاب فانہ لما ہم بالہجرۃ تقلد سیفہ وتنکب قوسہ وانتضے فے
یدہ اسہما واتی الکعبۃ واشراف قریش بفنائہا فطاف سبعا ثم صلے رکعتین
عند المقام ثم اتی حلقہم واحدۃ واحدۃ فقال شاہت الوجوہ من اراد ان تثکلہ
امہ ویؤتم ولدہ وترمل زوجتہ فلیلقنے وراء ہذا الوادی فما تبعہ منہم احد و
اخرج عن البراء رض قال اول من قدم علینا من المہاجرین مصعب بن عمیر ثم
ابن ام مکتوم ثم عمر بن الخطاب فے عشرین راکبا فقلنا ما فعل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ قال ہو علے اثری ثم قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر رض
معہ قال النووی شہد عمر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المشاہد کلہا وکان

ممن ثبت معه يوم احد **فصل في الاحاديث الواردة في فضله غير ما تقدم في ترجمة الصديق** رض اخرج الشيخان عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا انا نائم رأيتني في الجنة فاذا امرأة تتوضأ الى جانب قصر قلت لمن هذا القصر قالوا لعمر فذكرت غيرتك فوليت مدبرا فبكى (عمر) وقال عليك اغار يا رسول الله واخرج الشيخان عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا انا نائم شربت يعني اللبن حتى انظر الى الري يجري في اظفاري ثم ناولته عمر قالوا فما اولته يا رسول الله قال العلم واخرج الشيخان عن ابی سعيد الخدري رض قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا انا نائم رايت الناس عرضوا علي وعليهم قمص فمنها ما يبلغ الثدي ومنها ما يبلغ دون ذلك وعرض على عمر وعليه قميص يجره قالوا فما اولته يا رسول الله قال الدين واخرج الشيخان عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابن الخطاب والذي نفسي بيده ما لقيك الشيطان سالكا فجا قط الا سلك فجا غير فجك واخرج البخاري عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد كان فيما قبلكم من الامم ناس محدثون فان يكن في امتي احد فانه عمر اي ملهمون واخرج الترمذي عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه قال ابن عمر وما نزل بالناس امر قط فقالوا وقال الا نزل القرآن على نحو ما قال عمر واخرج الترمذي والحاكم وصححه عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان بعدي نبي لكان عمر بن الخطاب (واخرجه الطبراني عن ابی سعيد الخدري وعصمة بن مالك واخرجه ابن عساكر من حديث ابن عمر) واخرج الترمذي عن عائشة رض قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لانظر الى شياطين الجن والانس قد فروا من عمر واخرج ابن ماجة والحاكم عن ابی بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اول من يصافحه الحق عمر واول من يسلم عليه واول من ياخذه بيده فيدخل الجنة

واخرج ابن ماجة والحاکم عن ابی ذر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اللہ وضع الحق علی لسان عمر یقول بہ واخرج احمد والبزار عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ واخرجہ
الطبرانی من حدیث عمر بن الخطاب وبلال ومعاویۃ بن ابی سفیان وعائشۃ رض
واخرجہ ابن عساکر من حدیث ابن عمر واخرج ابن منیع فی مسندہ عن علی رض قال
کنا اصحاب محمد لا نشک ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر واخرج البزار عن ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر سراج اہل الجنۃ واخرجہ ابن عساکر
من حدیث ابی ہریرۃ والصعب بن جثامۃ واخرج البزار عن قدامۃ بن مظعون
عن عمہ عثمان بن مظعون قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا غلق الفتنۃ
واشار بیدہ الی عمر لا یزال بینکم وبین الفتنۃ باب شدید الغلق ما عاش ہذا
بین اظہرکم واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رض قال جاء جبریل
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقرأ عمر السلام واخبرہ ان غضبہ عز ورضاہ حکم
واخرج ابن عساکر عن عائشۃ رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشیطان
یفرق من عمر واخرج احمد من طریق بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
ان الشیطان لیفرق منک یا عمر واخرج ابن عساکر عن ابن عباس رض قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی السماء ملک الا وہو یوقر عمر ولا فی الارض شیطان
الا وہو یفرق من عمر واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رض قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ باہی باہل عرفۃ عامۃ وباہی بعمر خاصۃ
واخرج فی الکبیر مثلہ من حدیث ابن عباس رض واخرج الطبرانی والدیلمی عن الفضل
بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحق بعدی مع عمر حیث کان
واخرج الشیخان عن ابن عمر وابی ہریرۃ رض قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بینا انا نائم رأیتنی علی قلیب علیہا دلو فنزعت منہا ما شاء اللہ ثم اخذہا
ابو بکر فنزع ذنوبا او ذنوبین وفی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ ثم جاء عمر فاستقے فاستحالت

في يده غرباً فلم ار عبقرياً من الناس يفري فريه حتى روي الناس وضربوا بعطن
قال النووي في تهذيبه قال العلماء هذا اشارة الى خلافة ابي بكر وعمر و
كثرة الفتوح وظهور الاسلام في زمن عمر واخرج الطبراني عن سديسة قالت قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان لم يلق عمر منذ اسلم الا خر لوجهه (واخرجه
الدارقطني في الافراد من طريق سديسة عن حفصة) واخرج الطبراني عن ابي بن
كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لي جبريل ليبك الاسلام
على موت عمر واخرج الطبراني في الاوسط عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من ابغض عمر فقد ابغضني ومن احب عمر فقد احبني وان الله
باهى بالناس عشية عرفة عامة وباهى بعمر خاصة وانه لم يبعث الله نبيا الا كان
في امته محدث وان يكن في امتي منهم احد فهو عمر قالوا يا رسول الله كيف محدث
قال تتكلم الملائكة على لسانه اسناده حسن **فصل في اقوال الصحابة والسلف فيه**
قال ابو بكر الصديق رض ما على ظهر الارض رجل احب الي من عمر اخرجه ابن عساكر وقيل
لابي بكر في مرضه ماذا تقول لربك وقد وليت عمر قال اقول له وليت عليهم
خيرهم (اخرجه ابن سعد) وقال علي رض اذا ذكر الصالحون فحيهلا بعمر ما كنا نبعد
ان السكينة تنطق على لسان عمر (اخرجه الطبراني في الاوسط) وقال ابن عمر ما رايت
احدا قط بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم من حين قبض احد ولا اجود من عمر
(اخرجه ابن سعد) وقال ابن مسعود لو ان علم عمر وضع في كفة ميزان ووضع علم
احياء الارض في كفة لرجح علم عمر بعلمهم ولقد كانوا يرون انه ذهب بتسعة اعشار العلم
(اخرجه الطبراني في الكبير والحاكم) وقال حذيفة كان علم الناس كان مدسوسا
في حجر عمر وقال حذيفة والله ما اعرف رجلا لا تاخذه في الله لومة لائم الا عمر رض وقالت
عائشة رض وذكرت عمر كان والله احوذيا نسيج وحده وقال معاوية رض اما ابو بكر
فلم يرد الدنيا ولم ترده واما عمر فارادته الدنيا ولم يردها واما نحن فتمرغنا فيها ظهراً لبطن
(اخرجه الزبير بن بكار في الموفقيات) وقال جابر رض دخل علي على عمر وهو مسجى فقال

رحمة الله علیک ما من احد احب الیّ ان القی الله بما فی صحیفتہ بعد صحبة النبی
صلی الله علیه وسلم من هذا المسجی (اخرجه الحاکم) وقال ابن مسعودؓ اذا ذکر الصالحون
فحی هلا بعمر ان عمر کان اعلمنا بکتاب الله وافقهنا فی دین الله تعالی (اخرجه
الطبرانی والحاکم) وسئل ابن عباس عن ابی بکر فقال کان کالخیر کله وسئل
عن عمر فقال کان کالطیر الحذر الذی یری ان له بکل طریق شرکا یاخذه
وسئل عن علی فقال ملئ عزما وحزما وعلما ونجدة اخرجه فی الطیوریات واخرج
الطبرانی عن عمیر بن ربیعة ان عمر بن الخطاب قال لکعب الاحبار کیف تجد
نعتی قال اجد نعتک قرنا من حدید قال وما قرن من حدید قال امیر شدید
لا تاخذه فی الله لومة لائم قال ثم مه قال ثم یکون من بعدک خلیفة تقتله فئة
ظالمة قال ثم مه قال ثم یکون البلاء واخرج احمد والبزار والطبرانی عن ابن مسعودؓ
قال فضل عمر بن الخطاب الناس باربع بذکر الاسری یوم بدر امر بقتلهم فانزل الله
لولا کتاب من الله سبق الآیة وبذکر الحجاب امر نساء النبی صلی الله علیه وسلم ان
یحتجبن فقالت له زینب وانک علینا یا ابن الخطاب والوحی ینزل فی بیوتنا
فانزل الله فاذا سألتموهن متاعا الآیة وبدعوة النبی صلی الله علیه وسلم اللهم
اید الاسلام بعمر وبرایه فی ابی بکر کان اول من بایعه واخرج ابن عساکر عن مجاهد
قال کنا نحدث ان الشیاطین کانت مصفدة فی امارة عمر فلما اصیب بثت
واخرج عن سالم بن عبد الله قال ابطأ خبر عمر علی ابی موسی فاتی امرأة فی بطنها
شیطان فسألها عنه فقالت حتی یجیئنی شیطانی فجاء فسألته عنه فقال ترکته
موتزرا بکساء یهنأ ابل الصدقة وذاک رجل لا یراه الشیطان الا خر لمنخریه الملک
بین عینیه وروح القدس ینطق بلسانه فصل قال سفیان الثوری من زعم انّ
علیا کان احق بالولایة من ابی بکر وعمر فقد خطأ ابا بکر وعمر والمهاجرین والانصار
وقال شریک لیس یقدم علیا علی ابی بکر وعمر احد فیه خیر وقال ابو اسامة
اتدرون من ابو بکر وعمر هما ابو الاسلام وامه وقال جعفر الصادق انا بریء من ذکر

ابا بکر وعمر الاخیر فصل فی موافقات عمرؓ قد وصلها بعضهم الی اکثر من
عشرین اخرج ابن مردویه عن مجاهد قال کان عمر یرے الرای فینزل به
القرآن واخرج ابن عساکر عن علی قال ان فی القرآن لرایا من رای عمر
واخرج ابن عمر مرفوعا ما قال الناس فی شیئ وقال فیه عمر الا جاء القرآن بنحو ما
یقول عمر واخرج الشیخان عن عمر قال وافقت ربی فی ثلث قلت یا رسول الله
لو اتخذنا من مقام ابراهیم مصلی فنزلت واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی وقلت یا رسول الله یدخل علی نسائک البر
والفاجر فلو امرتهن یحتجبن فنزلت آیة الحجاب واجتمع نساء النبی صلی الله علیه
وسلم فی الغیرة فقلت عسی ربه ان طلقکن ان یبدله ازواجا خیرا منکن فنزلت
کذلک واخرج مسلم عن عمر قال وافقت ربی فی ثلث فی الحجاب وفی
اساری بدر وفی مقام ابراهیم ففی هذا الحدیث خصلة رابعة وفی التهذیب
للنووی نزل القرآن بموافقته فی اسری بدر وفی الحجاب وفی مقام ابراهیم
وفی تحریم الخمر فزاد خصلة خامسة وحدیثها فی السنن ومستدرک الحاکم انه قال
اللهم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا فانزل الله تحریمها واخرج ابن ابی حاتم
فی تفسیره عن انس قال قال عمر وافقت ربی فی اربع نزلت هذه الآیة ولقد
خلقنا الانسان من سلالة من طین الآیة فلما نزلت قلت انا فتبارک الله
احسن الخالقین فزاد فی هذا الحدیث خصلة سادسة وللحدیث طریق آخر
عن ابن عباس اوردته فی تفسیر المسند ثم رایت فی کتاب فضائل الامامین
لابی عبد الله الشیبانی قال وافق عمر ربه فی احد وعشرین موضعا فذکر هذه الستة
وزاد ٧ قصة عبد الله بن ابی قلت حدیثها فی الصحیح عنه قال لما توفی ٧
عبد الله بن ابی دعی رسول الله صلی الله علیه وسلم للصلوة علیه فقام الیه فقمت
حتی وقفت فی صدره فقلت یا رسول الله اعلی عدو الله ابن ابی القائل یوما
کذا وکذا فوالله ما کان الا یسیرا حتی نزلت ولا تصل علی احد منهم مات ابدا
الآیة ٨ یسئلونک عن الخمر الآیة ٩ یا ایها الذین آمنوا لا تقربوا الصلوة ٨-٩

الآیۃ قلت ہما مع آیۃ المائدۃ خصلۃ واحدۃ والثلثۃ فی الحدیث السابق
۱۰ ۱۰ لما اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاستغفار لقوم قال عمر سواء
علیہم فانزل اللہ سواء علیہم استغفرت لہم الآیۃ قلت اخرجہ الطبرانی عن ابن
۱۱ عباس ۱۱ لما استشار صلی اللہ علیہ وسلم الصحابۃ فی الخروج الی بدر اشار عمر بالخروج
۱۲ فنزلت کما اخرجک ربک من بیتک الآیۃ ۱۲ لما استشار الصحابۃ فی
قصۃ الافک قال عمر من زوجکہا یا رسول اللہ قال اللہ قال افتظن ان
۱۳ ربک دلس علیک فیہا سبحانک ہذا بہتان عظیم فنزلت کذلک ۱۳ قصتہ
فی الصیام لما جامع زوجتہ بعد الانتباہ وکان ذلک محرما فی اول الاسلام
۱۴ فنزل احل لکم لیلۃ الصیام الآیۃ قلت اخرجہ احمد فی مسندہ ۱۴ قولہ تعالی
من کان عدوا لجبریل الآیۃ قلت اخرجہ ابن جریر وغیرہ من طرق عدیدۃ و
اقربہا للموافقۃ ما اخرجہ ابن ابی حاتم عن عبد الرحمن بن ابی لیلی ان یہودیا
لقی عمر فقال ان جبریل الذی یذکر صاحبکم عدو لنا فقال لہ عمر من کان عدوا للہ
وملائکتہ ورسلہ وجبریل ومیکال فان اللہ عدو للکافرین فنزلت علی لسان
۱۵ عمر ۱۵ قولہ تعالی فلا وربک لا یؤمنون الآیۃ قلت اخرج قصتہا ابن
ابی حاتم وابن مردویہ عن ابی الاسود قال اختصم رجلان الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقضی بینہما فقال الذی قضی علیہ ردنا الی عمر بن الخطاب
فاتیا الیہ فقال الرجل قضی لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ہذا
فقال ردنا الی عمر فقال اکذاک قال نعم فقال عمر مکانکما حتی اخرج الیکما
فخرج الیہما مشتملا علی سیفہ فضرب الذی قال ردنا الی عمر فقتلہ وادبر الآخر
فقال یا رسول اللہ قتل عمر واللہ صاحبی فقال ما کنت اظن ان یجتری عمر
علی قتل مؤمن فانزل اللہ فلا وربک لا یؤمنون الآیۃ فاہدر دم الرجل وبری
۱۶ عمر من قتلہ ولہ شاہد موصول اوردتہ فی التفسیر المسند ۱۶ الاستیذان
فی الدخول وذلک انہ دخل علیہ غلامہ وکان نائما فقال اللہم حرم الدخول

فنزلت آية الاستيذان ١٧ قوله في اليهود انهم قوم بهت ١٨ قوله ١٧-١٨
ثلة من الاولين وثلة من الآخرين قلت اخرج قصتها ابن عساكر في تاريخه
عن جابر بن عبد الله وهو في اسباب النزول ١٩ رفع تلاوة الشيخ والشيخة ١٩
اذا زنيا الآية ٢٠ قوله يوم احد لما قال ابو سفيان افي القوم فلان لا تجيبوه ٢٠
فوافقه رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت اخرج قصته احمد في مسنده قال
ويضم الى هذا ما اخرجه عثمان بن سعيد الدارمي في كتاب الرد على الجهمية
من طريق ابن شهاب عن سالم بن عبد الله ان كعب الاحبار قال ويل
لملك الارض من ملك السماء فقال عمر الا من حاسب نفسه فقال كعب والذي
نفسي بيده انها في التوراة لتابعتها فخر عمر ساجدا ثم رأيت في الكامل
لابن عدي من طريق عبد الله بن نافع وهو ضعيف عن ابيه عن ابن عمر
ان بلالا كان يقول اذا اذن اشهد ان لا اله الا الله حي على الصلوة
فقال له عمر قل في اثرها اشهد ان محمدا رسول الله فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم قل كما قال عمر **فصل في كراماته** اخرج البيهقي وابو نعيم كلاهما
في دلائل النبوة واللالكائي في شرح السنة والدير عاقولي في فوائده
وابن الاعرابي في كرامات الاولياء والخطيب في رواة مالك عن نافع
عن ابن عمر قال وجه عمر جيشا وراس عليهم رجلا يدعى سارية فبينا عمر
يخطب جعل ينادي يا سارية الجبل ثلثا ثم قدم رسول الجيش فسأله عمر فقال
يا امير المومنين هزمنا فبينا نحن كذلك اذ سمعنا صوتا ينادي يا سارية الجبل
ثلثا فاسندنا ظهورنا الى الجبل فهزمهم الله قال قيل لعمر انك كنت تصيح بذلك
وذلك الجبل الذي كان سارية عنده بنهاوند من ارض العجم قال ابن حجر
في الاصابة اسناده حسن واخرج ابن مردويه من طريق ميمون بن مهران
عن ابن عمر قال كان عمر يخطب يوم الجمعة فعرض في خطبته ان قال يا
سارية الجبل من استرعى الذئب ظلم فالتفت الناس بعضهم لبعض فقال لهم

علی البحر حتی ما قال فلما فرغ سألوه فقال وقع فی خلدی ان المشرکین هزموا
اخواننا وانهم یمرون بجبل فان عدلوا الیه قاتلوا من وجه واحد وان
جاوزوا هلکوا فخرج منی ما تزعمون انکم سمعتموه قال فجاء البشیر بعد شهر
فذکر انهم سمعوا صوت عمر فی ذلک الیوم قال فعدلنا الی الجبل ففتح الله
علینا واخرج ابو نعیم فی الدلائل عن عمرو بن الحارث قال بینا عمر یخطب
یوم الجمعة اذ ترک الخطبة فقال یا ساریة الجبل مرتین او ثلثا ثم اقبل
علی خطبته فقال بعض الحاضرین لقد جن انه لمجنون فدخل علیه عبد الرحمن
بن عوف وکان یطمئن الیه فقال انک لتجعل لهم علی نفسک مقالا بینا انت
تخطب اذ انت تصیح یا ساریة الجبل ای شیء هذا قال انی والله ما ملکت
ذلک رایتهم یقاتلون عند جبل یؤتون من بین ایدیهم ومن خلفهم فلم املک
ان قلت یا ساریة الجبل لیلحقوا بالجبل فلبثوا الی ان جاء رسول ساریة بکتابه
ان القوم لقونا یوم الجمعة فقاتلناهم حتی اذا حضرت الجمعة سمعنا منادیا ینادی
یا ساری الجبل مرتین فلحقنا بالجبل فلم نزل قاهرین لعدونا حتی هزمهم الله
وقتلهم فقال اولئک الذین طعنوا علیه دعوا هذا الرجل فانه مصنوع له واخرج (از کرامات عمرؓ)
ابو القاسم بن بشران فی فوائده من طریق موسی بن عقبة عن نافع عن
ابن عمر قال قال عمر بن الخطاب لرجل ما اسمک قال جمرة قال ابن من
قال ابن شهاب قال ممن قال من الحرقة قال این مسکنک قال الحرة
قال بایها قال بذات لظی فقال عمر ادرک اهلک فقد احترقوا فرجع الرجل
فوجد اهله قد احترقوا (اخرج مالک فی الموطا عن یحیی بن سعید نحوه واخرجه
ابن درید فی الاخبار المنثورة وابن الکلبی فی الجامع وغیرهم) وقال
ابو الشیخ فی کتاب العظمة حدثنا ابو الطیب حدثنا علی بن داود حدثنا عبد الله
بن صالح حدثنا ابن لهیعة عن قیس بن الحجاج عمن حدثه قال لما فتحت مصر (ایضاً از کرامات عمرؓ)
اتی عمرو بن العاص حین دخل یوم من اشهر العجم فقالوا یا ایها الامیر

ان لنیلنا ہذا استتہ لایجری الا بہا قال وما ذاک قالوا اذا کان احدی عشر
لیلۃ تخلو من ہذا الشہر عمدنا الے جاریۃ بکر بین ابویہا فارضینا ابویہا و
جعلنا علیہا من الثیاب والحلی افضل مایکون ثم القینا ہا فے ہذا النیل
فقال لہم عمرو ان ہذا لایکون ابدا فے الاسلام یہدم ما کان قبلہ فاقاموا
والنیل لایجری قلیلا ولا کثیرا حتے ہموا بالجلاء فلما رای ذلک عمرو کتب
الے عمر بن الخطاب بذلک فکتب لہ ان قد اصبت بالذی فعلت
وان الاسلام یہدم ما کان قبلہ وبعثت ببطاقۃ فی داخل کتابہ وکتب
الی عمرو انی قد بعثت الیک ببطاقۃ فی داخل کتابی فالقہا فی النیل
فلما قدم کتاب عمر الے عمرو بن العاص اخذ البطاقۃ ففتحہا فاذا فیہا
من عبد اللہ عمر امیر المؤمنین الی نیل مصر اما بعد فان کنت تجری
من قبلک فلا تجر وان کان اللہ یجریک فاسال الواحد القہار ان یجریک
فالقے البطاقۃ فی النیل قبل الصلیب بیوم فاصبحوا وقد اجراہ اللہ تعالی
ستۃ عشر ذراعا فے لیلۃ واحدۃ فقطع اللہ تلک السنۃ عن اہل مصر
الی الیوم واخرج ابن عساکر عن طارق بن شہاب قال ان کان الرجل
لیحدث عمر بالحدیث فیکذبہ الکذبۃ فیقول احبس ہذہ ثم یحدثہ بالحدیث
فیقول احبس ہذہ فیقول لہ کل ما حدثتک حق الا ما امرتنی ان احبسہ واخرج
عن الحسن قال ان کان احد یعرف الکذب اذا حدث فہو عمر بن الخطاب
واخرج البیہقے فی الدلائل عن ابی ہدبۃ الحمصے قال اخبر عمر بان اہل العراق
قد حصبوا امیرہم فخرج غضبان فصلے منہا فی صلوتہ فلما سلم قال اللہم انہم
قد لبسوا علی فالبس علیہم وعجل علیہم الغلام الثقفے یحکم فیہم بحکم الجاہلیۃ لایقبل
من محسنہم ولا یتجاوز عن مسیئہم قلت اشار بہ الے الحجاج قال ابن لہیعۃ وما
ولد الحجاج یومئذ فصل فی نبذ من سیرتہ اخرج ابن سعد عن الاحنف
بن قیس قال کنا جلوسا بباب عمر فمرت جاریۃ فقالوا سریۃ امیر المؤمنین

فقال ما هي لامير المؤمنين لسرية ولا تحل له انها من مال الله فقلنا فما ذا
يحل له من مال الله تعالى قال انه لا يحل لعمر من مال الله الا حلتين حلة للشتاء
وحلة للصيف وما حج به واعتمر وقوتي وقوت اهلي كرجل من قريش ليس
باغناهم ولا بافقرهم ثم انا بعد رجل من المسلمين وقال خزيمة بن ثابت
كان اذا استعمل عاملا كتب له واشترط عليه ان لا يركب برذونا ولا ياكل
نقيا ولا يلبس رقيقا ولا يغلق بابه دون ذوي الحاجات فان فعل فقد
حلت عليه العقوبة وقال عكرمة بن خالد وغيره ان حفصة وعبد الله وغيرهما
كلموا عمر فقالوا لو اكلت طعاما طيبا كان اقوى لك على الحق قال اكلكم
على هذا الرأي قالوا نعم قال قد علمت نصحكم ولكني تركت صاحبي على جادة
فان تركت جادتهما لم ادركهما في المنزل قال واصاب الناس سنة فما
اكل عامئذ سمنا ولا سمينا وقال ابن ابي مليكة كلم عتبة بن فرقد عمر في طعامه
فقال ويحك آكل طيباتي في حياتي الدنيا واستمتع بها وقال الحسن دخل
عمر على ابنه عاصم وهو ياكل لحما فقال ما هذا قال قرمنا اليه قال اوكلما
قرمت الى شيء اكلته كفى بالمرء سرفا ان ياكل كل ما اشتهى وقال اسلم
قال عمر لقد خطر على قلبي شهوة السمك الطري قال فرحل يرفا راحلته وسار
اربعا مقبلا واربعا مدبرا واشترى مكتلا فجاء به وعمد الى الراحلة فغسلها
فاتى عمر فقال انطلق حتى انظر الى الراحلة فنظر وقال نسيت ان تغسل هذا
العرق الذي تحت اذنها عذبت بهيمة في شهوة عمر لا والله لا يذوق عمر
مكتلك وقال قتادة كان عمر يلبس وهو خليفة جبة من صوف مرقوعة
بعضها بادم ويطوف في الاسواق على عاتقه الدرة يؤدب بها الناس
ويمر بالنكث والنوى فيلتقطه ويلقيه في منازل الناس ينتفعون به وقال
انس رايت بين كتفي عمر اربع رقاع في قميصه وقال ابو عثمان النهدي رايت
على عمر ازارا مرقوعا بادم وقال عبد الله بن عامر بن ربيعة حججت مع عمر

فما ضرب فسطاطا ولا خباء كان يلقى الكساء والنطع على الشجرة ويستظل تحته وقال عبداللہ بن عیسی کان فی وجہ عمر بن الخطاب خطان اسودان من البکاء وقال الحسن كان عمر يمر بالآية من ورده فيسقط حتى يعاد منها اياما وقال انس دخلت حائطا فسمعت عمر يقول وبيني وبينه جدار عمر بن الخطاب امير المؤمنين بخ والله لتتقين الله ابن الخطاب اوليعذبنك الله وقال عبدالله بن عامر بن ربيعة رايت عمر اخذ تبنة من الارض فقال ليتني هذه التبنة ياليتني لم اك شيئا ليت امي لم تلدني وقال عبيدالله بن عمر بن حفص حمل عمر بن الخطاب قربة على عنقه فقيل له في ذلك فقال ان نفسي اعجبتني فاردت ان اذلها وقال محمد بن سيرين قدم صهر لعمر عليه فطلب ان يعطيه من بيت المال فانتهره عمر وقال اردت ان القى الله ملكا خائنا ثم اعطاه من صلب ماله عشرة آلاف درهم وقال النخعي كان عمر يتجر وهو خليفة وقال انس تقرقر بطن عمر من اكل الزيت عام الرمادة وكان قد حرم على نفسه السمن فنقر بطنه باصبعه وقال انه ليس عندنا غيره حتى يحيى الناس وقال سفيان بن عيينة قال عمر بن الخطاب احب الناس الي من رفع الي عيوبي وقال اسلم رايت عمر بن الخطاب ياخذ باذن الفرس وياخذ بيده الاخرى اذنه ثم ينزو على متن الفرس وقال ابن عمر ما رايت عمر غضب قط فذكر الله عنده او خوف او قرا عنده انسان آية من القرآن الا وقف عما كان يريد وقال بلال لاسلم كيف تجدون عمر فقال خير الناس الا انه اذا غضب فهو امر عظيم فقال بلال لو كنت عنده اذا غضب قرات عليه القرآن حتى يذهب غضبه وقال الاحوص بن حكيم عن ابيه اتي عمر بلحم فيه سمن فابى ان ياكلهما وقال كل واحد منهما ادم اخرج هذه الآثار كلها ابن سعد واخرج ابن سعد عن الحسن قال قال عمر هان شيء اصلح به قوما ان ابدلهم اميرا مكان امير **فصل في صفته رضى الله عنه**

اخرج ابن سعد والحاكم عن زر قال خرجت مع اهل المدينة فى يوم عيد
فرأيت عمر يمشى حافيا شيخا اصلع آدم اعسر طوالا مشرفا على الناس كانه
على دابة قال الواقدى لا يعرف عندنا ان عمر كان آدم الا ان يكون
رآه عام الرمادة فانه كان تغير لونه حين اكل الزيت واخرج ابن سعد
عن ابن عمر انه وصف عمر فقال رجل ابيض تعلوه حمرة طوال اصلع اشيب
واخرج عن عبيد بن عمير قال كان عمر يفوق الناس طولا واخرج عن
سلمة بن الاكوع قال كان عمر رجلا ايسر يعنى يعمل بيديه جميعا واخرج
ابن عساكر عن ابى رجاء العطاردى قال كان عمر رجلا طويلا جسيما اصلع
شديد الصلع ابيض شديد الحمرة فى عارضيه خفة سبلته كبيرة وفى اطرافها
صهبة وفى تاريخ ابن عساكر من طرق ان ام عمر بن الخطاب حنتمة بنت
هشام بن المغيرة اخت ابى جهل بن هشام فكان ابو جهل خاله **فصل**
فى خلافته ولى الخلافة بعهد من ابى بكر فى جمادى الآخرة سنة
١٣ ثلث عشرة قال الزهرى استخلف عمر يوم توفى ابو بكر وهو يوم الثلثاء
لثمان بقين من جمادى الآخرة (اخرجه الحاكم) فقام بالامر اتم قيام و
١٤ كثرت الفتوح فى ايامه ففى سنة اربع عشرة فتحت دمشق ما بين صلح و
عنوة وحمص وبعلبك صلحا والبصرة والابلة كلاهما عنوة وفيها جمع عمر
الناس على صلوة التراويح (قاله العسكرى فى الاوائل) وفى سنة خمس
١٥ عشرة فتحت الاردن كلها عنوة الا طبرية فانها فتحت صلحا وفيها كانت
وقعة اليرموك والقادسية (قال ابن جرير) وفيها مصر سعد الكوفة وفيها
فرض عمر الفروض ودون الدواوين واعطى العطاء على السابقة وفى
١٦ سنة ست عشرة فتحت الاهواز والمدائن واقام بها سعد الجمعة فى
ايوان كسرى وهى اول جمعة جمعت بالعراق وذلك فى صفر وفيها
كانت وقعة جلولاء وهزم فيها يزدجرد بن كسرى وتقهقر الى الرى و

(فيها جمع عمر الناس على صلوة التراويح)

فيها فتحت تكريت وفيها سار عمر ففتح بيت المقدس وخطب بالجابية
خطبته المشهورة وفيها فتحت قنسرين عنوة وحلب وانطاكية ومنبج صلحا و
سروج عنوة وفيها فتحت قرقيسيا صلحا وفي ربيع الاول كتب التاريخ
١٧ من الهجرة بمشورة علي وفي سنة سبع عشرة زاد عمر في المسجد النبوي وفيها
كان القحط بالحجاز وسمي عام الرمادة واستسقى عمر للناس بالعباس اخرج ابن سعد
عن نيار الاسلمي ان عمر لما خرج يستسقي خرج وعليه برد رسول الله صلى الله
عليه وسلم واخرج عن ابن عون قال اخذ عمر بيد العباس ثم رفعها وقال
اللهم انا نتوسل اليك بعم نبيك ان تذهب عنا المحل وان تسقينا الغيث
فلم يبرحوا حتى سقوا فاطبقت السماء عليهم اياما وفيها فتحت الاهواز صلحا
١٨ وفي سنة ثماني عشرة فتحت جنديسابور صلحا وحلوان عنوة وفيها كان
طاعون عمواس وفيها فتحت الرها وسميساط (شميساط) عنوة وحران ونصيبين
وطائفة من الجزيرة عنوة وقيل صلحا والموصل ونواحيها عنوة وفي سنة
١٩–٢٠ تسع عشرة فتحت قيسارية عنوة وفي سنة عشرين فتحت مصر عنوة وقيل مصر
كلها صلحا الا الاسكندرية فعنوة وقال علي بن رباح المغرب كله عنوة و
فيها فتحت تستر وفيها هلك قيصر عظيم الروم وفيها اجلى عمر اليهود عن خيبر وعن
٢١ نجران وقسم خيبر ووادي القرى وفي سنة احدى وعشرين فتحت الاسكندرية
٢٢ عنوة ونهاوند ولم يكن للاعاجم بعدها جماعة وبرقة وغيرها وفي سنة اثنتين
وعشرين فتحت آذربيجان عنوة وقيل صلحا والدينور عنوة وماسبذان عنوة
٢٣ وهمذان عنوة واطرابلس المغرب والري وعسكر وقومس وفي سنة ثلث و
عشرين كان فتح كرمان وسجستان ومكران من بلاد الجبل واصبهان و
نواحيها وفي آخرها كانت وفاة سيدنا عمر رض بعد صدوره من الحج شهيد
قال سعيد بن المسيب لما نفر عمر من منى اناخ بالابطح ثم استلقى ورفع يديه
الى السماء وقال اللهم كبرت سني وضعفت قوتي وانتشرت رعيتي فاقبضني اليك

غير مضيع ولا مفرط فما انسلخ ذو الحجة حتى قتل (اخرجه الحاكم) وقال ابو صالح
السمان قال كعب الاحبار لعمر اجدك في التوراة تقتل شهيدا قال واني لي
بالشهادة وانا بجزيرة العرب وقال اسلم قال عمر اللهم ارزقني شهادة
في سبيلك واجعل موتي في بلد رسولك (اخرجه البخاري) وقال معدان
بن ابي طلحة خطب عمر فقال رايت كان ديكا نقرني نقرة او نقرتين و
اني لا اراه الا حضور اجلي وان قوما يامرونني ان استخلف وان الله لم يكن
ليضيع دينه ولا خلافته فان عجل بي امر فالخلافة شورى بين هؤلاء
الستة الذين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو راض عنهم (اخرجه الحاكم)
قال الزهري كان عمر رض لا ياذن لسبي قد احتلم في دخول المدينة حتى
كتب اليه المغيرة بن شعبة وهو على الكوفة يذكر غلاما عنده صنعا ويستاذنه
ان يدخل المدينة ويقول ان عنده اعمالا كثيرة فيها منافع للناس انه
حداد نقاش نجار فاذن له ان يرسله المدينة وضرب عليه المغيرة مائة درهم
في الشهر فجاء الى عمر يشتكي شدة الخراج فقال ما خراجك بكثير فانصرف ساخطا
يتذمر فلبث عمر ليالي ثم دعاه فقال الم اخبر انك تقول لو اشاء لصنعت رحى
تطحن بالريح فالتفت الى عمر عابسا وقال لاصنعن لك رحى يتحدث الناس
بها فلما ولى قال عمر لاصحابه اوعدني العبد آنفا ثم اشتمل ابو لؤلؤة على
خنجر ذي راسين نصابه في وسطه فكمن بزاوية من زوايا المسجد في الغلس
فلم يزل هناك حتى خرج عمر يوقظ الناس للصلوة فلما دنا منه طعنه ثلاث
طعنات (اخرجه ابن سعد) وقال عمرو بن ميمون الانصاري ان ابا لؤلؤة
عبد المغيرة طعن عمر بخنجر له راسان وطعن معه اثنى عشر رجلا مات منهم ستة
فالقى عليه رجل من اهل العراق ثوبا فلما اغتم فيه قتل نفسه وقال
ابو رافع كان ابو لؤلؤة عبد المغيرة يصنع الارحاء وكان المغيرة يستغله كل يوم
اربعة دراهم فلقي عمر فقال يا امير المؤمنين ان المغيرة قد اثقل علي فكلمه فقال

احسن الی مولاک ومن نیته عمر ان یکلم المغیرة فیه فغضب وقال یسع الناس
کلهم عدله غیری واضمر قتله واتخذ خنجرا وشحذه وسمه وکان عمر یقول اقیموا
صفوفکم قبل ان یکبر فجاء فقام حذاءه فی الصف وضربه فی کتفه وفی
خاصرته فسقط عمر وطعن ثلثة عشر رجلا معه فمات منهم ستة وحمل عمر الی اهله
وکادت الشمس تطلع فصلی عبد الرحمن بن عوف بالناس باقصر سورتین و
اتی عمر بنبیذ فشربه فخرج من جرحه فلم یتبین فسقوه لبنا فخرج من جرحه فقالوا
لا باس علیک فقال ان یکن بالقتل باس فقد قتلت فجعل الناس یثنون
علیه ویقولون کنت وکنت فقال اما والله وددت انی خرجت منها
کفافا لا علی ولا لی وان صحبة رسول الله صلی الله علیه وسلم سلمت لی واثنی
علیه ابن عباس فقال لو ان لی طلاع الارض ذهبا لافتدیت به من
هول المطلع وقد جعلتها شوری فی عثمان وعلی وطلحة والزبیر وعبد الرحمن
بن عوف وسعد وامر صهیبا ان یصلی بالناس واجل الستة ثلثا (اخرجه الحاکم
وقال ابن عباس کان ابو لؤلؤة مجوسیا وقال عمرو بن میمون قال
عمر الحمد لله الذی لم یجعل منیتی بید رجل یدعی الاسلام ثم قال لابنه یا عبد الله
انظر ما علی من الدین فحسبوه فوجدوه ستة وثمانین الفا ونحوها فقال
ان وفی مال آل عمر فاده من اموالهم والا فاسئل فی بنی عدی فان لم تف
اموالهم فاسئل فی قریش اذهب الی ام المؤمنین عائشة فقل یستاذن عمر
ان یدفن مع صاحبیه فذهب الیها فقالت کنت اریده تعنی المکان
لنفسی ولاوثرنه الیوم علی نفسی فاتی عبد الله فقال قد اذنت فحمد الله
تعالی وقیل له اوص یا امیر المؤمنین واستخلف قال ما اری احدا احق
بهذا الامر من هؤلاء النفر الذین توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو
عنهم راض فسمی الستة وقال یشهد عبد الله بن عمر معهم ولیس له من الامر شیء
فان اصابت الامرة سعدا فهو ذاک والا فلیستعن به ایکم ما امر فانی لم اعزله

من عجز ولا خيانة ثم قال اوصي الخليفة من بعدي بتقوى الله واوصيه
بالمهاجرين والانصار واوصيه باهل الامصار خيرا في مثل ذلك من الوصية
فلما توفي خرجنا به نمشي فسلم عبد الله بن عمر وقال عمر يستاذن فقالت عائشة
ادخلوه فادخل فوضع هناك مع صاحبيه فلما فرغ من دفنه ورجعوا اجتمع
هؤلاء الرهط فقال عبد الرحمن بن عوف اجعلوا امركم الى ثلثة منكم فقال
الزبير قد جعلت امري الى علي وقال سعد قد جعلت امري الى عبد الرحمن
وقال طلحة قد جعلت امري الى عثمان قال فخلا هؤلاء الثلثة فقال عبد الرحمن
انا لا اريدها فايكما يبرأ من هذا الامر ونجعله اليه والله عليه والاسلام لينظرن
افضلهم في نفسه وليحرص على صلاح الامة فسكت الشيخان علي وعثمان
فقال عبد الرحمن اجعلوه الي والله علي لا آلو عن افضلكم قالا نعم فخلا بعلي و
قال لك من القدم في الاسلام والقرابة من رسول الله صلى الله عليه و
سلم ما قد علمت الله عليك لئن امرتك لتعدلن ولئن امرت عليك لتسمعن
ولتطيعن قال نعم ثم خلا بالآخر فقال له كذلك فلما اخذ ميثاقهما بايع عثمان و
بايعه علي وفي مسند احمد عن عمر انه قال ان ادركني اجلي وابو عبيدة
بن الجراح حي استخلفته فان سالني ربي قلت سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول ان لكل نبي امينا واميني ابو عبيدة بن الجراح فان ادركني
اجلي وقد توفي ابو عبيدة استخلفت معاذ بن جبل فان سالني ربي
لم استخلفته قلت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انه يحشر يوم القيامة
بين يدي العلماء نبذة وقد ماتا في خلافته وفي المسند ايضا عن ابي رافع
انه قيل لعمر عند موته في الاستخلاف فقال قد رايت من اصحابي حرصا
سيئا ولو ادركني احد رجلين ثم جعلت هذا الامر اليه لوثقت به سالم مولى
ابي حذيفة وابو عبيدة بن الجراح اصيب عمر يوم الاربعاء لاربع بقين
من ذي الحجة ودفن يوم الاحد مستهل المحرم الحرام وله ثلث وستون سنة

وقيل ست وستون سنة وقيل احدى وستون وقيل ستون ورجحه
الواقدي وقيل تسع وخمسون وقيل خمس اواربع وخمسون وصلى عليه
صهيب في المسجد وفي تهذيب المزني كان نقش خاتم عمر كفى بالموت واعظا
واخرج الطبراني عن طارق بن شهاب قال قالت ام ايمن يوم قتل عمر
اليوم وهى الاسلام واخرج عن عبد الرحمن بن يسار (لبشار) قال شهدت
موت عمر فانكسفت الشمس يومئذ رجاله ثقات) **فصل في اوليات عمر**
قال العسكري هو اول من سمي امير المؤمنين واول من كتب التاريخ
من الهجرة واول من اتخذ بيت المال واول من سن قيام شهر رمضان
واول من عس بالليل واول من عاقب على الهجاء واول من ضرب
في الخمر ثمانين واول من حرم المتعة واول من نهى عن بيع امهات الاولاد
واول من جمع الناس في صلوة الجنائز على اربع تكبيرات واول من
اتخذ الديوان واول من فتح الفتوح ومسح السواد واول من حمل الطعام
من مصر في بحر ايلة الى المدينة واول من احتبس صدقة في الاسلام
واول من اعال الفرائض واول من اخذ زكوة الخيل واول من
قال اطال الله بقاءك (قاله لعلي) واول من قال ايدك الله (قاله لعلي)
هذا آخر ما ذكره العسكري وقال النووي في تهذيبه هو اول من اتخذ
الدرة وكذا ذكره ابن سعد في الطبقات قال ولقد قيل بعده لدرة عمر
اهيب من سيفكم قال وهو اول من استقضى القضاة في الامصار و
اول من مصر الامصار الكوفة والبصرة والجزيرة والشام ومصر وموصل
واخرج ابن عساكر عن اسمعيل بن زياد قال مر علي بن ابي طالب على المساجد
في رمضان وفيها القناديل فقال نور الله على عمر في قبره كما نور علينا في
مساجدنا **فصل** قال ابن سعد اتخذ عمر دار الدقيق فجعل فيها الدقيق والسويق
والتمر والزبيب وما يحتاج اليه يعين به المنقطع ووضع فيما بين مكة والمدينة

بالطريق ما يصلح من ينقطع به وهدم المسجد النبوي وزاد فيه ووسعه وفرشه بالحصباء وهو الذي اخرج اليهود من الحجاز الى الشام واخرج اهل نجران الى الكوفة وهو الذي اخر مقام ابراهيم الى موضعه اليوم وكان ملصقا بالبيت فصل في نبذ من اخباره وقضاياه اخرج العسكري في الاوائل والطبراني في الكبير والحاكم من طريق ابن شهاب ان عمر بن عبد العزيز سال ابا بكر بن سليمان بن ابي حثمة لاي شيء كان يكتب من خليفة رسول الله في عهد ابي بكر ثم كان عمر كتب اولا من خليفة ابي بكر فمن اول من كتب من امير المؤمنين فقال حدثتني الشفاء وكانت من المهاجرات ان ابا بكر كان يكتب من خليفة رسول الله وكان عمر يكتب من خليفة خليفة رسول الله حتى كتب عمر الى عامل العراق ان يبعث اليه رجلين جلدين يسالهما عن العراق واهله فبعث اليه لبيد بن ربيعة وعدي بن حاتم فقدما المدينة ودخلا المسجد فوجدا عمرو بن العاص فقالا استاذن لنا على امير المؤمنين فقال عمرو انتما والله اصبتما اسمه فدخل عليه عمرو فقال السلام عليك يا امير المؤمنين فقال ما بدا لك في هذا الاسم لتخرجن مما قلت فاخبره وقال انت الامير ونحن المؤمنون فجرى الكتاب بذلك من يومئذ وقال النووي في تهذيبه سماه بهذا الاسم عدي بن حاتم ولبيد بن ربيعة حين وفدا عليه من العراق وقيل سماه به المغيرة بن شعبة وقيل ان عمر قال للناس انتم المؤمنون وانا اميركم فسمي امير المؤمنين وكان قبل ذلك يقال له خليفة خليفة رسول الله فعدلوا عن تلك العبارة لطولها واخرج ابن عساكر عن معاوية بن قرة قال كان يكتب من ابي بكر خليفة رسول الله فلما كان عمر بن الخطاب ارادوا ان يقولوا خليفة خليفة رسول الله قال عمر هذا يطول قالوا لا ولكنا امرناك علينا فانت اميرنا قال نعم انتم المؤمنون وانا اميركم فكتب امير المؤمنين واخرج البخاري

ابتداى سنه هجرى

فی تاریخه عن ابن المسیب قال اول من کتب التاریخ عمر بن الخطاب
لسنتین ونصف من خلافته فکتب لست عشرة من الهجرة بمشورة علی و
آخرج السلفی فی الطیوریات بسند صحیح عن ابن عمر عن عمر انه اراد ان یکتب
السنن فاستخار الله شهرا فاصبح وقد عزم له ثم قال انی ذکرت قوما کانوا
قبلکم کتبوا کتابا فاقبلوا علیه وترکوا کتاب الله وآخرج ابن سعد عن
شداد قال کان اول کلام تکلم به عمر حین صعد المنبر ان قال اللهم
انی شدید فلینی وانی ضعیف فقونی وانی بخیل فسخنی وآخرج ابن سعد و
سعید بن منصور وغیرهما من طرق عن عمر انه قال انی انزلت نفسی من
مال الله منزلة والی الیتیم من ماله ان ایسرت استعففت وان افتقرت
اکلت بالمعروف فان ایسرت قضیت وآخرج ابن سعد عن ابن عمران
عمر بن الخطاب کان اذا احتاج اتی صاحب بیت المال فاستقرضه
فربما عسر فیاتیه صاحب بیت المال یتقاضاه فیلزمه فیحتال له عمر وربما
خرج عطاؤه فقضاه وآخرج ابن سعد عن ابن البراء بن معرور ان
عمر خرج یوما وکان قد اشتکی شکوی فنعت له العسل وفی بیت المال
عکة فقال ان اذنتم لی فیها اخذته والا فهی علی حرام فاذنوا له وآخرج
عن سالم بن عبد الله ان عمر کان یدخل یده فی دبرة البعیر ویقول
انی لخائف ان اسال عما بک وآخرج عن ابن عمر قال کان عمر اذا اراد
ان ینهی الناس عن شیء تقدم الی اهله فقال لا اعلمن احدا وقع فی
شیء مما نهیت عنه الا اضعفت علیه العقوبة وروینا من غیر وجه ان عمر بن الخطاب
خرج ذات لیلة یطوف بالمدینة وکان یفعل ذلک کثیرا اذ مر بامراة
من نساء العرب مغلقا علیها بابها وهی تقول شعر تطاول هذا اللیل تسری
کواکبه * وارقنی ان لا ضجیع الاعبه * فوالله لولا الله تخشی عواقبه * لزعزع من
هذا السریر جوانبه * ولکننی اخشی رقیبا موکلا * بانفسنا لا یفتر الدهر کاتبه *

مخافة ربي والحياء يصدني ❊ واكرم نعلي ان تنال مراكبه ❊ فكتب الى
عماله بالغزو ان لا يجمر احد اكثر من اربعة اشهر وآخرج ابن سعد عن زاذان
عن سلمان ان عمر قال له املك انا ام خليفة فقال له سلمان ان انت
جبيت من ارض المسلمين درهما او اقل او اكثر ثم وضعته في غير حقه
فانت ملك غير خليفة فاستعبر عمر وآخرج عن سفيان بن ابي العرجاء قال
قال عمر بن الخطاب والله ما ادري اخليفة انا ام ملك فان كنت ملكا فهذا
امر عظيم فقال قائل يا امير المؤمنين ان بينهما فرقا قال ما هو قال الخليفة
لا ياخذ الا حقا ولا يضعه الا في حق وانت بحمد الله كذلك والملك يعسف
الناس فياخذ من هذا ويعطي هذا فسكت عمر وآخرج عن ابن مسعود رض قال ركب
عمر فرسا فانكشف ثوبه عن فخذه فراى اهل نجران بفخذه شامة سوداء فقالوا
هذا الذي نجد في كتابنا انه يخرجنا من ارضنا وآخرج عن سعد الجاري ان
كعب الاحبار قال لعمر انا نجدك في كتاب الله على باب من ابواب جهنم
تمنع الناس ان يقعوا فيها فاذا مت لم يزالوا يقتحمون فيها الى يوم القيامة
وآخرج عن ابي معشر قال حدثنا اشياخنا ان عمر قال ان هذا الامر لا يصلح
الا بالشدة التي لا جبرية فيها وباللين الذي لا وهن فيه وآخرج ابن
ابي شيبة في المصنف عن حكم بن عمير قال كتب عمر بن الخطاب الا لا يجلدن امير
جيش ولا سرية احدا الحد حتى يطلع الدرب لئلا تحمله حمية الشيطان ان يلحق
بالكفار وآخرج ابن ابي حاتم في تفسيره عن الشعبي قال كتب قيصر الى
عمر بن الخطاب ان رسلي اتتني من قبلك فزعمت ان قبلكم شجرة ليست
بخليقة شيء من الشجر تخرج مثل آذان الحمير ثم تنشق عن مثل اللؤلؤ ثم تخضر فيكون
كالزمرد الاخضر ثم تحمر فيكون كالياقوت الاحمر ثم تينع فينضج فيكون كاطيب
فالوذج اكل ثم ييبس فيكون عصمة للمقيم وزادا للمسافر فان تكن رسلي
صدقتني فلا ادري هذه الشجرة الا من شجر الجنة فكتب اليه عمر من عبد الله عمر

فيه لا تجمروا الجيش فتفتنوهم تجمير الجيش جمعهم في الثغور وحبسهم عن العود الى اهلهم ١٢ مجمع البحار

امير المومنين الى قيصر ملك الروم ان رسلك قد صدقوك هذه الشجرة عندنا
هي الشجرة التي انبتها الله على مريم حين نفست بعيسى ابنها فاتق الله ولا تتخذ
عيسى الٰها من دون الله فان مثل عيسى عند الله كمثل آدم خلقه من تراب الآية
واخرج ابن سعد عن ابن عمر ان عمر امر عماله فكتبوا اموالهم منهم سعد بن ابي
وقاص فشاطرهم عمر في اموالهم فاخذ نصفا واعطاهم نصفا واخرج
عن الشعبي ان عمر كان اذا استعمل عاملا كتب ماله واخرج عن ابي امامة بن
سهل بن حنيف قال مكث عمر زمانا لا ياكل من مال بيت المال شيئا حتى
دخلت عليه في ذلك خصاصة فارسل الى اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاستشارهم فقال قد شغلت نفسي في هذا الامر فما يصلح لي منه فقال علي
غداء وعشاء فاخذ بذلك عمر واخرج عن ابن عمر ان عمر حج فانفق في حجته
ستة عشر دينارا فقال يا عبد الله اسرفنا في هذا المال واخرج عبد الرزاق
في مصنفه عن قتادة والشعبي قال جاءت عمر امرأة فقالت زوجي
يقوم الليل ويصوم النهار فقال عمر لقد احسنت الثناء على زوجك فقال
كعب بن سوار لقد شكت فقال عمر كيف قال تزعم انه ليس لها من زوجها
نصيب قال فاذا قد فهمت ذلك فاقض بينهما فقال يا امير المومنين
احل الله له من النساء اربعا فلها من كل اربعة ايام يوم ومن كل اربع ليال
ليلة واخرج عن ابن جريج قال اخبرني من اصدقه ان عمر بينا هو يطوف
سمع امرأة تقول شعر تطاول هذا الليل واسود جانبه ❊ وارقني ان لا خليل
الاعبه ❊ فلولا حذار الله لا شيء مثله ❊ لزعزع من هذا السرير جوانبه ❊
فقال عمر وما لك قالت اغزيت زوجي منذ اشهر وقد اشتقت اليه
قال اردت سوءا قالت معاذ الله قال فاملكي عليك نفسك فانما هو
البريد اليه فبعث اليه ثم دخل على حفصة فقال اني سائلك عن امر قد اهمني
فافرجيه عني كم تشتاق المرأة الى زوجها فخفضت راسها واستحيت فقال

فان الله لا يستحيي من الحق فاشارت بيدها ثلثة اشهر والا فاربعة اشهر
فكتب عمر ان لا تحبس الجيوش فوق اربعة اشهر واخرج عن جابر بن عبد الله
انه جاء الى عمر يشكو اليه ما يلقى من النساء فقال عمر انا لنجد ذلك حتى انى
لاريد الحاجة فتقول لي ما تذهب الا الى فتيات بنى فلان تنظر اليهن
فقال له عبد الله بن مسعود اما بلغك ان ابراهيم عليه السلام شكى الى الله
خلق سارة فقيل له انها خلقت من ضلع فالبسها على ما كان فيها ما لم تر عليها
خربة في دينها واخرج عن عكرمة بن خالد قال دخل ابن لعمر بن
الخطاب عليه وقد ترجل ولبس ثيابا حسانا فضربه عمر بالدرة حتى ابكاه
فقالت له حفصة لم ضربته قال رايته قد اعجبته نفسه فاحببت ان اصغرها اليه
واخرج عن معمر عن ليث بن ابي سليم ان عمر بن الخطاب قال لا تسموا الحكم
ولا ابا الحكم فان الله هو الحكم ولا تسموا الطريق السكة واخرج البيهقي في
شعب الايمان عن الضحاك قال قال ابو بكر والله لوددت انى
كنت شجرة الى جنب الطريق فمر على بعير فاخذني فادخلني فاه فلاكني
ثم ازدردني[له] ثم اخرجني بعرا ولم اكن بشرا فقال عمر يا ليتني كنت كبش اهلي
سمنوني ما بدا لهم حتى اذا كنت كاسمن ما يكون زارهم من يحبون فذبحوني
لهم فجعلوا بعضي شواء وبعضه قديدا ثم اكلوني ولم اكن بشرا واخرج
ابن عساكر عن ابي البختري قال كان عمر بن الخطاب يخطب على المنبر
فقام اليه الحسين بن علي رض فقال انزل عن منبر ابي فقال عمر منبر ابيك لا منبر
ابي من امرك بهذا فقام علي فقال والله ما امره بهذا احد اما لاوجعنك
يا غدر فقال لا توجع ابن اخي فقد صدق منبر ابيه اسناده صحيح واخرج
الخطيب في الرواة عن مالك من طريقه عن ابن شهاب عن ابي سلمة بن
عبد الرحمن وسعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان
كانا يتنازعان في المسألة بينهما حتى يقول الناظر انهما لا يجتمعان ابدا فما

له ازدراد بلع فرو بردن ۱۲ منتخب

يغفر فان الاعلى احسنه واجمله واخرج ابن سعد عن الحسن قال اول خطبة
خطبها عمر حمد الله واثنے عليه ثم قال اما بعد فقد ابتليت بكم وابتليتم
بي وخلفت فيكم بعد صاحبي فمن كان بحضرتنا باشرناه بانفسنا ومن
غاب عنا وليناه اهل القوة والامانة ومن يحسن نزده حسنا ومن يسئ نعاقبه
ويغفر الله لنا ولكم واخرج عن جبير بن الحويرث ان عمر بن الخطاب رض
استشار المسلمين في تدوين الديوان فقال له علي تقسم كل سنة ما اجتمع
اليك من مال ولا تمسك منه شيئا وقال عثمان ارے مالا كثيرا يسع الناس
وان لم يحصوا حتے يعرف من اخذ ممن لم ياخذ خشيت ان يلتبس الامر
فقال له الوليد بن هشام بن المغيرة يا امير المومنين قد جئت الشام فرايت
ملوكها قد دونوا ديوانا وجندوا جنودا فدون ديوانا وجند جنودا فاخذ
بقوله فدعا عقيل بن ابي طالب ومخرمة بن نوفل وجبير بن مطعم و
كانوا من نساب قريش فقال اكتبوا الناس على منازلهم فكتبوا فبدؤا
ببني هاشم ثم اتبعوهم ابا بكر وقومه ثم عمر وقومه على الخلافة فلما نظر
فيه عمر قال ابدؤا بقرابة النبے صلے الله عليه وسلم الاقرب فالاقرب
حتے تضعوا عمر حيث وضعه الله واخرج عن سعيد بن المسيب قال دوّن
عمر الديوان في المحرم سنة عشرين واخرج عن الحسن قال كتب عمر
الى حذيفة ان اعط الناس اعطيتهم وارزاقهم فكتب اليه انا قد فعلنا
وبقے شئ كثير فكتب اليه عمر انه فيئهم الذے افاء الله عليهم ليس هو لعمر
ولا لآل عمر اقسمه بينهم واخرج ابن سعد عن جبير ابن مطعم قال بينا عمر
واقف علے جبال عرفة سمع رجلا يصرخ ويقول يا خليفة يا خليفة فسمعه
رجل آخر وهم يعتافون فقال مالك فك الله لهواتك فاقبلت على الرجل
فصحت عليه فقال جبير فانے الغد واقف مع عمر علے العقبة يرميها اذ
جاءت حصاة عائرة (عابرة) فنفقت راس عمر ففصدت فسمعت رجلاً

من الجبل يقول اشعرت ورب الكعبة لا يقف عمر ہذا الموقف بعد العام ابدا فقال
جبير فاذا ہو الذی صرخ فينا بالامس فاشتد ذلک علی وآخرج عن عائشة
رض قالت لما كان آخر حجة حجها عمر بامهات المؤمنين اذا صدرنا عن عرفة
مررت بالمحصب فسمعت رجلا علی راحلته يقول اين كان عمر امير المؤمنين
فسمعت رجلا آخر يقول ہہنا كان امير المؤمنين فاناخ راحلته ثم
رفع عقيرته فقال شعر عليک سلام من امام وباركت * يد الله فی
ذاک الاديم الممزق * فمن يسع او يركب جناحی نعامة * ليدرک
ما قدمت بالامس يسبق * قضيت امورا ثم غادرت بعدها * بوائق
فی اكمامها لم تفتق * فلم يتحرک ذاک الراكب ولم يدر من ہو فكنا نتحدث
انه من الجن فقدم عمر من تلک الحجة فطعن (بالخنجر) فمات رض وآخرج
عن عبد الرحمن بن ابزی عن عمر انه قال ہذا الامر فی اہل بدر ما بقی منهم
احد ثم فی اہل احد ما بقی منهم احد وفی كذا وكذا وليس فيها لطليق
ولا لولد طليق ولا لمسلمة الفتح شئ وآخرج عن النخعی ان رجلا قال لعمر
الا تستخلف عبد الله بن عمر فقال قاتلک الله والله ما اردت الله بہذا استخلف
رجلا لم يحسن ان يطلق امرأته وآخرج عن شداد بن اوس عن كعب
قال كان فی بنی اسرائيل ملک اذا ذكرناه ذكرنا عمر واذا ذكرنا عمر ذكرناه
وكان الی جنبه نبی يوحی اليه فاوحی الله الی النبی صلی الله عليه وسلم
ان يقول له اعهد عهدک واكتب الی وصيتک فانک ميت الی ثلثة
ايام فاخبره النبی بذلک فلما كان اليوم الثالث وقع بين الجدر وبين السرير
ثم جاء الی ربه فقال اللهم ان كنت تعلم انی كنت اعدل فی الحكم واذا
اختلفت الامور اتبعت ہداک وكنت كذا وكنت كذا فزد فی عمری حتی يكبر
طفلی وتربو امتی فاوحی الله الی النبی صلعم انه قد قال كذا وكذا وقد صدق
وقد زدته فی عمری خمس عشرة سنة ففی ذلک ما يكبر طفله وتربو امته فلما

طعن عمر قال كعب لئن سأل عمر ربه ليبقينه الله فاخبر بذلك عمر فقال
اللهم اقبضني اليك غير عاجز ولا ملوم واخرج عن سليمان بن يسار ان الجن
ناحت على عمر واخرج الحاكم عن مالك بن دينار قال سمع صوت بجبل
تبالة حين قتل عمر رض شعر ليبك على الاسلام من كان باكيا ٭ فقد
اوشكوا صرعى وما قدم العهد ٭ وادبرت الدنيا وادبر خيرها ٭ وقد ملها
من كان يوقن بالوعد ٭ واخرج ابن ابي الدنيا عن يحيى بن ابي راشد
البصري قال قال عمر لابنه اقتصد وافي كفني فانه ان كان لي
عند الله خير ابدلني ما هو خير منه وان كنت على غير ذلك سلبني فاسرع سلبي
واقتصد وافي حفرتي فانه ان كان لي عند الله خير اوسع لي فيها مد بصري
وان كنت على غير ذلك ضيقها علي حتى تختلف اضلاعي ولا تخرج معي امرأة
ولا تزكوني بما ليس في فان الله هو اعلم بي فاذا خرجتم فاسرعوا في المشي
فانه ان كان لي عند الله خير قدمتموني الى ما هو خير لي وان كنت
على غير ذلك القيتم عن رقابكم شرا تحملونه **فصل** اخرج ابن عساكر عن ابن
عباس ان العباس قال سألت الله حولا بعد ما مات عمر ان يرينيه
في المنام فرايته بعد حول وهو يسلت العرق عن جبينه فقلت بابي انت
وامي يا امير المؤمنين ما شانك فقال هذا اوان فرغت وان كاد عرش
عمر ليهد لولا اني لقيت رؤفا رحيما واخرج ايضا عن زيد بن اسلم ان
عبد الله بن عمرو بن العاص راى عمر في المنام فقال كيف صنعت قال
متى فارقتكم قال منذ اثنتي عشرة سنة قال انما انفلت الآن من الحساب
واخرج ابن سعد عن سالم بن عبد الله بن عمر قال سمعت رجلا من الانصار
يقول دعوت الله ان يريني عمر في المنام فرايته بعد عشر سنين وهو يمسح العرق
عن جبينه فقلت يا امير المؤمنين ما فعلت قال الآن فرغت ولولا رحمة ربي
لهلكت واخرج الحاكم عن الشعبي قال رثت عاتكة بنت زيد بن عمرو

ابن نفيل عمر فقالت شعر عين جودي بعبرة ونحيب ❊ ولا تملي على الامام
الصليب ❊ فجعتني المنون بالفارس المعلم ❊ يوم الهياج والتانيب ❊
عصمة الدين والمعين على الدهر ❊ وغيث الملهوف والمكروب ❊
قل لاهل الضراء والبؤس موتوا ❊ اذ سقتنا المنون كاس شعوب ❊ **فصل**
مات في ايام عمر رض من الاعلام عتبة بن غزوان والعلاء بن الحضرمي
وقيس بن ابي السكن وابو قحافة والد الصديق وسعد بن عبادة وسهيل بن
عمرو وابن ام مكتوم المؤذن وعياش بن ابي ربيعة وعبد الرحمن
اخو الزبير بن العوام وقيس بن ابي صعصعة احد من جمع القرآن ونوفل
بن الحارث بن عبد المطلب واخوه ابو سفيان ومارية ام السيد ابراهيم و
ابو عبيدة بن الجراح ومعاذ بن جبل ويزيد بن ابي سفيان وشرحبيل
بن حسنة والفضل بن العباس وابو جندل بن سهيل وابو مالك الاشعري
وصفوان بن المعطل وابي بن كعب وبلال المؤذن واسيد بن الحضير
والبراء بن مالك اخو انس وزينب بنت جحش وعياض بن غنم وابو الهيثم
بن التيهان وخالد بن الوليد والجارود سيد بني عبد القيس والنعمان
بن مقرن وقتادة بن النعمان والاقرع بن حابس وسودة بنت زمعة
وعويم بن ساعدة وغيلان الثقفي وابو محجن الثقفي وخلائق آخرون
من الصحابة رض **عثمان بن عفان رض** عثمان بن عفان بن ابي العاص
بن امية بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب
بن لوي بن غالب القرشي الاموي ابو عمرو ويقال ابو عبد الله و
ابو ليلى ولد في السنة السادسة من الفيل واسلم قديما وهو ممن دعاه الصديق
الى الاسلام وهاجر الهجرتين الاولى الى الحبشة والثانية الى المدينة
وتزوج رقية بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل النبوة وماتت عنده
في ليالي غزوة بدر وتأخر عن بدر لتمريضها باذن رسول الله صلى الله عليه وسلم

عثمان بن عفان رض

وضرب له بسهمه وآجره فهو معدود في البدريين لذلك وجاء البشير بنصر المسلمين ببدر يوم دفنوها بالمدينة فزوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم بعدها اختها ام كلثوم وتوفيت عنده سنة تسع من الهجرة وقال العلماء ولا يعرف احد تزوج بنتي نبي غيره ولذلك سمي ذا النورين فهو من السابقين الاولين واول المهاجرين واحد العشرة المشهود لهم بالجنة واحد الستة الذين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو عنهم راض واحد الصحابة الذين جمعوا القرآن بل قال ابن عباد لم يجمع القرآن من الخلفاء الا هو والمامون وقال ابن سعد استخلفه رسول الله صلى الله عليه وسلم على المدينة في غزوته الى ذات الرقاع والى غطفان روي له عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مائة حديث وستة واربعون حديثا روى عنه زيد بن خالد الجهني وابن الزبير والسائب بن يزيد وانس بن مالك وزيد بن ثابت وسلمة بن الاكوع وابو امامة الباهلي وابن عباس وابن عمر وعبد الله بن مغفل وابو قتادة وابو هريرة وآخرون من الصحابة رض وخلائق من التابعين واخرج ابن سعد عن عبد الرحمن بن حاطب قال ما رايت احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا حدث اتم حديثا ولا احسن من عثمان بن عفان الا انه كان رجلا يهاب الحديث واخرج عن محمد بن سيرين قال كان اعلمهم بالمناسك عثمان وبعده ابن عمر واخرج البيهقي في سننه عن عبد الله بن عمر بن ابان الجعفي قال قال لي خالي حسين الجعفي تدري لم سمي عثمان ذا النورين قلت لا قال لم يجمع بين ابنتي نبي منذ خلق الله آدم الى ان تقوم الساعة غير عثمان فلذلك سمي ذا النورين واخرج ابو نعيم عن الحسن قال انما سمي عثمان ذا النورين لانه لا نعلم احدا اغلق بابه على ابنتي نبي غيره واخرج خيثمة في فضائل الصحابة وابن عساكر عن علي بن ابي طالب انه سئل عن عثمان فقال ذاك امرؤ يدعى في الملا الاعلى ذا النورين كان ختن رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنتیہ و اخرج الماینی بسند فیہ ضعف عن سہل بن سعد
قال قیل لعثمان ذوالنورین لانہ ینتقل من منزل الی منزل فی الجنۃ
فتبرق لہ برقتین فلذلک قیل لہ ذلک قال انہ کان یکنی فی الجاہلیۃ
اباعمرو فلما کان فی الاسلام ولدت لہ رقیۃ عبداللہ فاکتنی بہ وامہ
اروی بنت کریز بن (ربیعۃ بن) حبیب بن عبد شمس وامہا ام حکیم البیضاء
بنت عبدالمطلب بن ہاشم توامۃ ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فام عثمان بنت عمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن اسحق وکان اول الناس
اسلاما بعد ابی بکر وعلی وزید ابن حارثۃ واخرج ابن عساکر من طرق
ان عثمان کان رجلا ربعۃ لیس بالقصیر ولا بالطویل حسن الوجہ ابیض مشربا
صفرتا (حمرۃ) بوجہہ نکتات جدری کثیر اللحیۃ عظیم الکرادیس بعید مابین المنکبین
خدل الساقین طویل الذراعین شعرہ قد کسا ذراعیہ جعد الراس اضلع
احسن الناس ثغرا جمتہ اسفل من اذنیہ یخضب بالصفرۃ وکان قد شد
اسنانہ بالذہب واخرج ابن عساکر عن عبداللہ بن حزم المازنی قال
رایت عثمان بن عفان فما رایت قط ذکرا ولا انثی احسن وجہا منہ و
اخرج عن موسی بن طلحۃ قال کان عثمان بن عفان اجمل الناس و
اخرج ابن عساکر عن اسامۃ بن زید قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم الی منزل عثمان بصحفۃ فیہا لحم فاذا دخلت فاذا رقیۃ رض جالسۃ
فجعلت مرۃ انظر الی وجہ رقیۃ ومرۃ انظر الی وجہ عثمان فلما رجعت سالنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لی دخلت علیہما قلت نعم قال فہل
رایت زوجا احسن منہما قلت لا یارسول اللہ واخرج ابن سعد عن محمد
بن ابراہیم بن الحارث التیمی قال لما اسلم عثمان بن عفان اخذہ عمہ
الحکم بن ابی العاص بن امیۃ فاوثقہ رباطا وقال ترغب عن ملۃ آبائک
الی دین محدث واللہ لا ادعک ابدا حتی تدع ما انت علیہ فقال عثمان واللہ

کہ گردوں تھوڑا بہنا مفاصل کے دو لگانے بانعنہ جون دوکنف وزانو وغیرہ ۱۲ منتخب

لا ادعه ابداً ولا افارقه فلما رای الحکم صلابته فی دینه ترکه واخرج ابو یعلی عن انس قال اول من ہاجر من المسلمین الی الحبشة باہلہ عثمان بن عفان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صحبهما اللہ ان عثمان لاول من ہاجر الی اللہ باہلہ بعد لوط واخرج ابن عدی عن عائشة رضہ قالت لما زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابنته ام کلثوم بعثمان قال لها ان بعلک اشبہ الناس بجدک ابراہیم وابیک محمد واخرج ابن عدی وابن عساکر عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا نشبه عثمان بابینا ابراہیم

فصل فی الاحادیث الواردة فی فضله غیر ما تقدم اخرج الشیخان عن عائشة رضہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع ثیابه حین دخل عثمان و قال الا استحیی من رجل تستحیی منه الملائکة واخرج البخاری عن ابی عبد الرحمن السلمی ان عثمان حین حوصر اشرف علیهم فقال انشدکم باللہ ولا انشد الا اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الستم تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جهز جیش العسرة فله الجنة فجهزتهم الستم تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حفر بیر رومة فله الجنة فحفرتها فصدقوه بما قال واخرج الترمذی عن عبد الرحمن بن خباب قال شهدت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یحث علی جیش العسرة فقال عثمان بن عفان یا رسول اللہ علی مائة بعیر باحلاسها واقتابها فی سبیل اللہ ثم حض علی الجیش فقال عثمان یا رسول اللہ علی مائتا بعیر باحلاسها واقتابها فی سبیل اللہ ثم حض علی الجیش فقال عثمان یا رسول اللہ علی ثلثمائة بعیر باحلاسها واقتابها فی سبیل اللہ فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو یقول ما علی عثمان ما عمل بعد هذه واخرج الترمذی عن انس والحاکم وصححه عن عبد الرحمن بن سمرة قال جاء عثمان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالف دینار حین جهز جیش العسرة فنثرها فی حجره فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يقلبها ويقول ماضر عثمان ما عمل بعد اليوم مرتين واخرج الترمذي عن
انس قال لما امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببيعة الرضوان كان عثمان
بن عفان رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اهل مكة فبايع الناس
فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان عثمان في حاجة الله وحاجة رسوله
فضرب باحدى يديه على الاخرى فكانت يد رسول الله صلى الله عليه
وسلم لعثمان خيرا من ايديهم لانفسهم واخرج الترمذي عن ابن عمر قال
ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة فقال يقتل فيها هذا مظلوما لعثمان
واخرج الترمذي والحاكم وصححه وابن ماجة عن مرة بن كعب قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر فتنة يقربها فمر رجل متقنع في ثوب
فقال هذا يومئذ على الهدى فقمت اليه فاذا هو عثمان بن عفان فاقبلت
اليه بوجهه فقلت هذا قال نعم واخرج الترمذي والحاكم عن عائشة رض
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يا عثمان انه لعل الله يقمصك قميصا
فان ارادك المنافقون على خلعه فلا تخلعه حتى تلقاني واخرج الترمذي
عن عثمان انه قال يوم الدار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد الي
عهدا فانا صابر عليه واخرج الحاكم عن ابي هريرة قال اشترى عثمان الجنة
من النبي صلى الله عليه وسلم مرتين حين حفر بير رومة وحين جهز جيش العسرة
واخرج ابن عساكر عن ابي هريرة رض ان النبي صلى الله عليه وسلم قال
عثمان من اشبه اصحابي بي خلقا واخرج الطبراني عن عصمة بن مالك
قال لما ماتت بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت عثمان
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم زوجوا عثمان لو كان لي ثالثة لزوجته
وما زوجته الا بالوحي من الله واخرج ابن عساكر عن علي رض سمعت النبي
صلى الله عليه وسلم يقول لعثمان لو ان لي اربعين ابنة زوجتك واحدة
بعد واحدة حتى لا يبقى منهن واحدة واخرج ابن عساكر عن زيد بن ثابت

قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول مر بی عثمان وعندی
ملک من الملائکة فقال شهید یقتله قومه انا نستحیی منه واخرج ابو یعلی
عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الملائکة لتستحیی من عثمان
کما تستحیی من الله ورسوله واخرج ابن عساکر عن الحسن انه ذکر عنده حیاء
عثمان فقال ان کان لیکون جوف البیت والباب علیه مغلق فیضع ثوبه
لیفیض علیه الماء فیمنعه الحیاء ان یرفع صلبه **فصل فی خلافته** بویع بالخلافة
بعد دفن عمر بثلث لیال فروی ان الناس کانوا یجتمعون فی تلک الایام
الی عبد الرحمن بن عوف یشاورونه ویناجونه فلا یخلو به رجل ذو رای فیعدل
بعثمان احدا ولما جلس عبد الرحمن للمبایعة حمد الله واثنی علیه وقال
فی کلامه انی رایت الناس یابون الا عثمان (اخرجه ابن عساکر عن المسور
بن مخرمة) وفی روایة اما بعد یا علی فانی قد نظرت فی الناس فلم ارهم
یعدلون بعثمان فلا تجعلن علی نفسک سبیلا ثم اخذ بید عثمان فقال نبایعک
علی سنة الله وسنة رسوله وسنة الخلیفتین بعده فبایعه عبد الرحمن وبایعه
المهاجرون والانصار واخرج ابن سعد عن انس قال ارسل عمر الی
ابی طلحة الانصاری قبل ان یموت بساعة فقال کن فی خمسین من الانصار
مع هؤلاء النفر اصحاب الشوری فانهم فیما احسب یجتمعون فی بیت فقم علی
ذلک الباب باصحابک فلا تترک احدا یدخل علیهم ولا تترکهم یمضی الیوم الثالث
حتی یؤمروا احدهم وفی مسند احمد عن ابی وائل قال قلت لعبد الرحمن بن
عوف کیف بایعتم عثمان وترکتم علیا فقال ما ذنبی قد بدات بعلی فقلت
ابایعک علی کتاب الله وسنة رسوله وسیرة ابی بکر وعمر فقال فیما استطعت
ثم عرضت ذلک علی عثمان فقال نعم ویروی ان عبد الرحمن قال
لعثمان خلوة ان لم ابایعک فمن تشیر علی قال علی وقال لعلی ان لم ابایعک
فمن تشیر علی قال عثمان ثم دعا الزبیر فقال ان لم ابایعک فمن تشیر علی

قال علي او عثمان ثم دعا سعدا فقال من اشير علي فاما انا وانت فلا نريدها
فقال عثمان ثم استشار عبد الرحمن الاعيان فرأى هوا اكثرهم في عثمان
واخرج ابن سعد والحاكم عن ابن مسعود انه قال لما بويع عثمان امرنا
خير من بقي ولم نال وفي هذه السنة من خلافته فتحت الري وكانت فتحت
وانتقضت وفيها اصاب الناس رعاف كثير فقيل لها سنة الرعاف واصاب
عثمان رعاف حتى تخلف عن الحج واوصى وفيها فتح من الروم حصون كثيرة
وفيها ولى عثمان الكوفة سعد بن ابي وقاص وعزل المغيرة وفي سنة
۲۵ خمس وعشرين عزل عثمان سعدا عن الكوفة وولى الوليد بن عقبة بن ابي معيط
وهو صحابي اخو عثمان لامه وذلك اول ما نقم عليه لانه آثر اقاربه بالولايات
ويحكى ان الوليد صلى بهم الصبح اربعا وهو سكران ثم التفت اليهم فقال
۲۶ ازيدكم وفي سنة ست وعشرين زاد عثمان في المسجد الحرام ووسعه واشترى
۲۷ اماكن للزيادة وفيها فتحت سابور وفي سنة سبع وعشرين غزا معاوية قبرس
فركب البحر بالجيوش وكان معهم عبادة بن الصامت وزوجته ام حرام بنت
ملحان الانصارية فسقطت عن دابتها فماتت شهيدة هناك وكان النبي
صلى الله عليه وسلم اخبرها بهذا الجيش ودعا لها بان تكون منهم فدفنت بقبرس و
فيها فتحت ارجان ودارابجرد وفيها عزل عثمان عمرو بن العاص عن مصر و
ولى عليها عبد الله بن سعد بن ابي سرح فغزا افريقية ففتحها سهلا وجبلا
فاصاب كل انسان من الجيش الف دينار وقيل ثلاثة آلاف دينار ثم
فتحت الاندلس وفي هذا العام لطيفة كان معاوية يلح على عمر بن الخطاب في
غزوة قبرس وركوب البحر لها فكتب عمر الى عمرو بن العاص ان صف لي البحر
وراكبه فكتب اليه اني رأيت خلقا كبيرا يركبه خلق صغير ان ركد خرق القلوب وان
تحرك ازاغ العقول تزداد فيه العقول قلة والسيئات كثرة وهم فيه كدود على
عود ان مال غرق وان نجا برق فلما قرأ عمر الكتاب كتب الى معاوية والله لا احمل

فيه مسلما ابدا قال ابن جرير فتح معاوية قبرس في ايام عثمان فصالحه
٢٩ اهلها على الجزية وفي سنة تسع وعشرين فتحت اصطخر عنوة وفسا وغير ذلك و
فيها زاد عثمان في مسجد المدينة ووسعه وبناه بالحجارة المنقوشة وجعل عمده
من حجارة وسقفه بالساج وجعل طوله ستين ومائة ذراع وعرضه خمسين ومائة
٣٠ ذراع وفي سنة ثلاثين فتحت جور وبلاد كثيرة من ارض خراسان وفتحت
نيسابور صلحا وقيل عنوة وطوس وسرخس كلاهما صلحا وكذا مرو وبيهق ولما
فتحت هذه البلاد الواسعة كثر الخراج على عثمان واتاه المال من كل وجه
حتى اتخذ له الخزائن وادر الارزاق وكان يامر للرجل بمائة الف بدرة في
٣١ كل بدرة اربعة آلاف اوقية وفي سنة احدى وثلاثين (البياض في الاصل)
٣٥ وفي سنة خمس وثلاثين كان مقتل عثمان قال الزهري ولي عثمان الخلافة
اثنتي عشرة سنة يعمل ست سنين لا ينقم الناس عليه شيئا وانه لاحب الى قريش من
عمر بن الخطاب لان عمر كان شديدا عليهم فلما وليهم عثمان لان لهم ووصلهم
ثم توانى في امرهم واستعمل اقرباءه واهل بيته في الست الاواخر وكتب
لمروان بخمس افريقية واعطى اقرباءه واهل بيته المال وتاول في ذلك
الصلة التي امر الله بها وقال ان ابا بكر وعمر تركا من ذلك ما هو لهما واني
اخذته فقسمته في اقربائي فانكر الناس عليه ذلك (اخرجه ابن سعد) واخرج ابن عساكر
من وجه آخر عن الزهري قال قلت لسعيد بن المسيب هل انت مخبري
كيف كان قتل عثمان وما كان شان الناس وشانه ولم خذله اصحاب محمد
صلى الله عليه وسلم فقال ابن المسيب قتل عثمان مظلوما ومن قتله كان ظالما
ومن خذله كان معذورا فقلت كيف كان ذلك قال ان عثمان لما ولي
كره ولايته نفر من الصحابة لان عثمان كان يحب قومه فولي الناس اثنتي
عشرة سنة وكان كثيرا ما يولي بني امية ممن لم يكن له مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم صحبة فكان يجيء من امرائه ما ينكره اصحاب محمد وكان عثمان يستعتب

فيهم فلا يعزلهم فلما كان في الست الاواخر استاثر بني عمه فولاهم وما اشرك
معهم وامرهم بتقوى الله فولى عبد الله بن ابي سرح مصر فمكث عليها
سنين فجاء اهل مصر يشكونه ويتظلمون منه وقد كان قبل ذلك من عثمان
هنات الى عبد الله بن مسعود وابي ذر وعمار بن ياسر فكانت بنو هذيل و
بنو زهرة في قلوبهم ما فيها لحال ابن مسعود وكانت بنو غفار واحلافها
ومن غضب لابي ذر في قلوبهم ما فيها وكانت بنو مخزوم قد حنقت[١] على
عثمان لحال عمار بن ياسر وجاء اهل مصر يشكون من ابن ابي سرح فكتب اليه
كتابا يتهدده فيه فابى ابن ابي سرح يقبل ما نهاه عنه عثمان وضرب
من اتاه من قبل عثمان من اهل مصر ممن كان اتى عثمان فقتله فخرج
من اهل مصر سبعمائة رجل فنزلوا المسجد وشكوا الى الصحابة في مواقيت الصلوة
ما صنع ابن ابي سرح بهم فقام طلحة بن عبيد الله فكلم عثمان بكلام شديد و
ارسلت عائشة رض اليه فقالت تقدم اليك اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم
وسالوك عزل هذا الرجل فابيت فهذا قد قتل منهم رجلا فانصفهم من عاملك
ودخل عليه علي بن ابي طالب فقال انما يسألونك رجلا مكان رجل وقد ادعوا
قبله دما فاعزله عنهم واقض بينهم فان وجب عليه حق فانصفهم منه فقال لهم
اختاروا رجلا اوليه عليكم مكانه فاشار الناس عليه بمحمد بن ابي بكر فقالوا
استعمل علينا محمد بن ابي بكر فكتب عهده وولاه وخرج معهم عدد من المهاجرين
والانصار ينظرون فيما بين اهل مصر وابن ابي سرح فخرج محمد ومن معه فلما
كان على مسيرة ثلثة ايام من المدينة اذا هم بغلام اسود على بعير يخبط البعير
خبطا كانه رجل يطلب او يطالب فقال له اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم
ما قصتك وما شانك كانك هارب او طالب فقال لهم انا غلام امير المؤمنين
وجهني الى عامل مصر فقال له رجل هذا عامل مصر قال ليس هذا اريد واخبر بامره
محمد بن ابي بكر فبعث في طلبه رجلا فاخذه فجاء به اليه فقال غلام من انت

[١] بفتحتين خشم و خشم گرفتن ١٢ منتخب

فاقبل مرة يقول انا غلام امير المؤمنين ومرة يقول انا غلام مروان حتى عرفه
رجل انه لعثمان فقال له محمد الى من ارسلت قال الى عامل مصر قال بماذا
قال برسالة قال معك كتاب قال لا ففتشوه فلم يجدوا معه كتابا وكانت
معه اداوة[له] قد يبست فيها شئ يتقلقل فحركوه ليخرج فلم يخرج فشقوا الاداوة
فاذا فيها كتاب من عثمان الى ابن ابى سرح فجمع محمد من كان عنده من المهاجرين
والانصار وغيرهم ثم فك الكتاب بمحضر منهم فاذا فيه اذا اتاك محمد وفلان
وفلان فاحتل فى قتلهم وابطل كتابه وقر على عملك حتى ياتيك رايى
واحبس من يجيء الى يتظلم منك ليأتيك رائى فى ذلك ان شاء الله تعالى
فلما قرأ الكتاب فزعوا وازمعوا فرجعوا الى المدينة وختم محمد الكتاب بخواتيم نفر
كانوا معه ودفع الكتاب الى رجل منهم وقدموا المدينة فجمعوا طلحة والزبير و
عليا وسعدا ومن كان من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ثم فضوا الكتاب
بمحضر منهم واخبروهم بقصة الغلام واقرؤهم الكتاب فلم يبق احد من اهل المدينة
الا حنق على عثمان وزاد ذلك من كان غضب لابن مسعود وابى ذر وعمار بن ياسر
حنقا وغيظا وكان اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فلحقوا بمنازلهم ما منهم احد
الا وهو مغتم لما قرأوا الكتاب وحاصر الناس عثمان واجلب عليه محمد بن ابى بكر
ببنى تيم وغيرهم فلما راى ذلك على بعث الى طلحة والزبير وسعد وعمار ونفر
من الصحابة كلهم بدرى ثم دخل على عثمان ومعه الكتاب والغلام والبعير فقال
له على هذا الغلام غلامك قال نعم قال والبعير بعيرك قال نعم قال فانت
كتبت هذا الكتاب قال لا وحلف بالله ما كتبت هذا الكتاب ولا امرت به ولا علم
لى به قال له على فالخاتم خاتمك قال نعم قال فكيف يخرج غلامك ببعيرك و
بكتاب عليه خاتمك لا تعلم به فحلف بالله ما كتبت هذا الكتاب ولا امرت به ولا وجهت
هذا الغلام الى مصر قط واما الخط فعرفوا انه خط مروان وشكوا فى امر عثمان و
سالوه ان يدفع اليهم مروان فابى وكان مروان عنده فى الدار فخرج

[له] اداوة مطهرة يعنى آبدستان اداوى صراح

اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ غضبان وشکوا فی امرہ وعلموا ان عثمان
لا یحلف بباطل الا ان قوما قالوا لن یبرأ عثمان من قلوبنا الا ان یدفع الینا
مروان حتی نبحثه ونعرف حال الکتاب وکیف یامر بقتل رجل من اصحاب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم بغیر حق فان یکن عثمان کتبه عزلناہ وان یکن مروان
کتبه علی لسان عثمان نظرنا ما یکون منا فی امر مروان ولزموا بیوتهم وابی عثمان
ان یخرج الیهم مروان وخشی علیه القتل وحاصر الناس عثمان ومنعوه الماء
فاشرف علی الناس فقال افیکم علی فقالوا لا قال افیکم سعد قالوا لا فسکت
ثم قال الا احد یبلغ علیا فیسقینا ماء فبلغ ذلک علیا فبعث الیه بثلث قرب
مملوة ماء فما کادت تصل الیه وجرح بسببها عدة من موالی بنی ہاشم و
بنی امیة حتی وصل الماء الیه فبلغ علیا ان عثمان یراد قتله فقال انما اردنا
منه مروان فاما قتل عثمان فلا فقال للحسن والحسین اذهبا بسیفکما حتی تقوما علی
باب عثمان فلا تدعا احدا یصل الیه وبعث الزبیر ابنه وبعث طلحة ابنه
وبعث عدة من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابناءهم یمنعون الناس ان
یدخلوا علی عثمان ویسالونه اخراج مروان فلما رای ذلک محمد بن ابی بکر
ورمی الناس عثمان بالسهام حتی خضب الحسن بالدماء علی بابه واصاب مروان
سهم وهو فی الدار وخضب محمد بن طلحة وشج قنبر مولی علی فخشی محمد بن ابی بکر
ان یغضب بنو ہاشم لحال الحسن والحسین فیشیرونها فتنة فاخذ بید الرجلین
فقال لهما ان جاءت بنو ہاشم فراوا الدماء علی وجه الحسن کشفوا الناس
عن عثمان وبطل ما نرید ولکن مروا بنا حتی نتسور علیه الدار فنقتله من غیر ان یعلم به
احد فتسور محمد وصاحباہ من دار رجل من الانصار حتی دخلوا علی عثمان
ولا یعلم احد ممن کان معه لان کل من کان معه کانوا فوق البیوت ولم یکن
معه الا امراته فقال لهما محمد مکانکما فان معه امراته حتی ابدأکما بالدخول فاذا
انا ضبطته فادخلا فتوجیاه حتی تقتلاه فدخل محمد فاخذ بلحیته فقال له عثمان

واللہ لوراک ابوک لساءہ مکانک منی فتراخت یدہ ودخل الرجلان علیہ فتوجیاہ
حتی قتلاہ وخرجوا ہاربین من حیث دخلوا وصرخت امرأتہ فلم یسمع صراخہا لما
کان فی الدار من الجلبۃ وصعدت امرأتہ الی الناس فقالت ان امیر المومنین
قد قتل فدخل الناس فوجدوہ مذبوحا وبلغ الخبر علیا وطلحۃ والزبیر وسعدا
ومن کان بالمدینۃ فخرجوا وقد ذہبت عقولہم للخبر الذی اتاہم حتے دخلوا
علی عثمان فوجدوہ مقتولا فاسترجعوا وقال علے لابنیہ کیف قتل امیر المومنین
وانتما علی الباب ورفع یدہ فلطم الحسن وضرب صدر الحسین وشتم محمد بن طلحۃ
وعبد اللہ بن الزبیر وخرج وہو غضبان حتے اتی منزلہ وجاء الناس یہرعون
الیہ فقالوا لہ نبایعک فمد یدک فلابد من امیر فقال علی لیس ذلک الیکم انما
ذلک الے اہل بدر فمن رضے بہ اہل بدر فہو خلیفۃ فلم یبق احد من اہل بدر
الا اتی علیا فقالوا لہ ما نری احدا احق بہا منک مد یدک نبایعک فبایعوہ
وہرب مروان وولدہ وجاء علیؓ الی امرأۃ عثمان فقال لہا من قتل
عثمان قالت لا ادری دخل علیہ رجلان لا اعرفہما ومعہما محمد بن ابے بکر و
اخبرت علیا والناس بما صنع محمد فدعا علیؓ محمدا فسألہ عما ذکرت امرأۃ عثمان
فقال محمد لم تکذب قد واللہ دخلت علیہ وانا ارید قتلہ فذکرنی ابی فقمت عنہ
وانا تائب الی اللہ تعالی واللہ ما قتلتہ ولا امسکتہ فقالت امرأتہ صدق
ولکنہ ادخلہما واخرج ابن عساکر عن کنانۃ مولی صفیۃ وغیرہ قالوا قتل
عثمان رجل من اہل مصر ازرق اشقر یقال لہ حمار واخرج احمد عن المغیرۃ
بن شعبۃ انہ دخل علے عثمان وہو محصور فقال انک امام العامۃ وقد نزل
بک ما تری وانی اعرض علیک خصالا ثلثا اختر احدٰہن اما ان تخرج فتقاتلہم
فان معک عددا وقوۃ وانت علے الحق وہم علی الباطل واما ان تخرق لک
بابا سوی الباب الذی ہم علیہ فتقعد علے رواحلک فتلحق بمکۃ فانہم لن یستحلوک
وانت بہا واما ان تلحق بالشام فانہم اہل الشام وفیہم معاویۃ فقال عثمان

اما ان اخرج فاقاتل فلن اکون اول من خلف رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی امتہ بسفک الدماء واما ان اخرج الی مکۃ فانی سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول یلحد رجل من قریش بمکۃ یکون علیہ نصف عذاب العالم فلن اکون انا واما ان الحق بالشام فلن افارق دار ہجرتی ومجاورۃ رسول الله صلی الله علیہ وسلم واخرج ابن عساکر عن ابی ثور الفہمی قال دخلت علی عثمان وہو محصور فقال لقد اختبات عند ربی عشرا انی لرابع اربعۃ فی الاسلام وانکحنی رسول الله صلی الله علیہ وسلم ابنتہ ثم توفیت فانکحنی ابنتہ الاخری وما تغنیت ولا تمنیت ولا وضعت یمینی علی فرجی منذ بایعت بہا رسول الله صلی الله علیہ وسلم وما مرت بی جمعۃ منذ اسلمت الا وانا اعتق فیہا رقبۃ الا ان لا یکون عندی شیء فاعتقہا بعد ذلک ولا زنیت فی جاہلیۃ ولا اسلام قط ولا سرقت فی جاہلیۃ ولا اسلام قط ولقد جمعت القرآن علی عہد رسول الله صلی الله علیہ وسلم وکان قتل عثمان فی اوسط ایام التشریق من سنۃ خمس وثلثین وقیل قتل یوم الجمعۃ لثمان عشرۃ خلت من ذی الحجۃ ودفن لیلۃ السبت بین المغرب والعشاء فی حش کوکب بالبقیع وہو اول من دفن بہ وقیل کان قتلہ یوم الاربعاء وقیل یوم الاثنین لست بقین من ذی الحجۃ وکان لہ یوم قتل اثنتان وثمانون سنۃ وقیل احدی وثمانون سنۃ وقیل اربع وثمانون وقیل ست وثمانون وقیل ثمانون او تسع وثمانون وقیل تسعون قال قتادۃ صلی علیہ الزبیر ودفنہ وکان اوصی بذلک الیہ

واخرج ابن عدی وابن عساکر من حدیث انس مرفوعا ان للہ سیفا مغمودا فی غمدہ ما دام عثمان حیا فاذا قتل عثمان جرد ذلک السیف فلم یغمد الی یوم القیامۃ تفرد بہ عمرو بن فائد ولہ مناکیر واخرج ابن عساکر عن یزید بن ابی حبیب قال بلغنی ان عامۃ الرکب الذین ساروا الی عثمان عامتہم جنوا

وآخرج عن حذيفة قال اول الفتن قتل عثمان وآخر الفتن خروج الدجال
والذي نفسي بيده لا يموت رجل وفي قلبه مثقال حبة من حب قتل عثمان
الا تبع الدجال ان ادركه وان لم يدركه آمن به في قبره وآخرج عن ابن عباس
قال لو لم يطلب الناس بدم عثمان لرموا بالحجارة من السماء وآخرج عن الحسن
قال قتل عثمان وعلي غائب في ارض له فلما بلغه قال اللهم اني لم ارض و
لم امال وآخرج الحاكم وصححه عن قيس بن عباد قال سمعت عليا يوم الجمل يقول
اللهم اني ابرا اليك من دم عثمان ولقد طاش عقلي يوم قتل عثمان وانكرت
نفسي وجاؤني للبيعة فقلت والله اني لاستحيي ان ابايع قوما قتلوا عثمان
واني لاستحيي من الله ان ابايع وعثمان لم يدفن بعد فانصرفوا فلما رجع الناس
فسالوني البيعة قلت اللهم اني مشفق مما اقدم عليه ثم جاءت عزيمة فبايعت
فقالوا يا امير المؤمنين فكانما صدع قلبي وقلت اللهم خذ مني لعثمان حتى ترضى
وآخرج ابن عساكر عن ابي خلدة الحنفي قال سمعت عليا يقول ان بني امية
يزعمون اني قتلت عثمان ولا والله الذي لا اله الا هو ما قتلت ولا ماليت
ولقد نهيت فعصوني وآخرج عن سمرة قال ان الاسلام كان في حصن حصين
وانهم ثلموا في الاسلام ثلمة بقتلهم عثمان لا تسد الى يوم القيامة وان اهل المدينة
كانت فيهم الخلافة فاخرجوها ولم تعد فيهم وآخرج عن محمد بن سيرين قال
لم تفقد الخيل البلق في المغازي والجيوش حتى قتل عثمان ولم يختلف في الاهلة
حتى قتل عثمان ولم تر هذه الحمرة التي في آفاق السماء حتى قتل الحسين
وآخرج عبد الرزاق في مصنفه عن حميد بن هلال قال كان عبد الله بن سلام
يدخل على محاصري عثمان فيقول لا تقتلوه فوالله لا يقتله رجل منكم الا لقي الله
اجذم لا يد له وان سيف الله لم يزل مغمودا وانكم والله ان قتلتموه ليسلنه الله
ثم لا يغمده عنكم ابدا وما قتل نبي قط الا قتل سبعون الفا ولا خليفة الا قتل به
خمسة وثلثون الفا قبل ان يجتمعوا وآخرج ابن عساكر عن عبد الرحمن ابن مهدي

قال خصلتان لعثمان لیستا لابی بکر و لا لعمر رضؓ صبرہ علی نفسہ حتے قتل وجمعہ الناس علے المصحف و آخرج الحاکم عن الشعبے قال ماسمعت من مراثی عثمان احسن من قول کعب بن مالک حیث قال شعر فکف یدیہ ثم اغلق بابہ ✤ وایقن ان اللہ لیس بغافل ✤ وقال لاہل الدار لاتقتلوہم ✤ عفا اللہ عن کل امرأ لم یقاتل ✤ فکیف رایت اللہ صب علیہم ✤ العداوۃ والبغضاء بعد التواصل ✤ وکیف رایت الخیر ادبر بعدہ ✤ عن الناس ادبار الریاح الجوافل ✤ فصل اخرج ابن سعد عن موسے بن طلحۃ قال رایت عثمان یخرج یوم الجمعۃ وعلیہ ثوبان اصفران فیجلس علی المنبر فیؤذن المؤذن وہو یتحدث یسال الناس عن اسعارہم وعن اخبارہم و عن مرضاہم و آخرج عن عبد اللہ الرومی قال کان عثمان یلے وضوء اللیل بنفسہ فقیل لو امرت بعض الخدم فکفوک قال لا اللیل لہم یستریحون فیہ و آخرج ابن عساکر عن عمرو عن عثمان بن عفان قال کان نقش خاتم عثمان آمنت بالذی خلق فسوی و آخرج ابونعیم فے الدلائل عن ابن عمر ان جہجاہ الغفاری قام الے عثمان وہو یخطب فاخذ العصا من یدہ فکسرہا علے رکبتہ فما حال الحول حتے ارسل اللہ فے رجلہ الاکلۃ منہا فصل فی اولیات عثمان رضؓ قال العسکری فے الاوائل ہو اول من اقطع القطائع واول من حمی الحمی و آول من خفض صوتہ بالتکبیر و آول من خلق المسجد واول من امر بالاذان الاول فی الجمعۃ و آول من رزق المؤذنین و اول من ارتج علیہ فے الخطبۃ فقال ایہا الناس ان اول مرکب صعب وان بعد الیوم ایاما وان اعش تاتکم الخطبۃ علی وجہہا وما کنا خطباء وسیعلمنا اللہ (اخرجہ ابن سعد) واول من قدم الخطبۃ فی العید علے الصلوۃ و آول من فوض الی الناس اخراج زکواتہم واول من ولی الخلافۃ فی حیاۃ امہ واول من اتخذ صاحب شرطۃ واول من اتخذ مقصورۃ فی المسجد خوفا ان نصیبہ ما اصاب عمر

هذا ما ذكره العسكري قال واول ما وقع الاختلاف بين الامة فخطأ بعضهم بعضا
في زمانه في اشياء نقموها عليه وكانوا قبل ذلك يختلفون في الفقه ولا يخطئ
بعضهم بعضا قلت بقي من اوائله انه اول من هاجر الى الله باهله من هذه الامة
كما تقدم واول من جمع الناس على حرف واحد في القراءة واخرج
ابن عساكر عن حكيم بن عباد بن حنيف قال اول منكر ظهر بالمدينة حين فاضت
الدنيا وانتهى سمن الناس طيران الحمام والرمي على الجلاهقات فاستعمل
عليها عثمان رجلا من بني ليث سنة ثمان من خلافته فقصها وكسر الجلاهقات
فصل مات في ايام عثمان من الاعلام سراقة بن مالك بن جعشم وجبار
بن صخر وحاطب بن ابي بلتعة وعياض بن زهير وابو اسيد الساعدي و
اوس بن الصامت والحرث بن نوفل وعبد الله بن حذافة وزيد بن
خارجة الذي تكلم بعد الموت ولبيد الشاعر والمسيب والد سعيد ومعاذ بن
عمرو بن الجموح ومعبد بن العباس ومعيقيب بن ابي فاطمة الدوسي وابو لبابة
بن عبد المنذر ونعيم بن مسعود الاشجعي وآخرون من الصحابة ومن غير الصحابة
الحطيئة الشاعر وابو ذويب الشاعر الهذلي **علي رض بن ابي طالب** علي رض بن
ابي طالب (واسم ابي طالب عبد مناف) بن عبد المطلب (واسمه شيبة)
بن هاشم (واسمه عمرو) بن عبد مناف (واسمه المغيرة) بن قصي (واسمه زيد)
بن كلاب بن مرة بن كعب بن لوي بن غالب بن فهر بن مالك بن نضر
بن كنانة ابو الحسن وابو تراب كناه بها النبي صلى الله عليه وسلم وامه فاطمة
بنت اسد بن هاشم وهي اول هاشمية ولدت هاشميا قد اسلمت وهاجرت
وعلي رض احد العشرة المشهود لهم بالجنة واخو رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمواخاة
وصهره على فاطمة سيدة نساء العالمين رض واحد السابقين الى الاسلام و
احد العلماء الربانيين والشجعان المشهورين والزهاد المذكورين والخطباء
المعروفين واحد من جمع القرآن وعرضه على رسول الله صلى الله عليه وسلم

وعرض عليه ابو الاسود الدئلي وابو عبد الرحمن السلمي وعبد الرحمن بن ابي
ليلى وهو اول خليفة من بني هاشم وابو السبطين اسلم قديما بل قال
ابن عباس وانس وزيد بن ارقم وسلمان الفارسي وجماعة انه اول من اسلم
ونقل بعضهم الاجماع عليه واخرج ابو يعلى عن علي رض قال بعث رسول الله
صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين واسلمت يوم الثلثاء وكان عمره حين اسلم
عشر سنين وقيل تسع وقيل ثمان وقيل دون ذلك وقال الحسن بن
زيد بن الحسن ولم يعبد الاوثان قط لصغره (اخرجه ابن سعد) ولما هاجر صلى الله
عليه وسلم الى المدينة امره ان يقيم بعده بمكة اياما حتى يؤدي عنه الامانة
والودائع والوصايا التي كانت عند النبي صلى الله عليه وسلم ثم يلحقه باهله
ففعل ذلك وشهد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بدرا واحدا وسائر المشاهد
الا تبوك فان النبي صلى الله عليه وسلم استخلفه على المدينة وله في جميع المشاهد
آثار مشهورة واعطاه النبي صلى الله عليه وسلم اللواء في مواطن كثيرة وقال
سعيد بن المسيب اصابت عليًّا يوم احد ست عشرة ضربة وثبت في الصحيحين
انه صلى الله عليه وسلم اعطاه الراية في يوم خيبر واخبر ان الفتح يكون على يديه
واحواله في الشجاعة وآثاره في الحروب مشهورة وكان عليٌّ شيخا (سمينا) اصلع
كثير الشعر ربعة الى القصر عظيم البطن عظيم اللحية جدا قد ملأت ما بين منكبيه بيضاء
كلها قطن آدم شديد الادمة قال جابر بن عبد الله حمل عليٌّ الباب على ظهره
يوم خيبر حتى صعد المسلمون عليه ففتحوها وانهم جروه بعد ذلك فلم يحمله الا اربعون
رجلا (اخرجه ابن عساكر) واخرج ابن اسحق في المغازي وابن عساكر عن
ابي رافع ان عليا تناول بابا عند الحصن حصن خيبر فتترس به عن نفسه فلم يزل
في يده وهو يقاتل حتى فتح الله علينا ثم القاه فلقد رايتنا ثمانية نفر نجهد ان نقلب
ذلك الباب فما استطعنا ان نقلبه وروى البخاري في الادب عن سهل
بن سعد قال ان كان احب اسماء عليّ رض اليه ابو تراب وان كان ليفرح

ان یدعی بہا وما سماہ ابو تراب الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلک انہ غاضبت یوما فاطمۃ فخرج فاضطجع الی الجدار فی المسجد فجاءہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد امتلأ ظہرہ ترابا فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح التراب عن ظہرہ ویقول اجلس ابا تراب روی لہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمسمائۃ حدیث وستۃ وثمانون حدیثا روی عنہ بنوہ الثلثۃ الحسن والحسین ومحمد ابن الحنفیۃ وابن مسعود وابن عمر وابن عباس وابن الزبیر وابو موسے وابو سعید وزید بن ارقم وجابر بن عبد اللہ وابو امامۃ وابو ہریرۃ وخلائق من الصحابۃ والتابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین

فصل فی الاحادیث الواردۃ فی فضلہ قال الامام احمد بن حنبل ما ورد لاحد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الفضائل ما ورد لعلیؓ رضہ (اخرجہ الحاکم) واخرج الشیخان عن سعد بن ابی وقاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلف علی بن ابی طالب فی غزوۃ تبوک فقال یا رسول اللہ تخلفنی فی النساء والصبیان فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسے غیر انہ لانبی بعدی (اخرجہ احمد والبزار من حدیث ابی سعید الخدری والطبرانی من حدیث اسماء بنت قیس وام سلمۃ وحبشی بن جنادۃ وابن عمر وابن عباس وجابر بن سمرۃ والبراء بن عازب وزید بن ارقم) واخرجا عن سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فبات الناس یدوکون لیلتہم ایہم یعطاہا فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلہم یرجوا ان یعطاہا فقال این علیؓ بن ابی طالب فقیل ہو یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عینیہ ودعا لہ فبرأ حتے کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ یدوکون ای یخوضون ویتحدثون

(وقد اخرج ہذا الحدیث الطبرانی من حدیث ابن عمر و علی بن ابی لیلے
وعمران بن حصین والبزار من حدیث ابن عباس) واخرج مسلم عن سعد
بن ابی وقاص قال لما نزلت ہذہ الآیۃ ندع ابناءنا وابناءکم دعا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا و فاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللہم ہؤلاء
اہلی واخرج الترمذی عن ابی سریحۃ او زید بن ارقم عن النبی صلے اللہ علیہ
وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ (واخرجہ احمد عن علی وابی ایوب
الانصاری وزید بن ارقم وعمرو ذی مروابو یعلے عن ابی ھریرۃ
والطبرانی عن ابن عمر ومالک بن الحویرث وحبشی بن جنادۃ وجریر وسعد
ابن ابی وقاص وابی سعید الخدری وانس والبزار عن ابن عباس و
عمارۃ وبریدۃ وفی اکثرہا زیادۃ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ
ولاحمد عن ابی الطفیل قال جمع علیؓ الناس فی الرحبۃ ثم قال لہم انشد باللہ
کل مرء مسلم سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم ما قال لما
قام فقام الیہ ثلثون من الناس فشہدوا عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ
واخرج الترمذی والحاکم وصححہ عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ امرنی بحب اربعۃ واخبرنی انہ یحبہم قیل یا رسول اللہ سمہم
لنا قال علی منہم یقول ذلک ثلثا وابو ذر والمقداد وسلمان واخرج الترمذی
والنسائی وابن ماجۃ عن حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی منی وانا من علیؓ اخرج الترمذی عن ابن عمر قال آخی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علیؓ تدمع عیناہ فقال یا
رسول اللہ آخیت بین اصحابک ولم تواخ بینی وبین احد فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والآخرۃ واخرج مسلم عن علے
قال والذی فلق الحبۃ وبرء النسمۃ انہ لعہد النبی الامی الی انہ لایحبنی الامومن

ولا يبغضني الا منافق واخرج الترمذي عن ابي سعيد الخدري قال كنا
نعرف المنافقين ببغضهم عليًا واخرجه البزار والطبراني في الاوسط عن
جابر ابن عبد الله واخرج الترمذي والحاكم عن علي قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم انا مدينة العلم وعلي بابها هذا حديث حسن على الصواب لا
صحيح كما قال الحاكم ولا موضوع كما قاله جماعة منهم ابن الجوزي والنووي
وقد بينت حاله في التعقبات على الموضوعات واخرج الحاكم وصححه عن
علي قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن فقلت يا رسول الله
بعثتني وانا شاب اقضي بينهم ولا ادري ما القضاء فضرب صدري بيده
ثم قال اللهم اهد قلبه وثبت لسانه فوالذي فلق الحبة ما شككت في
قضاء بين اثنين واخرج ابن سعد عن علي انه قيل له ما لك اكثر
اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا قال اني كنت اذا سألته انبأني
واذا سكت ابتدأني واخرج عن ابي هريرة رض قال قال عمر بن الخطاب
علي اقضانا واخرج عن ابن مسعود رض قال كنا نتحدث ان اقضى اهل المدينة
علي واخرج ابن سعد عن ابن عباس قال اذا حدثنا ثقة عن علي الفتيا
لا نعدوها واخرج عن سعيد بن المسيب قال كان عمر بن الخطاب يتعوذ بالله
من معضلة ليس لها ابو حسن واخرج عنه قال لم يكن احد من الصحابة يقول
سلوني الا علي واخرج ابن عساكر عن ابن مسعود قال افرض اهل المدينة
واقضاها علي بن ابي طالب واخرج عن عائشة ان عليا ذكر عندها فقالت
اما انه اعلم من بقي بالسنة وقال مسروق انتهى علم اصحاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم الى عمر وعلي وابن مسعود وعبد الله رض وقال عبد الله بن عياش
بن ابي ربيعة كان لعلي ما شئت من ضرس قاطع في العلم وكان له البسطة
في العشيرة والقدم في الاسلام والصهر برسول الله صلى الله عليه وسلم والفقه
في السنة والنجدة في الحرب والجود في المال واخرج الطبراني في الاوسط

بسند ضعیف عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم
الناس من شجر شتی وانا وعلی من شجرة واحدة واخرج الطبرانی وابن
ابی حاتم عن ابن عباس قال ما انزل الله یا ایها الذین آمنوا الا وعلی
امیرها وشریفها ولقد عاتب الله اصحاب محمد فی غیر مکان وما ذکر علیا
الا بخیر واخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال ما نزل فی احد من کتاب الله
تعالی ما نزل فی علی واخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال نزلت
فی علی ثلثمائة آیة واخرج البزار عن سعد قال قال رسول الله صلی الله علیہ
وسلم لعلی لا یحل لاحد ان یجنب فی هذا المسجد غیری وغیرک واخرج الطبرانی
والحاکم وصححه عن ام سلمة رض قالت کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذا
غضب لم یجترئ احد ان یکلمه الا علی واخرج الطبرانی والحاکم عن ابن مسعود رض
ان النبی صلی الله علیہ وسلم قال النظر الی علی عبادة اسناده حسن واخرجه
الطبرانی والحاکم ایضا من حدیث عمران بن حصین واخرجه ابن عساکر من
حدیث ابی بکر الصدیق وعثمان بن عفان ومعاذ بن جبل وانس وثوبان
وجابر بن عبد الله وعائشة رض واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس
قال کانت لعلی ثمانی عشرة منقبة ما کانت لاحد من هذه الامة واخرج
ابو یعلی عن ابی هریرة قال قال عمر بن الخطاب لقد اعطی علی ثلث خصال
لان یکون لی خصلة منها احب الی من ان اعطی حمر النعم فسئل وما هی قال
تزوجه ابنته فاطمة وسکناه المسجد لا یحل لی فیه ما یحل له والرایة یوم خیبر وروی
احمد بسند صحیح عن ابن عمر نحوه واخرج احمد وابو یعلی بسند صحیح عن علی
قال ما رمدت ولا صدعت منذ مسح رسول الله صلی الله علیہ وسلم وجهی و
تفل فی عینی یوم خیبر حین اعطانی الرایة واخرج ابو یعلی والبزار عن سعد
بن ابی وقاص قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم من آذی علیا
فقد آذانی واخرج الطبرانی بسند صحیح عن ام سلمة عن رسول الله صلی الله علیہ وسلم

قال من احب عليا فقد احبني ومن احبني فقد احب الله ومن ابغض عليا
فقد ابغضني ومن ابغضني فقد ابغض الله واخرج احمد والحاكم وصححه عن
ام سلمة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سب عليا فقد سبني
واخرج احمد والحاكم بسند صحيح عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لعلي انك تقاتل على القرآن كما قاتلت على تنزيله واخرج
البزار وابو يعلى والحاكم عن علي قال دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال ان فيك مثلا من عيسى ابغضته اليهود حتى بهتوا امه واحبته النصارى
حتى انزلوه بالمنزل الذي ليس به الا وانه يهلك فيّ اثنان محب مفرط
يفرطني بما ليس فيّ ومبغض يحمله شنآني على ان يبهتني واخرج الطبراني
في الاوسط والصغير عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول علي مع القرآن والقرآن مع عليّ ولا يفترقان حتى يردا عليّ الحوض
واخرج احمد والحاكم بسند صحيح عن عمار بن ياسر ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال لعليّ اشقى الناس رجلان احيمر (احمر) ثمود الذي عقر الناقة والذي
يضربك يا علي على هذه يعني قرنه حتى تبتل منه هذه يعني لحيته وقد ورد ذلك
من حديث علي وصهيب وجابر بن سمرة وغيرهم واخرج الحاكم وصححه
عن ابي سعيد الخدري قال اشتكى الناس عليا فقام رسول الله صلى الله عليه
وسلم فينا خطيبا فقال لا تشكوا عليا فوالله انه لاخيشن في ذات الله او في
سبيل الله **فصل** قال ابن سعد بويع عليّ بالخلافة الغد من قتل عثمان
بالمدينة فبايعه جميع من كان بها من الصحابة رض ويقال ان طلحة والزبير بايعا
كارهين غير طائعين ثم خرجا الى مكة وعائشة رض بها فاخذاها وخرجا بها الى البصرة
يطلبون بدم عثمان وبلغ ذلك عليا فخرج الى العراق فلقي بالبصرة طلحة
والزبير وعائشة ومن معهم وهي وقعة الجمل وكانت في جمادى الآخرة
سنة ست وثلاثين وقتل بها طلحة والزبير وغيرهما وبلغت القتلى ثلثة عشر الفا

واقام عليّ بالبصرة خمس عشرة ليلة ثم انصرف الى الكوفة ثم خرج عليه
معاوية بن ابي سفيان ومن معه بالشام فبلغ عليا فسار فالتقوا بصفين في
۳۷ صفر سنة سبع وثلثين ودام القتال بها اياما فرفع اهل الشام المصاحف
يدعون الى ما فيها مكيدة من عمرو بن العاص فكره الناس الحرب وتداعوا
الى الصلح وحكموا الحكمين فحكم عليّ ابا موسى الاشعري وحكم معاوية عمرو بن العاص
وكتبوا بينهم كتاباً على ان يوافوا راس الحول باذرح فينظروا في امر الامة
فافترق الناس ورجع معاوية الى الشام وعلي الى الكوفة فخرجت عليه
الخوارج من اصحابه ومن كان معه وقالوا لا حكم الا لله وعسكروا بحروراء
فبعث اليهم ابن عباس فخاصمهم وحجهم فرجع منهم قوم كثير وثبت قوم وساروا
الى النهروان فعرضوا السبيل فسار اليهم علي فقتلهم بالنهروان وقتل منهم ذا الثدية
۳۸ وذلك سنة ثمان وثلثين واجتمع الناس باذرح في شعبان من هذه السنة
وحضرها سعد بن ابي وقاص وابن عمر وغيرهما من الصحابة فقدم عمرو
ابا موسى الاشعري مكيدة منه فتكلم فخلع عليا وتكلم عمرو فاقر معاوية وبايع له
فتفرق الناس على هذا وصار علي في خلاف من اصحابه حتى صار يعض
على اصبعه ويقول اعصى ويطاع معاوية وانتدب ثلثة نفر من الخوارج
عبد الرحمن بن ملجم المرادي والبرك بن عبد الله التميمي وعمرو بن بكير التميمي
فاجتمعوا بمكة وتعاهدوا وتعاقدوا ليقتلن هؤلاء الثلثة علي بن ابي طالب
ومعاوية بن ابي سفيان وعمرو بن العاص ويريحوا العباد منهم فقال ابن ملجم
انا لكم بعلي وقال البرك انا لكم بمعاوية وقال عمرو بن بكير انا اكفيكم عمرو
بن العاص وتعاهدوا على ان ذلك يكون في ليلة واحدة ليلة حادي عشر او
ليلة سابع عشر رمضان ثم توجه كل منهم الى المصر الذي فيه صاحبه فقدم ابن ملجم
الكوفة فلقي اصحابه من الخوارج فكاتمهم ما يريدون الى ليلة الجمعة سابع عشر
رمضان سنة اربعين فاستيقظ علي سحرا فقال لابنه الحسن رايت الليلة

رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله ما لقيت من امتك من الاود واللدد
فقال لا ادع الله عليهم فقلت اللهم ابدلني بهم خيرا لي منهم وابدلهم بي شرا لهم مني
ودخل ابن النباح المؤذن على ذلك فقال الصلوة فخرج علي من الباب
ينادي ايها الناس الصلوة الصلوة فاعترضه ابن ملجم فضربه بالسيف فاصاب
جبهته الى قرنه ووصل الى دماغه فشد عليه الناس من كل جانب فامسكوا واوثق
واقام علي الجمعة والسبت وتوفي ليلة الاحد وغسله الحسن والحسين وعبد الله
بن جعفر وصلى عليه الحسن ودفن بدار الامارة بالكوفة ليلا ثم قطعت اطراف
ابن ملجم وجعل في قوصرة واحرقوه بالنار هذا كله كلام ابن سعد وقد احسن
في تلخيصه هذه الوقائع ولم يوسع فيها الكلام كما صنع غيره لان هذا هو اللائق
بهذا المقام وقال صلى الله عليه وسلم اذا ذكر اصحابي فامسكوا وقال حسب
اصحابي القتل وفي المستدرك عن السدي قال كان عبد الرحمن بن ملجم المرادي
عشق امرأة من الخوارج يقال لها قطام فنكحها واصدقها ثلثة آلاف درهم
وقتل علي وفي ذلك قال الفرزدق شعر فلم ار مهرا ساقه ذو سماحة + كمهر
قطام بين غير معجم + ثلثة آلاف وعبد وقينة + وضرب علي بالحسام المصمم +
فلا مهر اغلى من علي وان غلا + ولا فتك الا دون فتك ابن ملجم + وقال
ابو بكر بن عياش عمي قبر علي لئلا ينبشه الخوارج وقال شريك نقله ابنه
الحسن الى المدينة وقال المبرد عن محمد بن حبيب اول من حول من قبر الى
قبر علي رض واخرج ابن عساكر عن سعيد بن عبد العزيز قال لما قتل علي بن ابي
طالب رض حملوه ليدفنوه مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينما هم في مسيرهم ليلا
اذ ند الجمل الذي هو عليه فلم يدر اين ذهب ولم يقدر عليه قال فلذلك
يقول اهل العراق هو في السحاب وقال غيره ان البعير وقع في بلاد طي
فاخذوه ودفنوه وكان لعلي حين قتل ثلث وستون سنة وقيل اربع
وستون سنة وقيل خمس وستون وقيل سبع وخمسون وقيل ثمان وخمسون

وكان له تسع عشرة سرية فصل في نبذ من اخبار علي وقضاياه
وكلماته رضـ قال سعيد بن منصور في سننه حدثنا هشيم حدثنا حجاج
حدثني شيخ من فزارة سمعت عليا يقول الحمد لله الذي جعل عدونا يسالنا
عما نزل به من امر دينه ان معاوية كتب اليّ يسالني عن الخنثى المشكل
فكتبت اليه ان يورثه من قبل مباله وقال هشيم عن مغيرة عن الشعبي
عن علي مثله واخرج ابن عساكر عن الحسن قال لما قدم علي البصرة قام
اليه ابن الكواء وقيس بن عباد فقالا له الا تخبرنا عن مسيرك هذا الذي
سرت فيه تتولى على الامة تضرب بعضهم ببعض اعهد من رسول الله صلى الله
عليه وسلم عهده اليك فحدثنا فانت الموثوق المامون على ما سمعت فقال
اما ان يكون عندي عهد من النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك فلا والله
لئن كنت اول من صدق به فلا اكون اول من كذب عليه ولو كان عندي
من النبي صلى الله عليه وسلم عهد في ذلك ما تركت اخا بني تيم بن مرة و
عمر بن الخطاب يقومان على منبره ولقاتلتهما بيدي ولو لم اجد الا بردي هذا
ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يقتل قتلا ولم يمت فجاءة مكث في مرضه
اياما وليالي ياتيه المؤذن فيوذنه بالصلوة فيامر ابا بكر فيصلي بالناس وهو يرى
مكاني ثم ياتيه المؤذن فيوذنه بالصلوة فيامر ابا بكر فيصلي بالناس وهو يرى
مكاني ولقد ارادت امراة من نسائه ان تصرفه عن ابي بكر فابى وغضب
وقال انتن صواحب يوسف مروا ابا بكر يصلي بالناس فلما قبض الله نبيه صلى الله
عليه وسلم نظرنا في امورنا فاخترنا لدنيانا من رضيه نبي الله صلى الله عليه وسلم
لديننا وكانت الصلوة اصل الاسلام وهو امير الدين وقوام الدين فبايعنا
ابا بكر وكان لذلك اهلا لم يختلف عليه منا اثنان ولم يشهد بعضنا على البعض ولم نقطع
منه البراءة فاديت الى ابي بكر حقه وعرفت له طاعته وغزوت معه في جنوده
وكنت آخذ اذا اعطاني واغزو اذا اغزاني واضرب بين يديه الحدود بسوطي

فلما قبض ولاها عمر فاخذ بها بسنة صاحبه وما يعرف من امره فبايعنا عمر ولم يختلف
عليه منا اثنان ولم يشهد بعضنا على بعض ولم يقطع منه البراءة فاديت الى عمر
حقه وعرفت له طاعته وغزوت معه فى جيوشه وكنت آخذ اذا اعطانى
واغزو اذا اغزانى واضرب بين يديه الحدود بسوطى ولما قبض تذكرت فى
نفسى قرابتى وسابقتى وسالفتى وفضلى وانا اظن ان لا يعدل بى ولكن
خشى ان لا يعمل الخليفة بعده ذنبا الا لحقه فى قبره فاخرج منها نفسه وولده ولو
كانت محاباة منه لاثر بها ولده فبرئ منها الى رهط من قريش ستة انا احدهم
فلما اجتمع الرهط ظننت ان لا يعدلوا بى فاخذ عبد الرحمن بن عوف
مواثيقنا على ان نسمع ونطيع لمن ولاه الله امرنا ثم اخذ بيد عثمان بن عفان
وضرب بيده على يده فنظرت فى امرى فاذا طاعتى قد سبقت بيعتى واذا
ميثاقى قد اخذ لغيرى فبايعنا عثمان فاديت له حقه وعرفت له طاعته
وغزوت معه فى جيوشه وكنت آخذ اذا اعطانى واغزو اذا اغزانى
واضرب بين يديه الحدود بسوطى فلما اصيب نظرت فى امرى فاذا الخليفتان
اللذان اخذاها بعهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اليهما بالصلوة قد مضيا
وهذا الذى قد اخذ له الميثاق قد اصيب فبايعنى اهل الحرمين واهل هذين
المصرين فوثب فيها من ليس مثلى ولا قرابته كقرابتى ولا علمه كعلمى ولا سابقة
كسابقتى وكنت احق بها منه واخرج ابو نعيم فى الدلائل عن جعفر بن محمد
عن ابيه قال عرض لعلى رجلان فى خصومة فجلس فى اصل جدار فقال
له رجل الجدار يقع فقال على امض كفى بالله حارسا فقضى بينهما فقام ثم سقط
الجدار وفى الطيوريات بسنده الى جعفر بن محمد عن ابيه قال قال رجل
لعلى بن ابى طالب نسمعك تقول فى الخطبة اللهم اصلحنا بما اصلحت به الخلفاء
الراشدين المهديين فمن هم فاغرورقت عيناه فقال هم حبيباى ابو بكر و
عمر اماما الهدى وشيخا الاسلام ورجلا قريش المقتدوا بهما بعد رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم من اقتدی بہا عصم ومن اتبع آثارہا ہدی صراط المستقیم
ومن تمسک بہا فہو من حزب اللہ و آخرج عن عبد الرزاق عن حجر المدری
قال قال لی علی بن ابی طالب کیف بک اذا امرت ان تلعننی قلت
وکائن ذلک قال نعم قلت فکیف اصنع قال العنی ولا تبرأ منی قال
فامرنی محمد بن یوسف اخو الحجاج وکان امیرا علی الیمن ان العن علیًا
فقلت ان الامیر امرنی ان العن علیًا فالعنوہ لعنہ اللہ فما فطن لہا الا رجل
واخرج الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الدلائل عن زاذان ان
علیا حدث بحدیث فکذبہ رجل فقال لہ علی ادعو علیک ان کنت کاذبًا
قال ادع فدعا علیہ فلم یبرح حتی ذہب بصرہ واخرج عن زر بن حبیش
قال جلس رجلان یتغدیان مع احدہما خمسۃ ارغفۃ ومع الآخر ثلثۃ ارغفۃ
فلما وضعا الغداء بین ایدیہما مر بہما رجل فسلم فقالا اجلس وتغد فجلس واکل
معہما واستووا فی اکلہم الارغفۃ الثمانیۃ فقام الرجل وطرح الیہا ثمانیۃ
دراہم وقال خذا ہا عوضا مما اکلت لکما ونلتہ من طعامکما فتنازعا فقال
صاحب الخمسۃ الارغفۃ لی خمسۃ دراہم ولک ثلثۃ وقال صاحب الارغفۃ
الثلثۃ لا ارضی الا ان تکون الدراہم بیننا نصفین فارتفعا الی امیر المؤمنین
علی فقصا علیہ قصتہما فقال لصاحب الثلثۃ قد عرض علیک صاحبک ما
عرض وخبزہ اکثر من خبزک فارض بالثلثۃ فقال واللہ لا رضیت عنہ الا
بمر الحق فقال علی لیس لک فی مر الحق الا درہم واحد ولہ سبعۃ دراہم
فقال الرجل سبحان اللہ قال ہو ذلک قال فعرفنی الوجہ فی مر الحق حتی
اقبلہ فقال علی الیس للثمانیۃ الارغفۃ اربعۃ وعشرون ثلثا اکلتموہا وانتم
ثلثۃ انفس ولا یعلم الاکثر منکم اکلا ولا الاقل فتحملون فی اکلکم علی السواء
قال فاکلت انت ثمانیۃ اثلاث وانما لک تسعۃ اثلاث واکل صاحبک
ثمانیۃ اثلاث ولہ خمسۃ عشر ثلثا اکل منہا ثمانیۃ ویبقی لہ سبعۃ اکلہا صاحب الدراہم

واكل لك واحدا من تسعة فلك واحد بواحدك وله سبعة فقال الرجل رضيت الآن واخرج ابن ابي شيبة في المصنف عن عطاء قال اتي علي برجل وشهد عليه رجلان انه سرق فاخذ في شيئ من امور الناس وتهدد شهود الزور وقال لا اوتي بشاهد زور والا فعلت به كذا وكذا ثم طلب الشاهدين فلم يجدهما فخلي سبيله وقال عبد الرزاق في المصنف حدثنا الثوري عن سليمان الشيباني عن رجل عن علي انه اتي برجل فقيل له زعم هذا انه احتلم بامي فقال اذهب فاقمه بالشمس فاضرب ظله واخرج ابن عساكر من طريق جعفر بن محمد عن ابيه ان خاتم علي بن ابي طالب كان من ورق نقشه نعم القادر الله واخرج عن عمرو بن عثمان بن عفان قال كان نقش خاتم علي الملك لله واخرج عن المدائني قال لما دخل علي الكوفة دخل عليه رجل من حكماء العرب فقال والله يا امير المؤمنين لقد زنت الخلافة وما زانتك ورفعتها وما رفعتك وهي كانت احوج اليك منك اليها واخرج عن مجمع ان عليا كان يكنس بيت المال ثم يصلي فيه رجاء ان يشهد له انه لم يحبس فيه المال على المسلمين وقال ابو القاسم الزجاجي في اماليه حدثنا ابو جعفر محمد بن رستم الطبري حدثنا ابو حاتم السجستاني حدثني يعقوب بن اسحاق الحضرمي حدثنا سعيد (سليمان) بن اسلم الباهلي حدثنا ابي عن جدي عن ابي الاسود الدئلي او قال عن جدي ابي الاسود عن ابيه قال دخلت على امير المؤمنين علي بن ابي طالب رض فرايته مطرقا متفكرا فقلت فيم تفكر يا امير المؤمنين قال اني سمعت ببلدكم هذا لحنا فاردت ان اصنع كتابا في اصول العربية فقلت ان فعلت هذا احييتنا وبقيت فينا هذه اللغة ثم اتيته بعد ثلث فالقى الي صحيفة فيها بسم الله الرحمن الرحيم الكلام كله اسم وفعل وحرف فالاسم ما انبأ عن المسمى والفعل ما انبأ عن حركة المسمى والحرف ما انبأ عن معنى ليس باسم ولا فعل ثم قال تتبعه وزد فيه ما وقع لك واعلم يا ابا الاسود ان الاشياء ثلثة

ظاہر ومضمر وشیئ لیس بظاہر ولا مضمر وانما یتفاضل العلماء فی معرفة ما لیس بظاہر
ولا مضمر قال ابو الاسود فجمعت منه اشیاء عرضتها علیه فکان من ذلک
حروف النصب فذکرت منها انّ وانّ ولیت ولعل وکانّ ولم اذکر
لکن فقال لی لم ترکتها فقلت لم احسبها منها فقال بل ہی منها فزدہا فیها
واخرج ابن عساکر عن ربیعة بن ناجد قال قال علیؓ کونوا فی الناس
کالنحلة فی الطیر انه لیس فی الطیر شیئ الا وہو یستضعفها ولو یعلم الطیر ما فی
اجوافها من البرکة لم یفعلوا ذلک بها خالطوا الناس بالسنتکم واجسادکم و
زائلوہم باعمالکم وقلوبکم فان للمرء ما اکتسب وہو یوم القیمة مع من احبّ
واخرج عن علي قال کونوا لقبول العمل اشد اہتماما منکم بالعمل فانه لن
یقبل عمل مع التقوی وکیف یقبل عمل یتقبل واخرج عن یحیی بن جعدة
قال قال علي بن ابی طالب یا حملة القرآن اعملوا به فانما العالم من علم
ثم عمل بما علم ووافق علمه عمله وسیکون اقوام یحملون العلم لا یجاوز تراقیهم
ویخالف سریرتهم علانیتهم ویخالف عملهم علمهم یجلسون حلقا فیباہی بعضهم بعضا
حتی ان الرجل لیغضب علی جلیسه ان یجلس الی غیرہ ویدعه اولئک لا تصعد
اعمالهم فی مجالسهم تلک الی الله واخرج عن علي قال التوفیق خیر قائد
وحسن الخلق خیر قرین والعقل خیر صاحب والادب خیر میراث والوحشة
اشد من العجب واخرج عن الحارث قال جاء رجل الی علي فقال اخبرنی
عن القدر فقال طریق مظلم لا تسلکه قال اخبرنی عن القدر قال بحر عمیق
لا تلجه قال اخبرنی عن القدر قال سر الله قد خفی علیک فلا تفتشه قال اخبرنی
عن القدر قال یا ایها السائل ان الله خلقک لما شاء او لما شئت قال بل
لما شاء قال فیستعملک لما شاء واخرج عن علی قال ان للنکبات نهایات
لا بد لاحد اذا نکب من ان ینتهی الیها فینبغی للعاقل اذا اصابته نکبة ان
ینام لها حتی تنقضی مدتها فان فی دفعها قبل انقضاء مدتها زیادة فی مکروہها

وآخرج عن علي انه قيل له ما السخاء قال ما كان منه ابتداء فاما ما كان من
مسئلة فحياء وتكرم وآخرج عن علي انه اتاه رجل فاثنى عليه فاطراه
وكان قد بلغه عنه قبل ذلك فقال له علي اني لست كما تقول وانا فوق
ما في نفسك وآخرج عن علي قال جزاء المعصية الوهن في العبادة والضيق
في المعيشة والنقص في اللذة قال لا ينال شهوة حلالا الا جاءه ما ينقصه
وآخرج عن علي بن ربيعة ان رجلا قال لعلي ثبتك الله وكان يبغضه
قال علي صدرك وآخرج عن الشعبي قال كان ابو بكر يقول الشعر وكان
عمر يقول الشعر وكان عثمان يقول الشعر وكان علي اشعر الثلثة وآخرج
عن نبيط الاشجعي قال قال علي بن ابي طالب شعر اذا اشتملت على اليأس
القلوب ✣ وضاق لما به الصدر الرحيب ✣ واوطنت المكاره واطمأنت ✣
وارست في اماكنها الخطوب ✣ ولم تر لانكشاف الضر وجهاً ✣ ولا اغنى بحيلته
الاريب ✣ اتاك على قنوط منك غوث ✣ يجيء به القريب المستجيب ✣
وكل الحادثات اذا تناهت ✣ فموصول بها الفرج القريب ✣ وآخرج
عن الشعبي قال قال علي ابن ابي طالب لرجل وكره له صحبة رجل شعر
لا تصحب اخا الجهل واياك واياه ✣ فكم من جاهل اردى حليما حين واخاه ✣
يقاس المرء بالمرء اذا ما هو ماشاه ✣ وللشيء من الشيء مقاييس واشباه ✣
قياس النعل بالنعل اذا ما هو حاذاه ✣ وللقلب على القلب دليل حين يلقاه ✣
وآخرج عن المبرد قال كان مكتوبا على سيف علي بن ابي طالب شعر
للناس حرص على الدنيا وتدبير ✣ وصفوها لك ممزوج بتكدير ✣ لم يرزقوها
بعقل عندما قسمت ✣ لكنهم رزقوها بالمقادير ✣ كم من اديب لبيب لا تساعده ✣
ومائق نال دنياه بتقصير ✣ لو كان عن قوة او عن مغالبة ✣ طار البزاة
بارزاق العصافير ✣ وآخرج عن حمزة بن حبيب الزيات قال كان
علي بن ابي طالب يقول شعر لا تفش سرك الا اليك ✣ فان لكل نصيح نصيحا ✣

فانی رایت غواة الرجال + لا یدعون ادیا صحیحا + واخرج عن عقبة
بن ابی الصہبار قال لما ضرب ابن ملجم علیا دخل علیہ الحسن وہو باک
فقال لہ علی یا بنی احفظ عنی اربعًا واربعًا قال وما ہن یا ابت قال
اغنی الغنی العقل واکبر الفقر الحمق واوحش الوحشة العجب واکرم الکرم
حسن الخلق قال فالاربع الاخر قال ایاک ومصاحبة الاحمق فانہ یرید
ان ینفعک فیضرک وایاک ومصادقة الکذاب فانہ یقرب علیک البعید و
یبعد علیک القریب وایاک ومصادقة البخیل فانہ یقعد عنک احوج ما
تکون الیہ وایاک ومصادقة الفاجر فانہ یبیعک بالتافہ واخرج
ابن عساکر عن علی انہ اتاہ یہودی فقال لہ متی کان ربنا فتمعر وجہ
علی وقال لم یکن فکان ہو کان ولا کینونة کان بلا کیف کان لیس لہ
قبل ولا غایة انقطعت الغایات دونہ فہو غایة کل غایة فاسلم الیہودی
واخرج الدراج فی جزئہ المشہور بسند مجہول عن میسرة عن شریح القاضی
قال لما توجہ علی الی صفین افتقد درعا لہ فلما انقضت الحرب ورجع
الی الکوفة اصاب الدرع فی ید یہودی فقال للیہودی الدرع درعی
لم ابع ولم اہب فقال الیہودی درعی وفی یدی فقال نصیر الی القاضی
فتقدم علی فجلس الی جنب شریح وقال لولا ان خصمی یہودی لاستویت معہ
فی المجلس ولکنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اصغروہم من حیث
اصغرہم اللہ فقال شریح قل یا امیر المؤمنین فقال نعم ہذا الدرع التی
فی ید ہذا الیہودی درعی لم ابع ولم اہب فقال شریح ایش تقول یا یہودی
قال درعی وفی یدی فقال شریح الک بینة یا امیر المؤمنین قال نعم
قنبر والحسن یشہدان ان الدرع درعی فقال شریح شہادة الابن لا تجوز للاب
فقال علی رجل من اہل الجنة لا تجوز شہادتہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنة فقال الیہودی

امیر المؤمنین تقدمنی الی قاضیه وقاضیه تقضی علیه اشهد ان هذا
هو الحق اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله وان الدرع درعک

فصل واما کلامه فی تفسیر القرآن فکثیر وهو مستوفی فی
کتابنا التفسیر المسند باسانیده وقد اخرج ابن سعد عن علی قال
والله ما نزلت آیة الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت
ان ربی وهب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا واخرج ابن سعد وغیره
عن ابی الطفیل قال قال علی سلونی عن کتاب الله فانه لیس من آیة
الا وقد عرفت بلیل نزلت ام بنهار ام فی سهل ام فی جبل واخرج
ابن ابی داود عن محمد بن سیرین قال لما توفی رسول الله صلی الله
علیه وسلم ابطأ علی عن بیعة ابی بکر فلقیه ابو بکر فقال اکرهت امارتی
فقال لا ولکن آلیت ان لا ارتدی بردائی الا الی الصلوة حتی اجمع القرآن
فزعموا انه کتبه علی تنزیله فقال محمد لو اصیب ذلک الکتاب کان فیه العلم

فصل فی نبذ من کلماته الوجیزة المختصرة البدیعة قال علی رض
الحزم سوء الظن اخرجه ابو الشیخ بن حبان) وقال القریب من قربته المودة
وان بعد نسبه والبعید من باعدته العداوة وان قرب نسبه ولا شیء اقرب
من ید الی جسد وان الید اذا فسدت قطعت واذا قطعت حسمت (اخرجه
ابو نعیم) وقال خمس خذوهن عنی لا یخافن احد منکم الا ذنبه ولا یرجو
الا ربه ولا یستحیی من لا یعلم ان یتعلم ولا یستحیی من یعلم اذا سئل عما لا یعلم
ان یقول الله اعلم وان الصبر من الایمان بمنزلة الراس من الجسد اذا
ذهب الصبر ذهب الایمان واذا ذهب الراس ذهب الجسد (اخرجه
ابن منصور فی سننه) وقال الفقیه کل الفقیه من لم یقنط الناس من رحمة الله
ولم یرخص لهم فی معاصی الله ولم یؤمنهم من عذاب الله ولم یدع القرآن
رغبة عنه الی غیره انه لا خیر فی عبادة لا علم فیها ولا علم لا فهم معه ولا قراءة

لا تدبر فيها (اخرجه ابو الضريس في فضائل القرآن) وقال وابردها على كبدي
اذا سئلت عما لا اعلم ان اقول الله اعلم (اخرجه ابن عساكر) وقال
من اراد ان ينصف الناس من نفسه فليحب لهم ما يحب لنفسه (اخرجه ابن عساكر)
وقال سبع من الشيطان شدة الغضب وشدة العطاس و
شدة التثاؤب والقيء والرعاف والنجوى والنوم عند الذكر وقال
كلوا الرمان بشحمه فانه دباغ المعدة (اخرجه عبد الله بن احمد في
زوائد المسند) وقال قراءتك على العالم وقراءة العالم عليك سواء (اخرجه
الحاكم في التاريخ) وقال يأتي على الناس زمان المؤمن فيه اذل من الامة
(اخرجه سعيد بن منصور) ولابي الاسود الدئلي يرثي عليا رضه شعر الا يا عين
ويحك اسعدينا * الا تبكي امير المؤمنينا * وتبكي ام كلثوم عليه * بعبرتها
وقد رات اليقينا * الا قل للخوارج حيث كانوا * فلا قرت عيون الحاسدينا
افي شهر الصيام فجعتمونا * بخير الناس طرا اجمعينا * قتلتم خير من ركب المطايا *
وذللها ومن ركب السفينا * ومن لبس النعال ومن حذاها * ومن
قرء المثاني والمئينا * وكل مناقب الخيرات فيه * وحب رسول
رب العالمينا * لقد علمت قريش حيث كانت * بانك خيرهم حسبا ودينا *
اذا استقبلت وجه ابي حسين * رايت البدر فوق الناظرينا * وكنا قبل مقتله
بخير * نرى مولى رسول الله فينا * يقيم الحق لا يرتاب فيه * ويعدل في العدى
والاقربينا * وليس بكاتم علما لديه * ولم يخلق من المتكبرينا * كان الناس اذ فقدوا عليا
نعام حار في بلد سنينا * فلا تشمت معاوية بن صخر * فان بقية الخلفاء فينا * فصل
مات في ايام علي من الاعلام موتا وقتلا حذيفة بن اليمان والزبير بن العوام وطلحة
وزيد بن صوحان وسلمان الفارسي وهند بن ابي هالة واويس القرني وخباب
بن الارت وعمار بن ياسر وسهل بن حنيف وتميم الداري وخوات بن جبير وشرحبيل ابن السمط
وابو ميسرة البدري وصفوان بن عسال وعمرو بن عبسة وهشام بن حكيم وابو رافع مولى النبي صلى الله عليه وسلم وآخرون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ ایک مدت سے کتاب مستطاب علم الکتاب مصنفہ حضرت
خواجہ میر درد محمدی نسباً و طریقۃً رضی اللہ تعالی عنہ کو دل چاہتا تھا
کہ مطبوع ہو کر اشاعت پذیر ہووے لیکن وہ فتاوائے ضخیم سلوک و
تصوف کا ایک سو گیارہ رسالہ پر مشتمل ہے اور فی زماننا ہمت ابنای
روزگار کی کتب مطولہ کی سیر سے قاصر ہے اور نیز اکثر مباحث مسطورہ
اوس کے درمیان اہل سلوک کے دائر بھی نہیں لہذا مناسب جانا کہ
بعض عبارات مفیدہ خاص و عام اوس کتاب مبارک کی بطور ملخص کے
نقل کی جاوین کہ القلیل یدل علی الکثیر اور نام اس خلاصہ کا
برکات محمدیہ رکھا **اثبات مراتب و شواہد اقربیت و**
اظہار دلائل اربعہ انکشاف حقیقت باید دانست کہ
حق سبحانہ بحال ہر موجود از موجودات علویہ و سفلیہ ہمہ وقت حاضر و
ناظر است و ذرہ ذرہ از احوال کلیات و جزئیات اینہا باخبر لا یعزب
عنہ مثقال ذرۃ فی الارض و لا فی السماء و ہر آن فیض آلہی بہر موجود
بر سبیل تواتر میرسد و ہر یک از عقول و نفوس و افلاک و کواکب و
عناصر و موالید موافق قابلیت و استعداد خود اخذ فیض مے نماید و
او تعالی بحال ظاہر و باطن ہمہ مخلوقات خود عالم ست و معاملات گوناگون
با بندگان خویش بیان می آرد پس او سبحانہ شما را می بیند چنانچہ
شما خود را می بینید و کلام شما را مے شنود چنانچہ شما کلام خود را می شنوید
و از خطرات و نیات شما واقف ست چنانچہ شما از خطرات و نیات خود
واقف ہستید و ہو معکم اینما کنتم غرض کہ او را با بندگان خود و بندگان را
با او عجب معیتے و نسبتے ست کہ چنانچہ باید از طاقت بشری بیان آن
نمے آید مگر آنچہ بموجب خلق الانسان علمہ البیان موافق مقدور بشریت

عرفا بیان مے فرمایند بیشتر عوام فہم نمایند یا ننمایند وما علی الرسول
الا البلاغ واین حقیقت منکشف می شود بر نفس وثابت مے گردد در
دل از چہار چیز یا بالنقل اعنی بیقین آوردن بر آیات واحادیث
وباور داشتن اقوال بزرگان ومرشدان چنانچہ مومنین صلحا و
معتقدین باصفا را می باشد ویا بالعقل اعنے بتالیف قضایاء قیاسیہ
واقامت برہان چنانچہ عقلا وحکما را نصیب ست ویا بالملکہ اعنے
بمواظبۃ اشغال واذکار وحصول دوام توجہ الی اللہ بنہج مجہول الکیفیۃ
بطرف ذات بے کیف چنانچہ سالکان فی سبیل اللہ وذاہبان الی اللہ
را میسر مے گردد ویا بالمکاشفہ اعنے بمعاملۂ انکشاف حقیقت بے دخل
ارادہ وقصد خود محض باجتباء الہی کما تقع المعاملات الانبیاء والاولیاء
علیہم السلام پس آنچہ بر ما بنقل ثابت شدہ است آنست کہ حق تعالے
می فرماید فاینما تولوا فثم وجہ اللہ وہم می فرماید وہو معکم اینما کنتم
وما یکون من نجوی ثلثۃ الا وہو رابعہم ولا خمسۃ الا وہو سادسہم ولا
ادنی من ذلک ولا اکثر الا ہو معہم وامثال این آیات واحادیث
بسیار ست کہ دلالت بر معیت حق سبحانہ باخلق وعلم باحوال ہر موجود
ودیدن وشنیدن ودانستن اعمال واقوال ونیات بندگان می نماید
کہ تمام قرآن شریف وکتب احادیث از بیان ہمین قسم امور مملوست
وزبانی بزرگان زمان خود کہ مارا اعتقاد بحقیقت ایشان بدرجہ
حق الیقین ست واعقل واصدق واعدل الناس بالتحقیق بودہ اند
کہ ہرگز احتمال خطا وتفاوت وتجاوز از حقیقت وصداقت وعدالت
در احوال واقوال واعمال ایشان امکان ندارد نیز شنیدہ شد کہ در
فلان وقت حق تعالی چنین تجلی فرمودہ ودر فلان معاملہ چنان الہام
نمودہ ودر فلان عبادت چنین قرب حاصل شدہ ودر فلان امر چنان

تائید منجانب الله خلاف رسم وعادت بظهور رسیده وامثال این معاملات
بے شمار است که تمام عمر در تجربهٔ آن صرف شده و در خارج بالبداهة آثار
ونتائج آن معلوم گشته که مطلق گنجایش شبهه و تردد نمانده اما آنچه بعقل
یافته شده آن است که نزد ارباب معقول هم ثابت ست که تصرفات و
تاثیرات مجردات در همه مادیات ساری وجاری است چنانچه نفوس و
عقول را متصرف و موثر می دانند پس واجب تعالی که نزد ایشان هم از
عقل ونفس الطف و برتر است بطریق اولے از هر موجود بهر موجود نزدیکتر
وقریب تر باشد ومعیة بی کیف او را بهر مخلوق حاصل بود وامثال
این دلائل وبراهین بسیار است که از صاحبان عقول صحیحه پوشیده نیست
اما آنچه بلکه در ادراک خود آمده آنست که بعنایت الٰهی بسبب کثرت
مراقبات ومواظبت اشغال و دوام حالت حضور مع الله کیفیتے در باطن
پیدا شده که هر آن قوت دراکه بلا رجوع به دلائل وبراهین نقلیه وعقلیه بیشک
وشبهه بنهجی ادراک هستی حق می نماید که نفس در انکار آن عاجز است و
وهرگز شبهات ووساوس هیچ یکے از شیاطین الانس والجن خلل انداز
اطمینان قلبی نمی شود اشهد ان لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله عنان
اختیار همه کس بدست اوست هر کرا خواهد مؤمن سازد وهر کرا خواهد بکفر انداز
من یهدی الله فلا مضل له ومن یضلله فلا هادی له اما آنچه بالمکاشفه بر خویش
روشن شده آنست که الحمد لله بموجب تحدیث نعمة الله گفته مے آید که اکثر
اوقات معاملاتے بمیان می آرند و مکشوفاتے کشف مے فرمایند که
بموجب گفته جد بزرگوار من حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند رضی الله تعالی عنه
همه امور اجمالی تفصیلی شده و استدلالی کشفی گشته نسبت موروثی بفرزندان
ایشان ظاهر گردید وحق به مرکز رسید بلکه نسبت اصل الاصل که نسبت محمدیة
باشد علی صاحبها الصلوة والسلام سادات بنی فاطمه را نواخت و شرف

محمدیہ خالصہ مشرف ساخت اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی
ابراھیم و علی آل ابراھیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت
علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہمہ
منازل و مقامات طی گشت و نقطۂ اخیرہ دائرہ بنقطۂ اولی پیوست لہ الحمد
فی الاولی و الآخرہ کشف ظہور طریقۂ محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ
و التحیۃ حقیقت این معاملہ آنست کہ جناب ہدایت مآب حضرت امیر المحمدیین
حضرت خواجہ محمد ناصر محمدی ایدنا اللہ بنصرہ سرہ و قدسنا برکۃ برہ
در ایام ظہور این معاملہ تا ہفت شبانہ روز ساکت ماندند و ہرگز متوجہ
باین عالم ناسوت نہ شدند و از مقتضیات بشریہ کہ خوردن و نوشیدن
و غیرہا باشد ہیچ بعمل نیاوردند و تنہا در حجرۂ خاص کہ معین بود تشریف
داشتند ہمین در وقت نماز ہای مفروضہ ما غلامان برای اقتدا
حاضر می شدیم و چہ نویسیم کہ ازین امر دران ایام بر ما بندگان چہ حالت
گذشتہ و چون ہر وقت دروازہ حجرہ بند می بود بندہ تنہا بران آستان
افتادہ می ماند و شب و روز سر بر دہلیز نہادہ آہستہ آہستہ زار زار میگریست
و بخوردن و خفتن اصلا میل نمی کرد و یک وقت بموجب حکم حضرت والدہ
صاحبہ علیہا الرحمۃ و الغفران کہ بتاکید در محل می طلبیدند و در حضور خود
امر بخوردن طعام مے فرمودند بنا بر امتثال چند لقمہ بتکلف مے خوردم
و باز شتاب بر در حجرہ حاضر می شدم و دیگر اعزہ و خدام در اوقات
نماز ہا می آمدند و بعد ازان بمکانہای خود می رفتند اما بندہ ہمانجا
بر زمین افتادہ می ماند ہر چند والدہ صاحبہ را این قسم تنہا افتادہ ماندن
من گوارا نمی شد و بسیار قلق داشتند و آدمان را تقید مے کردند کہ نزد
من حاضر باشند لیکن بندہ ہیچ کس را نزد یک آمدن نمیدادم و آنچہ
از جنس فرش خواب و تکیہ ہا و غیرہ میفرستادند ہیچ چیز را ازان بکار نمی بردم

وبهمان عنوان بی اختیاری قدری بخفتم بهر حال چون روز هشتم حضرت
ذوالافضال عم نواله از راه عنایت بر کمال آن با جلال و جمال را که سوی
ما گرفتاران عالم ناسوت فرستاد و متوجه گردانید بعد افاقه چون باب
حجره را بدست مبارک کشادند و بنده را بر نهج مذکور بر دروازه افتاده
دیدند بحر بخشش نهایت بجوش آمد و نسیم قبول بغایت وزید و بدست
شریف خویش از زمین برداشته بکنار عنایت و شفقت رسانیده بوسه
بر پیشانی داده بسیار کلمات بشارات که حالا از زبان من بر نمی آیند
در حق این غلام خود فرمودند فالحمد لله الذی جعلنی اول المحمدیین
الخالصین و انی امرت ان اکون اوّل من اسلم و اول من بایع علیه
الی فی هذه الطریقة الوثیقة العلیة الخالصة والحمد لله رب العالمین و
ارشاد نمودند که ای محمدی قلق و اضطراب مکن بلکه شادی و خوشی نما
که او سبحانه ما محمدیان را بعجب عنایت خاص نواخته و بعجب شرف
مشرف ساخته که روح مقدس حضرت امام حسن علی جده و علیه السلام
نزول فرموده بود و تا این قدر مدت همین جا تشریف داشت و
القاء نسبت خاص کرده فرمود که این نسبت را با متیان و بندگان برسان
و ان شاء الله العزیز شروع این نسبت که الحال شده در وقت حضرت
صاحب الزمان مهدی موعود صلی الله علی محمد و آله ظهور تمام خواهد نمود
پس فرمودند عرض کردم در جناب حضرت امام که این طریقه را طریق
حسن گویانم که ازین جناب ارشاد شده و هم طرف لطف دارد که راه نیک است
حضرت امام انگشت مبارک خود را در دهن شریف گرفته فرمودند که ای
فرزند این کار دیگر است کار ما نیست اگر اراده ما چنین می بود در وقت خود
طریق خویش را اسمی باسم خود چون دیگران می گردانیدیم ما همه فرزندان در
بحر عینیت گم ایم و غریق یک قلزم نام ما نام محمد است و نشان ما نشان محمد

محبت ما محبت محمد است و دعوت ما دعوت محمد صلی الله علیه وعلی آله وسلم
این طریقه را طریقهٔ محمدیه باید گفت که همان طریق محمد است علیه السلام
وما از طرف خود چیزے بران نیفزوده ایم سلوک ما سلوک نبویست وطریقهٔ
ما طریق محمدی انتہے ملخصًا منہا چون سالک را حضورے در باطن
پیدا می شود و آگاہی بحق سبحانه در دل ظهور مے نماید و اکثر اوقات
او تعالی را حاضر و ناظر با خود می یابد و کیفیات و حالات سرور و انشراح
وانبساط و خوف و ادب و شوق حسب اختلاف اوقات بسبب آن حضور
مع الله درا و هویدا می گردد و این زمان او را داخل در دائرهٔ ولایت عامه
که ولایت صغری ست می شمارند و باب تجلی افعالی بر قلب او درین جا
کشاده می شود و اذواق و مواجید غریبه رو می دهد و در زمرهٔ عوام الاولیا
محسوب مے گردد و چون در باطن او شهود قوی و معیت راسخه ظهور میکند
که افضل الایمان ان تعلم ان الله معک حیثما کنت و معامله کالمحسوس
بحاسهٔ بصر می شود و معاملات الهامات بر نهج بے کیفی و تنزیہے بیان می آید
و جواب و سوال با رب خود بلا واسطهٔ مظاهر مشهود کرده مے شود و
قرب دائمی پیدا می گردد او را فائز بمرتبهٔ ولایت خاصه که ولایت
کبری است میدانند و دروازهٔ تجلی صفاتی بر قلب او درین موطن
کشاده می شود و بعنایات والطاف خاصه مشرف می شود و در زمرهٔ
خواص اولیا شمار کرده می آید و چون او را استغراق کلی در شهود و هیمان تام
میسر مے گردد و مطلق از شعور خودی پاک مے شود و بلکه مانند ملائکهٔ
مهیمنین مستغرق در مشاهده می گردد و همگی حال او موافق لا یعصون الله
ما امرهم ویفعلون ما یؤمرون می شود بالغ بمرتبهٔ ولایت اخص که ولایت
علیاست می شناسند و راه تجلی شیونات ذاتیه بر قلب او درین مقام
کشاده می شود و حیرت و استهلاک تام نصیب می گردد و در زمرهٔ اخص الخواص

اولیا شمردہ می آید وچون دراو جامعیت مراتب عروج ونزول وتوجہ
بسوی خلق وحق بحد اعتدال پیدا مے گردد وآن ہمہ معاملات از
علم الیقین وعین الیقین گذشتہ بحق الیقین مے پیوندد وبالکل خطار وخطاے
آفاقی وانفسی برطرف می شود وکار وبار تربیت باو سپرد می گردد وامور ملہمہ
او تماما مبرا از غلط وخطا وتردد وشبہ می شود مشرف بشرف کمالات
نبوت یقین مے کنند وظہور تجلی ذاتی مصطلح سلوک درین مرتبہ می شود
ونیابت انبیا علیہم السلام وخلافۃ اللہ جل شانہ حاصل می گردد ودر زمرہ
کانبیاء بنی اسرائیل حساب کردہ می آید وباقے دیگر ہمہ مقامات جزئیہ
مثل کمالات رسالت واولوالعزمی وقیومیت وخلت ومحبت صرفہ و
محبوبیت ممتزجہ ومحبوبیت خالصہ وحقیقت کعبہ وحقیقۃ قرآنی وحقیقت صلوۃ
ومعبودیۃ صرفہ کہ حضرت مجدد الف ثانی رضے اللہ تعالی عنہ بیان ایما فرمودہ اند
ودر رسائل بزرگان مجددیہ مفصل مذکور است درضمن این مرتبہ کلیہ
کمالات نبوت ست حق تعالے ہر کرامی خواہد از برگزیدگان خود ازین
امور جزئیہ نیز می نوازد ونصب بمنصبے می فرماید یا ہمہ مناصب عطا مے نماید
ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم واز گذشت این ہمہ
مراتب کلیہ وجزئیہ مرتبہ محمدیت خالصہ است علے صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ
کہ محدود این ہمہ مراتب ومحیط ہمہ ہاست وتوہم تفوق بران ناشے از جہل و
خطا کہ ممتنع التجوز است زیرا کہ کمالات نبوت کہ مرتبہ کلیہ عالیہ است نیز
معنے عام است ومتعلق بہ نبوت مطلقہ است وشامل است نبوت ہر نبی را
ولہذا خصائص جزئیہ آن مثل کمالات رسالت واولوالعزمے وغیرہا
اشرف وفوق آن نظر بخصوصیت آنہا بزرگان متقدم بیان فرمودہ اند
وہر یک منصبے را زیر قدم ہر یک نبی محسوس نمودہ اند ومنصب محمدیت خالصہ
مفہوم اخص است ومتثبت بذیل اشرف المخلوقات علیہ الصلوۃ والتسلیمات

پس اجمع و ارفع از ہمہ مراتب ست و فوق ہمہ مناصب و ہر کمالی و فضلی کہ
فرض کردہ شود از جزئیات و فروعات اوست و تحت ماد ون این مرتبہ
عالیہ جامعہ شاملہ خاتمہ است و باین مرتبہ فضوی کہ خاتمۃ المراتب ست
او سبحانہ ہر کرا از عترت رسول خود علیہ السلام مشرف ساخت و ہر کرا
می سازد و می سازد و ہر کرا خواہد نواخت خواہد نواخت کہ این منصب صاحبیۃ
محمدیت خالصہ مخصوص ذوات عالیات ایشان است کہ در اصل
خلقت موجود بلمعات ہمان نور محمدی شدہ اند و استعداد لعشوبیۃ است
دارند و اکنون ان شاء اللہ العزیز بتصدق رسول اللہ و توسط این برگزیدگان
تا قیامت فیض محمدیۃ خالصہ جاری خواہد ماند و عباد اللہ ببرکات آن
فائز خواہند شد و داخل طریق محمدی گشتہ محمدی خالص خواہند گردید
و این مرتبہ دخول محمدیۃ خالصہ بالقوۃ عموما در استعداد ہمہ مؤمنین
و مسلمین امت ست بالفعل ہم خصوصا نصیب ہر کہ از امتیان کردہ اند کردہ اند
و در قسمت کسانکہ خواہند کرد خواہند کرد و در وقت حضرت امام مہدی
موعود علی جدہ و علیہ السلام قوت تمام خواہد گرفت و ہمہ آفاق روشن
باین یک نور واحد خواہد شد ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شیٔ
قدیر منہا باید دانست کہ قرب بر دو وجہ است یکی قرب وجوبی و یکی
قرب امکانی و قرب وجوبی عبارت از قربیست کہ از طرف حق با خلق
لحاظ کردہ شود و بالعموم واجب تعالی را با ہمہ موجودات ممکنہ حاصل است
و الفاظ ہر دو آیۃ کہ نحن اقرب و انی قریب باشد مخبر از ہمین قرب عام است
و این قرب واجب ست کہ وجود با ہمہ وقت ہمہ را شامل حال است و
قرب امکانی عبارت از قربیست کہ از طرف عبد در علم او با رب خود
حاصل می گردد و بالخصوص بندگان خاص را میسر می شود چنانچہ از کلمۂ
آیۃ و اسجد و اقترب ظاہر می گردد و این قرب ممکن ست کہ امکانا بعض را

باشد وبعض رانباشد وبعضی رابعض اوقات بود وبعض اوقات نبود وچون این قرب امکانی مخصوص بحقیقة ممکنه است ومختص بمرتبه عبودیت درحق بندگان الٰهی وعباد الله نافع تر ومفید تر وفاضل تر از قرب وجوبی است که این قرب از کمالات ایشان است وآن قرب از کمالات رحمان ایشان را ازان قرب وجوبی چه حاصل که آن قرب حق تعالے را با هر شجر وحجر است وبا قرب امکانی قرب وجوبی خود البته جمع است پس قرب خواص بندگان دوچندان می باشد نسبت بقرب دیگران باعتبار قرب حق با ایشان وقرب ایشان با حق وممتاز با متیاز یحبهم ویحبونه مے شوند ومشرف بشرف رضی الله عنهم ورضوا عنه می گردند ومراتب این قرب در بندگان حق بسیارست علی تفاوة الدرجات والاستعدادات والملکات والخیرات والادراکات وچون این قرب امکانی بدرجه اتم می رسد وملکه این نسبت حاصل می گردد مانا بقرب وجوبے می شود که احتمال زوال ندارد وهیچ گاه زائل نمے شود چه درحالت نوم وچه درحالت یقظه وچه درحالت قبض وچه درحالت بسط وچه درحالت عسر وچه درحالت یسر وچه درحالت صحت وچه در حالت مرض وچه درحالت موت وچه درحالت حیات واین حالت غیر معزولی درمقام کمالات نبوت نصیب می گردد وقرب ولایت این قدر قوت ندارد زیرا که دراصل این نسبت انبیاست علیهم السلام وایشان غیر معزولین می باشند بیچاره اولیا درخطر عزل ونصب گرفتار اند وسررشته نسبت ایشان تا استوا نسبت ولایت نسبت مریدی اخلاص است وان المخلصین علی خطر عظیم ونسبت کمالات نبوت نسبت مرادی واجتبائست والله یجتبی من عباده من یشاء دربن النسبت احتمال زوال نیست که مضاف باجتباء حق ست وحق غیر متغیر ودران نسبت احتمال زوال است که مضاف

باخلاص عبدیست و عبد سراسر متغیر آیهٔ کریمه ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا
ما بانفسهم در حق اهل نسبت مریدیه است **منها** بدانکه یکی علم توحید وجودیست
و آن دانستن چند مقدمه است که از ترتیب آن وحدت مرتبهٔ وجود
منتج می گردد و این علم را صوفیان علم تصوف می خوانند و برای فهمانیدن
این مطلب چند امثله مانند تمثیل آب و موج و حباب و امثال آن بیان
می کنند و بنای این مقصد بر چند اصطلاح مقرر کرده اند که عبارت
از وحدت و واحدیت و ارواح و مثال و شهادت ست و چند الفاظ
برای بیان مطلب خویش مصطلح نموده اند که لاتعین و تعین اول و حقیقة محمدیه
و اعیان ثابته و صور علمیه و فیض اقدس و فیض مقدس و قرب نوافل
و قرب فرائض و اعتبار و لا اعتبار و اطلاق و تقید و جمع و فرق و تنزلات
و غیرها باشد و تنزلات خمسه را حضرات الخمس هم می گویند و یکی علم توحید
شهودیست و آن دانستن چند مقدمه است که از ترتیب آن وحدانیت
ذات حق تعالی و عدم جواز انفکاک وجود از ذات واجب و ظهور موجودات
باظهار همان یک نور وجود که مقتضای ذات واجب تعالی است منتج
می گردد و این علم را متکلمین داخل در علم کلام می دانند و بزرگان علم
حقیقت تعبیر می کنند و جدا از علم کلام می شمارند و برای فهمانیدن این
مطلب چند امثله مانند تمثیل عکس و آئینه و شخص و امثال این بیان
می کنند و بنای این مقصد بر چند اصطلاح مقرر کرده اند که مرتبهٔ ذات
و شیونات ذاتیه و صفات و اسما و ظلال اسما و لا امکان و عالم امر و عالم
خلق باشد و چند الفاظ برای بیان مطلب خود مقرر نموده اند که اصل و
ظل و اصل الاصل و قوس و دائره و مرکز و عکوس اسما و عدمات اعتباریه
و حقائق ممکنات و غیرها باشد و دیگر ازین قبیل اصطلاحات بسیار است
و یکی کیف شدن بحالت توحید وجودیست و آن مشاهدهٔ وجود مطلق ست

در ہمہ موجودات مشاہدہ بنظر بصیرت دائما مع ذوق و شوق و ہمیشہ ملتذ
و معمور بودن لہٰذا این کیفیت و یکے مشرف گشتن بحالت توحید شہودیست
و آن شہود و حضور ذات واحد حق ست علی الدوام بلا ملاحظہ اعتباری
از اعتبارات کونیہ و مسرور و ملتذ بودن باطن باین حالت و جذب
کشیدگی دائمی الی اللہ علی نہج مجہول الکیفیۃ و حاصل این ہر دو توحید
یک ست یعنی خلاص قلب از گرفتاری ماسوے اللہ و خالے کردن دل
از خطرات و تعلقات ماسوی و توسل تام بذات او تعالے و انقطاع
از ماسوے الکون کہ مسمی بالغیر است پس کسیکہ بحاصل این ہر دو توحید رسید
یعنی بکیفیت مذکورہ مشرف شد برابرست کہ علم آن ہر دو توحید ہم حاصل
کردہ باشد یا نہ کردہ باشد و مفصل مصطلحات را داند یا نداند او داخل
اولیاست اگرچہ در زمرہ محققین داخل نیست و کسیکہ علم این ہر دو توحید
پیدا کردہ یعنی کہ مصطلحات را آموختہ و فہمیدہ بآن حالت نرسیدہ و باطن
را از گرفتاری ماسوا آزاد نہ ساختہ و بحضور و شہود حق معمور نمودہ داخل در
علمای این فن و مقلدان ست و در زمرہ اولیا داخل نیست و اگر نعوذ باللہ
جادہ شریعت را گذاشتہ سخنان واہی مے گوید چنانچہ رائج الوقت ست
مقلد ہم نیست ملحد است و مطالب این علم را ہم نہ فہمیدہ و ظاہر عبارات محققین
را نیز نہ دریافتہ و پے بمرادات ایشان نبردہ از غلطے فہم خود در ہلاکت
افتادہ و کسیکہ ہم علم این ہر دو توحید دارد و ہم بآن مقام فائز گردیدہ
و باطنش معمور بمعیت حق ست و ظاہرش آراستہ بآداب شریعت عارف
محقق ست و ولی اکمل مکمل منتہا آدم ست کہ بسبب مظہریت جمیع اسمائے الٰہیہ
خلعت خلافت اللہ پوشیدہ و بمعاملات بے انتہا از عنایات و الطاف
حق سبحانہ فائز گردیدہ کہ نہ تجلیات حسن الٰہی را تمام است و نہ اشواق عشق
انسانی را انجام او ست کہ قطب مدار عالم است قطب مدار عبارت ست از

فرد کامل انسانی کہ در وقت خود یگانۂ آفاق می باشد و فیض وجودے کہ از جناب الٰہی بر ہمہ ممکنات می آید اول از ہمہ موجودات عالم بر باطن قطب مدار می آید بعد ازان بوساطۂ او این فیض مع لوازم خود کہ حفاظت وحمایت و رزق رسانی وغیرہا باشد بر تمام عالم منبسط مے گردد و این خدمتی ست از خدمات الٰہیہ ہر کہ سے خواہد از بندگان عطا مے فرماید و ہیچ زمانہ از قطب مدار خالی نمی باشد کہ مدار عالم بر وجود اوست چنانچہ وجود خط دائرہ پرکار موقوف بر وجود نقطۂ مرکز آن ست و کشف کونی در باطن این قطب غالب می باشد و عبادت و ریاضت بدنی بیشتر از وسر انجام می شود و اکثر از تحصیل علم ظاہر کم نصیب می بود و رجوع عوام الناس بسوی او بیشتر مے باشد و تصرف و کرامات از و بظہور مردمان بسیار می آید و صاحب نسبت جہلی می باشد چنانچہ بعضے را ازین منصب خود ہم خبر نمی بود و علی الاکثر مستور الاحوال می باشد و ہر چند کہ اہل این خدمت را قطب سافل می دانند در مقابل قطب ارشاد کہ قطب عالی ست امابا عزیز الوجود ست و تحت مرتبتین قطبین مراتب بسیار است از اہل خدمات کہ اہالی آنہا را ابدال و نقبا و اوتاد می گویند و سوائے این خدمات مناصب بسیار است در مرتبۂ ولایت و این ہمہ اہل خدمات وغیرہم مع قطب مدار تحت احاطۂ قطب ارشاد می باشند و گاہ چنان اتفاق می افتد کہ ہر دو قطبیت یکجا ہم جمع می شود و آنکہ قطب ارشاد است ہمان شخص قطب مدار ہم می بود کہ قیومیت عبارت از ہمین جامعیت است و قیوم زمانہ چنین شخص را گویند لیکن قطب مدار قطب ارشاد نمی شود و عادت اللہ بر ہمین سنت جاریست و منصب محمدیت خالصہ محیط این ہمہ مراتب قطبین وغیرہما است و محدد درجات قرب و اقربیت ست و متمم مراتب کمال و اکملیۃ و ہمہ از تابعان امر صاحب این منصب اعظم می باشند

وگاه باشد که شخصی از محمدیان خالص خدا و نداین همه مناصب باشد اما دست صاحبان مراتب سافلۀ تا بذروۀ علیای این منصب نمی رسد گو قطب ارشاد هم باشند و قیوم زمانه هم بود و فتح باب علم لدنی بر قلب صاحب این منصب از لوازم است و اوست که کاشف سر مبهم ست مراد از سر مبهم امر مبطن ست که شامل همه اسرار مبهمه است و اسرار مبهمه عبارت از معانیست که قبل از زمان این عارف کسے بآن متکلم نه گردیده باشد و هم مراد از اسرار مبهمه رموز و غوامض ذات و صفات و اسماء الٰهیه و اسرار شریعت و مقامات طریقت و نکات حقیقت و دقائق معرفت ست و هم منظور از اسرار مبهمه خفیات حقائق جمیع موجودات ست عموماً که انسان کامل اکمل آنرا بیان می نماید و از و همه اسرار حکمت الٰهیه می کشاید اوست که خلاصه ایجاد ست یعنی حاصل همه کائنات ست و زبدۀ تمام مخلوقات و مقصود از خلقت همه موجودات وجود انسانی ست چنانچه درحق فرد اشرف و اتم و اکمل آن علیه الصلوٰة و السلام وارد ست لولاک لما خلقت الافلاک و اوست که صاحب ارشاد ست یعنی رہنمای خلق الله ست بسوی حق تعالے و بیان راه ہدایت چنانچه باید می نماید و ارشاد مفصل می فرماید و مراتب ارشاد علی تفاوة الاستعدادات بسیار است و هر که در وقت خود نسبت به ابنای زمان ارشاد اتم دارد و حقائق و معارف جدیده مفصل مطابق منقول و معقول بوجه احسن بیان می کند و معیت اقوی با حق سبحانه پیدا کرده و معاملات قرب او کالمحسوس بحاسۂ بصر است و کشف و عرفان او از همه تندتر است و توکل صرف زاد این راه گرفته و تحمل محض راحلۂ خود ساخته و اخلاق و اوضاع جمیله دارد و صاحب اعمال و اقوال پسندیده ست و جامع شد در کمالات صوریه و معنویه از اکثر ها ست پس او سزاوار آن می باشد که او را بمنصب قطب ارشادی سرفراز فرمایند و این قطب هم در زمان خویش

بجای عنصری می باشد و اول نور هدایت از جناب الهی بر قلب چنین شخص مے تابد بعد از ان بتوسط او در همه عالم منبسط مے گردد و همه اولیا و عرفا و علما و صلحا و اتقیای وقت در ضمن این قطب می باشند و از باطن او فیض می یابند گو از حال خود خبر دارند یا ندارند و آن قطب را هم از حال بعض خبر بود یا نبود اما بروز قیامت این معامله آشکار خواهد شد و هر یک بموجب منصب و پایهٔ خود پیش ملک حقیقی جل شانه خواهد استاد بالجمله این قطب ارشاد در کشف الهیات بقوت تمام مے باشد و کشف کونی ضعیف می بود لعلو رتبته و قوة نسبته بالعلویات و ترشح علوم لدنیه بر قلب او مدام می باشد و بقدر ضرورت از علم ظاهر هم باخبر مے بود و همه حجابات نورانیه و ظلمانیه از میان بر می خیزد و مطلق شک و تردد و خفا در هیچ مطلبے او را از مطالب شریعت و طریقت و معرفت و حقیقت نمی بود و صاحب قربت عظمی و منزلت کبری عند الله و رسوله علیه السلام می باشد و قبولیت او در هر دل بعجب لطافت مے بود مگر کسانیکه قلوب آنها داخل در تعریف کالحجارة او اشد قسوة اند و استقامت از خصائص قطب ست و بظاهر هم او را از مقام خویش کم اتفاق حرکت مے افتد و برای دنیا خود البته مطلق حرکت نمے کند بارے کمالات انسانی و مراتب افراد کاملهٔ آن تا کجا بیان نموده آید که از حد شمار بیرون ست منها رهروان طریق اصوب و مشتاقان لقاء رب استقامت بر شریعت دارند و محو در مشاهدهٔ کردگار اند و هر یک از چنین کاملان صاحب شریعت و اهل حقیقت می باشد و بالاخصیة ازین خواص اولیا اصحاب طریقهٔ علیه نقشبندیه ممتاز اند که بعجب قوت ایمان ثبات قدم بر جادهٔ شرع شریف دارند و بطرفه کشش باطنی منجذب بسوی دلدار اند جذبهٔ الهیه گویا تمام و کمال بحصهٔ ایشان رسیده و آداب شرعیه کما هو حقها از ایشان ادا گردیده نسبت بے کیف ذات بحت از سحاب بواطن اینها مے بارد و تجلیات اسمائیه و

صفاتیست چمن امتیاز ایشان را سرسبزی می دارد جامع قرب به تنزیه و تشبیه اند
و با وجود تفرقهٔ مراتب تشبیهات همان متوجه تنزیه با آنکه کلمهٔ همه اوست
بر زبان نمی آرند هیچگاه خبر او در خاطر ایشان راه نیافته و با وجودی که
بحرف عینیت و اتحاد لب نمی کشایند خبر یکی در دل ایشان قرار نه گرفته
حال توحید از شمع بواطن ایشان روشن است چنانکه قال توحید نقل مجلس و
هر انجمن معنی التوحید اسقاط الاضافات از آئینهٔ قلوب مصفای این پاکان
جلوه گر است و سررشتهٔ اقامت حدود الله در کف این نائبان آن سرور
علیه الصلوٰة والسلام غرض که نسبت اصیل و لطیف این بزرگواران مع الله
لبس عظمی ست و رابطهٔ ایمان و محبت این برگزیدگان مع الرسول نهایت
اقوی در ظاهر و باطن سالک مسلک نبوت اند و در صورت و حقیقت
تابعان اتم شریعت گویا مقصود از آفرینش نوع انسانی ظهور وجود شریف
این چنین بزرگان با برکت ست والحق که قرب الطفی که این برگزیدگان را
مع الله حاصل می باشد مقتبس از مشکوٰة قرب نبوت است و صاحب کمالات
نبوت اند و قدم بقدم شارع خود علیه الصلوٰة والسلام میروند و ازین بیان
علی الخصوص اهل خانوادهٔ مجددیه بارک الله فیهم بسیار صحیح النسبة اند و حضرت
مجدد الف ثانی قدس الله سره که بقوت تمام عالم ظاهر و باطن بوده اند
اکثر مصطلحات مقامات سلوک درین طریقه و نسبته زیاده فرموده اند و الحال
خلفاء ایشان برهمین وطیرهٔ مصطلحهٔ ایشان سالکان را سلوک می کنانند و
بشارات موافق اصطلاح ایشان می دهند گو این بیچارگان سر آن در نیابند
یا نه و حقیقت آن را فهمند خواه نه فهمند ان شاء الله تعالی در قبر و روز قیامت
نتائج و ثمرات این نسبت ایمانیه را خواهند دید و آن اصطلاحات قدیمهٔ
حضرات خواجگان اقدمین قدس الله اسرارهم گویا بالفعل در سلسلهٔ ایشان
مفقود شده یعنی بقلب مانده و کاروبار دیگر برای سالکین برپا کرده اند که

البعد از روی علم و بیان و اقرب از راہ عمل و مواظبت آنست اعنی آنچہ از مکتوبات شریفہ و دیگر تصانیف ایشان شرح مقامات باطنیہ مفہوم می شود راہ بس دور و دراز و متعسر الحصول معلوم گردد و ہمت از تحصیل آن یاس بہم می رساند بلکہ عقل استبعاد می نماید و منکرین خود باور نمیدارند و انکار محض می کنند و معتقدین اکثر نافہمیدہ مقر اند کہ محل اعتماد نیست و اعتباری ندارد اما درین قسم بیان ہم حکمتہاست کہ استعدادات اہل زمان ایشان و حوز قوت ناطقہ ایشان مقتضی ہمین تعبیرات بود و الحق تا کہ باین نہج عظم و شان و استعارات مشبہہ بیان مقامات و مراتب باطنیہ کردہ نشود این عوام نافہم اعتباری نمی نہند و بخاطر نمی آرند و براہ نمی آیند و فائدۂ معتد بہا بر نمی دارند فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ و آنچہ در سلوک ایشان بعمل می آید و از برکت اصحاب ایشان و از مواظبت اشغال و اعمال معمولہ ایشان کیفیت حضور و شہود و جمعیت باطن و خلو قلب از خطرات ما سوے حاصل می گردد معلوم می شود کہ این راہ بس اقرب ست و فی الواقع موصل الی الحق و الی رسولہ بطریق اسہل ست چنانچہ اگر منصفے قدرے آگاہی باطن و نسبت مع اللہ و بہرۂ از عقل و شعور داشتہ باشد بہ بیند کہ آنچہ در زمان قلیل باندک دریافت صحبت خلفاء ایشان باطن سالکان مبتدیان اینہا را حضور و جمعیت و نورانیت ایمان و اتباع شریعت حاصل ست در اکثر صاحبان طرق دیگر کہ خود را از منتہیان می شمارند نخواہد بود نہایت کمال دیگران مطالعۂ وحدت وجود و مشاہدۂ وحدت در کثرت ست کہ بر افواہ و السنۂ عوام ہم جاریست و ہر ہنود وجوگی بآن متکلم است و برای حصول این کیفیت ایمان ہم شرط نیست کہ ہمہ فرق کفار نیز از آن گفتگو دارند و سریان وجود را در موجودات می یابند پس حضرات انبیا علیہم السلام برای ہمین قدر رسل مبعوث نہ شدہ اند و آن ہمہ جدال و قتال کہ با کفار

کرده اند برای تفهیم ہمین یک مسئلهٔ مبتذل که باندک فہمانیدن ذہن نشین
می گردد نفرسوده اند آن معاملهٔ دیگر است که به بعثت انبیا علیهم السلام تعلق
دارد و آن قرب علیحده است که بے مشرف شدن بشرف اسلام نصیب
نمی گردد و درحقیقت این قرب خاص که نتیجهٔ ایمان بخدا و رسول و ثمرهٔ ادائے
صوم و صلوة و تلاوت قرآن و تذکر کلمه طیبه است چنانچه اکابر این طریقه
را میسر گشته در دیگری بنظر نیامده و چون نظر کشفی را سر داده مے شود
آنچنان شکوه و حشمت نسبت خواجگان متقدمین رضے الله تعالے عنہم
اجمعین بنظر می آید که حضرت مجدد الف ثانی رضے الله تعالی عنه ہرچند به تزیین
تشریح و تفصیل دیگر کمالات باطنیه قدر این طریقه را افزوده اند و صد چندان
نموده اند اما باز بموجب السابقون السابقون اولئک المقربون از مقتبسان
نور نسبت ایشان مشهود می شوند و بسیار حقوق حضرات خواجها بر ذمهٔ
ایشان ست که در نفس الامر از عہدهٔ ادائے آن نمے توانند که برایند چنانچه
گردن ما محمدیان خالص زیر بار احسانهای ایشان و عنایات حضرات
خواجگان ست جزاہم الله تعالے عنا خیر الجزا سبحان الله حضرت خواجهٔ
بہار الدین نقشبند رض که زبدهٔ و خلاصهٔ خواجگان متقدمین و سرچشمهٔ این
طریق اند و خلفای ایشان رضے الله تعالی عنہم عجب ذوات عالیات داشتند
و خداوند نسبت خاص نبویه بودند سیما خواجهٔ علیه الله احرار که ایشان را
نقشبند ثانی می گویند عجب صاحب منزلت عظیمه اند لائق و سزاوار شیخی و
ہدایت بوده اند گویا جامهٔ ارشاد بر قامت شریف ایشان دوخته شده بود
که چنین استعداد شیخت مع کمال قوت ارشاد کم جمع می شود لهذا ارشد و
شهرهٔ ایشان در زمان ایشان بسیار گشت و سلاطین و امراهم رجوع
آوردند و اسباب ظاهری و تجمل دنیوی نیز جمع گردید و در متاخرین این
سلسله حضرت خواجه عبد الباقی المعروف بباقی بالله عجب نفس مقدس مطهر

داشتند و صاحب نسبت صحیحہ نقشبندیہ بودند قطع نظر ازین کہ ایشان از
خداوندان نعمت و اہل حق ما اند فقیر بالذات سخت معتقد جناب ایشان است
مرا بالطبع اوضاع بے تکلفانہ و معاملات بے نفسانہ ایشان کہ مسموع گشتہ
نہایت خوش می آید الحق کہ فانی فی اللہ و باقی باللہ بودند و اگر حضرت
محمدی در چنین مرشد ملک سیرت نمی یافتند در حین حیات ایشان این قدر
بعلو مرتبہ ترقی نمی فرمودند ذاد اللہ شیئاً ہیاً اسبابہ

بیان سلوک طریقہ محمدیہ باید دانست کہ بزرگان و اکابر ہر طریق
از طرق ارباب سلوک در امت مرحومہ محمدیہ برای ایصال الی اللہ
اشغال و اذکار و ریاضات و مجاہدات وضع کردہ اند و ہر کس بہر طورے
کہ راہ یافتہ بدان راہ تابعان خود را دلالت نمودہ و ہمان طریق را اقرب
طرق پنداشتہ طالبان را بآن طریق رہنمائی نمودہ چنانچہ اکساب ہر طریق
بنہج علیحدہ است بعضے امر بمراقبات می فرمایند و مشغول بلطائف باطنیہ
می گردانند و بعضی حکم بمطالعہ وحدت در کثرت می کنند و متوجہ بحواس ظاہرہ
می سازند و بعضے تصور مرشد می آموزند و بعضے پاس انفاس تعلیم مینمایند
و بعضی ذکر جہر و بعضے ذکر خفیہ تلقین می کنند و بعضے حبس دم و نفی اثبات
می کنانند و امثال این بسیار چیزہا ست مانند انہد و نصیر المحمود و ذکر
حدادی و ذکر ارہ و ذکر قمری و ماشا کلہا کہ بدان امر مے فرمایند و سالکان را
مشغول می گردانند و اگر چہ محمدیان خالص نیز مثل دیگران بموجب تبعیت
مرشدان خود در اوائل حال اشغال و اذکار معمولہ طریقہ نقشبندیہ و قادریہ
کہ از پیران رسیدہ آمدہ است تلقین می فرمایند و القاء نسبت باطن توجہ
و مراقبہ بوضع شیوخ مجددیہ می کنند اما در اواخر کار محض بتوسط کلام اللہ
ترقیات حاصل می نمایند و ہمین امام مبین را کہ قرآن مجید باشد بیشوائی خود
مے سازند اعنی بموجب یقبل التوبۃ عن عبادہ و انہ کان توابا اول توبہ و استغفار

از گناهان می کنانند و خود هم هر وقت توبه از فرج هوای نفسانیه و هوسهای
طبیعی می کنند بلکه تائب از گناه شعور هستی و انانیه خویش می شوند و خود پرستی
و تن پروری را معصیت کلی پنداشته منشا همه شرور و فساد و ملاهی دانند و
هر لمحه تکرار کلمهٔ لاحول و لاقوة الا بالله نموده بالکل خالی از توهم خودی می گردند
و چون این کیفیت توبه از گناهان ظاهر و باطن در نفس ثابت می شود
و ظاهر و باطن سالک پاک ازین الواث می گردد بشارت مقام صلاح که
مرتبهٔ از مراتب قرب حق ست می دهند و در زمرهٔ اولیائی که مسمی به
صالحین اند حساب می نمایند و بموجب واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفة
و دون الجهر من القول بالغدو والآصال ولا تکن من الغافلین و حسب الحکم
ادعوا ربکم تضرعا وخفیة انه لا یحب المعتدین ذکر اسم الله را در نفس مدرکه که حقیقت
قلب ست راسخ می گردانند و در ابتدا برای آموختن ذکر باین طور تعلیم
می کنند که زبان بکام چسپانده چشم بسته سرنگون شده بطرف پستان چپ که
جای قلب صنوبری است لحاظ نموده متوجه قلب خود گشته بدل مانند خطره
وارده که در دل می آید بلاحرکت زبان و بے شراکت نفس همین کلمهٔ الله الله
را باید گفت و چون این ذکر قلبی قائم می گردد بهمین منتهم بلطائف دیگر که لطیفهٔ
روح و سر و خفی و اخفی و نفس باشد ذکر می کنانند و چون تمام بدن ذاکر
می گردد این را ذکر سلطان می خوانند و چون این کیفیت ذکر قوت میگیرد
بشارت مقام ذکر که مرتبهٔ از مراتب قربت ست می دهند و در طائفهٔ
اولیای که مسمی بذاکرین اند شمار می کنند و بموجب قل الله ثم ذرهم چون در
قلب تذکر این اسم مبارک جا می گیرد و بسبب استیلاے این ذکر قلبی
خطرات کم می آید درین حالت بشارت مقام تذکر خالص می دهند و در زمرهٔ
اولیای که مسمی به متذکرین اند حساب می نمایند و اگر حسب بشریت درین تذکر
نسبت به شدت ذکر فتوری واقع می شود و غفلتی راه می یابد موافق

واذکر ربک اذا نسیت باز متنبہ شدہ سر رشتہ دوام ذکر را از دست
نمی دہند تا اینکہ بالکل از زوال ذکر محفوظ گشتہ مبشر باین معنی میگر دند
کہ یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم و درین حالت بشارت مقام
صلوۃ دائمی کہ مرتبۂ از مراتب قرب ست میدہند کہ ہم فی صلوتہم
دائمون وصاحب این حالت را داخل در جماعۂ اولیائے کہ مسمے بہ
مصلین اند می شناسند وبموجب وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ
قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون چون تحمل شدائد وبلایا بسبب قوت
نسبت حضور وغلبہ حالت معیت در باطن پیدا می شود وخاطر از وجدان
مکروہ وفقدان مرغوب پراگندہ نمی گردد بلکہ از رسیدن مصیبت زیادہ
رجوع الی اللہ بہم میرسد درین حالت بشارت مقام صبر می دہند ودر
جماعۂ اولیائے کہ مسمی بصابرین اند می شمارند وکذا الشکر وغیرہ من الحالات
والمقامات وبموجب واللہ بصیر بالعباد وعلیم بما فی الصدور ویعلم سرکم وجہرکم
از تصور معانی این آیات کیفیت حضور وآگاہی در باطن بہم مے رسانند
ودر ہر وقت وہر جا بحسب حالت ادب ومشاہدۂ رب معمور مے باشند
وبمطالعۂ واللہ بکل شئی محیط وعلی کل شئے شہید وعلے کل شئے قدیر احاطۂ
بے کیف وشہادت بلا کلام وقدرت بلا عجز حق تعالے را مدام در چشم
بصیرت نصب العین می دارند ودرین حالت بشارت مقام معیت کہ مرتبۂ
از مراتب قرب ست می دہند واہل این مقام را داخل در گروہ اولیائے کہ
مسمی بہ مقربین اند مے دانند وبموجب ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق اسقاط
ہمہ اضافات وجودیہ از طرف خود کردہ سراپا مملو از نور وجود موہوب
حقانی گردیدہ فانی فی اللہ وباقے باللہ می شوند وچون این حالت قوت
می گیرد بشارت مقام اصطفا می دہند وداخل در زمرۂ اولیائے کہ مسمے
بابدال اند می شمارند وکریمۂ اولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات شرح احوال

صاحبان این مرتبه است و بموجب سنریهم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسهم حتی
یتبین لهم انه الحق بمشاهده صنائع و بدائع قدرت آلهیه در مرتبه آفاق
و معائنه کمالات و ظهورات صفاتیه و اسمائیه او سبحانه در عالم انفس طی مراتب
علم الیقین و عین الیقین کرده بمرتبه حق الیقین فائز مے گردند درینحالت
بشارت مقام تحقیق می دهند و داخل در جماعۀ اولیائے که مسمی به محققین اند
می شمارند و بموجب و ما تشاؤن الا ان یشاء الله رب العالمین نفی
ارادات و مرادات خویش کرده اسقاط اضافت قصد و اراده از طرف
خود نموده بالکل خالی از خواهشهای طبیعیه و نفسانیه گشته تابع مشیة الله
شده مرید اراده فعال لما یرید مے گردند درین حالت بشارت مقام
نفی ارادات و نفی مرادات مے دهند و داخل در زمرۀ اولیائے که مسمے
به مرادین اند مے دانند و بموجب من یتوکل علی الله فهو حسبه ترک اسباب
دنیویه و علائق فانیه باطنا کرده اعتماد کلی بر رزاقیه حق و وکالت مطلق
او تعالی می نمایند و بالکل حجاب اسباب از خاطر مرتفع مے گردد و بغیر از
امر موهوم مے نمی نماید و سوای دروازه مشاهده مسبب نمی کشاید درینحالت
بشارت مقام توکل معنوی می دهند و در زمرۀ اولیائے که بمعنی گویا از
جمله متوکلین اند می پندارند اما چون این حالت قوت مے گیرد و ظاهر
و باطن یک شده توکل صوری با توکل معنوی جمع می گردد اعنی در ظاهر
هم بلا اسباب مقرره دنیویه بوضع درویشانه گذران میسر مے آید و درین
حالت بشارت مقام توکل حقیقے می دهند و در جماعۀ اولیائے که مسمی به
متوکلین محبوبین اند می شمارند که و الله یحب المتوکلین الحمد لله ثم الحمد لله
علیه توکلت و علیه فلیتوکل المتوکلون و بموجب ان اولیاء الله لا خوف علیهم
و لا هم یحزنون چون حزن خوف ما سوی الله از باطن دور مے شود اعنے
حزن مفرط از حد و خوف زیاده از مقتضاے طبیعی که حجاب مشاهده گردد

رفع می گردد و اطمینان کلی حاصل می شود بشارت مقام مامون میدہند

وسن دخطه کان آمنا دبموجب یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربک

راضیة مرضیة چون رضای تام و اطمینان کلی نصیب مے گردد و بشارت

مقام رضا و اطمینان می دہند و بموجب الا للہ الدین الخالص چون از

خلوص حقیقی کہ فوق آن مرتبہ در مراتب قرب الہی متصور نیست و اقرب

بحضرت ذات بحت و اشمل بہمہ صفات کمالیہ حقانیہ است و اجمع جمیع

اسماء حسنا ربانیہ است بہرۂ اتم می یابد بشارت منصب محمدیۃ خالصہ

می دہند و علی ہذا القیاس جزئیات بشارات و مقامات و حالات

سلوک طریقۂ محمدیہ بسیار است کہ بر صاحب این نسبت خود بخود در تلاوت

قرآن شریف منکشف خواہد شد راہ دریافت آن بنمودیم و پردہ از

پیش نظر باطن کشودیم کہ القلیل یدل علی الکثیر اللہ اللہ گوش الہام نیوش

محمدیان خالص در ہر مقام از ہر پردہ کہ باشد غیر از صدائے کلام اللہ

نمی شنود و دیدۂ بشہود آرمیدہ مومنان صادق در ہر آئینہ بہر صورت

کہ بود جز جلوۂ تجلی الہی نمی بیند ولہم وجوہ ناضرة الی ربہم ناظرة انتہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ لمعۂ نور ہے حضرت نے فرمایا نسبت حضرت

خواجہ میر درد کی حضرت میرزا صاحب سے بڑہی ہوئی ہے یہ خدا کا

فضل ہے اور حضرت پیر و مرشد نے بہی ایسا ہی فرمایا حضرت پیر و مرشد

سے راقم نے وقت ختم پڑہنے کا دریافت کیا تہا آپ نے فرمایا بعد

صبح کے یا بعد مغرب کے اسکا معمول ہی نالۂ عندلیب مین تحریر فرماتی

ہین کہ ولایت صغری مین توجہ مرشد کو بہت دخل ہے کہ وہ خود اوسکا

مقام ہے اور ولایت کبری کہ ولایت انبیا ہے توجہ خاص آنحضرت

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اسمین درکار ہے واللہ اعلم موافق تحقیق اکابر مجددیہ

کے لطیفہ قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام کے اور لطیفہ روح زیر
قدم حضرت نوح و حضرت ابراہیم علیہما السلام کے اور سر زیر قدم
حضرت موسی علیہ السلام کے اور خفی زیر قدم حضرت عیسی علیہ السلام کے
اور اخفے زیر قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہے حضرت
شیخ ابو الرضا کے نزدیک سر خفی اخفے اعتبارات روح کے ہین یعنی
وہی روح ایک اعتبار سے سر ہے اور ایک اعتبار سے خفی اور ایک اعتبار
سے اخفے اور بعض اکابر سب لطائف مذکورہ کو قلب مین فرماتے ہین
واللہ اعلم **مبدء و معاد** مین حضرت عیسی علیہ السلام کو حضرت موسی علیہ السلام
سے افضل تحریر فرمایا ہے اور مکتوبات شریفہ امام ربانی رض مین حضرت
موسی علیہ السلام کو غلبہ کمالات نبوت کا اور حضرت عیسے مین غلبہ کمالات
ولایت کا لکھا ہے تو مطابقت بین القولین اس سی معلوم کرنا چاہیے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام بعد نزول کے اتباع شریعت آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کا فرمائین گے تو یہ جامعیت آپ کی بہ نسبت حضرت موسے
کے ظاہر و باہر ہے **انوار** لطائف خمسہ مین بہی اختلاف ہے **ع** قلندر
ہر چہ گوید دیدہ گوید **غنی** شاکر افضل ہے یا فقیر صابر یہ **بحث**
فروعات مین ہے **فقہ** احکام ظاہر قرآن و حدیث کی اجتہاد ہے
فقہای مذاہب اہل سنت و جماعت کا علیہم الرحمہ اور فقہ رموز باطن
کتاب و سنت عرفان ہین اولیاء اللہ کے **مرشد** کامل وہ ہے جو
معاملات کو معلوم و معقول و مشہود و مکشوف کردے مرید پر **حضرت** کو
بارہا لوگون نے کعبہ شریف وغیرہ مین دیکہا ہے قال بعضہم ارواحنا اجسادنا
اجسادنا ارواحنا **ایک** صاحبزادہ حضرت قبلہ کے سید و میان صاحب
تہے ابتداء سے اون کو جذب قوی تہا مزار مبارک اونکا جوار مسجد شریف مین ہے
رسالہ حسن معاملہ مین جو ایک بزرگ کا بیان ہے کہ منکر نکیر سے مذاق

گیا تہا حضرت قبلہ نے فرمایا کہ وہ مرید حضرت خواجہ ضیاء اللہ کے تہے
اور حضرت پیر و مرشدسی معلوم ہوا کہ اون کو استفادہ اعلی حضرت
شاہ محمد آفاق رض سے تہا حضرت شاہ گل رض کی تصانیف مین سے ایک
رسالہ شواہد التجدید نظر سے گذرا اور کحل الجواہر آپ کا رسالہ معمولات
مظہریہ مین ہے اور بعض مکاتیب انتباہ مین درج ہین اور مکتوبات
مناظرہ آپ کے اور شیخ ابو الرضا کے انفاس العارفین مین مذکور ہین
جب طرفین نے ایک دوسرے کا مقام معلوم کیا بحث نزی راقم نے
حضرت پیر و مرشدسی دریافت کیا تہا صاحبزادگان مجددیہ کی نسبت
جو اوس وقت مین تہے آپ نے فرمایا نسبت مولوی مظہر صاحب کی قوی
ہے رحمۃ اللہ علیہ نسبت رسل اولو العزم کی بمنزلۂ اصول کے ہے اور
سائر رسل و انبیا علیہم السلام اون کے توابع ہین تو اولیاء اللہ مین علے
تفاوت الاستعداد اون کی نسبتون کا بہی ظہور ہوتا ہے مولانا مولوی
سید محمد علی صاحب نے رسالۂ ارشاد رحمانی جو تحریر فرمایا مطالعہ مین
راقم کے آیا الحق کلام الملوک ملوک الکلام مولانا مولوی عبد الکریم صاحب
نے علاوہ کتب احادیث کے جو حضرت نے درس فرمایا حصن حصین تین
بار اور موطا امام محمد علیہ الرحمہ کی حضرت سے سماع کی اور گیارہ بار دور
قرآن شریف کا پایا حضرات چشتیہ کے مصنفات سے سیر الاولیا
و سبع سنابل و جامع العلوم ملفوظات حضرت مخدوم جہانیان رض اور
بحر المعانی نظر سے گذری تذکرہ بحر المعانی کا اخبار الاخیار مین ہے حضرت
مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کو موافق تحقیق بعض اکابر کے نسبت خلفای ثلثہ
کی بسبیل امانت پہونچی تہی لہذا طریقۂ چشتیہ مین بہی کئی شعبہ پیدا ہوئے
چنانچہ نظامیہ و صابریہ و سراجیہ معلوم ہین حضرت حجۃ اللہ نقشبند
رضی اللہ عنہ کا مذکور ہے کہ آپ نے ایک جلسہ مین فرمایا کہ اس زمانی کے

سالک معارف جبلد یہ نہین رکہتے اسپر حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب نے
ایک عرفان سنایا آپ کو بہت مطبوع ہوا فرمایا کہ آب زر سے لکہنا چاہیے
اور حضرت حجۃ اللہ رض تفسیر قرآن وغیرہ مین بہت نکات تازہ فرمایا کرتے
تہے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نسبت نقشبندیہ وقادریہ وغیرہ
سب مین ارشاد فرماتے تہے تاریخ وفات حضرت خواجہ ضیاء اللہ
رضی اللہ عنہ کی چہاردہم ربیع الاول ہے مزار مبارک سہرند شریف مین ہے
اور تاریخ وفات حضرت خواجہ میردرد رضی اللہ عنہ کی شب جمعہ
بست وچہارم صفر سنہ ۱۱۹۵ ہجری ہے مزار مبارک دہلی شریف مین بیرون
ترکمان دروازہ ہے حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ہماری والدہ بزرگ زادی
تہین اون کی عمر اسّی برس کی تہی ہر روز اسّی رکعتین فرض اور نفل
پڑہا کرتی تہین آخر مین بینائی بہت کم ہوگئی تہی ایک شب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ آپ نے ہاتہ اپنا اون کی آنکہون پر
پہیر دیا جب سے بخوبی نظر آنے لگا حضرت پیرو مرشد کے صاحبزادے
میان رحمۃ اللہ صاحب اور میان نعمۃ اللہ صاحب سلمہا اللہ تعالے کا نام
حضرت صاحب قبلہ نے رکہا ہے اللہ تعالے اون کو وراثت صوری و
معنوی سے اون کے آبا کرام وپیران طریقت کی مشرف فرمائے اجماع
وقیاس کی سند علما نے آیات واحادیث سے فرمائی ہے تو اون کو بہی
جزو کتاب وسنت جاننا چاہیے اور حضرت امام شافعی رض کا قول ہے
کہ الفقہاء کلہم عیال ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ قادریہ حضرت غوث اعظم
رضی اللہ عنہ مین اور چشتیہ حضرت سلطان المشائخ رض مین مشرب محمدیہ کے
قائل ہین اور نقشبندیہ ومجددیہ حضرت شاہ نقشبند رض وحضرت مجدد
قدس اللہ سرہ مین نسبت خاصۂ محمدیہ فرماتے ہین اور حضرت خواجہ ناصر
وخواجہ میردرد رضی اللہ عنہا اپنی نسبت ایسا تحریر فرماتے ہین بلکہ طریقے کا

نام طریقۂ محمدیہ رکہا ہے مقصود اس سے ظہور کمالات خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہے ان حضرات مین لطائف خمسۂ عالم امر کو عروج طرف اپنے اصول کے ہوتا ہے اور وہ دل نورانی ظلمت امکانی سے پاک اور مبرا ہو کر اپنی اصل مین فنا و بقا پیدا کرتا ہے تو یہ اسرار سنو کہ والنجم اذا ہوی الخ **حضرت** مجدد رض نے ایک مکتوب مین کسی قدر بیان مقام شہادت وصدیقیت کا مجمل طور پر فرمایا ہے اور مقام شہادت کو ولایت اولیا سے بمراتب بلندتر لکہا ہے اور فرمایا ہے کہ انبیا کو وحی ہوتی ہے اور صدیقین کو الہام ہوتا ہے **حضرت** نے فرمایا کہ حضرت مخدوم جہانیان بڑے بزرگ تہے جس بزرگ کو سنتے تہے اون کی ملاقات کو جاتے تہے اور فرمایا کہ بعض اولیاء اللہ کو ایک نبی سے نسبت ہوتی ہے اور بعض کو دو سے اور بعض کو زیادہ سے اور جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نسبت ہوتی ہے تو آپ کے معجزے اوس سے کرامت ہو کر ظاہر ہوتے ہین **اعلی حضرت** شاہ محمد آفاق رض کے پہلے ایک بہائی آپ کے پیدا ہوئے تہے محمد مشتاق اون کا اسم مبارک تہا عالم طفلی مین اون کا انتقال ہوا **ایک** خادم قدیم حضرت قبلہ کا امام علی نام تہا اکثر جذب اوس کو ہوجاتا تہا وہ کہتا تہا کہ مجہکو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جناب مین رسائی ہے **حضرت** نے فرمایا کہ حضرت مخدوم جہانیان رض نے کعبے کو نپایا معلوم ہوا طواف کو حضرت چراغ دہلی کے گیا ہے پہر آپ کعبے سے حضرت چراغ دہلی کی خدمت مین آئے حضرت چراغ دہلی کی نسبت بہت عالی تہی **ایک بار** حضرت قبلہ نے حضرت پیرومرشد سے فرمایا کہ سدا سہاگ تمہارے ادراک مین کیسے لوگ ہین آپ نے کہا کہ مین اون کو نیک جانتا ہون فرمایا کہ مین بہی یہی کہتا ہون **منجملہ** مصطلحات صوفیہ کے اطوار و آثار تنزیہ و تشبیہ علم حصولی و حضوری لوامع وطوالع

ولوائح عزیمت ورخصت کمون وبروز وغیرہ ہین منجملہ کتب تصوف
کے تعرف نوادرالاصول حکیم ترمذی رسالہ قشیریہ مع شرح حدیقہ حکیم
سنائی رح مکتوبات حضرت یحیی منیری رح انوارالعیون ومکتوبات حضرت
عبدالقدوس گنگوہی رح مغازی النبی مثنوی مولانا یعقوب صرفی رح مصباح الہدایہ
ترجمہ عوارف فقرات حضرت خواجہ عبید اللہ احرار علیہ الرحمہ رباعیات
ومثنوی حضرت باقی باللہ رح کے اور رسائل اربعہ حضرت میر درد رح موسوم بہ
نالہ درد وآہ سرد ودرد دل وشمع محفل نظر سے گذرے حضرت سے
مقامات طریقہ کو دریافت کیا تہا آپ نے اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رض
سے نقل فرمایا کہ اللہ ایک محمد برحق یہی مقام ہے حقائق انبیا کو حقائق
الٓہیہ سے مناسبت خاص معلوم ہوئی یعنی حقیقت ابراہیمی کو حقیقت کعبہ
سے اور حقیقت موسوی کو حقیقت قرآنی سے اور حقیقت محمدی کو حقیقت
صلوۃ سے اور حقیقت احمدی کو معبودیت صرفہ سے واللہ اعلم قول اکابر
جو ختم طریقہ یا کمالات کے قائل ہوے ہین کسی اعتبار سے صحیح ہے اور ظاہر
ہے کہ اولیاء اللہ مین ظہور کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہین تو اس نظر سے بہی اوسکو
صحیح کہہ سکتے ہین واللہ اعلم معنی کلمۂ طیبہ کے حضرت نقشبند رح سے منقول
ہین اور حضرت امام ربانی رح اوس کو مشتمل کمالات ولایت ونبوت پر
فرماتے ہین تو یہ حقیقت کلمہ ہوئی اور حقیقت صلوۃ بہی ایک مقام ہے مقامات
مجددیہ سے اور حضرت نقشبند رح کا قول ہے کہ نماز ما کانک تراست و
روزہ ما نفی ماسوا اور رسالہ اسرار الصلوۃ حضرت میر درد رح کا اس باب
مین نظر سے گذرا اور حقیقت صوم بہی ایک مقام بعض رسائل مجددیہ مین نظر
سے گذرا اور اسرار حج نالہ عندلیب مین تحریر فرمائے ہین واللہ اعلم عرصہ
نو برس کا ہوا کہ راقم حاضر خدمت حضرت قبلہ کے ہوکر مشرف بارادت وبیعت

ہوا تہا اور ایک بار بموجب سنت صحابہ رضؓ کے تجدید بیعت سے بہرہ ور ہوا
اور اس کے علاوہ بہی حضرت کے مصافحے سے وقت خاص مین
سرفراز ہوا بموجب اجازت حضرت پیر و مرشد کے بعض معاملات
جو پیشتر نظر سے گذرے تحریر ہوتے ہین ازانجملہ حضرت خواجۂ خواجگان
شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ کی طرف مراقب تہا کہ زیارت حاصل ہوئی اور
جیسے تشہد نماز و حالت مراقبہ کی وضع ہے اسی طرح آپ کو دیکہا اثنائے
توجہ باطن مین جو بحال راقم مبذول تہی جو کیفیت وارد ہوئی اداکرنا دشوار
ہے اور ماہتاب و آفتاب بہی مکشوف ہوا بعد ازان وہ انوار نظر سے
غائب ہو گئے اور نسبت بے کیف نے عجب لطف سے ظہور کیا بعد
توجہ کے زبان فارسی مین بشارت خلافت سے سرفراز فرمایا اور بہت
سے برکات حاصل ہوئے ازانجملہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے
طرف متوجہ تہا کہ آپ کو ایک جواہر نگار مرصع و مکلل کرسی پر معلق دیکہا
آپ کو اس طرح پر دیکہنا حضرت پیر و مرشد سے بہی راقم نے سنا ہے
بارش انوار کہ مثل برق درخشان کے متواتر تہی نظر کام نہین کرتی تہی ع
داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار ٭ گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد ٭
ازانجملہ حضرت مجدد الف ثانی محبوب صمدانی رضی اللہ عنہ کی طرف
مراقب تہا کہ زیارت حاصل ہوئی وہ قامت زیبا ہنوز نظر مین ہے
ازروی نوازش پیشانی مبارک کو راقم کی پیشانی سے ملا اور اجازت
بہی آپ کی طرف سے معلوم ہوئی اور عجب فیض وارد تہا کہ تمام بدن سوندہا
ہو گیا تہا ازانجملہ حضرت خواجہ سیر دردؒ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا
اور وہ فیض خاص جس کو مشروط بسیادت آپ نے تحریر کیا ہے زبان
حال سے التماس کیا کہ ایک مقام عالی شان عیان ہو کر منجذب فرمائی
ظاہر و باطن ہوا وسعت اوس کی تحریر و تقریر سے افزون ہے ازانجملہ

راقم اپنے جد اعلی حضرت مخدوم جہانیان رضہ کی طرف مراقب تہا کہ ایک
تخت نورانی پر رونق افروز دیکہا تجلی انوار بصورت جواہر آبدار کے
نمایان تہی اور ایک چتر عالی شان سر مبارک پر جلوہ افروز تہا التفات
تمام حال زار پر فرمایا اثنائے التفات مین ایک چتر نورانی راقم پر متجلی ہوا
اور مصرع ارشاد فرمایا جو ہنوز راقم کے حافظہ مین ہے آز انجملہ حضرت
محبوب الہی کو معاملۂ خاص مین دیکہا تہا اور ایک بار لباس سبز رنگ
مین بہ نزاکت تمام دیکہا اور حضرت امیر خسرو بہی نظر آئے زلفین دراز
اور چشم دنبالہ دار تہی آز انجملہ اعلی حضرت امام الطریقہ شاہ محمد آفاق
رضے اللہ عنہ کی طرف سے امیدوار التفات و توجہ تہا کہ زیارت سے
کامیاب ہوا لطف توجہ عالی کا بیان سے باہر ہے بشارت ارشاد
و قرب اتم کی فرمائی جس سی امید قوی حالا و استقبالا ہے حدیث شریف
نظر سے گذری تہی کہ بعض امتی بے حساب و کتاب داخل بہشت ہونگے
خدا کی شان وقت حضوری کے یہ حدیث یاد آگئی اور زبان حال سے
راقم نے التماس کیا اسپر حضرت فاروق اعظم رضہ نے اپنی زبان مبارک سے
فرمایا انت منہم عربی مین ایک بار قیلولہ کا وقت تہا خود بخود حضور سے
ہوگئی دیکہا ایک تخت کئی پہلو کا ہے اوسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جلوہ افروز ہین اور ملائکہ کچہہ عرض کرنا چاہتے ہین اون کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ سے منع کیا اور از روے نوازش از روئے
مبارک راقم کی طرف فرمایا ایک بار وقت خواب انوار آنا شروع ہوئے
بعد ازان حضوری ہوگئی اوسے اثنا مین دیکہا کہ بجائے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حضرت پیرومرشد ہین نماز مین ایک معاملہ
ملاقات کا کہلا تہا اور عجب تجلی صوری فائز ہوتی تہی کہ لطف اوس کا
بیان سے افزون ہے نماز جمعہ مین راقم حاضر تہا کہ زیارت عالیہ

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے مشرف ہوا برکات عجیب نظر آئے اور ایک بار حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دیدار پر انوار سے بہرہ ور ہوا اور ایک بار حضوری دربار مین حضرت بلال وحضرت انس وحضرت امام حسن رضے اللہ عنہم کو دیکہا تہا درود شریف اللہم صل علی محمد وعترتہ بعدد کل معلوم لک سو بار پڑہنے کو حضرت نے فرمایا تہا اور یہ درود شریف بہی حضرت سے راقم نے سنا ہے اللہم صل علی سید الخلق محمد وعلی آلہ اور ہزار ہزار بار شب جمعہ راقم نے اس کو پڑہا ہے اور بمقتضای شوق علاوہ تلاوت قرآن شریف ومنازل دلائل الخیرات کے ورد کلمہ طیبہ کالسانی ہزار بار معمول کیا تہا اور ماہ مبارک رمضان بہی تہا تراویح اور تہجد اور کثرت مراقبات کا اتفاق ہوتا تہا حتی وضح الوصول الی الآن تیرہ بار اتفاق حضوری خدمت حضرات کا ہوا اور چار بار حضرت پیر ومرشد بہی مکان پر راقم کے تشریف لائے فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راقم کو سند حدیث شریف کی اپنے حضرات سے ہے اور مولوی تجمل حسین صاحب تلمیذ مولوی احمد علی صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ کو احادیث ثلثہ اوائل صحیح بخاری کی راقم نے سنائین اور زبانی سند بہی اونہون نے فرمائی لہذا تبرکا ان احادیث ثلثہ کو درج اوراق ہذا کیا قال الشیخ الامام الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ البخاری رحمہ اللہ تعالی آمین باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وقول اللہ جل ذکرہ انا اوحینا الیک کما اوحینا الے نوح والنبیین من بعدہ حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفیان قال حدثنا یحیی بن سعید الانصاری قال اخبرنے محمد بن ابراہیم التیمی انہ سمع علقمۃ بن وقاص یقول سمعت عمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ علے المنبر قال سمعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرء ما نوی
فمن کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او الی امرأۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر
الیہ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ہشام بن عروۃ
عن ابیہ عن عائشۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا ان الحرث بن ہشام
رضی اللہ عنہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
کیف یاتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یاتینی
مثل صلصلۃ الجرس وہو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ما قال
واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالت عائشۃ رضی اللہ
عنہا ولقد رایتہ ینزل علیہ الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان
جبینہ لیتفصد عرقا حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل
عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر عن عائشۃ ام المؤمنین انہا
قالت اول ما بدء بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرؤیا
الصالحۃ فی النوم فکان لا یری رؤیا الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب
الیہ الخلاء وکان یخلو بغار حراء فیتحنث فیہ وہو التعبد اللیالی ذوات العدد
قبل ان ینزع الی اہلہ ویتزود لذلک ثم یرجع الی خدیجۃ فیتزود لمثلہا
حتی جاء الحق وہو فی غار حراء فجاءہ الملک فقال اقرأ قال ما انا بقاری
قال فاخذنی فغطنی حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ قلت
ما انا بقاری فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتی بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال
اقرأ قلت ما انا بقاری فاخذنی فغطنی الثالثۃ ثم ارسلنی فقال اقرأ
باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم فرجع بہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرجف فؤادہ فدخل علی خدیجۃ بنت
خویلد فقال زملونی زملونی فزملوہ حتی ذہب عنہ الروع فقال لخدیجۃ
واخبرہا الخبر لقد خشیت علی نفسی فقالت خدیجۃ کلا واللہ ما یخزیک اللہ ابدا

انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق فانطلقت به خدیجة حتی اتت به ورقة بن نوفل بن اسد بن عبد العزی ابن عم خدیجة وکان امرءا قد تنصر فی الجاهلیة وکان یکتب الکتاب العبرانی فیکتب من الانجیل بالعبرانیة ما شاء الله ان یکتب وکان شیخا کبیرا قد عمی فقالت له خدیجة یا ابن عم اسمع من ابن اخیک فقال له ورقة یا ابن اخی ماذا تری فاخبره رسول الله صلی الله علیه وسلم خبر ما رای فقال له ورقة هذا الناموس الذی نزل الله علی موسی یا لیتنی فیها جذعا لیتنی اکون حیا اذ یخرجک قومک فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم او مخرجی هم قال نعم لم یات رجل قط بمثل ما جئت به الا عودی وان یدرکنی یومک انصرک نصرا موزرا ثم لم ینشب ورقة ان توفی وفتر الوحی قال ابن شهاب واخبرنی ابو سلمة ابن عبد الرحمن ان جابر بن عبد الله الانصاری قال وهو یحدث عن فترة الوحی فقال فی حدیثه بینا انا امشی اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی جاءنی بحراء جالس علی کرسی بین السماء والارض فرعبت منه فرجعت فقلت زملونی زملونی فانزل الله تعالی یا ایها المدثر قم فانذر الی قوله والرجز فاهجر فحمی الوحی وتتابع تابعه عبد الله بن یوسف وابو صالح وتابعه هلال بن رداد عن الزهری وقال یونس ومعمر بوادره

بسم الله الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ یہ اوراد عارف باللہ شیخ عبد الاحد سلیمان صوفی سے راقم کو پہونچے واسطے رویت نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور حصول ملکہ اس نسبت کے اور اون کو حضرت شیخ ابراہیم الرشیدی علیہ الرحمہ سے اور اون کو حضرت سید احمد ادریس رضے اللہ عنہ سے اور سلسلہ اون کا

شاذلیہ ہی اور ایک سلسلہ بواسطہ حضرت خضر علیہ السلام کے متصل ہے
اور منجملہ مبشرات حضرت احمد ادریس رضی اللہ عنہ کے اون کو بشارت ہے ۔

طریقۂ احمدیہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وحدہ وصلی اللہ تعالے مولانا محمد وعلی آلہ وسلم اللھم
صل علے ام الکتاب کمالات کنہ الذات عین الوجود المطلق الجامع
لسائر التقیدات صورۃ ناسوت الخلق معانی لاہوت الحق الغیب الذاتی
والشہادۃ الاسماء والصفات الناظر بالکل فی الکل من الکل للکلیات
والجزئیات کوثر سلسبیل منہل حوض مشارب جمیع التجلیات الملتذ بصورۃ
نفسہ فی جنۃ فردوس ذاتہ بنظرہ بہ منہ الیہ فیہ بحر قاموس الجمع المطلطم
وطراز رداء الکبریاء المطلسم وراء الوراء بلا وراء و دون الدون بلا دون
الذی لا احد لیساویہ ولا فیہ یدانیہ کرسی الصفات والاسماء جبل طور
تجلیات المسمی روح ذات الوجود مجمع حقائق اللاہوت الشہود کنز المعارف
الذاتیۃ قرآن الحقائق الالٓہیۃ قوۃ الحوقلۃ وکفایۃ الحسبلۃ ورحمۃ البسملۃ
عین عین الحافظ لقائم صورۃ کل این حرف الغین المعجم ونقطۃ الحق
المبہم الذی لا تبلی قدرانہ لامن حیث الحق لعجبۃ احدیۃ ذاتہ عن لغۃ الخلق
عین العظمۃ وباء الہویۃ نون الناسوت لام اللاہوت مبدء الکل و مرجع الکل
وہو الکل فی الکل بلا البعض ولاکل یا طٰہٰ یا عین الحق المبین یا قلب قرآن
الحقائق یا یٰس کلت الالسن عن تفسیر جمال صفاتک وتحیرت العقول و
تاہت فی مہابۃ حقائق کنہ ذاتہ صلی اللہ العظیم وسلم یا محمد باحدیۃ ذاتہ

وصفاتہ علی کمال جمعیۃ احدیۃ ذاتک وصفاتک بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم صل علی عین بحر الحقائق الوجودیۃ المطلقۃ اللاہوتیۃ صنع الدقائق
اللطیفۃ المقیدۃ الناسوتیۃ صورۃ الجمال ومطلق الجلال مجلی الہویۃ الالوہیۃ
وسر اطلاق الاحدیۃ عرش استواء الذات وجبہ محاسن الصفات

مزیل برفع حجاب ظلمات اللبس بطلعة شمس حقائق کنه ذاته الانفس عن وجه تجلیات الکمال الالٰهی والاقدس کتاب مسطور جمع احدیة الذات الحق فی رق منشور تجلیات الشیون الالٰهیة السمے کثرة صورها بالخلق جانب طور التجلیات الروحیة الامین المکلم منه موسے النفس انا الله لا اله الا انا فی حضرة القدس یا کامل الذات یا جمیل الصفات یا منتہی الغایات یا نور الحق یا سراج العالم یا محمد یا احمد یا ابا القاسم جل کمالک ان یعبر عنه لسان وعز جمالک ان یکون مدرکا لانسان وتعاظم جلالک ان یخطر فی جنان صلی الله سبحانه وتعالی علیک وسلم یا رسول الله یا مجلی کمالات الالٰهیة الاعظم بسم الله الرحمن الرحیم اللهم صل علی مولانا محمد سراج الافق الالوهیة ومعدن کنوز الاسرار الربانیة سر استواء الرحمانیة مظهر وجوه الاسماء الالٰهیات المظهریة الاسماء النفسیة حق الحق ونقطة دائرة وجود استمداد الخلق مصدر الهو فی الهو للهو من الهو من نعت فیه ومنه اسرار الله لا اله الا هو قلب قرآن الحقائق الحوقلیة فی حضرة کان الله و لا شئے معه الکتاب المبین الذی ما فرط الله فیه الحقائق الذاتیة من شئے لسان کلمات التامات المترجم عن اسرار العشق الالٰهی منا ومن وراء الغایات صلاة بلسان حق من حق لحق صلاة لا یطرق الیها الاحتقار ولا یحیط بها علم مخلوق بوجه من وجوه الاستقصاء وآله وسلم بسم الله الرحمن الرحیم اللهم صل علی الذات الحقیة القدسیة والمعانی الکمالیة الجلالیة الجمالیة فرقان تجلیات الصفات عین الحیاة الازلیة معنی التفصیلات الابدیة روح المعانی الالٰهیة وسر صور المبانی الخلقیة دهر الدهور وکتاب الحق المنشور معنی المکالمة الالٰهیة الطوریة فی الوادی القدسیة الموسدیة نور سبحات الوجه فی جبل قاف تجلیات الکنه صورة الحق ومعنے سر حروف الخلق مجمع بحور الحقائق لسان ترجمان الدقائق حقیقة الحقائق الکلیات والجزئیات

عرش رحمانیتہ الذات صلوۃ جامعتہ لکل التجلیات محیطۃ لجمیع المعانی
والصوریات وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل
علی الذات مالک ازمتہ تجلیات الصفات قلب روح عوالم الالوہیتہ
کثیر الرویتہ یوم الزود الاعظم فی مشاہد الخبائیتہ جبال موج بحار احدیتہ
الذات طلسم کنوز المعارف الآلہیات سدرۃ منتہی الاحاطات الخلقیات
الصفاتیات بیت معمور التجلیات الکنہیات الذاتیات سقف مرفوع
الکمالات الاسمائیۃ بحر مسجور العلوم الدینیات حوض الالوہیتہ الاعظم
المدر لجاج البحار امواج صور الکون الظاہرۃ من فیوض دقائق انفاسہ
قلم القدرۃ الآلہیتہ العظموتیہ الکاتب فی لوح نفسہ ماکان ومایکون من
محاسن مبدعات العالم وتقلباتہ وجمال کل صورۃ آلہیتہ وسر حقیقتہا غیبا
وشہادۃ وجلال کل معنی کمالی بدأ واعادۃ لسان العلم الالٰہی التالی
لقرآن حقائق حسن ذاتہ من کتاب غیب کنہ صفاتہ جمع الجمع وفرق الفرق
من حیث لاجمع ولافرق لالسان لمخلوق یبلغ الثناء علیک صلی اللہ و
سلم یا سیدنا یا مولانا محمدا علیک بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی
الکنہ الذاتی والقدس الصفاتی نور الاسماء ورداء الکبریاء ازار العظمۃ الآلہیتہ
عین الاحاطۃ الذاتیتہ تجلیات الغیب والشہادۃ انسان عین الحقیقۃ الحقیتہ
والخلقیتہ محمد محمود اہل الارض والسماء وروح حیاۃ الماء الروح الاعلی
والنور البہار رحمۃ الوجود وعلم الشہود صلاۃ ازلیتہ ابدیتہ اللھم صل وسلم
علیہ مثل ذلک بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی مفاتیح غیب ہویتہ الذات
بحر محیط الاسماء والصفات مدینتہ علم انانیتہ الاحدیتہ لعداد وجوہ صفات
الوحدانیتہ نقطۃ بحر النعماء الذاتی وحسن وجوہ المعنی الصفاتی غیب
ہویتہ الہویات وشہادۃ اینیتہ الاینیات مجلی سلطان سر اسمک الاعظم
محمد قبلۃ وجوہ تجلیاتک المعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی الکمال

المطلق والجمال المحقق عین اعیان الخلق و نور تجلیات الحق فصل اللھم بک منک علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی مولانا محمد وعلی آلہ عدد کلھا من حیث انتہارہا فی علمک ومن حیث الاعداد من حیث احاطتک بما تعلم لنفسک من غیر انتہار انک علی کل شئی قدیر از انجملہ یا نور بعد نماز صبح کی پانسو بار از انجملہ اللھم انی اسالک بنور الانوار الذی ہو عینک لاغیرک ان ترینی وجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کما ہو عندک آمین شب جمعہ ستر بار یا اکتالیس بار از انجملہ ایک بار یا تین بار اللھم انی اسالک بنور وجہ اللہ العظیم الذی ملأ ارکان عرش اللہ العظیم و قامت بہ عوالم اللہ العظیم ان تصلی علی مولانا محمد ذی القدر العظیم وعلی آل نبی اللہ العظیم بقدر ذات اللہ العظیم فی کل لمحۃ ونفس عدد ما فی علم اللہ العظیم صلاۃ دائمۃ بدوام اللہ العظیم تعظیما لحقک یا مولانا یا محمد یا ذا الخلق العظیم وسلم علیہ وعلی آلہ مثل ذلک واجمع بینی وبینہ کما جمعت بین الروح والنفس ظاہرا وباطنا یقظۃ ومناما واسئلک یا رب روحا لذاتی من جمیع الوجوہ فی الدنیا قبل الآخرۃ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم از انجملہ اللھم انی اقدم الیک بین یدی کل ساعۃ ولمحۃ وطرفۃ یطرف بہا اہل السموات والارض کل شئی ہو فی علمک کائن او قد کان اقدم الیک بین یدی ذلک کلہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فی کل لمحۃ ونفس عدد ما وسعہ علم اللہ الف مرۃ از انجملہ بعد ورد یا نور کے یہ شعر گیارہ بار پڑھے ؎

یا نور انت النور فی کل بادیا ۔۔۔۔ ویا ہادی کن للنور فی القلب مشعلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ یہ بیان مجمل سلوک و نسبت طریقۂ مظہریہ و طریقہ حضرت شاہ

ولی اللہ رح کا کتب معتبرہ سے اوس خاندان کے نقل کیا جاتا ہے

مکتوب حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرضوان بعد حمد و صلوٰۃ
معلوم نمایند مقامات و اصطلاحات کہ در طریقۂ علیہ امام ربانی حضرت
مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ مقرر است در ہر درجہ ازان کیفیات
حالات و انوار و اسرار پیش می آیند و بدون آن اختیار طریقہ عبث
عمر چرا ضائع نماید و مقامات عشرہ از توبہ تا رضا اگر لازم باطن نہ شود
ازین طریقہ چہ فائدہ و در سیر لطائف عالم امر کیفیات بسیار رمے شود
در سیر لطیفۂ قلبی کہ مراقبۂ احدیت صرفہ باز مراقبۂ معیت می نمایند بیخودی
و استغراق و قطع تعلقات و آرزوہا وغیرہ دست می دہد و در سیر
لطیفۂ نفس مراقبۂ اقربیت و محبت معمول است و استہلاک و اضمحلال و فنائے
انا وغیرہ حاصل می شود در سیر لطائف عالم خلق سوائے عنصر خاک فیض
بر عناصر ثلثہ می آید و مناسبتے بہ تجلیات مسمی الباطن و ملأ اعلی علیہم السلام
و تہذیب لطیفۂ قالبیہ می یابند و در کمالات ثلثہ بے رنگیہا و لطافت
نسبت باطن فرمودہ اند و در حقائق سبعہ وسعت انوار و بداہت
انچہ نظری ست و زیارت حضرات انبیا علیہم السلام و اذواق محبت ذاتیہ
ثابت ست ع تا یار کرا خواہد و میلش بہ کہ باشد ۞ **از قول جمیل**
مرجع الطرق کلہا الی تحصیل ہیأۃ نفسانیۃ تسمی عندہم بالنسبۃ لانہا انتساب
وارتباط باللہ عزوجل وبالسکینۃ وبالنور وحقیقتہا کیفیۃ حالۃ فی النفس الناطقۃ
من باب التشبیہ بالملائکۃ او التطلع الی الجبروت وتفصیلہ ان العبد اذا
داوم علی الطاعات والطہارات والاذکار حصل لہ صفۃ قائمۃ بالنفس
الناطقۃ وملکۃ راسخۃ لہذا التوجہ فہذان جنسان للنسبۃ تحت کل منہما
انواع کثیرۃ فمنہا النسبۃ المحبۃ والعشق فتکون المحبۃ صفۃ راسخۃ فی القلب
ومنہا النسبۃ کسر النفس والتبری عن حظوظہا وکان سیدی الوالد یسمیہا

نسبة اہل البیت ومنہا نسبة المشاہدة وہے ملکة التوجہ الی المجرد البسیط و
بالجملة فللحضور مع اللہ الوان بحسب اقتران معنے من المحبة او کسر النفس او غیرہا
بالیادداشت والنفس تقوم بہا ملکة راسخة من ہذا اللون وتسمی تلک الملکة
نسبة والنسب کثیرة جدا وصاحب السر یدرک کل نسبة علی حدتہا والغرض
من الاشغال تحصیل نسبة والمواظبة علیہا والاستغراق فیہا حتے تکتسب
النفس منہا ملکة راسخة ولا تظنن ان النسبة لاتحصل الا بہذہ الاشغال
بل ہذہ طریق لتحصیلہا من غیر حصر فیہا وغالب الرائ عندی ان الصحابة
والتابعین کانوا یحصلون السکینة بطرق اخرے فمنہا المواظبة علی الصلوات
والتسبیحات فے الخلوة مع المحافظة علے شریطة الخشوع والحضور ومنہا
المواظبة علی الطہارة وذکر ہادم اللذات وما اعدہ اللہ للمطیعین لہ من الثواب
والعاصین لہ من العذاب فیحصل انفکاک عن اللذات الحسیة وانقلاع عنہا
ومنہا المواظبة علی تلاوة الکتاب والتدبر فیہ واستماع کلام الواعظ وما
فے الحدیث من الرقاق فکانوا یواظبون علے ہذہ الاشیاء مدة کثیرة
فتحصل ملکة راسخة وہیئة نفسانیة فیحیا فیظلون علیہا بقیة العمر وہذا المعنے
ہو المتوارث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طریق مشائخنا لاشک
فی ذلک وان اختلف الالوان واختلفت طرق تحصیلہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رباعیات واشعار منتخب حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ مندرجہ
رسائل اربعہ نالہ درد وآہ سرد ودرد دل وشمع محفل در حمد

ای رشک بہار در ہوای کویت	ہر سو رفتم ہمان گذشتم سویت
ازہر گل این باغ چہ چندین صورت	دیدم روے تو وشنیدم بویت

در نعت

از نور مجرد ست پیرایۂ تو	برتر بود از عرش برین پایۂ تو

از بسکه هم آغوش مع الله شده | در سایهٔ حق شدست گم سایهٔ تو
آن را که ز دل حرف دوئی حک باشد | خاطر همه بی شبهه و بی شک باشد
شد باطن و ظاهرم یکی مثل جرس | ای درد زبان و دل من یک باشد
شک مردم فزوده ایقان مرا | جهل دگران کشوده عرفان مرا
این سستی اعتقاد ابنای زمان | مستحکم تر نموده ایمان مرا
در ملت عشق خوب و زشت دگر است | هم کعبه دیگر و کنشت دگر است
زاهد تو و گل چیدنی گلزار بهشت | خندیدن یار ما بهشت دگر است
نی اهل ملامتم نه زهاد و حشم | با خاطر بی ساختهٔ خویش خوشم
یعنی چو کمان حلقهٔ درویشان | در گوشه و میدان همه جا چله کشم
با گل ره خنده درمیان داشته ایم | با غنچه تبسم نهان داشته ایم
ای همنفسان درین گلستان یعنی | ما هم یک چند آشیان داشته ایم
راز دل تو شگفتنی می خواهد | داری سخنے که گفتنی مے خواهد
هردم دهنت بلب تبسم دارد | این غنچه مگر شگفتنی مے خواهد
شمع بزم عاشقی آه شرربار من است | هر کجا گل می کند داغی ز گلزار من است
بر سر بازارم آورد دست سودای کسے | خود فروش من مگر اینجا خریدار منست
نگهبان دل ما گشته آن دزدیده دزدیدنها | ز دست دزد میگیریم ما کار عسس اینجا
اگر ای درد آگاهی ز شخص جلوه اش داری | نباشی غافل از آئینهٔ دل یک نفس اینجا
گرو کردم بدست کند ذهنی تیز هوشی را | بشرح گفتگوی نازاو بردم خموشی را
مبادا از آتش عشقش برنگ شعله برخیزی | لبان در دهنشان خوب جوشش خامشی را
از خود برد ظهور تو هر دم ز بس مرا | رنگ دگر چو صبح بود هر نفس مرا
یادی ز نالهٔ دل گم گشته می دهد | هر جا رسد بگوش صدای جرس مرا
هستم چو مرغ قبله نما رهنماے خلق | گردند از براے خدا در قفس مرا
بر روی خوب او خواهم نگاهی چشم پر دوزم | چو سوزن میروم افتان و خیزان تا نظر دوزم

معلوم نیست جذب دلم تا کجا برد

یاد هم غیر از فراموشی نباشد پیش ما

زبس آن معنی مطلق بود زیب بیان ما

مرا در عرصه آوردی که خود را جلوه گر کردی

چو نقش نغمه از بس گشته معنی جلوه گر اینجا

دران مقام که هرگز نه ما و من باشد

چون نگین باشد خطا هایم همه عین صواب

نظر از خویش پوشیدم بچشمش چار گردیدم

نباشد احتیاج قید دیگر از برای ما

خیال ملک گیری نیست شهرت دستگاهها را

غنا از خلق در معنی بخالق التجا باشد

بر روی تو پرده عقل و هوش ست

خاکساریم و لے طرفه دماغی داریم

موج دریای هوس اینجا غبار سینه است

جمع اسباب از پی افتادگان درکار نیست

بپا دارد فلک هر دم نزاع کفر و ایمان را

سزد که از همه کس چشم و گوش بربندیم

سوار کشتی می شو که این دریای بی پایان

گر دشمن باشد برای دوست چون قبله نما

شوخیش نهفت جز در پردهٔ بی پردگی

هر ذره بود مطلع خورشید حقیقت

چون عکس از تو جلوه نما بوده ایم ما

حسن تقریر محبت را بیانی دیگر است

باری ز خویش سیروم اکنون خدا برد

ببیندش نزدیک از بس عقل دور اندیش ما

چو خامه آشنای هر لغت باشد زبان ما

نگندی چشم بر آئینه یا بر خود نظر کردی

ز دست سمع می گیریم ما کار بصر اینجا

ز خویش گم شدگان ترا وطن باشد

نامهٔ اعمال من بالعکس خوانده می شود

زبانی رفته از خود رفته رفته یار گردیدم

وجود ما چو موج اینجا بود زنجیر پای ما

چو عنقا نام من دارد جهان زیر نگین ما

که دست از مدعا برداشتن دست دعا باشد

کوری و کری ز چشم و گوش ست

که بود بخت بلند از نظر افتادهٔ ما

گر شود این آب ساکن تختهٔ آئینه است

سایه را بر بام رفتن بی تلاش زینه است

دورنگی در جهان انگنده از بس حسن عنایت

تمام چشم و همه گوش کردهٔ ما را

ندارد آه غیر از بیخودی ایدر د ساحلها

هر طرف گردم سبوی او روانم کرده اند

کرده پنهان خویش را در پردهٔ اظهار ما

آئینه آن جلوه درین دشت شکسته است

گر تو نبودهٔ ز کجا بوده ایم ما

مردمان چشم را اینجا زبانی دیگر است

دنیا چو سراب می نماید
خاکی ست که آب می نماید

قاسی القلب شد آن کس که توانگر گردید
سنگدل گشت هر آن قطره که گوهر گردید

بیا نزد یک مستان با دل خوش یکزمان بنشین
فنا داز عقل دور اندیش در کار تو مشکلها

اگر خواهی که مالد غازه بر روی تو نور او
لبان صبح رنگ هستی خود یک نفس بشکن

اگر چه رخت ز کونین برده ام بیرون
برای خویش جهانی که داشتم دارم

همچو نی خالیم از خویش و هنوز
خلش ناله کشیدن باقیست

در داز سال و مه برون باشد
عرصهٔ وسعت زمانهٔ ما

حسنش فزوده است ز حال تباه ما
چشمش کشیده سرمه ز بخت سیاه ما

یک نظر دیدن هر روز ضرورست ضرور
مصحف روی تو هر چند که از بر گردید

زینتم در کسوت فقرست چون زلف بتان
لطف حاصل می شود اندر پریشانی مرا

نگردد هیچ صیدی هیچگه از پیش تو غایب
که در هر چشم پنهان ست چشم دام گیرایت

از در ما تو آمدی شاید
که سر ما بر آستانهٔ ماست

شورش عشق تو اینجا هر سحر با جیب صبح
پنجهٔ خورشید را دست و گریبان می کند

عشقباز بهای ما در پرده هایش می نشاند
جلوهٔ معشوقیش گردید جانب دار ما

مانند کدو درد به میخانهٔ وحدت
گر زاهد خشک ست همان باده پرست ست

نیم ز پاس نفس در دیک نفس غافل
بدست خویش عنانیکه داشتم دارم

جان کرده ظهور نام تن نیست
فانوس حجاب شمع من نیست

بیرنگی رنگ و بو گرفته ست
جز جوش بهار در چمن نیست

همچو فواره آبرو داریم
سیم و زر نیست در خزانهٔ ما

قبول رنگ غیریت نگردم صورت عکسم
بود خال و خط نقاش من نقش و نگار من

خوش میرود با من خطر کاروان ما
آسیب سود نیست بجنس زیان ما

پارهٔ چند ز دل قطرهٔ چندی از خون
کرده ام نذر غمت انچه میسر گردید

زکار خویش غافل روز و شب چون بحر مخمورم
که می غلطد نمیدانم در آغوش کنار من

هر کجا نقش قدم از تو ز نقش جبین
آنکس که دست یافت بملک غنای دل
باشد فروغ عالم از حال خستهٔ من
از داغ الفت ست دل و سینه گلفروش
خالی شدیم مثل نگین بسکه از خودی
مائیم و کنج وحدت و آسودگی دل
از یاد آن کمر خود هم در میان نماند
جوش زد بادهٔ توحید بمیخانهٔ ما
بیخودی پرده کشای حرم دل باشد
ز کس الیوم الملک لکم گردید دین ما
بر سر کوی کسی می فگنم
تجلی بسکه در من کرد حسن بی نشان او
ز دست گردش افلاک در دا زپا نمی افتم
اسیر سلسلهٔ زلف آن کسم که بود
بیا ساقی که چرخ دون مکدر کرد محفلها
افگنده چرا برخ خود نقاب را
خود پرست من پرستد این دل بی کینه را
چو سنگ آتش عشق بتی گداخت مرا
بلبل بوستان دوستیم
غیر زلف و رخ تو ننماید
او بهر صورت ست پرده کشا
تنها نه خاطرم فلک از کین شکسته است
بر هر سری که داغ جنونت قدم نهاد

جادهٔ راه تو باشد همه سجادهٔ ما
پای طلب بگوشهٔ تسکین شکسته است
وارد چو صبح نوری رنگ شکستهٔ من
غیر از متاع درد نه دارد دکان ما
نام و نشان او شده نام و نشان ما
ای در و گوشه گیر بدار الامان ما
باب عدم گشود بدل آن دهن مرا
بحر دارد بگره قطرهٔ پیمانهٔ ما
بسته احرام رهش لغزش مستانهٔ ما
نیفزاید ز رفع پرده ها هرگز یقین ما
دل بر داشته از دنیا را
هما عنقا شود بی شک خورد گر استخوانم را
مقابل کی شود پیر فلک بخت جوانم را
فتاده چرخ بیک حلقهٔ کمند آنجا
نگردد سبو شوید غبار خاطر دلها
بی پردگی بس ست حجاب آفتاب را
هر کسی بیند بشوق خویشتن آئینه را
تمام یک دل نازک چو شیشه ساخت مرا
گوشهٔ خاطر آشیانهٔ ماست
شب و روزی که در زمانهٔ ماست
پیش ما در داین بهانهٔ ماست
چون گل هزار پاره دل رنگین شکسته است
طرف کله بگوشه پروین شکسته است

زاهد تو و مدام غم سبحه و وضو
سیم و زرم بکار نیاید که مثل ورد
عالم همه از باده دیدار تو مست است
بیا چون سایه گشتم فرش راه مهر سیمایت
بسیر گلشن روی تو دل برخاست از دنیا
بسوی او کشد ار باطل است و ار حق است
آمد به نظر تماشه عالم
مرگ بازیست کارها دارد
بیقرارم نموده است چنین
گر نه عفو تو عذر خواه بود
بهر موجود فیض عالم بالا رسد این جا
ساقیا نشه نیست منظورم
عالم تمام جلوه گه دلبر من است
از خوشدلی بباغ جهان رونقیست بس
ناصح که چنین به من درآویخت
چرا این محتسب هر دم بفکر خام می گردد
وجود شیفته جلوه سازی روشنیس
چو فانوس خیالم در دل آن محفل همی گردد
عالم گر نیست بود پس هست که شد
ای در حدوث ما دلیل قدم است
شاهان که بر اوج خیمه آراسته اند
شام و سحری چند درین گردون شکل
چو نی خالی شدم از آرزوها لیک عشق او

گه آن شکسته است گهی این شکسته است
حال دلم ز ساغر و پیمانه شکسته است
هر چشم همچو نرگس بجهان جام بدست است
ز خود در گلشن بهر یک لحظه خالی می کنم جایت
بهار عالم بالاست یعنی سرو بالایت
ز دیر و کعبه ندا میرسد خدا اینجاست
از رشته وهم تار و پود است
زندگی انتظارها دارد
آنکه با من قرارها دارد
طاعت ما همه گناه بود
زری بر ذره ها خورشید از هر روزن افشاند
رفع رنج خمار می باید
هر جا که دل گشود نظر او دوچار شد
هر گه دلی شگفت درین جا بهار شد
غالب که ترا ندیده باشد
نمی گردم ز گرد میکده تا جام می گردد
عدم فریفته یاد آن دهن باشد
چه شد گر من نمی گردم بکویت دل همی گردد
ور نشه نداشت ست می مست که شد
چیزی زین پیش نیز بود ست که شد
مانند فلک شوکت ازان خواسته اند
چون مهر نشسته اند و برخاسته اند
بگوشم می دهد حرفی که من ناچار مینالم

شوکت رایات شاهان در نظر پست شد
سوکیش عنان ضبط ز کف داده میروم
زین بزم بی ثبات که جای قرار نیست
بر رخ گل کجا نظر دارم
دل در بغل بشوق وصالی گرفته ایم
چون شبنم و گل ست ملاقات ما و تو
جامه زیبی ختم شد بر قامت زیبای تو
ز عاشق ای صنم خود نما چه می جوئی
عشق ست که دار د همه جا دست رسی
این شکل هلال نیست پیدا بر چرخ
بدست ساقی بدست لبکه افتادیم
هر چند ترا جستم جز هیچ نه بستیم
بدام زلف او یک دم اگر زاهد چو ما افتد
بنده در شهر عشق مفلس نیست
الوهیت نماید جلوه در صحن عبودیت
به پیش خسته دلان زلف پر شکن مشکن
ز خلق نیک فزون تر کمال دیگر نیست
یارب جائی که جمله همت زاید
یارب عملی که با تو نزدیک کند
عمارت نفسے عقده کشائے دارد
چون غنچهٔ گل درین گلستان یعنی
بدل خیال دہانے که داشتم دارم
صدائی شهره واعظ که بس بلند شد بست

ما فقیران تا ز آه دل علم بر داشتیم
مانند سایه در رهش افتاده میروم
چون شمع من بجای خود استاده میروم
چشم بر گل رخ دگر دارم
این آئینه برای جمالے گرفته ایم
خندیدن ست از تو و از ما گریستن
چون قبا در خویش خالی کرد هر کس جای تو
بسان آئینه جز خود ز ما چه می جوئی
گرد است گذر بآسمان نیز بسے
تا خن بدل سپهر زد حسن کسے
سلام ما برسانید پارسائی را
هر بار نگر دستم اندر کثرت افتاد
برنگ سبحه در هر کار او صد عقدها افتد
نقد داغش هزارها دارد
لحاظ بندگی خود همین یاد خدا باشد
دل شکستهٔ ما تاب این نمی آرد
بغیر گل ثمرے یاسمین نمے آرد
یارب جهدی که کار طاعت آید
یارب حلمی که جز توام ننماید
در خویش پیام آشنائے دارد
وا کردن گوش دل صدائے دارد
بسینه راز نهانے که داشتم دارم
رهین گوش گرانے که داشتم دارم

تجلی شمع محفل بود شب جائی که من بودم
بدستم آئینه دل بود شب جائی که من بودم

شد منشأ ظهور دو عالم وجود ما
جوشید نشأتین ز جوش شراب ما

ز جوش جنون عشق میخانهٔ ما
جا کرده بدل صورت جانانهٔ ما

در دیده تصورش ز دل می آید
از شیشه پری چکد به پیمانهٔ ما

تجلی رخ دلدار گلعذارم سوخت
برنگ آتش گل جلوهٔ بهارم سوخت

در بساط خود دل حیران دگر چیزی نداشت
رونمای تو چه آئینه را آورده است

در نگاه ما فقیران گنج قارون هیچ نیست
در دهر که خاطر ما جمع شد گنجینه است

ای ورد به چشم عارف پاک سرشت
فرقی نبود میان آئینه و خشت

صوفی در سینه راز سکری که نگاشت
در میکده ساقی بخط جام نوشت

نیستم موسی ولی چون وادی این مدام
پیش می آید مرا در خویش صحرای دگر

جنت و دوزخ همین تنعیم و تعذیب بود
در دیار آخرت هم طرفه دنیای دگر

از راه بیخودی دل من تا خدا رسید
دیوانه هوشیار بر آمد بکار خویش

از جلوهٔ خود دیم درین باغ بی خبر
نرگس بچشم خویش نبیند بهار خویش

در لباس هستی ما جلوه سازی کیست
یوسفی در پردهٔ این پیرهن آورده ایم

بسکه باعث جلوهٔ تنزیه و تشبیه تو شد
زین سبب خود را لبوی جان و تن آورده ایم

همه او بوده ام پیش از ظهور خویشتن یعنی
بسان عکس اندر آئینه چیزی دگر گشتم

ساده لوحی عاقبت چون آئینه آمد بکار
مصحف روی تو مرقوم است اندر نامه ام

خود را میان مخمصهٔ جبر و اختیار
مجبور بوده ایم که مختار ساختیم

جز خانهٔ دل کس ندهد هیچ صدایت
صد مرتبه در سنگ بدر دیر و حرم زن

زهی جبین تو آئینهٔ جمال اله
صدقت اشهد ان لا اله الا الله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **وادی الفت** ہے ایک شخص نے حضرت سے تعویذ طلب کیا آپ نے دستخط مبارک سے تحریر فرما دیا۔

بنام آنکہ نامش حرز جانہاست ٭ حضرت درس حدیث فرماتے تھے
تبت ابطا کا بیان تھا اسپر آپ نے فرمایا کہ یہہ ہم سے نہین ہو سکتا
حضرت نے فرمایا شاہ ترکمان سہروردیہ بزرگ تھے حضرت نے فرمایا
کہ یہان میلا ہنود کا تھا اوس مین ایک برہمن نے کنہیا کو دیکھا وہ کہتے
ہین کہ ہم مولانا صاحب کی زیارت کو آئے ہین ایک صاحب نے
حضرت سی یہ ترجمہ نقل فرمایا المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا
دھن اور پوت سنگار ہے جیتے جی کا تعزیہ یعنی نقل روضہ مقدسہ
حضرت امام حسین علیہ السلام کی بنانے اور ذوالفقار اور علم کے اوٹھانیکا
استفتا حضرت کی خدمت مین بعض لوگون نے بھیجا تھا آپ نے اوسپر
تحریر فرمایا از فضل رحمن سلام و دعا برسد درین باب گفتگو شد با یدکرد
مقام ادب ست حضرت پیر و مرشدنی ایک بزرگ چشتیہ کا تذکرہ
فرمایا وہ راگ سنتے تھے ایک بزرگ نے آنحضرت صلعم کو دیکھا فرماتی ہین
کہ اوس بدعتی کو ہمارا سلام کہنا جب وہ سلام کہنے گئے تو وہان پہلے سے
یہ شعر ہو رہا تھا ؎ بدم گفتی و خرسندم جزاک اللہ نکو گفتی ٭ جواب تلخ
می زیبد لب لعل شکر خارا ٭ حضرت نے فرمایا اولیاء اللہ مین یہ قدرت
ہے کہ ارواح موتی کو مرید کر لیتے ہین ختم حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ
یاخفی اللطف ادرکنی بلطفک الخفی پانسو بار اور اول و آخر درود سو بار
اور ختم حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل پانسو بار
اول و آخر درود سو سو بار رسائل طریقہ مین نظر سے گذرا حضرت
پیر و مرشد سی بعد نماز فرض کے دعا مین یہ شعر سنا لہذا التحریر ہوتا ہے ؎
من نگویم کہ طاعتم بپذیر ٭ قلم عفو بر گناہم کش ٭ مقام صمدیت اخبار الاخیار
مین نظر سے گذرا حضرت بدیع الدین مدار کو اس مقام مین لکھا ہی لطیفہ
حضرت امام ربانی رح ایک مکتوب مین فرماتے ہین من بفضل تربیت یافتہ ام

وبراہ اجتبا رفتہ سلسلۂ من سلسلۂ رحمانی ست کہ من عبد الرحمن ام پس
رب من رحمن ست و مربی من ارحم الراحمین ایک مثنوی حضرت
پیر علی شاہ صاحب رضہ کی برادر مکرم منشی سالک رام صاحب کے نزدیک
راقم کی نظر سے گذری حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ایک دوست تھے
اون کو ایک جن صحابی سے حدیث پہونچی تھی اون سے ہم کو پہونچی
حضرت نے فرمایا کہ ایک ضعیف سند کی حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت
صلعم کا عقد روز قیامت حضرت مریمؑ کے ساتھہ ہوگا مولانا مولوی سید
محمد علی صاحب نے فرمایا کہ حضرت کے پاس ہم حاضر تھے اوس وقت
آپ نے فرمایا کعبہ یہان حاضر ہے حضرت سے راقم نے مقطعات کو
دریافت کیا تھا جو حضرت ابن عباس رضہ سے اوس کے معانی منقول
ہین آپ نے فرمایا اوس کی سند ضعیف ہے رموز مقطعات نالۂ عندلیب
وعلم الکتاب مین کسی قدر تحریر فرمائے ہین اور حضرت شاہ ولی اللہ رضہ نے
بھی بعض رسائل مین لکھے ہین واللہ اعلم جواہر علویہ و درالمعارف مولفۂ
شاہ روف احمد صاحب مجددی رضہ و انہار اربعہ و تحقیق الحق المبین مصنفۂ
شاہ احمد سعید صاحب رضہ اور مقامات مولوی مظہر صاحب علیہ الرحمہ
کے نظر سے گذرے ایمان کا ترجمہ ماننا مسجد شریف حضرت کی عمارت
قدیم ہے حضرت پیر و مرشد کی توجہ سے تعمیر جدید اوس کی ہوئی پیشتر
اوس کے در و دیوار پر لوگ عرائض و اشعار وغیرہ لکھدیا کرتے تھے اور
بعض مقام پر حضرت کے دستخط کا لکھا ہوا پایا چنانچہ یہ شعر سرمد کا لکھا
ہوا تھا ؎ ملا گوید کہ بر فلک شد احمد ٭ سرمد گوید فلک باحمد در شد ٭
مصرع اول کو لکھا تھا کہ راست گفتند اور مصرع ثانی کو لکھا کہ در سکر گفتہ
نقل ہی کہ اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ شاہ ابو سعید
صاحب کو اپنا بیٹا فرماتے تھے جب اون کا ٹونک مین انتقال ہوا یہان

آپکی آنکھون سے آنسو جاری ہوے لوگون نے پوچھا تو آپ نے فرمایا
کہ سن لوگے پہر معلوم ہوا کہ اوسی وقت اون کا انتقال ہوا تہا تفضیل
شیخین رضے اللہ عنہما کی تمام امت پر باتفاق اہل سنت وجماعت
لاریب فیہ ہے اور حضرت عثمان رضؓ وحضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باب
مین بعض اکابر نے اختلاف کیا ہے واللہ اعلم بیشگاہ رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم سی بارہا یہ عبارت مسموع ہوئی کہ طوبےٰ لک ولمن اتبعک من المؤمنین
ایک بار سواری حضرت قبلہ عالم رضے اللہ عنہ کی بشان وشکوہ
تمام دیکہی تہی اور بہت فیض آیا تہا ایک بار سواری اور علم حضرت
کے ساتھہ معاملات اخروی مین نمایان ہوا تہا اور بے شمار خلق آپکی
جلو مین روان تہی کسی نے کہا کہ یہ گروہ فضل رحمانی ہے آواز آئی کہ جانے دو
مولانا مولوی سید محمد علی صاحب سے راقم کو اوراد مندرجہ ارشاد رحمانی
حاصل ہوئے عرصہ ہوا مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے منکا بہتی
کو راقم سے فرمایا کہ ہم نے تم کو دی ایک بار حقہ بہشتی معطر ومکلل و
مرصع نظر سے راقم کی گذرا حضرت پیر ومرشد سے بہی عرض کیا تہا
سید محمد مدنی شاہ صاحب اجازت یافتہ حضرت قبلہ کے اور اولاد
امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہین یہہ اوراد اون سے راقم کو
پہونچے واسطے حضوری آنحضرت صلعم کے ہفت بار شب جمعہ اللہم اعوذ برب
موسی وعیسے وابراہیم ومحمدن المصطفی صلوات اللہ علیہم اجمعین اور واسطے
صفائے قلب کے ہفت صد بار ہر روز صلی اللہ علیک یا نور محمد اور بعد
نماز فجر ومغرب کے دس بار یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک اللہم
مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک اور واسطے صفائی قلب وزیارت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفع بلا کے ہفت بار بعد عشا کے درود تاج
اور واسطے حاجۃ مطالب کے ہفت لک بار یا محمد پڑہنا چاہیے شیخ احمد صاحب

کی سے راقم کو یہ سند حاصل ہوئی لہذا نقل کی جاتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ..

احمد اللہ الذی تواتر فضلہ علی کل قوی وضعیف الذی لازال احسانہ موصولا علی کل منقطع الی بابہ المنیف والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد الذی دعی الی الدین القویم وعلی آلہ واصحابہ السالکین علی الصراط المستقیم من سلک سبیلھم کان عند اللہ وجیہا ومرفوعا ومن خالف طریقھم کان عن الوصول الیہ مقطوعا وعن الخیر ممنوعا اما بعد فقد طلب منی الاجل الفاضل جامع اشتات الفضائل صاحبنا السید ابو الخیر نور الحسن سلمہ اللہ تعالی ان اجیزہ بما اجازنی شیخی وسیدی ومرشدی ومویدی قطب الزمان وحامل لواء اہل العیان صاحب الکرامات الجزیلہ والمقامات الجلیلہ برہان السلف وسلطان الخلف ابو العرفان مولانا وسیدنا الشیخ فضل الرحمن ادام اللہ سلطانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ عن مشائخہ فی الحدیث مرات متعددۃ فاولہا کتابۃ فی سنۃ وثانیہا لفظا وخطا فی سنۃ وذلک بعد ما سمعت من لفظہ الشریف حصۃ من صحیح الامام ابی عبد اللہ البخاری وکنت قد سمعت من سیدی فی اول رحلتی الیہ سنۃ ۱۳ الحدیث المسلسل بالاولیۃ والمسلسل بانا احبک فقل علی شرطھما بسماعہ لھما عالیا علی شرطھما من لفظ الشیخ العلامۃ المحدث الشاہ عبد العزیز الدہلوی وقد سمع منی السید نور الحسن المذکور لفظ حدیث المسلسل بالمحبۃ و قلت لہ انا احبک فقل اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک کما قال لی سیدی المذکور واجزتہ بروایتہ عنی وروایۃ جمیع ما اجازنی بہ سیدی المذکور وقد جمعتہ فی جزء سمیتہ اتحاف الاخوان وقد اجزت السید المذکور بہ ولی بحمد اللہ اجازات عن مشائخ آخرین وخصوصا فی الکتب الستۃ بل عندی فیہا سند عزیز الوجود اروی الصحاح الستۃ اجازۃ عن الشیخ المعمر الشمس محمد ابی خضیر الدمیاطی ثم المدنی البدوی طریقۃ رحمہ اللہ تعالی عن السید محمد صالح

البخاری عن ابی حفص عمر بن مکی بن معطی الشادلی عن ابی محمد شمهورش قاضی الجن وصاحب رسول اللہ صلعم عن مولفی الکتب الستۃ رحمہم اللہ تعالی قالہ بفمہ وکتبہ بقلمہ العبد الفقیر احمد ابو الخیر المکی الاحمدی غفر اللہ لہ آمین للراقم ہ

نیا انداز قاصد نے نکالا	نگاہِ ناز باتون مین ادا کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ رسالہ موسوم بہ عمر صنہ ظہور ہے جنات مین اولیا ہوتے ہین لیکن نبی نہین ہوتے اور اکابر نے کمالات نبوت کا فیض عنصر خاک پر فرمایا ہے ظاہر ہے کہ عنصر خاک جنات مین نہین اور نہ ملائکہ مین سے انوار الٰہی جو سالکون پر ظاہر ہوتے ہین بعض نے اون کو تجلیات سے تعبیر کیا ہے اور اقسام تجلی بیان فرمائے اور بعض نور لطائف و نور ذکر و نور طاعت و نور رحمت و نور ملائکہ فرماتے ہین اور بعض ہر ایک کو جدا جدا تمیز کرتے ہین کلمات مصطلحہ طریقہ خواجگان ہوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن یا دکرد بازگشت نگاہداشت یادداشت آٹھہ کلمہ ہین اور تفصیل اس کی ارباب طریقہ نے انواع طور پر فرمائی ہے بعد ازان حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے یہ تین کلمہ فرمائے وقوف قلبی وقوف زمانی وقوف عددی حضرت مخدوم جہانیان رح کو اجازت وخرقہ اکثر سلاسل کا بیش مشائخ سے حاصل ہوا چنانچہ جامع العلوم آپ کے ملفوظات مین ہے وطن آبائی حضرت قبلہ کا ملاوہ ہے اور مسکن شریف آپ کا ایک عرصہ سے گنج مرادآباد ہے ملک اودہ مین رسالہ ارشاد رحمانی مین ایک ملفوظ حضرت قبلہ کا مشتمل اوس کرامت پر اعلیٰ حضرت رض کی جو نور احمدی کے آخر مین درج ہے نظر سے گذرا چونکہ روایت مین دونو رسالہ کی فی الجملہ اختلاف ہے جائز ہے کہ یہ دو تذکرہ ہون واللہ اعلم طبقات کبریٰ امام شعرانی رض کی اور لطیفہ غیبیہ طریقہ شطاریہ مین رحیق محمدیہ فی طریق الصوفیہ

تالیف شیخ نور الدین محمد عیدروسی مرقع وغیرہ رسائل حضرت کلیم اللہ جہاں آبادی چشتی رح
کے نظر سے گذرے راقم فتوحات مکیہ کی سیر کرتا تھا باب دس و
ثلاثون جو عیسویین اور اون کے اقطاب کی معرفت مین ہے اوس مین یہ
عبارت نظر سے گذری ولیس للعیسوی من ہذہ الاسۃ من الکرامات المشی
فی الہواء ولکن لہم المشی علی الماء والمحمدی یمشی فی الہواء بحکم التبعیۃ فان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ وکان محمولا قال فی عیسی علیہ السلام
لو ازداد یقینا لمشی فی الہواء اسپر راقم نے ایک حاشیہ بھی لکھدیا تھا
نقل ہوتا ہے چنانچہ موافق تحقیق اکابر کے صفت حیات سے حضرت عیسی
علیہ السلام کو مناسبت تامہ ہے اور قرآن شریف مین ہے کہ وجعلنا
من الماء کل شیء حی حضرت قبلہ نے فرمایا ہم سفر مین تھے دریا پیش آیا
ہم اور ایک خادم ہمارا بے کشتی کے اوس سے پار اوتر گئے ہمارا دامن بھی
تر نہوا پھر فرمایا جس کو نسبت موسوی ہوتی ہے اوس سے ایسی
کرامت ہوا کرتی ہے ایک عورت حضرت قبلہ کی مریدہ تھی اوس کا
انتقال ہوگیا آپ کو ایک بزرگ نے مکاشفہ مین خبر دی کہ اوس نے قبر
مین سوال کے وقت کہا کہ مین اون کی مریدہ ہون اسپر وہ بخشدی گئی
حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ سے پان کہانا منقول ہے بلکہ جو زن عقیمہ
آپ کا اگال یا گلقلیان آپ کا کہالیتی تھی خدا کی قدرت سے حاملہ
ہوجاتی تھی حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ
کی طرف راقم مراقب ہوا تھا زیارت سے مشرف ہوا اور حالت سجدہ
مین مستغرق پایا حضرت قبلہ نے فرمایا حرمت بندہ مومن کی کعبہ سے زیادہ
ہے حدیث شریف مین ہے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا بے شک حکایت
بادشاہ دہلی حاضر خدمت مولانا فخر الدین صاحب چشتی رح کے ہوا موافق
دستور کے آپ نے اوس کی تعظیم فرمائی بعد ازان اعلی وادنے جو آیا

سب کی تعظیم فرماتے رہے بادشاہ جب وہان سے رخصت ہوکر حضرت
مرزا مظہر صاحب رضہ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے موافق عادت کے
کوئی تعظیم نہین فرمائی اور جو کوئی آیا اوس کی بھی تعظیم نہین فرمائی بعدازان
وہان سے رخصت ہوکر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی خدمت مین آیا
آپ نے اوس کی تعظیم فرمائی اوس کا وزیر بھی آیا تو کوئی تعظیم نہین
فرمائی بعد ازان چوبدار شاہی سامنے آیا اوس کی تعظیم فرمائی بادشاہ
متعجب ہوکر مستفسر ہوا کہ اس اشکال کو حل فرمایئے اور ہر جگہہ کا
حال دیکھا ہوا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ حضرت فخر الدین چشتی مقام
توحید وجودی مین ہین لہذا سب مین جلوہ یار اون کو نظر آتا ہے اور
حضرت مرزا صاحب کو توحید شہودی کا غلبہ ہے لہذا مشاہدہ عظمت الٰہی کے
سبب سے کسی کی تعظیم روا نہین رکھتے اور فقیر پابند شرع ہے تم
اولوالامر ہو تمہاری تعظیم لازم ہے اور یہ وزیر رافضی ہے لہذا قابل تعظیم
نہین اور چوبدار تمہارا حافظ قرآن ہے اس واسطے مینے تعظیم کی ایک
صاحب نے نقل فرمایا کہ حضرت قبلہ جب دہلی شریف مین حاضر خدمت
اعلیٰ حضرت رضہ کے ہوسے جس وقت اعلیٰ حضرت اندرون خانہ تشریف لیجاتے
حضرت مزارات دہلی کی سیر فرماتے جب وہان سے فاتحہ پڑھکر آتے تو
حالات مزارات روبروا اعلیٰ حضرت رضہ کے عرض کرتے تھے اعلیٰ حضرت رضہ
نے اپنے خلیفہ سے جو اوس وقت حاضر تھے فرمایا یہ لڑکا سب صحیح کہتا ہے
سنن ترمذی مین حضرت قبلہ نے لفظ مریم کا ترجمہ خادمہ خدا حاشیہ
پر تحریر فرمایا ہے نالہ عندلیب مین ایک مقام پر واسطے انکشاف
حقائق و دقائق معارف جدید محمدیہ کے مواظبت کو اس درود شریف
کی تحریر فرمایا ہے لہذا نقل کیا جاتا ہے اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ
بعدد کل صفات کمالک اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد کل انوار جمالک

اللهم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد کل آثار جلالک اللہم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد کل اسمائک اللہم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد کل مقتضیات اسمائک اللہم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد نقائص جمیع کمالاک اللہم صل علی سیدنا محمد صلوۃ بعدد کل مخلوقاتک وعلی آلہ واصحابہ جمیع احبابہ وسلم کذلک پیر بی نسبت سے مرید بانسبت ہونا جائز ہے چنانچہ راقم کو حضرت پیر و مرشد سی معلوم ہوا ایک نقب زن پردہ صلاح مین تہا شب کو نقب زنی کرتا تہا اور دن کو مسجد مین مشغول عبادت رہتا تہا ایک طالب چند احالم طلب مین وہان جا نکلا اور اوس کو دیکہکر معتقد ہو گیا اور واسطے بیعت کے اصرار اس قدر کیا کہ اوس کو صورت خلاصی کی اوس کے ہاتہ سے بجز مرید کرنے کے نہ رہی ناچار مرید کرکے کوئی ذکر شغل اوس کو تعلیم کیا مرید باخلاص مجاہدہ کرکے باکشف ہو گیا اور مقامات اولیاء اللہ کی سیر کرنے لگا چنانچہ اپنے مرشد کی طرف بہی متوجہ ہوا کیا دیکہتا ہے کہ نقب لگا رہے ہین مرید کیا سمجہا کہ پیر مجہکو مغالطہ دیتے ہین اور اپنا مقام مجہسے چہپاتے ہین بے اختیار اون کی خدمت مین جاکر فریاد کی اور غلبۂ اشتیاق مین اون سے لپٹ گیا مرید مخلص کا عکس جو اوس کے مرشد پر پڑا اونپر بہی سب کہل گیا اور دونو ولی ہو گئے ؎

گہ آری خلیلے ز بت خانہ	گہی آشنا ئے ز بیگانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ رسالہ موسوم بہ شراب طہور ہے فالحمد للہ اولا وآخرا و ظاہرا و باطنا والصلوۃ والسلام علی حبیبہ محمد وعلی آلہ وصحبہ مبارکا و دائما منجملہ مصطلحات صوفیہ کے ابن الوقت ابوالوقت ملامیتہ آزاد مست قلندر فقیر سالک مجذوب شیخ وغیرہ الفاظ ہین ایک بار راقم نے حالت

بخار مین حضرت مرزا صاحب رضہ کو اپنے سرہانے دیکھا بعد ازان آثار صحت
کے شروع ہو گئے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ صدیقین کو صحو مین فرماتی
ہین اور علوم شرعیہ کو معارف صدیقیت کے لکھتے ہین بحث ایک
جلسہ مین راقم حاضر تھا بعض ارباب مجلس نے کہا کہ بزرگان چشتیہ سے
جو ریاضات و مجاہدات منقول ہین کتاب و سنت مین اونکا نشان
نہین بالکل بدعت ہین اس کے جواب مین راقم نے کہا کہ امام بخاری رضہ
نے جب صحیح بخاری لکھی ہر حدیث کے واسطے ایک غسل اور دوگانہ نماز
کا ادا فرماتے تھے یہ کس حدیث مین آیا ہے اور اسراف پانی کا اس کے
علاوہ ہے اس جواب پر اون کا ناطقہ بند ہو گیا مولانا مولوی سید
محمد علی صاحب نے حضرت قبلہ سے نقل فرمایا کہ مرزا غالب کا خاتمہ
بالخیر ہوا ایسا ہی برادر مکرم منشی سالک رام صاحب نے واجد علی شاہ
کی نسبت نقل کیا مولانا روم رضہ مثنوی مین فرماتے ہین ؎ قدسیان را
عشق ہست و درد نیست * درد را جز آدمی درخورد نیست * اسی واسطے
ملائکہ کو اون کے مقام سے ترقی نہین کیونکہ موجب ترقی درد ہے اور یہ
خاصۂ انسان ہے رمضان خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اجازت یافتہ
حضرت قبلہ کے تھے مزار مبارک اون کا بھوپال مین ہے آغاز سن شعور
راقم کا تھا کہ اون کے برکات صحبت سے مشرف ہوا ذکر قلبی و طریقہ
مراقبہ اون سے پہونچا راقم نے حضرت پیر و مرشد سے اون کی نسبت
سنا کہ مشاہدۂ قوی رکھتے تھے جناب میر صاحب علی صاحب
اجازت یافتہ و ارادتمند قدیم حضرت قبلہ کے ہین راقم کو مراقبۂ معیت
اون سے پہونچا اور اون کو حضرت نے فرمایا تھا چنانچہ رسالۂ گلشن وحدت
مین درج ہے خواب راقم قبل حضوری خدمت حضرات کے ایک
شب زیارت سراپا بشارت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے

مجمع کثیر مین کامیاب ہوا اور برکات مصافحہ اور مکالمہ مبارک سے
سرفراز فرمایا فالحمد للہ ایک مجذوب کو راقم نے خواب مین دیکھا تھا
کہ راقم سے معانقہ کیا اور کہا کہ تمہاری نسبت مانند بچون کے ہے بچہ
جو ناپاک ہو جاتے ہین تو مان باپ خود اون کو دہو دہلا کر پاک کر دیتے
ہین پہر ایک صاحب ادراک نے بعد مراقبہ کے راقم کو نسبت اہل بیت
مین ادراک فرمایا واللہ اعلم راقم اپنی نالائقی اور اوس کی رحمت
پر نظر کر کے یہ شعر پڑہ رہا تہا ؎ شیخ مین رشک بے گناہی ہون ؛
سور در رحمت الٰہی ہون ؛ اسی اثنا مین دیکہا کہ حضرت سلطانجی رض راقم
کی نسبت حضرت پیرومرشد سے کلمات عنایت فرماتے ہین ایک بار
راقم برکات زیارت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بہرہ ور ہوا
جس سے امید قوی فتح ابواب خیر کی ہے حضرت پیرومرشد سنبھل
مرادآباد کو تشریف لیگئے تہے ایک مزار پر وہان کے بعض ارباب ادراک
بہی اپنی لاعلمی کے مقر تہے بالجملہ حضرت پیرومرشد کو اوس مزار پر
لیگئے آپ نے بمجرد توجہ کے فرمایا اس شخص نے زہر کہا کر انتقال
کیا ہے بعد ازان لوگون نے تفحص کیا تو وہان کے کسی شخص نے نقل
بیان کی مطابق آپ کے فرمانے کے عقب مسجد شریف حضرت قبلۂ عالم رض
کے مزار اعلیٰ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کا ہے اور اوس کے
متصل حضرت کی اہلیہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کا مزار ہے اور پائین ان مزارات
کے حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کا مزار ہے حضرت
پیرومرشد کی والدہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کا مزار روبروے صحن مسجد شریف
حضرت قبلہ کے گنج مرادآباد مین ہے حضرت پیرومرشد کے روبرو
راقم حاضر تہا آپ لوگون سے باتین فرماتے تہے اسی اثنا مین راقم
کو غیبت ہوئی فنا و بقا اپنی حضرت پیرومرشد مین بطرز خاص کی

ردقضا اس حدیث سے ظاہر ہے کہ لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر اور آیہ قرآنی ہے یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب

حضرت کے درس قرآن وحدیث فرمانے کا یہ طریقہ ہے کہ خود زبان مبارک سے عبارت اور بعض مقام پر ترجمہ اور مطلب فرماتے جاتے ہین الحمد للہ کہ بار بار راقم حلقۂ درس مین آپکے فائز ہوا چنانچہ دوسری بار حاضر خدمت ہوا تہا دور قرآن شریف کا ہوتا تہا نوبت پنجم وششم مین بہی دور قرآن تہا اور نوبت ہفتم جو حاضر آستانہ ہوا درس حدیث شریف کا شروع تہا اور نوبت ہشتم دس روز رہنے کا اتفاق ہوا تہا اکثر اوقات از روی نوازش آدمی بہیجکر راقم کو درس مین طلب فرماتے تہے نوبت دہم کوئی چار گہڑی حاضر خدمت رہا تہا اس عرصہ مین بہی درس حدیث سے مشرف ہوا اب ان دنون کہ آغاز [illegible] کا ہے ہنوز کوئی درس شروع نہین فرمایا حضرت پیرومرشد حلقۂ توجہ صبح وشام فرماتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ معظمی حضرت قاری عبد الرحمن صاحب دام برکاتہ بموجب فرمان حضرت قبلہ مدظلہ الاعلی کے حیدرآباد مین سکونت پذیر ہین فی الحال حضوری خدمت حضرت قبلہ کے قصد سے آئے اثنائی راہ مین بہوپال ہے یہان بہی تشریف لائے راقم بہی اون کی زیارت سے مستفیض ہوا لہذا نام اس رسالے کا **فیض صحبت** رکہا قاری صاحب موصوف کو حضرت قبلہ نے ورد حصن حصین اور قرآن شریف کو فرمایا تہا اون سے راقم کو پہونچا اور خرقۂ تبرک بہی قاری صاحب کو حضرت نے مراقبۂ اقربیت ومحبت فرمایا اور قاری صاحب نے راقم کو قاری صاحب کو حضرت خضر علیہ السلام سے راہ ورسم اور

ملاقات ہے اور درود شریف صلوٰۃ تنجینا بھی آپ کو حضرت خضرؑ سے پہونچا قاری صاحب نے جو عرائض حضرت قبلہ مدظلہ الاعلیٰ کی خدمت مین بھیجے اور حضرت نے دستخط خاص سے جواب تحریر فرمایا راقم بھی اون کے مطالعہ سے مشرف ہوا بعض عبارات اون کے نقل کرنا مناسب جانا قاری صاحب نے التماس کیا تہا کہ جو ذکراللہ اللہ کا ارشاد فرمایا ہے اس ذکر سے مراد پاس انفاس ہے یا سلطان الذکر ہے اسپر حضرت قبلہ نے لکہا سلطان الذکر ست دوسرے بروقت ذکر کے تصور شیخ چاہیے یا نہین اسپر حضرت قبلہ نے لکہا حاجت نیست تیسرے وقت ذکر کے کیا تصور کیا جائے اسپر تحریر فرمایا کہ حق تعالیٰ بایاست اور واسطے دفع وسواس کے استفسار کیا تہا اوسپر یہ لکہا کہ درود خوانده باشند اور ایک ملتمسہ مین طرق شغل کو دریافت کیا تہا جواب مین تحریر فرمایا شغل اشغال بہر طور کہ خواہند کرده باشند فقط اور ایک ملتمسہ مین درود شریف کی تعداد اور وقت کو دریافت کیا تہا اوسپر تحریر فرمایا سہ صد بار ہروقت کہ خواہند اور تعداد ذکر اللہ اللہ کی دریافت کی تہی اوسپر لکہا ہر قدر کہ شود خوانده باشند اور ایک ملتمسہ پر اون کے یون تحریر فرمایا اجازت وظائف خواندن شمار ادادم فقط قاری صاحب نے درود شریف واسطے حضوری آنحضرت صلعم کے دریافت کیا تہا حضرت نے تحریر فرمایا از فضل رحمن سلام برسد اللهم صل علی سیدنا محمد و عترتہ بعدد کل معلوم لک پانصد بار ہر روز فقط اور قاری صاحب نے ایک ملتمسہ مین لکہا تہا کہ حضرت قبلہ کو خواب مین دیکہا حضرت نے مولوی عبدالکریم صاحب کو نعلین ہندوستانی اور قاری صاحب کو نعلین دکہنی عطا فرمائین اسپر حضرت قبلہ نے تحریر فرمایا از فضل رحمن

سلام برسد این خواب بسیار مبارک ست شکرانہ بجا آرند اور قاری صاحب نے نقل فرمایا کہ اون سے حضرت قبلہ نے بھوپال کا حال دریافت کیا تھا اسپر قاری صاحب نے لاعلمی ظاہر کی حضرت نے فرمایا کہ تم کو وہان کا خیال رکھنا چاہیے قاری صاحب کو بشرت زبانی اجازت مرید کرنے کی حضرت قبلہ سے ہے نے الحال قاری صاحب نے کلکتہ سے حضرت قبلہ کو عریضہ تحریر کیا کہ لوگ اون کے واسطے داخل طریقہ ہونے کو اصرار کرتے ہین کیا ارشاد ہے اسپر حضرت قبلہ نے دستخط مبارک سے تحریر فرمایا اور اگو بیند کہ بگو در طریقہ حضرت محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ بواسطہ فضل رحمن شدم و تعلیم ذکر اذکار نمایند فقط اسی لفافے مین مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کا خط ملفوف تھا قاری صاحب کو لکھا تھا کہ حضور نے طریقہ بیعت کرنے کا آپ کو تحریر فرما دیا ہے اور زبانی فرمایا کہ ہم اون کو پہلے کہہ چکے ہین اور اجازت مرید کرنے کی دیدی ہے فقط والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ موسوم بہ صحیفۂ راز ہے رباعی للراقم ؎ ہمہ رابتۂ گیسوی پریشان داری + غمزۂ خاص بہر گبر و مسلمان داری + شکلے ہست کہ الجنس مع الجنس یمیل + بہر دل بردن ما کسوت انسان داری + اطلاق لفظ نسبت کا ملکۂ راسخہ اور قرب اور معاملہ اور رتبہ وغیرہ پر کرتے ہین نسبت اور قول اور فعل اور حال کی تہذیب سے وصول الی اللہ ہوجاتا ہے کشف وقائع ایک باب ہے سلوک کا اور ماضی و مستقبل جو نظر حالی مین منکشف ہوتے ہین سالک کو مغالطہ اکثر ہوجاتا ہے ؎ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے + حضرت قبلہ بعد اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے نزدیک حضرت پیر علی شاہ صاحب

علیہ الرحمہ کے آمد و رفت رکھتے تھے اعلیٰ حضرت رضہ نے فرمایا تھا کہ تم کو
اون سے اور اون کو تم سے فائدہ ہوگا حضرت پیرو مرشد کی تحریر
سے معلوم ہوا **دوران** باخبر نزدیک و نزدیکان بیخبر دورالخ دستخط
خاص حضرت قبلہ جو بنام راقم درج رسالہ نکات سلوک ہے یہی عبارت
حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب کو حضرت قبلہ نے لکھی تھی
مولوی صاحب موصوف کے نزدیک راقم کی نظر سے گذری **قبل**
حضوری خدمت حضرات کے راقم نے عریضہ ارسال خدمت کیا تھا
ذکر اللہ اللہ و نفی اثبات کے استفسار مین اوسپر حضرت قبلہ نے یہہ
تحریر فرمایا تھا کہ ہر دو طریق بمودہ باشند **کتب** سلوک مین ختم
حضرت باقی باللہ رضے اللہ عنہ کا اول و آخر درود سو سو بار اور
درمیان مین یا باقی انت الباقی پانسو بار نظر سے گذرا اور ایسا ہے
درمیان مین لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ختم حضرت
الشان خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ کا لکھا ہے **جناب** میان
عطا محمد صاحب نواسہ اعلیٰ حضرت رضے اللہ عنہ کو عرصہ ہوا کہ انتقال
فرمایا رحمۃ اللہ علیہ اون کے بھائی جناب میان فدا محمد صاحب مدینہ
منورہ مین ہین راقم سے بھی رسم نامہ و سلام ہی **انوار الرحمن** حضرت
شاہ عبد الرحمن صاحب لکھنوی رضہ کے حالات و ملفوظات وغیرہ مین اور
تذکرہ غوثیہ حالات و ملفوظات غوث علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مین اور مطالب رشیدی مولفہ شاہ تراب علی صاحب قلندر رحمہ اللہ
اور مثنوی تحفۃ العاشقین رحمت خان صاحب رضہ کی نظر سے گذری **حضرت**
پیرو مرشد نے نقل فرمایا ایک شخص بدکار حلقہ توجہ مین حضرت شاہ
غلام رسول صاحب رضہ کے داخل ہوا اون سے شکایت تاثیر توجہ کی
کیا کرتا تھا ایک روز شاہ صاحب نے صاف صاف سب احوال فرمادیا

اونسے یہ سن کر حلقہ مین آنا چھوڑ دیا اسپر حضرت شاہ مراد اللہ صاحب رحمۃ
اون کے مرشد کو ناگوار ہوا یعنی مرید کو لگائے رکھنا چاہیے رفتہ رفتہ
درست ہو جاتا ہے حضرت خواجہ محمد پارسا رضی اللہ عنہ رسالہ قدسیہ
مین فرماتے ہین کہ احیاء اموات کی کرامت جب اولیاء اللہ سے ہوتی
ہے اوس وقت وہ عیسوی المشرب ہوتے ہین اس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ دور ہر نسبت کا بحسب زمان اولیاء اللہ مین ہوا کرتا ہے واللہ اعلم
شرح وصایا حضرت عبدالخالق غجدوانی رض مولفہ شاہ خوب اللہ الہ آبادی
علیہ الرحمہ نظر سے گذری اور ایک رسالہ اونکا نظر سے گذرا جسمین ملاقات
حضرت حسن بصری رض اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ کی اور ملاقات
حضرت سلطان العارفین اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی لکھتے ہین واللہ اعلم

غزل تازہ وارد از راقم

اوٹھا ناروی روشن سے نقاب آہستہ آہستہ
دل بیتاب کو آئیگی تاب آہستہ آہستہ

کھلی ہی کسکی چشم نیمخواب آہستہ آہستہ
کہ اوٹھا دیدۂ دل سے حجاب آہستہ آہستہ

ہوی نشئے مین آخر بیحجاب آہستہ آہستہ
کہانتک لیگیا دور شراب آہستہ آہستہ

حواس و ہوش دیتے ہین جواب آہستہ آہستہ
چلا آتا ہے وہ مست شراب آہستہ آہستہ

غرض کیا تھی ترے جلوہ کو میرے دیدۂ دل سے
لگاتے ہین یہ خانہ خراب آہستہ آہستہ

دہان گلفشان کا او سکے جب محفل مین ذکر آیا
ہوے رخصت دف و چنگ و رباب آہستہ آہستہ

نہ پوچھو باز پرس عاشقان میدان محشر مین
سوال آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

پسینا ہی جو مدہوشی مین آیا تو یہی سمجھے
چھڑکتا ہے وہی گویا گلاب آہستہ آہستہ

کیا پیمان جب آنیکا اونسے پردۂ شب مین
اجازت چاہتا تھا ماہتاب آہستہ آہستہ

ہمارا جذبۂ دل جب اوسے بیتاب لاتا ہے
تکلف حسن کہتا ہے جناب آہستہ آہستہ

عجب تاثیر دکھلائی کسیکی بے نیازی نے
خطائین ہو گئین آخر صواب آہستہ آہستہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلوۃ آنکہ یہ اسناد حدیث جو فی الحال راقم کو حاصل
ہوئی بلفظہ درج رسالۂ ہذا ہے اور بفحوائے وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ
نام اس کا حدیث نعمت رکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
سبحانہ اکمل الحمد کما یلیق بشانہ الاعلی والصلوۃ والسلام الاتمان
علی سید الرسل الکرام المجتبی وعلی آلہ واصحابہ البررۃ التقی وبعد
فیقول العبد المفتاق الی رحمۃ رب الثقلین محمد ارشاد حسین عفی عنہ
ان الاخ الصالح الجامع لانحاء السعادۃ والصلاح الحائز لانواع الرشادۃ
والفلاح السید النجیب والقرم اللبیب ذی الخصائل المرضیۃ الفضائل
الصوریۃ والمعنویۃ المولوی نور الحسن وقاہ اللہ سبحانہ عن حوادث الفتن
ونوائب الزمن وشوائب المحن ورقاہ الی معارج الفطن ومراقی الاخلاص
فی السر والعلن قد طلب منی اجازۃ کتب الحدیث التی حصل لی
قراءتہ وسماعہ واجازتہ من الشیوخ الاجلاء واکابر العلماء والعرفاء
وان کان ذاک حاصلا لہ سابقا من عمائد الفضلاء وجہابذ العلماء لکنہ
قصد بذلک اکثار طرق الروایۃ مکررا ومکملا واظہارا اعتنائہ بشان
ہذا الفن الشریف الجلیل مجملا ومفصلا والفیتہ للاجازۃ حریا ومن
سفساف الاوصاف بریًّا ومن رزایا الاخلاق نقیا فاجزتہ بشرائطہ
المعتبرۃ عند ارباب ہذا العلم السنی لجمیع ما اروی من حضرۃ شیخی و
سیدی الجمع لکمالات الباطن والظاہر المنبع للمعارف الحقۃ لاولی النہی
والبصائر قطب اوانہ وغوث زمانہ الشیخ احمد سعید الاحمدی رضی اللہ
تعالی عنہ وارضاہ واوصلنا برکاتہ الی غایۃ ما اتمناہ وقد قرأت علیہ
مشکوۃ المصابیح بتمامہ والصحیح للامام ابی عبد اللہ محمد اسماعیل البخاری

من اوله الى ختامه وسمعت بقراءة بعض المحصلين بعض الصحيح للامام مسلم والجامع للترمذي والموطا للامام مالك فاجازني بجميع ذلك وسائر مرویاته من کتب الحدیث مثل الجامع لابی داود السجستانی والنسائی وابن ماجه والدارمی والحصن الحصين وغيرها وهو كان يرويها بطرق كثيرة واسانيد شهيرة منها عن الشيخ الاجل الخاتم للمفسرين والمحدثين الشيخ عبد العزيز الدهلوی عن شيخه وابيه العلامة قطب فلك الكمال مركز دائرة الفضل والاجلال الشيخ ولی الله الدهلوی عن الشيخ ابی الطاهر محمد المدنی عن والده الشيخ ابراهيم الكردی الى آخر اسناده المشهوره ومنها عن الشيخ الكامل امام الحقيقة والطريقة الشيخ عبد الله المعروف به شاه غلام علی عن شيخه شمس الدين حبيب الله مرزا جانجانان المظهر عن الحاج محمد افضل ومنها عن خال ابيه الشيخ سراج احمد عن ابيه الشيخ محمد مرشد عن ابيه الشيخ محمد ارشد عن ابيه الشيخ محمد فرخ عن ابيه الشيخ محمد سعيد عن ابيه الامام الربانی مجدد الالف الثانی ومنها عن ابيه الشيخ ابی سعيد عن ابيه الشيخ صفی القدر عن ابيه الشيخ عزيز القدر عن ابيه الشيخ محمد عيسے عن ابيه الشيخ سيف الدين عن ابيه القيوم حضرت الشيخ محمد معصوم عن ابيه الامام الربانی مجدد الالف الثانی رضی الله تعالى عنهم اجمعين وافاض علينا من بركاتهم وكمالاتهم آمين وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين برحمته وهو ارحم الراحمين و

آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

العبد



بسم الله الرحمن الرحیم

از نالهٔ عندلیب القصه آن سلطان جن و انس دران وقت بران خاکی بیهوش از گلابپاش خاصهٔ خود بارش رحمت نموده او را به هوش و افاقت رسانیده بزیر پایهٔ عرش خویش نشانیده فرمود که ای خاکی معاملهٔ معیت من بخود میان نسبت جان و تن خواهی فهمید که چنانچه اینها را با همدیگر در وقت خواب و بیداری و غفلت و هوشیاری هرگز انفکاک و جدائی نمی باشد همچنان مرا هم از تو در هیچ حال و هیچ مقام غیبت و فراموشی پیدا نمی شود خاکی چون این حقیقت را شنید و آن نسبت و معیت خود را با ملک خویش فهمید خوشدل گردید و هم از دریافت حقیقت لطافت و شرافت آن ملک جبار و از شناخت ماهیت دنارت و کثافت تن نابکار خود بغایت منفعل و شرمسار شده غمگین و اندوهگین گردیده بحالت قبض و بسط رسیده به عجب کیفیت دهشت و بشاشت برین چنین سخنان موزون حسب حال تکلم نموده غزل چه شد که جسم در آغوش وصل جان تنگ ست ÷ میان سایه و پرتو هزار فرسنگ ست ÷ به عشوه هم نکند صلح شوخی مژه ات ÷ قیامتیست که با کائنات در جنگ ست ÷ مگر به عشق رهد زین هوای نفس دلم ÷ پری به شیشه گرفتار و شیشه در سنگ ست ÷ ز اختلاط خنک لفظ بار معنی شد ÷ فغان که تیغ سخن را نیام از سنگ ست ÷ ثبات وضع بمیزان ثابتش مطلب ÷ بنای خانهٔ عدل سپهر بی سنگ ست ÷ چه رنگ بست صفا گشته مشرب خاکی ÷ که با بهار و خزان چون نگاه یک رنگ ست ÷ رباعی کو سر که چو نقش پا کنم در سپرت ÷ یا رنگ که گردم ز هوس گرد سرت ÷ آئینه چه دارد ز سر و برگ قبول ÷ جز آنکه ترا جلوه دهد در نظرت ÷ و سجدهٔ شکر را بجا آورده بعرض رسانید که من حالا معنی این کریمه فهمیدم که الله معکم حیثما کنتم و برخواند رباعی

خاکی بچہ تمثال نظر وا کردم ÷ کائینۂ فہم راز پیدا کردم ÷ تحقیق ذرہ
آفتابی می خواست ÷ خود را جمال تو تماشا کردم ÷ رباعی شاہا
دلم از دست تو خون شد چہ کنم ÷ عمرم بہ فسانہ و فسون شد چہ کنم ÷
بر گنج رسید دستم و خالی ماند ÷ جامم بہ محیط سرنگون شد چہ کنم ÷ فرد
گر در قدمت خاکی دل داده بیفتاد ÷ دیوانہ مست ست ازان بی ادب
افتاد ÷ رباعی لعل یمن و مشک ختن از تو پرست ÷ رنگینی گل
بوی چمن از تو پرست ÷ بیرون و درونم شده آئینۂ راز ÷ ہم ظاہر و
ہم باطن من از تو پرست ÷ رباعی شاہا ز کرم کشاد ہر بند توئی ÷
بیرون ز عبارت چہ و چند توئی ÷ این عزت من بس کہ منم بندۂ تو ÷
وین دولت من بس کہ خداوند توئی ÷ غزل برنگ سایہ خواہم سجدۂ
این خاک پا کردن ÷ نمازے با حضور دل توان این جا ادا کردن ÷
بطوف جلوہ گاہت چون شفق ہر صبح و شام آیم ÷ اجابت از نگاہ رحمت و
از من دعا کردن ÷ میان مہر و مہ یک آسمان دوری نہ شد حائل ÷
بہ ہجران چرخ نتوانست دل از دل جدا کردن ÷ بود چون قفل ابجد
کار دل سربستہ رازش ÷ بآئینے کہ می بندد تواند باز وا کردن ÷ چہ آسان
صبح محو جلوۂ خورشید می گردد ÷ ز جانان یک نگاہ گرم و از ما جان فدا
کردن ÷ چہ جای ہمدمی با غیر در بزم ادب خاکی ÷ نباید خویش را با
مطلب خود آشنا کردن ÷ ملک جن و انس باستماع این سخنان با عرفان
آن خاکی ہیچمدان خندان گردیده باز بحرف و بیان در آمده فرمود
کہ ای خاکی ناواقف کار زنہار کہ مراحق حقیقی و اللہ بے چون خیال نخواہی نمود
و مانند جماعۂ وجودیہ کہ ہمہ را وجود واحد می دانند و تمام اشیا و جمیع مظاہر
را عین خالق و ظاہر می وانند اعتقاد نخواہی کرد بلکہ حقیقت این کار و
سر این اسرار را نیز دریاب کہ من مظہرے ام از مظاہر جمال باکمال کہ بعالم علوی

بیشتر مناسبت دارم و توہم مظہرے از مظاہر مرتبۂ اعتدال کہ مشابہت
بعالم سفلی بسیار داری لیکن ہنوز تو ازان معاملہ مظہریت و سر انعکاسیہ خود
ہوشے و خبری نداری فاما خاطر جمع دار کہ حالا از برکت صحبت من و از
شناختن معیت جان و تن از ہمہ مراتب قرب ذو المنن واقف و آگاہ
خواہی گردید و شناسای و آشنای جمیع مراتب تشبیہ و تنزیہ پیدا کردہ عارف
تام المعرفت خواہی بود و این وقت و حال لیاقت و قابلیت تفصیل
آن قال ندارد و این زمان و مکان مساعدت آن بیان نمے نماید
چون ازین جا خلعت خلافت یافتہ باعتبار ظاہر از ما جدا گشتہ بعالم سفلی
رسیدہ بر تخت خلافت خود نشستہ نائب مناب ما خواہی گردید دران
زمان رموز و غموز و اشارات و بشارات و حکمت و مصلحت امور ملکی و
تدبیرات ملکی را خواہی فہمید و بے واسطۂ کام و زبان جواب و سوال نمودہ
علم و عرفان را از جناب ما اخذ خواہی نمود قطعہ اگرچہ خانۂ دل خاصۂ
حق ست و لے ÷ نہ ہر دلے کہ خراب ست از آن او باشد ÷ مگر دلے کہ
باوصاف او بود معمور ÷ بجو ورا کہ دران دل نشان او باشد ÷ و این معاملہ را
کہ تبو نمودہ ایم و ترا از تو ربودہ ایم نمونۂ نسبت مالکی و مملوکی و محتاج و
محتاج الیہ می گویند و تجلی صوری و جذب معنوی معشوقی مے نامند
چرا کہ در تمام عالم ہر چیز و ہر جنس را باہم جنس خود از سبب مناسبت و
اتحاد و مشارکت استعداد انجذابی و میلانی و نگرانی می باشد چنانچہ در
مرتبۂ جمادات مثل آہن و سنگ مقناطیس و کاہ و کاہربا و دیگر فلزیات
دیدہ باشی پس این چنین حالت را جذب طینت و میلان طبیعت می خوانند
و آن چیزہائے مائل بدیگر را عاشق و معشوق نمی نامند و آن را انجذاب
محبوبی ہم نمی گویند و آنکہ پروانہ را با شمع و بلبل را با گل و کبک را با ماہ و دیگر
حیوانات را با ہمجنس خود بالطبع میل و رغبت می باشد آشنا را ہم طالب و مطلوب

در راغب و مرغوب می نامند نه آنکه عاشق و معشوق مے خوانند و چون اینچنین
میل و رغبت نا بهو دیگر در نوع انسان پیدا می گردد و اگر آن از سبب
حسن و جمال و یا بواسطهٔ دیگر اغراض بدنی و مالی باشد آن را هم عشق نمی نامند
بلکه آن را شهوت و رغبت و انس و الفت و غرض و احتیاج و بدیگر نامهای
بسیار مسمی می گردانند و اگر اصلا صفات صوری و حسن ظاهری و هیچ
احتیاج دنیوی و غرض عالم فانی ملحوظ و منظور نبود این چنین محبت را محبت
ذاتی می نامند و این چنین کسان را عاشق و معشوق می خوانند نه آنکه
عابد و معبود می نامند لیکن این قدر هست که اگر کسے را که این چنین استعداد
محبت ذاتی می دهند و به محبت کسی گرفتار می کنند در آخر کار او را از ان پایه
مجاز بر آورده بمرتبهٔ حقیقت می رسانند و گرفتار جناب اقدس می گردانند
و این قسم محبت اکثر را به جناب انسان با کمال پیدا می شود و اگر به طریق
ندرت کدام صاحب استعداد را گرفتاری بیجا هم مے گردد و آن چندان
فائده نمی بخشد لیکن با این همه محبت ذاتی او را از دنیا و ما فیها بے نیاز
می گرداند و از ما سوای معشوقش بے خبر می کند باری بدان که چون مرد صاحب
استعداد را انجذبت کدام صاحب کمال آن قسم محبت ذاتی که آن را عشق هم
می خوانند پیدا می شود در ان وقت آن کس از سبب محبت و تبعیت آن
مرد با حقیقت بحقیقت خود می رسد و خویشتن شناس می گردد و از ان پایه
مجاز که قنطرهٔ حقیقت ست فراتر شده مناسبتی بعالم ارواح و جواهر فرشتگان
پیدا می کند و چون فرشتگان احتیاج و گرفتاری به دنیا ندارند و گرفتار
خواهشهای طبعی و هواهای نفسانی نیستند و اطلاق حرف مردی و زنی بر انها
صادق نمی آید از مناسبت آن مقام ارواح این چنین صفات بر کمال
ملکی نیز بباطن آن سالک پرتو می اندازد و تا از گرفتاری شهوتهای حیوانی
و خواهشهای نفسانی و بالیستهای شیطانی آزاد و پاک می گردد و برنگ

فرشتگان تمام رجوع وکشش ونسبت بی کیف وجذب بلا جهت بجناب سبحان پیدا می کند وحلاوت وراحت خود را در یاد وعبادت او می یابد ودرین مقام بمناسبت نسبت فرشتگان وعالم ارواح بر این چنین سالک نسبت بندگی وعابدی ومعبودی متحقق مے گردد وکمال مرتبۂ ملکی وانسانی تا این جاست وکلمۂ عبده ورسوله بیان همین مقام می فرماید واین نسبتهای شریف تعلق از جناب صفات محبوب حقیقی دارند که آن را معبود بر حق می خوانند رباعی آن را که به توحید خدا چشم بود ✣ هر سوے که دید غیر حقش نه بود ✣ فرقے نبود به پیش اهل تحقیق ✣ غیر از یک موی میان عبد ومعبود ✣ واز گذشت آن مرتبۂ ذات بیچون ست که از اطلاق نسبت معبودی وملکی هم بیرون ست ورسیدن بدان مرتبۂ قصوی بدون فنای عابد وبنده ممکن نیست چنانچه آن بیچون حقیقی یک بندۂ اخص الخاص خود را برگزیده بفنای اتم رسانیده از تجلی آن مرتبۂ ذات مشرف وبهره مند گردانیده است که تحقیق آن درین جا مناسب نمی نماید وتفصیل بسیار میخواهد لیکن این قدر هست که بعض تابعان برکمال او را نیز بسبب تبعیت از ان دولت خاص او بهره بخشیده اند چنانچه همین سبب بعضی از همسران او تمنای تبعیت او کرده گرفته اند لیکن از ان میان یک کس را که ازین تمنای عمده ودل پسند بر فراز چرخ بلند رسیده است نصیب خواهد شد باری بدان که چون آن دریتیم وگوهر یگانۂ این نه صدف را بشرف آن تجلی ذاتی مشرف گردانیده باز بمقام بندگی او رسانیدند دران وقت ازین قال او حقیقت آن عروج برکمال او را فهمیده مقربان حیران گردیدند وارواح فرشتگان غبطه خوردند که لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل دران زمان تابعان واقف حال او معنی حدیث مقتدای خود را چنین بیان کرده تسلی خاطر ورفع شبهه آن مقربان نمودند که چون مقتدای ما حقیقة الحقائق ست

وصول بی کیف حقیقت خود را بدان مرتبہ ذات سبحان بیان می نماید لیکن صورت وبظاہر خود را نیز لبان دیگر مقربان و رسولان ازان مرتبہ بے نام و نشان جدا و دور مے داند چنانکہ خویشتن را ہم نبی مرسل و اولوالعزم مقرب مے شناسد و ازان مقام نفی جمیع اہل مناصب می نماید یعنے کہ می فرماید کہ لا یسعنی فیہ ملک مقرب و لا نبی مرسل فہم من فہم و دیگر درباب کہ معراج خاتم الرسل کہ دران شب اسریٰ یک بار واقع شدہ بود معراج جسدی آن سرور بود و این بیان کیفیت معراج حقیقت اوست کہ تعداد مراتب آن را اللہ بیچون می داند ٭ پایۂ معراج کمین پایہ اش ٭ از سر ما کم نہ شود سایہ اش ٭ واگرچہ این چنین معراج حقیقت و عروج باطن دیگر انبیاء و اولیاء را نیز حاصل می شود لیکن ہر کسے را بقدر رتبۂ حقیقت خود می باشد و چون او حقیقۃ الحقائق و اصل الاصل این ہمہ موجودات و مخلوقات ست پس عروج حقیقت او از ہمہ حقائق بالاترست و کیفیت معاملۂ او در دیدہ و دانش ہیچ مخلوقے نیاید القصہ آن شاہ باجمال و جلال بدان خاکی پریشان حال این چنین حرف و قال بمیان درآوردہ گفت کہ ای خاکسے بے مقدار ازین ہمہ بیان و اظہار درباب این ست کمال مردم اولوالعزم و سالکان صاحب جزم پس تا انہ ہمہ مقامات و درجات عبور و عروج نہ نمودہ بمقر اصلی خود کہ فوق مرتبۂ جنیان و پریان و دیگر مقربان ست نہ رسی زنہار بہ ہیچ چیز و ہیچ جنس و ہیچ کس میل و رغبت و محبت نہ کنی فرد ہر چیز کہ در ہر دو جہان لبستہ آئی ٭ آن ست ترا در دو جہان مونس و معبود ٭ یعنے اگر جویائے مالی بدان کہ طالب مالی اگر فریفتۂ جمالی شیفتۂ جمالی و اگر خواہان کمالی وابستۂ کمالی و اگر از گرفتاری ہمہ خواہشہا و بندگی ہواہائے خویشتن را آزاد و جدا مے گردانی دران وقت بندۂ صادق الٰہی مے گردی و

ونام بندهٔ خدا بر خود راست می سازی واگر از عبادت همه آلههٔ آفاقی
وانفسی بیکار گردیده خالص لعبادت معبود حقیقی می در آئی دران زمان
بنسبت عابدی که نسبت ملکیست مشرف می شوی واگر از خودی خود
فانی مے گردی قرب بے چون حاصل می کنی پس باید که بجال خود غور
بسیار واحتیاط بے شمار نمائی وخویشتن را گرفتار چیزے وابستهٔ امری
که سابق به بیان در آمد نه فرمائی بلکه به کلمهٔ لا نفی آن همه آلهه باطله نموده
اثبات الله بر حق که بے چون وچگونه است نمائی تا باسلام حقیقی در آئی
واز بندگی آلهٔ انفسی وآفاقی به تمام در آئی وآزادی وحریت حاصل
گردانی که او سبحانه آن چنان بندگان مشرک را بندهٔ خود نمے خواند بلکه
درحق آنها می فرماید که افرایت من اتخذ الهه هواه واے خاکی حالا ماهیت
مرا نیز دریاب و به من هم وابسته مباش چه من نمونهٔ حقیقت این صورت
توام که بدین حسن وجمال کمال خود را نموده ترا بجانب خود کشیده بطرف
حقیقة الحقائق واصل الاصل دعوت می نمایم فرد هر کجا فرعیست
آرد رو باصل خود یقین ✤ سر به پای نخل آخر مے گذارد برگ و بار ✤ و
این جزیرهٔ جنت نظیر را به مثال عالم آخرت خویش خیال کرده از معاملهٔ
نزول وعروج آن حقیقت وکیفیت همه احوال را بجد کمال خواهی فهمید
رباعی معنی نظران نسخهٔ نور وظلم ✤ خوانند خط فقر وغنای عالم ✤
کم داشت مخالفت عبارات دوئی ✤ گفتند کریم آدم وسائل آدم ✤
رباعی خاکی ما گرم شغل سودائے خودیم ✤ هنگامهٔ پیکر وهیولای خودیم ✤
وهم عدمی تو در کجائی چه کسی ✤ مائیم که حیران تماشائے خودیم ✤ رباعی
ای جوش بهار قدس رنگ وبو بت ✤ بالیدن حسن مطلق از هر سو یت ✤
هر چند جهات دهر وجه الله ست ✤ آن به که بسوی خویش باشد رویت ✤
رباعی ای غیر صفات صورت ذات اینست ✤ زنگار رگو صافی

مرآت این ست ✤ بی رنگ هیولی نه بود صورت نو ✤ گر مردی نفی خود
کن اثبات این ست ✤ رباعی تا وضع صور آئینه درپیش نه چید ✤
معنی به حقیقت که دار د نه رسید ✤ بی جسم ز جان نار تعین نه دمید ✤ گل
رست که نوبهار بر خود بالید ✤ پس باید که مراهادی و راهنمای خویش داشته
در آخر کار مراهم نفی نمائی و از صورت و حقیقت خود به تمام بیزاری و تبری
کرده به حقیقة الحقائق که مرتبۂ حقیقت آن محبوب الٰہی ست گرائے و به
اصل الاصل که مرتبۂ اسمای حسنی ست عروج فرمائی که به حقیقت رب
تست و اگر ترا از انجا هم عروج بخشیده به محض فضل به جناب رب الارباب
که عبارت از مرتبۂ صفات ست رسانند و یا از انجا هم ترقے کنانیده
به مرتبۂ اخیر صفات که مرتبۂ جامع جمیع صفات ست فائز گردانند آنرا
هم مرتبۂ ذات پاک نه خواهی فهمید چه بسیار کسان همین مرتبه را مرتبۂ
ذات می دانند و اسم هو و حی و قیوم و رحمن رحیم و الله کریم و دیگر اسمای
عظام را اسمای همان مرتبه می فهمند و حال آنکه مرتبۂ ذات که معرا از جمیع
نسب و اعتبارات و مبرا از همه اطلاقات و اشارات است از مرتبۂ
جامع جمیع صفات هم ماوراست و او بحقیقت نامی و نشانی پیدا مے آید لیکن
باوجود آن همه تعدد و تکثر صفات باکمال را با آن ذات بے چون نه عین
گمان خواهی نمود و نه غیر یقین خواهی فرمود چنانچه مذهب و مشرب
علمای برکمال و صوفیۂ صاحب حال ست پس از سبب این همه معیت
و عینیت ذات و صفات آن همه اسمای حسنی صفاتی باشند خواه اضافے
اشارتے و اخبارے بجناب مقدس آن سمای حقیقی که بیچون صرف ست
می نمایند و آن همه نامهای لا تعد و لا تحصی بدان ذات بے نام و نشان
صادق و راست می آیند و آن کلام از همین معارف اخبار می نماید ؎
بنام آنکه او نامے ندارد ✤ بهر نامے که خوانی سر بر آرد ✤ پس ای خاکے

دران مرتبۂ بی نام و نشان ہمہ انبیا و مرسلین و ملائکۂ مقربین و جمیع محبان و محبوبان را نیز دخل جماعۂ مؤمنین کہ مشرف بہ بشارت یؤمنون بالغیب اند می دارند و از مقامات سابق کہ دران جا ایمان آنہا شہودی بود بر می آرند و بہ ذات بیچون می رسانند و دران زمان ہمہ پیغمبران حق خود نیز این بیان می کنند کہ انا اول المؤمنین غرضکہ ہیچ رجال با کمال را معرفت بر کمال آن مقام نمی بخشند و ہمہ را العجز بشری مبتلا می دارند چنانچہ من ہم ای خاکی با وجود این ہمہ معرفت و کمال و این قدر قدرت و حال در شناختن ذات ذو الجلال کہ بے چون حقیقی ست عاجز و حیرانم و خود را غیر از لغو و بے بود نمی دانم و حکمت طلسم آن حکیم را کماہی نمی شناسم پس ای خاکی ہر گاہ کہ مالک و ملک و محبوب و مطلوب و مقتدا و رہنما و ماہیت و حقیقت ترا در یافتن آنجناب کبریا این چنین حقیقت و ماجرا باشد و این ہمہ عاجزی و بے اختیاری و نادانی و ناتوانی و جہالت و گمراہی و خود فراموشی و معدومی بہ پیش آمدہ بود از حال تو خود چہ گویم و زیادہ برین صورت بے حقیقت ترا چہ حیران و دیوانہ سازم کہ بیش ازین طاقت فہمیدن معارف علم لدنی خود را در تو نمی یابم و برخوانند رباعی نے زہرۂ چشم کہ جلالش نگرد ✤ نے طاقت دل کہ در خیالش نگرد ✤ دل کیست کہ کنہ ذاتش اندیشہ کند ✤ یا دیدہ کہ خورشید جمالش نگرد ✤ **فرد** حسرت جاویدم از نایابی مطلب بپرس ✤ تا رسایان آنچہ می جویند من گم کردہ ام ✤ و حقیقت کمال حال معرفت عارفان بر کمال ہمین ست کہ العجز عن درک الادراک ادراک و ہم بجناب ذو الجلال کہ جمیل حقیقی ست رجوع بر کمال نمودہ زبان بہ ستایش بکشاد **رباعی** آن ذات کہ عقل از و نشان دید نہ ✤ وان نور کہ دیدۂ گمان دیدہ نہ ✤ جز نور نہ و لے چو نیکو نگرم ✤ نورے کہ باین دیدہ توان دیدہ نہ ✤ **رباعی** او ذات مجرد است و این اسما ✤

کی می سازد تنزه او باما * از لفظ بمعنی آشنا باید بود * او هر جا باشد
اوست ما هر جا باشیم * فرد * گر ایاز اینجا وگر محمود کارش بندگیست *
عشق از یک رشته پای بنده و آزادگیست * و بعد ازان بجانب آن
غلام دیده فرمود که ای خاکی دل قوی دار و پریشانی را در خاطر مگمار که
مرا در حق تو تریاق نافع گردانیده اند و درباره آن فرعون سم قاتل کرده اند
که بحال تو تجلی جمالی نموده بجانب جمیل حقیقی مے خوانم و برا و ظهور جلالی
فرموده به مقام زوال می رسانم که در شان من هم این بیان بسان دیگر
مثلهای قرآن صادق ست که یضل به کثیرا و یهدی به کثیرا پس اے
خاکی من در مظهر بودن و اثر بخشیدن خود بے اختیار و مجبورم و فاعل و موثر
آن بیچون حقیقی را که عبارت از مرتبهٔ صفات حقیقیه است می دانم یعنی که
چنانچه ذات او سبحان بے چون ست صفات بر کمال او با وجود آن همه
تعدد و تکثر و آن قدر اسماء متضاده بے شمار نیز بے چون و بے چگون اند که
عقل و فهم هیچ کس را به درک آن هم راه نیست خاکی خیر مآل از شنیدن
این همه تفصیل مقال و دیدن آن همه تفضلات بر کمال خیلے خوش حال
گردیده بسان گردباد بر خویشتن بالیده از هر یک مو و ذره وجود خود
تمام دیده و زبان گردیده قابلیت و جرات دیدن و زبان درازی در
خویشتن فهمیده با هزاران عجز و نیاز و به بے شمار بیتابیهاے دلگداز بعرض
رسانید که ای هادی برحق و ای راهنمای طریق مطلق چون صفات او
سبحانه نیز بسان ذات پاک او بے چون و بے چگونه باشند پس به فهم شناخت
ذات عالی یافت صفات متعالی آن لاابالی نیز از یافت و شناخت
خاکیان که کثیف و حادث اند پاک و مبرا خواهد بود و احدے مخلوقی را
عارف مرتبهٔ صفاتش هم نه باید فهمید از شنیدن این سوال شاه باجمال و
جلال باز بحرف و قال در آمده فرمود که ای خاکی هیمدان تو بسان دیگر دوران

و غافلان در شناخت و یافت ذات و صفات او سبحانه گمراه و سرگردان
نخواهی بود بلکه چنین یقین خواهی نمود که ذات پاک او سبحانه بیچون و
چگونه است که جسم و جوهر و عرض و ماهیت و قابلیت و وجود و هستی
و عدم و نیستی و نور و ظلمت و خلا و ملا نیست و صفات بر کمالش از
نقایض و اضداد و از جمیع عیوب و نقصانات پاک و مبرا اند پس بدین طریق
و این آئین ذات و صفات رب العالمین مفهوم و معقول عارفین و مومنین
می گردد و آن یافت و شناخت آنها بموجب آیات و احادیث راست
و صادق می باشد وای خاکی اگر من درین وقت تحقیق عینیت ذات و
صفات او سبحانه را که علماء صوفیه و حکما را دران قیل و قال ست و هر
کس بقدر علم و کشف و یافت خود معلوم کرده و بدیده و دانسته است ترا
بتفصیل می فهمانم آن را فرصت بسیار می باید و هم بالفعل استعداد تو
قبول آن معنی نمی نماید لیکن این قدر مجملا دریاب که آن مردم از روی
علم اجتهادی و معرفت کشفی و یافت برهانی انچه دانسته و دیده و شناخته اند
گفته اند چنانچه فلاسفه و شیعه و معتزلی و بعضی از صوفی به نفی صفات
قائل اند و علمای اهل سنت و جماعت مقر صفات زائد بر ذات هستند
و از ان میان اشاعره بهفت صفت که عبارت از حیات و علم و قدرت
و اراده و سمع و بصر و کلام باشد قائل اند و ماتریدیه بهشت صفت یعنی که
صفت تکوین را هم از صفات حقیقیه می دانند و می گویند که این تکوین
ورای قدرت ست چه در قدرت صحت فعل و ترک ست و در تکوین
جانب فعل تعیین و نیز قدرت بر ارادت تقدم دارد و تکوین بعد از ارادت ست
و این تکوین شبیه به استطاعت بنده است که علما آن را مقرون به فعل بنده
داشته اند و ورای صفت قدرت و ارادت دانسته اند چه قدرت مصحح
هر دو طرف فعل و ترک ست و اراده مرجح یک طرف ست و ایجاد بعد

ترجیح اراده به تکوین تعلق دارد و می گویند که اگر اثبات قدرت کرده نشود
که مصحح طرفین سبب ایجاب لازم آید و اگر تکوین اثبات کرده نه شود ایجاد
میسر نمی نماید چه قدرت مصحح ایجاد است و تکوین مباشر ایجاد پس
از اثبات تکوین که علمای ماتریدیه تحقیق کرده اند چاره نبود پس ماتریدیه صفت
تکوین را هم از صفات حقیقیه می گویند و دیگر صفات اضافیه مثل
احیا و اماتت و ترزیق و غیره ها را راجع به همین صفت تکوین می دانند
و اشاعره این همه صفات اضافیه را متعلق به صفت قدرت می شناسند
و این علما سوای هفت و هشت صفات حقیقیه که آن را امهات صفات
می خوانند بے ضرورت به تکثرت رما قائل نمی شوند و به مقابل اینها
جماعه محمدیه به نه صفت قائل اند که وجود را اول صفت حضرت واجب الوجود
می دانند و آن را رب الارباب می خوانند و چون شرح و بیان
آن از سابق به بیش تو عیان ست درین جا چه احتیاج بیان ست
و صوفیه و دیگران تحاشی از کثرت قدما نموده نفی صفات حقیقیه کرده
قائل یک ذات می باشند و همان مرتبه حضرت وجود را ذات بیچون
حقیقی و الستہ غنی از عالم و عالمیان فهمیده برای خلقت عالم و
عالمیان صفات اعتباری که عبارت از حیات و علم و قدرت و غیرها
باشند در خانه علم اعتبار می کنند و لکل وجهة هو مولیها غرضکه
ازین قسم دلائل هر یکے برای ثبوت مذهب خود می آرد که شرح آن
تفصیل بسیار می خواهد فاما تحقیق و نفس الامر همین ست که آن همه
محجوبان و دوران و محرومان آن همه تحقیقات را از روی علم
تقلیدی و کشف ظنی و برهان عقلی از پیش خود مقرر کرده اند و آن معامله
را به چشم خود نه دیده اند **فرد** معشوق چونکه پرده ز رخ بر نمی کند ؛
هر کس حکایتے به تصور چرا کند ؛ **رباعی** آنها که جهان زیر قدم فرسودند ؛

وندر طلبش هر دو جهان پیموده‌اند آگاه نمی‌شوم که ایشان هیچ گزیده
زان حال چنانکه هست آگه بوده‌اند ای خاکی آن حضرات انبیاء و رسل
و اولیاء می‌باشند که معاملهٔ شان را بی پرده می‌گردانند یعنی آیات
کبری و مظاهر بسیار چیزهای عالم علوی که از نظر و دیده‌های باشندگان
سفلی پوشیده و پنهان است می‌نمایند و ایمان آنها را می‌افزایند
و از تجلیات رب شان که عبارت ازان اسماست که مبدء تعین آنها
گردیده اند می‌نمایند لیکن هیچ یکی را ازان رجال صاحب حال
دران وقت و حال از شغلان آن جمال کنه و حقیقت آن ادراک و
یافت نمی‌در آید و هرگز در خویشتن مجال تحقیق و تفتیش آن نمی‌یابد و هم
او سبحانه این امر را بدین تفصیل در کلام شریف خود جائی بیان
نمی‌فرماید تا بموجب آن فهمیده و نافهمیده اعتقاد کرده شود و همین قدر
هست که صفات به کمال را بخود نسبت نموده است لیکن عینیت و غیریت
را اخبار نه کرده پس امری را که مخبران صادق ازان اخبار نه داده باشند
و آن علیم خبیر ازان علمی نه بخشیده باشد از روی علم و کشف و عقل بیان
کردن محض فضولی و نادانی و بی ادبی است که چون گروه متکلمین مراتب
صفات سبعه و ثمان مقرر کرده خود را زائد بر ذات می‌دانند و آخر کار
ناچار گردیده نسبت وجوب به جناب مقدس ذات حواله کرده اضافت
امکان بمراتب صفات نموده اند تا تعدد و تکثر واجب الوجود پیدا
نگردد و هرچند که در کتب عقاید خود ذات و صفات را لاعین و لاغیر
نوشته اند و باز دران مکان اضافت امکان هم ثابت کرده اند مگر
آن اهل الجنة شناعت آن کار را نه شناخته اند و هم چون طائفهٔ
صوفیه به عینیت ذات و صفات قائل گردیده اند نیز بی اختیار شده
همه مخلوقات کثیف و چیزهای ناپاک این جهان فانی را عین وجود آن

خالق لطیف و باتے گمان بردہ اند نیز قباحت آن گفتار خود را خود دریافته
اند وای خاکے تو از حال و معاملۂ خود قیاس کن و خویشتن را در پیچ
قال و دیگران میفگن که درین وقت و حال در تمام رجال و حجر گه
پریان و طائفۂ جنیان ترا این قدر قرب و وصول خدمت من
سلطان میسر شده است و آلات صفات بر کمال و آیات حسن و
جمال بر پیش پردهای چشم تو از میان بسیار پرده های نورانی و ظلمانی
نمودار گردیده است پس بگو که تو با وجود این همه دیدن و به مرتبه
قرب رسیدن کجا صفات مرا دیدهٔ و کے ذات مرا فهمیدهٔ هر چند که
آیات جمال و کمال من از نسبت دیگران بیشتر دیدهٔ همین که خاکے
این سخنان را شنیده بلکه این معرفت خاص رسید از خواب غفلت
و نادانی بیدار و هوشیار گردیده بعرض رسانید که ای سلطان پیدا
و نهان راست و نفس الامر همین ست که من و با وجود این همه قرب و
وصال جمال کمال ترا از پرده های جاه و جلال مشاهده می کنم و حقیقت
و کیفیت ذات و صفات ترا هیچ نمی دانم سلطان باز متبسم شده
فرمود که ای خاکی بارے این را خود بگو که تو سمع و بصر و گویائی و دیگر
صفات خود را عین ذات خود مے دانی یا در میان اینها جدائی و مغایرتے
هم مے فهمی خاکے گفت که چون صفات را بدون ذات قیام نمی یابم
می دانم که اینها با همدیگر لا غیر اند و باز چون از مطالعۂ فنائے صفات در
مرتبۂ ذات خللی نمی یابم مے فهمم که با همدیگر لا عین اند پس بدین اعتبار آ
ذات و صفات خود را نیز لا عین و لا غیر مے شناسم و بر همین قیاس
اجتهاد علما را گمان می کنم و حالا هر چه ازین جناب ارشاد شود بموجب
آن اعتقاد و ایمان آورم سلطان فرمود که اے خاکی دریاب که
این صفات تو متغائر و زائد بر ذات تو هستند و سوای این صفات

زائده ذات تو آن همه کمالات صفات در خود دارد فاما آنها را صفات
نمی خوانند بلکه شیونات ذاتی می نامند یعنی که بدون صفت بینائی و شنوائی
و گویائی که با این چشم و گوش و زبان تو تعلق دارد باطن تو نیز چشمے و گوشے
و زبانے دارد و علی هذا القیاس جمیع صفات دارد چنانچه آثار و علامات
آن شیونات را بحالت خواب مشاهده می فرمائے که بدان کار
بینائی و گویائی و شنوائی و جمیع افعال صفات زائده می نمائی لیکن
برای صدور افعال در عالم کثیف توسط صفات زائده نیز روح انسانے
را ضروری ست و هم هر صفت را آلتے مے باید تا بدان سبب فعل و کار
خود را باظهار در آرد و از پیدا شدن آن همه صفات زائده و آلات
محدثه کمالات بسیار و علوم بے شمار دران ذات معرا از صفات هم
می افزاید چنانچه سابق آن ذات را علم حضوری خود بود دران زمان
علم حصولی هم پیدا می شود و در آخر کار یعنی بعد ممات بر آن همه
صفات زائده و آلات حادثه او فنا طاری مے گردد لیکن اخیر بتوسط
اینها آن ذات باقی را که اگرچه ازلیت فاما ابدی ست از عیب و هنر
تحصیل کرده است آثار آن همه علم حصولی او بیان علم حضورے در و
باقی مے ماند و بموجب آن امور اکتسابی در دیگر جهان او را ثواب و
عذاب مے گردد و برای ارتکاب افعال در عالم لطیف روح انسانے
را توسط صفات زائده هیچ در کار نیست همان شیونات ذاتیه تخصص
کفایت دارد و به توسط همان علم حصولی خود ادراک راحت و الم
آنجهان می نماید رباعی دی بجود و امروز شعور آثاریم ✤ فردا
خاکیم و جوش گل در باریم ✤ هنگامهٔ عرض بے نیازی گرم ست ✤
در هر عدمی وجود دیگر داریم ✤ و چون او را بار دیگر در عالم شهادت
آخرت مبعوث می گردانند باز آن صفت حیات را که ام الصفات ست و

از امتزاج عناصر و تخلیق بدن مخلوق می شود پیدا کرده بدان نفس ناطقه که آن را وجود هم بے نامند جفت گردانیده دیگر صفات بسیار و نتائج خیر و شر بے شمار را از و متولد مے کنانند و از سر نو معامله با جسد و صفات زائد او نیز به میان مے آرند و دران زمان او را به بهشت و دوزخ که مقر آخر اوست می رسانند پس ای خاکے ازین اظهار و گفتار این خامض اسرار را دریاب که تو ذاتی هم داری و هم کمالات ذاتی که آن را شیونات ذات می خوانند داری و ماورای اینها صفات زائده هم داری و چون ازین صفات زائده و آلات حادثه که جسد تست چندان علم حصولی و کمالات تحصیلی را اسباب حضرات انبیاء و اولیاء تحصیل می نمائی که بدون توسط این آلات و آن صفات زائد از همان ذات افعال و آثار و ارادات روحی خود را درین جهان کثیف پیدا می کنی و باظهار می رسانی و دران وقت انسان کامل مے شوی و خود شناس می گردی و از خود بینی مے برآئی چنانچه عارفان باکمال ازین حال خود باین چنین قال خبر داده اند رباعی یارب چه خوش ست بے دهان خندیدن * بے واسطه چشم جهان را دیدن * بنشین و سفر کن که بغایت خوب ست * بے منت پا گرد جهان گردیدن * و چون آدمی زاد درین جهان بے بنیاد این چنین کمال را تحصیل می نماید بعد مردن هم او را دران جهان مرده اعتبار نمے کنند و اکثر نعماء آنجهانی که در حق مردگان نیکوکار بعد مبعوث شدن نسیه است به نقد او را در عالم برزخ می رسانند و محظوظ و ملتذ مے دارند و بشر آن بشارت می سازند که ان اولیاء الله لا یموتون و لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون فرحین بما آتاهم الله من فضله و یستبشرون بالذین لم یلحقوا بهم من خلفهم الا خوف علیهم و لا هم یحزنون

یستبشرون بنعمة من الله وفضل وان الله لا یضیع اجر المؤمنین و دیگر در یام
ای خاکی که پیدائش صفت حیات و دیگر صفات زائده وجید توار
امتزاج عناصر و اخلاط اربع ست وقیام آن از وجود افلاک و نجوم
پس چون افعال این آبای علوی بآثار آن امهات سفلی انضمام می یابند
دران زمان بقدرت و ارادت قادر مختار این چنین شکل تو مع
آن صفات پیدا می شود و همین صفت حیات را روح حیوانی هم
می نامند و فنا و ممات بر همین روح و همین صفات طاری مے گردد
همچنین هستی ذات تو از امتزاج آثار اجزاے عوالم لطیف ست که
آن را عالم امر هم می نامند و آن اجزاء و اشیا عبارت از مرتبۂ وجود
و عدم و خلا و ملا و نور و ظلمت و جواهر فرشتگان و درخشندگی
انوار عرش رحمان ست و این چیزها داخل عالم علوے و جهان
لطیف اند که فنا پذیر و هالک نیستند و کسانے را که درین عالم پیدا
کرده اند باقی می دارند و فعلی که براے این جهان به عمل مے آرند آنرا
باقیات صالحات می گویند پس تو وقتے که حقیقت و کیفیت آن همه
عوالم لطیف و کثیف و الطف را دریافته وجود و هستی و پیدائش
نفس و ذات و صفات خود درمے یابی عارف کامل مے شوی و
دران وقت آن خبر در حق تو صادق مے آید که من عرف نفسه
فقد عرف ربه یعنی که دران زمان ترا این قدر علم و عرفان پیدا
خواهد گردید که رب خود را خواهی فهمید و لفظ رب عبارت از اسمیت
که مبدء تعین تست پس چون بدین مرتبه خواهی رسید نسبتے و حضورے
و معیتے بجناب رب خویش حاصل خواهی نمود و آن مرتبه بر تو
بعنوان حقانی تجلی کرده ترا بجانب خود جذب نموده از همه گرفتاریها
خلاص ساخته ولی خود خواهد گردانید و بفنا و بقائے که مصطلح

سالکان طریقت رسانیده وجودترامصدرکرامات وخرق عادات خواہد ساخت واز بندگی ہمہ آلہہ آفاقی وانفسی آزادی بخشیده بندۂ خاص خود کرده بشرف خطاب عبادی مشرف گردانیده از ماسوای خود بےخوف وخطر خواہد فرمود که ان عبادی لاخوف علیہم ولاہم یحزنون اما اگر تو بدان مقام ولایت که آن را ولایت صغرے می نامند ہم خواہی رسید تاہم ازجناب رب الارباب که مرتبہ صفات حق سبحانہ است نادان وبےخبر خواہی بود وای خاکے تا برسیدن آن مرتبہ ولایت باطن پیران وتوجہات ایشان را نیز باعتبار مجاز دخلی می باشد اگرچہ بحقیقت ہادی وراہنما او سبحانہ است وہم حقیقت سالک وریاضات ومجاہدات اورا از روی صورت بظاہر دران مدخلتی ہست لیکن برای عروج ازان مقام ہیچ یکے ازان اسباب سودمند نمی گردد مگر دران وقت بجال آن امتی باطن پیغمبر او عنایت فرماید واز سبب تبعیت ومحبت وفنای او درخویش ازان مقام اصلی او برآورده بطریق ضمنیت طفیلی خودگردانیده مزه وحلاوت الوش نعمت خاص خویش چشاند که مقرر ست که المرء مع من احب پس درین مرتبہ آنکس از مرتبہ اصل ورب خود ہم گذشتہ بہ اصل الاصل ورب الارباب می رسد ودران جانسبت مجہول الکیفیہ پیدامے کند واین مقام را ولایت کبری می نامند ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم دیگر بدان اے خاکی که مرتبۂ مؤمنین ومسلمین وابرار واخیار وعباد وزہاد ہمین ست که اقرار لسانی وتصدیق قلبے آورده ایمان بر خالق خود وصانع سموات ومن فیہن درست کرده ہمہ صفاتہاے برکمال او راشنیده باورکنند وبموجب فرمودۂ او عمل نموده خویشتن را از منہیات او بازدارند تا رضاے مولائے خود حاصل نموده بجنت رسیده مدام

به آسایش وراحت باشند و مرتبهٔ اولیاء الله که ذاهبان الی الله و
سالکان فی سبیل الله اند و داخل جماعهٔ مقربین وصف سابقین اند
آنست که بدان قدر کار ابرار و ایمان قلبی اکتفا نه کرده اطمینان نفسی
حاصل نموده از مرتبهٔ غیب بشهادت گرایند یعنی چندان ریاضات و
مجاهدات نموده نفس خود را از هوا و هوس پاک و صاف سازند که بتمام
از خواهشهای ماسوا بر آیند و از انوار تجلیات اسمے که رب آنهاست
مشرف شوند و مرتبهٔ حضرات انبیا آنست که از تجلیات آن اسما هم
بر آمده بمرتبهٔ اصل مسمای آنها که صفات حقیقیه است رسیده از تجلیات
صفاتی بهره مند شوند و بقدر استعداد خویش قربے و معیتے بدان جناب
پیدا کنند و هر نبی را از انبیاء اولو العزم از صفتے مناسبتے هست چنانچه
آدم را از صفت تکوین و موسے را از صفت کلام و عیسے را از صفت
حیات و ابراهیم را از صفت علم و علے هذا القیاس که تفصیل آن درین
مقام ضروری نیست و آنکه خاتم انبیاست او را مناسبت بمرتبهٔ آن
صفت ست که جامع جمیع صفات ست و آن صفت وجود ست پس
بحقیقت رب الارباب این مرتبه ست و آن همه اسماے عظام که
آن را دیگران اسماے ذاتی می دانند بهمین مرتبه فرود مے آیند
وهمان یک شخص مستثنی در تمام مخلوقات خدا ازین تجلی ذاتی هم
بطریق اصالت بهره مند گردیده است چنانچه شمهٔ ازین بیان سابق
گفته اند لیکن ای خاکے هیچدان ازین گفتار و اظهار در حق همه مومنین و
ابرار انکار رویت بیچون جبار نخواهی فهمید بلکه تحقیقش آنست که اگرچه
مومنین وسلمین مرتبهٔ تبعیت و تقلید دارند لیکن از سبب محبت و
تبعیت مقتدایان و پیشوایان خویش در آخر کار بمرتبهٔ تحقیق هم مے رسند
و بطریق تبعیت و ضمنیت از مقامات پیران و تجلیات پیغمبران خویش

نیز مشرف می گردند چنانچه المرء مع من احب ازین معنی خبر مے دہد و
چون اسما از صفات جدا نیستند و صفات ہرگز منفک از ذات نمیگردند
ہمہ مومنان و تمام مسلمانان ہم از میان آئینہ ہائے صفات با جمال و
نقابہائے اسمائے با کمال از تجلی ذات ذوالجلال بہرہ مند خواہند گردید
و بقدر حوصلہ و استعداد خود حظ وافر خواہند برداشت چنانچہ الآن بلا
تشبیہ ای خاکی تو دیدار ذات مرا از میان آیات صفات من می بینی
و بزعم خویش خود را مشاہد ذات بدون پردہ ہائے آلات و صفات
می فہمی حال آنکہ من پردہ ہای کثیف و ظلمانی را از میان برداشتہ ام
و حجابہائے لطیف و نقابہای انوار بسیار و بیشمار از طرفین بمیان ست
کہ اگر یک قسم آن پردہ ہا کہ چشم تو دارد بہ شمار در آرم تا بہ ہفت بلکہ
تا بہ دہ می رسد غرضکہ ازین امثال و اخبار حقیقت آن خبر مخبر صادق را
کہ ان اللہ تعالے سبعین الف حجاب من نور و ظلمۃ مجملا دریاب کہ درین
وقت فہمانیدن آن تحقیقات علما و صوفیہ و حکما و غیرہم را کہ صفات
حق سبحانہ را زائد بر ذات و عین ذات می دانند و می فہمند و بنیاد مذاہب
و مشارب آنہا بر ہمان ست و از کلمہ مجمل آنہا کہ ہمہ از وست و ہمہ
اوست باشد تفصیل آن تحقیقات ظاہر و پیدا می گردد و لبسیار
مشکل و متعذر می شناسم چراکہ تو حالا براہ سلوک در آمدہ بحالت عروج
باطن رسیدہ مناسبتے بعالم ارواح و علویات پیدا کردہ لیکن چون
قوس عروج خود را تمام کردہ از انجا نزول نمودہ قوس نزول را ہم
تا آخر می رسانی و دائرہ عروج و نزول خویشتن را تمام مے گردانی و بر
مرکز خویش کہ بساط خاکست قائم و متمکن مے شوی و بہ تشریف خلافت
مشرف مے گردی دران زمان کماحقہ کنہ تحقیقات آنہا کہ تعلق از مرتبہ
نزول دارد مے فہمی کہ علمای حقیقت دران ذات او سبحان را غنی از عالم

وحالیان می دانند بنابران برای خلعت کثیف صفات زائد بر ذات را
که صریح از کلام الٰہی ثبوت صفات پیدا می گردد ثابت می کنند و
آن را نه عین ذات می گویند و نه غیر ذات و بخلاف اینہا صوفیه متاخرین
صفات را عین ذات می دانند و چون در کلام آنہا غور نموده مے آید
و مراد آنہا فہمیده می شود چنان مفہوم می گردد که منکر صفات بر کمال اند و
مخالف آیات ذو الجلال که صریح از کلام الٰہے ثبوت صفات پیدا
می گردد و اینہا تاویلاتے که در معنی آن کریمه کرده اند خنک و بارد ست
باری چون اینہا ہم مرتبۂ آن ذات بیچون را منزه از ہمه اطلاقات
و غنی از ہمه اضافات می فہمند لا علاج گردیده برای پیدائش و نمائش
این عالم که نزدیک آنہا در خارج وجودے ندارد و غیر از نمودے بود و
صفات بر کمال او سبحانه را که معدومات ثابته می نامند در خانۂ علم
امتیازی و اعتباری پیدا کرده ثبوت این عالم وہمی را ہم بدان صفات
اعتباری خود که در مرتبۂ علم تصور کرده اند می دانند و چنانچه اصل
صفات را در خارج موجود نمی پندارند ہمچنان فروعات آن را ہم که
عالم و ما فیہا باشد بطریق اولی موجود نمی دانند **رباعی** باطن شمع
ظہور فانوس منست ✤ ظاہر ہمه رنگ پر طاؤس منست ✤ غیبم چمن آرائے
وجود ست امروز ✤ این جلوه خیال نیست محسوس منست ✤ رباعے
ہر چند حقیقت فنا می فہمی ✤ آخر بوسیلۂ بقائے فہمی ✤ ای حیرت فہم
اگر تو موجود نۂ معدومی خویش از کجا می فہمی ✤ و این ہمه نمائش را
غیر از عالم وہم و خیال نمے انگارند و صریح منکر بدیہیات اند چنانچه
چون درین چنین تحقیقات اینہا غور خواہے نمود خواہی فہمید که درین امر
اینہا از جرگۂ سوفسطائی ہیچ کم پائی نه کرده اند ؎ نقد صوفے نه ہمه
صافی و بے غش باشد ✤ ای بسا خرقه که مستوجب آتش باشد ✤ **فرد**

صوفیان را می رسد آفت ز نفس خویشتن ٭ ہمچو آن کرمے که ضائع میکند
پشمینہ را ٭ و از انجا که این طائفہ بالتحقیق قائل صفات بر کمال نیستند
واگر بہ تکلیف و مجاز اقرار صفات ہم می کنند آن را سواے ذات
نمی دانند بنا بران قائل دیدار اخروی که صریح آیات و احادیث اخبار
آن می نماید نیستند و بر مراد خویش تاویلات بیجاے کنند و از حال
حکماے مشائین و اشراقین که خارج از بحث ما اند چہ گوئیم که اینہا
ہم ذات و صفات را عین می دانند و از مرتبہ آن ذات بحت که
واحد حقیقی ست غیر از صدور یک فعل که آن ہم بطریق ایجاب نہ بروش
اختیار باشد قائل نیستند و از روی عقل و براہین قائل عقول عشرہ و
نفوس و افلاک و نجوم و جواہر و اعراض و بسائط و مرکبات و ہیولے
و عناصر گردیدہ ہمہ را قدیم و باقی گمان بردہ سوالید ثلثہ را حادث و
فانی از روی صورت فہمیدہ اند و صدور ہمہ کاروبار و افعال را راجع
بہ عقل اول می دارند و بہ بیان می آرند و این مردم سیر دائرہ آفاقی
بہ تفصیل کردہ تحقیقات اشیاء آفاقی بقدر عقل خود نمودہ اند چنانچہ
آن صوفیہ و حکماے اشراقین از راہ کشف باطنی و از معاملہ سیر انفسی
چیزہا گفتہ اند و نوشتہ اند لیکن این ہمہ ہا این قدر نمی فہمند که در کاروبار
یافت عقلی و برہانی غلط و خطا را نیز گنجایش و احتمال ست و بہ معاملہ
کشفی جولان وہم و خیال پس بدین سبب تحقیقات و مکشوفات اینہا
اعتباری ندارد و یقین کردن را نمی شاید و آنچہ علماے ظاہر که تابع
شریعت اند تحقیقات کردہ اند و نوشتہ اند از روی تقلید آیہ و حدیث
گفتہ اند و در امور اصول دین از اندیشہ خویش چیزے احداث نہ کردہ اند
و آنکہ در چیزہاے فروعات دین در بعضے امور اجتہاد و راے خود را دخل
دادہ بسیار چیزہا را که در وقت حضرت پیغمبر و خلفاے راشدین نبود

احداث نموده اند در اکثر جا صواب کرده اند و در بعضے جا ہا خطا ہم خورده اند که تفصیل آن درین مکان امکان ندارد لیکن این قدر بدریاب که مجتهدان بر خطای خود معاتب نمی گردند بلکه یک درجه از درجات ثواب می یابند و ہم آن صوفیه که اطفال طریقت اند و از سبب غلبه محبت و استیلای حال بقال آمده اند آن سخن ناتمام آنها نیز خالے از ندرت و قبولیت نمی نماید فرد چون نماز قصر غربت سالکان راه عشق ❊ باوجود ناتمامیها قبول درگه اند ❊ ۵ از قصص فهم کن و حاصل قدر آن دریاب ❊ بهر فهمیدن مردم ره افسانه زدند ❊ آسمان بار امانت نه توانست کشید ❊ قرعه کار بنام چو تو دیوانه زدند ❊ شکر ایزد که میان من و تو صلح فتاد ❊ محرمان رقص کنان ساغر و پیمانه زدند ❊ کس چو حافظ نه کشید از رخ تحقیق نقاب ❊ تا سر زلف عروسان سخن شانه زدند ❊ بالجمله معامله تحقیق و بیان حضرات پیغمبران ماورای عقل و برہان و سوای کشف و عرفان و بدون تقلید و گمان و سیر و طیر دائرهٔ انفس و آفاق است که به فهم و یافت هر یک زندانی عقل و محبوس حواس نمی در آید زیرا که این همه امور تعلق به آن سیر و طیر دارد پس این برگزیده ہا را نوری دیگر و یقینے علیحده عطا می فرمایند و آیات کبرای عالم باقی بر ایشان مکشوف می گردانند که دریافت و شناخت آن آثار قدیم و چیزهاے لطیف هرگز ازین عقل حادث و حواس کثیف راست نمی آید چه ایشان را چیزهاے می نمایند و حرفهاے مے شنوانند و از کارهاے آگاه می گردانند که چشم و گوش و عقل و هوش ایشان هم از ان معامله دیده و شنیده و دانسته و یافته خویش حیران و گنگ و بے خبر و نادان می باشند و باز دران وقت او سبحان در حق آن چنان بندگان مے فرماید که و ما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنی اگر چه آن علام الغیوب محبان و محبوب خود را که همه رسولان و

خاتم الرسل باشند بسیار چیزهای جهان غیب و عالم امر می نماید و اکثر اسرار مراتب الٰهیات خود را بر ایشان مکشوف می سازد لیکن تاهم آن همه علوم در جنب علم نامتناهی او سبحان حکم قلیل دارد و بطریق اجمال از امور ضروری و ناگزیر ایشان اخبار می بخشد چنانچه چون مشرکان از پیغمبر آخر الزمان سوال تحقیق حقیقت روح نمودند این حکم رسید که قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا پس هرگاه که این چنین برگزیدگان را در دریافت و شناخت مراتب الٰهیات او سبحان این همه عاجزی و درماندگی باشد هر که از دوران و محجوبان و مهجوران دعوے کمال عرفان نموده مفصل حقیقت و کیفیت خلقت آن خالق قدیم را که ابتدا و انتها ندارد و حرف ازل و ابد هم بر و راست نمی آید بموجب عقل و دریافت خود بیان نماید و از پایۂ آخر که پیدایش انسان باشد گرفته تا بمرتبۂ ذات بیچون رساند و آن را معاد و مبدء خویش انگار د جهل و فضولی خود را ثابت و اظهار مے نماید رباعی زین شش دره کهن بجز نام که یافت ❊ ماهیت این جنبش و آرام که یافت ❊ اندیشه درین طلسم سربسته خطاست ❊ آغاز جهان که دید و انجام که یافت ❊ رباعی کس بهیده در سوادا گاهے تاخت ❊ خود را بجنون زار فضولی انداخت ❊ گر کنه ولیست و گر رموز اشیا ❊ نشناخته است و هم نه خواهد بشناخت ❊ این عقلا از سبب کمال عقل و بسیاری علم از پایۂ خویش تجاوز کرده از مرتبۂ حد اعتدال بر آمده بدرجۂ افراط رسیده اند و درین تحقیقات آن کلیه و ضابطۂ معقول خوشتین را که افراط و تفریط هر چیز مذموم ست هم فراموش ساخته اند آرے نه هر جائے مرکب توان تاختن ❊ که جاها سپر باید انداختن ❊ و آن عقلائے برکمال که ثابت بر حد اعتدال اند حضرات انبیا اند که مقربان خاص ذو الجلال هستند که از پایۂ خویش قدم فراتر نمی گذارند و مرتبۂ بندگی و عاجزی و

مخلوقی و نادانی خود را دائم ملحوظ می دارند و به عجز و قصور معترف اند پس
کمال بندگان مومن نیز همین ست که بر همان قدر که خالق سبحان از توسط
پیغمبران در کلام خویش خبر داده است ایمان آرند و مبدء خود به قدرت
و خلقت او از خاک و معاد خویشتن بموجب اقوال و افعال خبر کرده او تا
جنت و جحیم انکارند و موافق فرموده گرایند و از نافرموده حتی المقدور
اجتناب نمایند و سود و بهبود خویش دران دانند و او سبحانه را متصف
بصفات کمال و منزه از صفات نقص و زوال پندارند و بدین قسم ایمان
آرند که آمنت بالله کما هو باسمائه و صفاته و قبلت جمیع احکامه و بوجود فرشتگان
و رسیدن کتابها و خلقت پیغمبران ایمان آرند و بروز قیامت و جهان
آخرت اقرار کنند و قائل حشر اجساد شوند و ثواب و عذاب آنجهانی را
از تقدیر او سبحانه دائمی شناسند و اگر بدین همه امور برین تفصیل ایقان
نه آرند مومن نمی شوند و به جهتی که حکما قائل خدا گشته اند یک مرتبهٔ ذات معرا
از جمیع صفات بر کمال خیال کرده سلسلهٔ عالم را بدو منتهی می دانند برای آنکه
ایشان هم بعقل خویش دور و تسلسل را باطل می انکارند پس آن مرتبه را
واحد حقیقی مے دانند و وجود آن را ناگزیر می فهمند و این همه کثرت را
بآن مرتبهٔ وحدت منتسب می دارند بطریقے که سابق گفته آمد یعنی که بطریق
ایجاب صدور یک عقل را از ان مرتبه جائز می دارند و همه کار و بار افعال
را راجع بدان عقل اول می شناسند و آن ذات را بیکار و معطل می فهمند
و این امر را بزعم خود کمال آن مرتبه می گویند لیکن چون اینها بدون راه
فضل که راه انبیاست به عقل راه یافته اند چه کنند که به عقل درنماندند و بدین قسم
قائل خدا گشتن آدمی مسلمان نمی شود و نجات اخروی حاصل نے کند
و قرب و معیت او سبحانه او را پیدا نمی گردد و آن حکما مرتبهٔ ذات را بر نگ
حقیقة الحقائق و اصل الاصل و جان جهان مے انکارند بدان سبب

انکار دیدار و نفی شهود آن می نمایند و ای خاکی چه جای حکما که فرقهٔ دهریه
هم که آن را مردم مسلمان منکر خالق می دانند منکر فاعل و صانع و موجد
و مدبر و موثر نیست آن کافر هم نفوس و افلاک و نجوم و طبیعت و اشیا
را فاعل و باعث و مصور و مدبر و موثر می انگارد لیکن اگر او را انکار است
از مرتبهٔ الله ذو الجلال بر کمال ست که مستجمع صفات با جمال و جلال ست
چرا که این چنین مرتبهٔ ذات مع الصفات به دریافت و شناخت فهم ناقص
او نمی در آید بلکه آن قسم ذات که مستجمع صفات اضداد باشد در عقل او محال
می نماید پس معلوم گردید که ایمان از قبول کردن صفات بر کمال حاصل
می شود و از اقرار فقط مرتبهٔ ذات نام اسلام بر این کس ثابت نمی گردد
چرا که هیچ فرقهٔ ضاله هم انکار مرتبهٔ وجود و هستی ندارد که هستی مجازی
همه بلا اقرار هستی حقیقی او می کند **فرد** شبهه را از وحدتش دست تصرف
کوته است ٭ کی تواند دیدهٔ احول دو دیدن روز را ٭ لیکن اصل تحقیق
همین ست که مرتبهٔ ذات او سبحانه از هستی هم ماوراست **نه** نیندیشد
اندیشه افزون ازین ٭ که هستی نه بلکه بیرون ازین ٭ و هم وحدت او
نه آنچنان ست که مقابل اثنین و کثرت ست حاصل کلام آنکه اقوال بلا فریب
آن حکما و سوفسطائی و دهریه را که بی خبران جاهل اینها را عاقل می دانند
بگوش خود راه ندهی و از گفتهٔ آن کوران که به قیاس خود راه میروند در
حیرافتی **رباعی** ای دل این مه جبای هر سو گردان ٭ باشند ز بحر تا بکی
رو گردان ٭ خلقی به جنون متهم آگاه هیست ٭ در خواب خودی تو نیز پهلو گردان ٭
و هم بر مکاشفات و واقعات سالکان ناتمام که در حالت عروج باشند
اعتقاد نه کنی و تا سخن هر کدام را به میزان کتاب و سنت نه سنجی وزنی نه نهی
و باید که این سخنان را یاد داری که نیم طبیب خطرهٔ جان و نیم ملا خطرهٔ ایمان
و نیم صوفی تمام شیطان و زیاده بر این تا کجا اطناب نمایم که حالا دماغ

اقتضائی نفس مایه و بهم حوصله و فهم تو تنگی می نماید رباعی خلقی
طور صفات و اسما فهمید ✤ از کثرت و وحدت انجمنها فهمید ✤ آن مصطلحات
مبتذل گشت و کهن ✤ اکنون باید معانی ما فهمید ✤ رباعی خاکی بسجود بندگی
توام باش ✤ تا با رفنس بدوش داری خم باش ✤ زین عجز که در کارگه طینت
تست ✤ الله نئی توان شدن آدم باش ✤ لیکن ای خاکی طالع بلند اگرچه
من از عالم ارواح ام و مناسبت تمام به علویات و لطائف دارم و تو از
عالم شهادت هستی و مماثلت بعالم سفلی و مشابهت با کثائف بیشتر داری خاما
ذات مرا مرات صورت تو گردانیده اند تا تو رو و مو بموی از نظر پوشیده
و پنهان خود را در من مشاهده کرده جامعیت صورت و حقیقت خویش فهمیده
بر خویشتن واله و شیفته گردی و بی اختیار کمال قدرت و صنعت صانع
و مصور حقیقی را که چنین صورت با حقیقت از علم صنع بید قدرت کشیده است
و این چنین حسن و جمال و خوبیها و کمال در تو تعبیه نموده جامع مظهر تنزیه و
تشبیه گردانیده مجموعه مراتب لطائف و کثائف ساخته است فهمیده
عاشق و جویای آن جمیل مطلق و فاعل برحق که محبوب باقی و مطلوب
حقیقی ست شوی و از همه محبوبان مجازی و مطلوبان فانی و دلفریبان مکار
و مرغوبان ناپایدار که نمود بی بود دارند بیزار گردیده روی دل و جان خود را
از هر سو گردانده بجانب قبلهٔ حقیقی آورده خلیل وار بگوئی که انی وجهت وجهی
للذی فطر السموات والارض حنیفا و ما انا من المشرکین و بحقیقت دریاب
ای خاکی بتیاب که تو آدمی مشربی بدان سبب ترا نمونهٔ کار آن ابو البشر
نموده معاملهٔ ترا تمام گردانیده اند و در مطلق سالکان و مجذوبان استعدادات
بسیار و بی شمار می باشد که بعضی نوحی مشرب و بعضی داودی مشرب و
بعضی ابراهیمی مشرب و بعضی موسوی مشرب و بعضی عیسوی مشرب و
اقلی محمدی مشرب می باشند و علی هذا القیاس مماثلهٔ خصوصیات انبیاء دیگر

دارند صلوات الله علی جمیع انبیاء الله پس فاعلان تقدیر ناگزیر در وقت سلوک و عروج و نزول هر یک سالک و مجذوب و فقیر مکاشفات و حالات و معاملات مشابه و مماثل و مانائی متبوعان شان به میان می آرند چنانچه حالات را بقدر استعداد و لیاقت و قابلیت تو نمودند و شنوانیدند و فهمانیدند رباعی تا محو خیال بی نشانی نشوی * بینای جمال جاودانی نشوی * ای آئینه از شر علاج خود کن * تشبیه بجاست تا تو فانی نشوی * ه بس کنم خود زیرکی را این بس است * نکته کافیست گر سامع کس است *

بتصحیح تمام طبع شد





صحت نامہ کتاب مجموعۂ تصوف

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۴۳	۱	یہ جو لوگ	یہہ لوگ	۱۸۸	۱۲	فیتتحملون	فیتحملون
۲۳	۶	نہو	ہو	۱۹۱	۱۴	علی سارق	علی غنی
۲۹	۳	جودمنسوخ	جومنسوخ	۱۹۸	۱۶	امتحشوا	انتشحوا
۶۶	۱۷	بلپند	بلند	۲۰۲	۸	راسق	اسق
۸۸	۳	تفصیل	تفصیلے	۲۲۰	۱۱	الناس	الصحابۃ
۱۰۰	۳	چار	دو	۲۲۱	۶	قال	قالت
۱۱۹	۵	ہمارے	ہمری	۲۵۳	۱۳	منہا	منہا
۱۳۷	۲۱	امن	من	۲۵۴	۱	عمیاہ	عمیاء
۱۴۰	۱۷	لیحضک	لیضحک	″	۲۳	کان یوم	کان یوما
۱۵۱	۱۴	یعل الی	یعل لی	۲۵۶	۵	استاجرتہ	استاجرہ
۱۵۵	۴	اجد	احد	″	۱۳	بعدا	بعدے
۱۵۶	۲	لیرجہ	لیرجع	۲۶۳	۱	فقال	فقالت
۱۵۷	۷	زوجتہا	زوجہا	۲۷۹ حاشیہ	۱	اخدرگیست	اخدع رگیست
۱۶۰	۱۰	الیہ	علیہ	۲۸۳	۲۳	علی عمر	علی علی عمر
″	۱۶	اللحط	الاحط	۲۹۵	۳	حذارۃ	حذارہ
″	″	من ما	مامن	۳۰۷	۱	ذلک	بذلک
۱۶۴	۲۱	البادب	الباب	۳۷۶	۷	ہل	
۱۷۹	۷	علیہا	علیہ	۳۸۶	۲۲	سلم کی	سلم
۱۸۴	۳	حتے	ہل	۴۲۶	۱۳	ہم وماورا	ہم ماورا

تمت